وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور رسول تم کو جو (احکام) دیں ان کو قبول کرو اور جن کاموں سے تم کو منع کریں ان سے باز رہو

شرح صحیح مسلم

جلد ثالث

صِیام، اعتکاف، حج، نِکاح، رِضاع، طلاق، لِعان

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث، دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۸

WWW.NAFSEISLAM.COM

ناشر:

فرید بُک سٹال، ۳۸ - اردو بازار، لاہور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : شرح صحیح مسلم (ثالث)

تصنیف : علامہ مفتی غلام رسول سعیدی

تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی

: ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، فاضل علوم شرقیہ

کتابت : دار الکتابت، حضرت کیلیانوالہ، گوجرانوالہ

مطبع : ہاشم اینڈ حماد پرنٹرز، لاہور

قیمت : -/۳۸۵ روپے

الطبع الثامن : ذوالقعدہ ۱۴۲۱ھ / فروری ۲۰۰۱ء

الطبع العاشر : صفر ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء

WWW.NAFSEISLAM.COM

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔ میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

شرح صحیح مسلم فہرست مضامین جلد ثالث

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۳۳
	کتاب الصیام	۳۵
۲	روزے کا لغوی اور شرعی معنی	۳۵
۳	روزے کی شرائط اور اقسام	۳۵
۴	روزے کی تاریخ	۳۶
۵	روزے کی حکمتیں	۳۶
۶	لفظ رمضان کو بلا اضافت استعمال کرنے کی بحث۔	۳۸
۷	شیاطین کو مقید کرنے کی وضاحت۔	۳۹
	باب ۳۱۰	
۸	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا، چاند دیکھ کر روزہ افطار کرنا اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا۔	۴۰
۹	چاند دیکھنے کے بعد کی دعا	۴۷
۱۰	رویت ہلال میں مذاہب ائمہ	۴۷
۱۱	سعودی عرب کے حساب سے روزے رکھتا ہوا پاکستان آیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟	۴۹
۱۲	پاکستان سے روزے رکھتا ہوا سعودی عرب گیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟	۴۹
۱۳	سعودی عرب سے عید کے دن سوار ہو کر پاکستان آیا اور یہاں رمضان ہے؟	۵۰
	....	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۱۱	
۱۴	ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت ہلال معتبر ہونے کا بیان۔	۵۰
۱۵	اختلاف مطالع میں مذاہب ائمہ۔	۵۱
۱۶	رویت ہلال کے لیے طرق موجبہ شرعیہ۔	۵۳
۱۷	رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کا طریقہ کار	۵۶
۱۸	رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے بارے میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔	۵۷
۱۹	مرکزی چیئرمین کی زونل کمیٹی کی اطلاع ہلال کی صورت میں شرعی طریقہ کار کی بحث۔	۶۱
۲۰	رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنے کا شرعی ثبوت۔	۶۳
۲۱	رویت ہلال کے ملک گیر اعلان پر بحث	۶۸
۲۲	حدیث کریب سے رویت ہلال کے اعلان پر اعتراض کا جواب۔	۷۰
۲۳	بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔	۷۲
۲۴	ریڈیو اور ٹی۔ وی پر دیگر احکام شرعیہ کے اعلانات پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت۔	۷۴
	باب ۳۱۲	
۲۵	چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔	۷۵
	باب ۳۱۳	
۲۶	عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔	۷۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۱۴	۷۷
۲۷	طلوع فجر سے روزے کا شروع اور طلوع فجر تک سحری کھانے کا جواز۔	۷۷
۲۸	فجر کے وقت سے پہلے اذان دینے میں مذاہب۔	۸۱
	باب ۳۱۵	۸۱
۲۹	سحری کی فضیلت اور استحباب۔	۸۱
۳۰	سحری کی فضیلت۔	۸۳
	باب ۳۱۶	۸۴
۳۱	روزہ پورے ہونے کا وقت۔	۸۴
۳۲	غروب آفتاب کی علامت۔	۸۵
۳۳	عالم کو متنبہ کرنا۔	۸۶
	باب ۳۱۷	۸۶
۳۴	صوم وصال کی ممانعت	۸۶
۳۵	صوم وصال کا معنی۔	۸۸
۳۶	صوم وصال میں مذاہب	۸۹
۳۷	حضور کے صوم وصال پر ایک اشکال کا جواب	۸۹
۳۸	حضور کی مثل کی تحقیق۔	۸۹
۳۹	امتناع نظیر۔	۹۰
	باب ۳۱۸	۹۲
۴۰	روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔	۹۲
۴۱	روزے میں بوسہ لینے میں مذاہب۔	۹۵
۴۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت ذنب کی تحقیق۔	۹۶
	باب ۳۱۹	۱۰۱
۴۳	حالت جنابت میں اگر فجر ہو جائے تو روزہ صحیح ہے۔	۱۰۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۴	ترجمۃ الباب پر دلیل۔	۱۰۳
	باب ۳۲۰	۱۰۴
۴۵	روزے میں عمل ازدواج کی حرمت اور کفارے کا جواب۔	۱۰۴
۴۶	روزے کے کفارے میں مذاہب۔	۱۰۷
۴۷	روزے میں انجکشن لگوانے کا حکم۔	۱۰۷
۴۸	افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔	۱۰۷
	باب ۳۲۱	۱۰۸
۴۹	سفر شرعی میں روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت	۱۰۸
۵۰	سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں مذاہب۔	۱۱۶
۵۱	مسلسل نفلی روزوں کا حکم۔	۱۱۶
	باب ۳۲۲	۱۱۶
۵۲	حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب۔	۱۱۶
۵۳	یوم عرفہ کے روزے میں مذاہب۔	۱۱۸
	باب ۳۲۳	۱۱۸
۵۴	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۱۱۸
۵۵	عاشورہ کے روزے کا حکم۔	۱۲۷
۵۶	یوم عاشورہ کی فضیلت۔	۱۲۸
	باب ۳۲۴	۱۲۸
۵۷	عید کے ایام میں روزہ رکھنے کی حرمت۔	۱۲۸
۵۸	عید کے دن روزہ رکھنے میں مذاہب اور مسائل۔	۱۲۹
	باب ۳۲۵	۱۳۰
۵۹	ایام تشریق میں روزے رکھنے کی حرمت۔	۱۳۰
۶۰	ایام تشریق کے روزے میں مذاہب۔	۱۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۲۶	
۶۱	بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت	۱۳۱
۶۲	جمعہ کے روزے سے ممانعت کی حکمت	۱۳۲
۶۳	جمعہ کے روزے میں مذاہب۔	۱۳۲
	باب ۳۲۷	
۶۴	وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۱۳۳
۶۵	دائمی مرض اور سخت بڑھاپے کی بناء پر روزے کا فدیہ۔	۱۳۴
	باب ۳۲۸	
۶۶	سفر یا مرض وغیرہ کی بناء پر روزہ قضا کرنے کی تفصیل۔	۱۳۴
۶۷	قضا علی الفور واجب نہیں۔	۱۳۵
	باب ۳۲۹	
۶۸	میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم۔	۱۳۵
۶۹	میت کی طرف سے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ۔	۱۳۸
۷۰	علامہ نووی کی بحث۔	۱۳۹
۷۱	علامہ نووی کی بحث کے جوابات۔	۱۳۹
۷۲	میت کی طرف سے قضاء نہ کرنے میں امام شافعی کی تحقیق۔	۱۴۱
	باب ۳۳۰	
۷۳	روزہ دار کو جب کھانے کے لیے بلایا جائے یا اُسے کوئی گالی دے تو اس کا "میں روزہ دار ہوں" کہنا مستحب ہے۔	۱۴۲
	باب ۳۳۱	
۷۴	روزے کی فضیلت۔	۱۴۳
۷۵	فرمان باری "روزہ میرے لیے ہے" کی دس وجوہات۔	۱۴۵
۷۶	روزہ دار کے منہ کی بُو کے فضائل اور مسائل	۱۴۶
۷۷	فرمانِ رسالت "روزہ ڈھال ہے" کی تشریح	۱۴۷
	باب ۳۳۲	
۷۸	جو شخص راہ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزے کی فضیلت۔	۱۴۷
	باب ۳۳۳	
۷۹	زوال سے قبل نفلی روزے کی صحت اور بلا عذر اس کے توڑنے کا جواز۔	۱۴۸
۸۰	نفلی روزے کی قضا میں مذاہب۔	۱۴۹
۸۱	امام ابوحنیفہ کے دلائل اور امام شافعی کے جوابات۔	۱۵۰
	باب ۳۳۴	
۸۲	بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا۔	۱۵۱
۸۳	روزے میں بھول کر کھانے پینے والے کے بارے میں مذاہب۔	۱۵۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۳۵	
۸۴	رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور استحباب۔	۱۵۱
	باب ۳۳۶	
۸۵	صوم دھر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔	۱۵۵
۸۶	صوم دھر میں مذاہب۔	۱۶۴
	باب ۳۳۷	
۸۷	ہر مہینے میں تین روزے اور یوم عرفہ عاشورہ، پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب۔	۱۶۵
۸۸	ایام بیض۔	۱۶۸
۸۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا طریقہ۔	۱۶۸
۹۰	پیر اور جمعرات کے روزے۔	۱۶۹
۹۱	یوم میلاد النبی کی خوشی	۱۶۹
۹۲	محافل میلاد کی شرعی حیثیت	۱۶۹
۹۳	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز اور استحسان پر دلائل۔	۱۷۱
۹۴	علامہ سیوطی کے دلائل۔	۱۷۶
۹۵	علامہ ابن الحاج کے دلائل۔	۱۷۷
۹۶	علامہ ابن الحاج کے شبہات اور ان کے جوابات	۱۷۸
۹۷	ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن میں آپ کی ولادت کی وجہ۔	۱۸۱
۹۸	علامہ ابن الحاج کی عبارات پر علامہ یوسف صالحی کا تبصرہ۔	۱۸۲
۹۹	علامہ حلبی کے دلائل۔	۱۸۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۰	علامہ ابن عابدین شامی کا نظریہ۔	۱۸۳
۱۰۱	ملا علی قاری کا نظریہ۔	۱۸۴
۱۰۲	محفل میلاد کے استحباب پر ملا علی قاری کے دلائل۔	۱۸۴
۱۰۳	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نظریہ۔	۱۸۶
۱۰۴	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نظریہ۔	۱۸۷
۱۰۵	شیخ رشید احمد گنگوہی کا نظریہ۔	۱۸۸
۱۰۶	نواب بھوپالی کا نظریہ۔	۱۸۸
۱۰۷	محفل میلاد کی ابتداء	۱۸۸
۱۰۸	آخری گزارش۔	۱۹۰
	باب ۳۳۸	
۱۰۹	شعبان کے روزوں کا بیان۔	۱۹۰
	باب ۳۳۹	
۱۱۰	محرم کے روزوں کی فضیلت	۱۹۲
	باب ۳۴۰	
۱۱۱	رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت۔	۱۹۳
۱۱۲	شوال کے چھ روزوں میں مذاہب اربعہ	۱۹۴
۱۱۳	احناف کے مذہب کی وضاحت۔	
	باب ۳۴۱	
۱۱۴	شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا بیان۔	۱۹۶
۱۱۵	لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنی۔	۲۰۳
۱۱۶	لیلۃ القدر کے فضائل۔	۲۰۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۷	فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں۔	۲۰۶
۱۱۸	کم عبادت پر زیادہ اجر کیوں ہے؟	۲۰۸
۱۱۹	ماہ رمضان اور لیلۃ القدر۔	۲۰۸
۱۲۰	لیلۃ القدر میں مذاہب۔	۲۰۹
۱۲۱	ستائیسویں شب پر قرائن۔	۲۱۰
۱۲۲	شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں۔	۲۱۱
۱۲۳	علم رسالت اور شب قدر	۲۱۱
۱۲۴	اختلاف مطالع اور شب قدر	۲۱۳
۱۲۵	قطبین میں روزے اور شب قدر	۲۱۴
۱۲۶	لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ۔	۲۱۵
۱۲۷	ثواب میں اضافہ	۲۱۶
۱۲۸	گناہ میں اضافہ	۲۱۶
۱۲۹	فرشتوں کا سلام۔	۲۱۷
	کتاب الاعتکاف	۲۱۸
۱۳۰	اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۲۰
۱۳۱	اعتکاف کی تعریف اور اقسام	۲۲۰
۱۳۲	اعتکاف میں مذاہب ائمہ۔	۲۲۱
۱۳۳	اعتکاف میں احناف کا نظریہ۔	۲۲۲
۱۳۴	اعتکاف سنت کی شرائط	۲۲۴
۱۳۵	اعتکاف فرض کے احکام	۲۲۴
۱۳۶	اعتکاف نفل کے احکام	۲۲۵
۱۳۷	گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کا حکم	۲۲۵
۱۳۸	صحت اعتکاف کی شرائط	۲۲۶
۱۳۹	اعتکاف کی ابتداء کا وقت۔	۲۲۶
	باب ۳۴۲	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۰	ماہ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جد و جہد۔	۲۲۷
	باب ۳۴۳	
۱۴۱	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	۲۲۸
۱۴۲	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کی وضاحت	۲۲۸
	کتاب الحج	۲۳۰
۱۴۳	حج کا لغوی اور شرعی معنی	۲۳۰
۱۴۴	کعبہ پہلا عبادت کا گھر۔	۲۳۰
۱۴۵	یادگار ابراہیم۔	۲۳۱
۱۴۶	حج کا فلسفہ۔	۲۳۲
۱۴۷	روحانی لذتیں۔	۲۳۳
۱۴۸	جغرافیائی اکائی کے بجائے اسلامی وحدت	۲۳۴
۱۴۹	اسلامی علوم و فنون کی نشر و اشاعت۔	۲۳۱
۱۵۰	باہمی تعاون اور اتحاد کی روح	۲۳۴
۱۵۱	گناہوں سے برأت اور پاکیزگی۔	۲۳۴
۱۵۲	توبہ اور استغفار میں فریضہ حج کی خصوصیات	۲۳۵
۱۵۳	اعمال کی نشأۃ ثانیہ۔	۲۳۶
۱۵۴	ذمہ داریوں کا احساس۔	۲۳۶
۱۵۵	دشمنوں سے دوستی۔	۲۳۶
۱۵۶	مساوات۔	۲۳۶
۱۵۷	کسب حلال۔	۲۳۷
	باب ۳۴۴	
۱۵۸	محرم کے لباس کے احکام۔	۲۳۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۵۹	عمرہ کے حکم میں مذاہب	۲۴۲
۱۶۰	حج کے فوراً یا تاخیر سے وجوب میں مذاہب۔	۲۴۳
۱۶۱	مذاہب اربعہ میں احرام کی کیفیت	۲۴۴
۱۶۲	وحی خفی یا وحی غیر متلو کی تحقیق (حجیت حدیث)	۲۴۶
۱۶۳	وحی خفی کی ضرورت۔	۲۴۷
۱۶۴	وحی خفی پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۴۷
۱۶۵	وحی خفی پر دلائل	۲۴۹
۱۶۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کا فرق	۲۵۳
۱۶۷	اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے تابع ہے۔	۲۵۵
۱۶۸	اطاعت اولی الامر کے غیر مقصود ہونے کی دوسری دلیل۔	۲۵۵
۱۶۹	اولی الامر کی اطاعت کا دائرہ۔	۲۵۶
۱۷۰	اولی الامر کا مصداق۔	۲۵۶
۱۷۱	اولی الامر سے اختلاف۔	۲۵۷
۱۷۲	قرآنی احکام کے علاوہ احکام وغیرہ کا مصدر۔	۲۵۸
۱۷۳	منصب رسالت۔	۲۵۹
۱۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت۔	۲۶۰
۱۷۵	بغیر الفاظ کے وحی کا ثبوت۔	۲۶۱
۱۷۶	دو طریقوں (جلی اور خفی) سے وحی نازل کرنے کی وجہ۔	۲۶۴
۱۷۷	وحی خفی کی حفاظت کی ضمانت نہ دینے کی وجہ	۲۶۵
۱۷۸	حفاظت حدیث میں صحابہ کا اہتمام	۲۶۶
۱۷۹	وحی خفی اور اجتہاد۔	۲۶۷
۱۸۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء مجتہدین کی آراء۔	۲۶۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء اسلام کی آراء	۲۶۸
۱۸۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر قرآن مجید سے دلائل۔	۲۷۰
۱۸۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر احادیث سے دلائل۔	۲۷۲
۱۸۴	اجتہادی خطاء منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے۔	۲۷۳
۱۸۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد، اتباع وحی کے خلاف نہیں ہے۔	۲۷۴
۱۸۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۷۶
۱۸۷	احادیث میں اختلاف وحی ہونے کے خلاف نہیں ہے۔	۲۷۷
۱۸۸	برق صاحب کے رجوع کا اعتراف۔	۲۷۸
	باب ۳۴۵	
۱۸۹	مواقیت حج۔	۲۷۸
۱۹۰	میقات کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۸۱
۱۹۱	میقات سے گزرنے کے حکم میں مذاہب اربعہ۔	۲۸۲
۱۹۲	احناف کا موقف۔	۲۸۳
۱۹۳	احرام کا فلسفہ۔	۲۸۵
	باب ۳۴۶	
۱۹۴	تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت	۲۸۵
۱۹۵	اہلال کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۸۷
۱۹۶	تلبیہ کے حکم میں مذاہب ائمہ	۲۸۸
۱۹۷	تلبیہ کے اوقات اور احکام	۲۸۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۴۷	
۱۹۸	اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔	۲۸۹
۱۹۹	جھوٹ کی تعریف۔	۲۸۹
۲۰۰	فائدہ	۲۹۰
	باب ۳۴۸	
۲۰۱	جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اس وقت احرام باندھنے کی فضیلت۔	۲۹۰
۲۰۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کی جگہ میں اختلاف روایات	۲۹۲
۲۰۳	رکن یمانی کی تعظیم کی وجہ۔	۲۹۳
۲۰۴	احرام کے لباس کو رنگنے کا جواز	۲۹۴
۲۰۵	خضاب کا حکم۔	۲۹۴
	باب ۳۴۹	
۲۰۶	احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا استحباب۔	۲۹۵
۲۰۷	احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانے میں مذاہب ائمہ۔	۳۰۰
۲۰۸	احناف کی مؤید احادیث۔	۳۰۱
۲۰۹	محرم کے پھول سونگھنے میں مذاہب اربعہ۔	۳۰۲
۲۱۰	کیا ازواج مطہرات میں دنوں کی تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی؟	۳۰۳
۲۱۱	جن ازواج سے نکاح اور رخصتی ہوئی ان کی تعداد۔	۳۰۳
۲۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کے جوابات۔	۳۰۴
	باب ۳۵۰	
۲۱۳	محرم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت	۳۰۶
۲۱۴	خشکی کے شکار۔	۳۱۳
۲۱۵	محرم کے لیے خشکی کے شکار کھانے میں مذاہب اربعہ۔	۳۱۳
۲۱۶	احناف کا نظریہ۔	۳۱۴
۲۱۷	احناف کے دلائل۔	۳۱۵
۲۱۸	شوافع اور دوسرے ائمہ کی دلیل۔	۳۱۶
۲۱۹	حضرت صعب بن جثامہ کی روایت کا جواب۔	۳۱۷
۲۲۰	اجتہاد کی تحقیق۔	۳۱۸
۲۲۱	اجتہاد کا لغوی اور شرعی معنی۔	۳۱۸
۲۲۲	قرآن مجید سے اجتہاد پر دلائل۔	۳۲۰
۲۲۳	احادیث سے اجتہاد پر دلائل:	۳۲۱
۲۲۴	شرائط اجتہاد	۳۲۴
۲۲۵	اجتہاد میں تجزی اور تقسیم	۳۲۵
۲۲۶	دائرہ اجتہاد	۳۲۶
۲۲۷	طبقات مجتہدین۔	۳۲۶
۲۲۸	اصول اجتہاد کے واضع صرف ائمہ اربعہ ہیں۔	۳۲۷
۲۲۹	ائمہ اربعہ کا اختلاف رحمت ہے۔	۳۲۷
۲۳۰	عصر حاضر میں اجتہاد	۳۲۸
۲۳۱	تقلید کا لغوی معنی۔	۳۲۸
۲۳۲	تقلید کا اصطلاحی معنی۔	۳۲۹
۲۳۳	تقلید کا سبب۔	۳۳۰
۲۳۴	تقلید اور علماء راسخین کی موافقت۔	۳۳۰
۲۳۵	تقلید کی وسعت۔	۳۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٢٣٦	تقلید واجب اور تقلید حرام	٣٣١
٢٣٧	اگر امام کا قول حدیث کے خلاف ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے۔	٣٣٢
٢٣٨	قول امام کے خلاف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط	٣٣٣
٢٣٩	تقلید کی ضرورت	٣٣٤
٢٤٠	تقلید پر دلائل۔	٣٣٦
٢٤١	ایک مقلد کے لیے متعدد ائمہ کی تقلید کا عدم جواز اور تقلید شخصی کا وجوب۔	٣٣٧
٢٤٢	تقلید شخصی پر شیخ ابن تیمیہ کی تصریحات۔	٣٣٨
٢٤٣	کن صورتوں میں مقلد دوسرے امام کے قول پر عمل کر سکتا ہے۔	٣٤٠
٢٤٤	فقہ حنفی کی ترجیح	٣٤١
٢٤٥	تقلید پر سوالات اور ان کے جوابات۔	٣٤٣
٢٤٦	عام مسلمانوں کا تقلید کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔	٣٤٤
	باب ٣٥١	
٢٤٠	محرم اور غیر محرم کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا مارنا جائز ہے۔	٣٤٥
٢٤٨	موذی جانوروں کی تعداد۔	٣٤٩
٢٤٩	موذی جانوروں کو قتل کرنے میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب۔	٣٥٠
٢٥٠	موذی جانوروں کے قتل میں احناف کا مذہب	٣٥٠
٢٥١	کوے اور کتے وغیرہ کو فاسق کہنے کی وجہ۔	٣٥١
٢٥٢	عام کوے اور زاغ (غراب زرع) میں فرق۔	٣٥١
٢٥٣	کوے کی اقسام اور عقعق کا حکم۔	٣٥٣
٢٥٤	قرآن مجید سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت۔	٣٥٥

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٢٥٥	احادیث سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت۔	٣٥٥
٢٥٦	فقہاء اسلام کے حوالوں سے عام کووں کے حرام ہونے کا ثبوت۔	٣٥٥
٢٥٧	بعض علماء کا عام کوے کو حلال کہنے میں تفرد۔	٣٥٦
٢٥٨	حرم میں قصاص لینے میں مذاہب اور احناف کا موقف	٣٥٧
	باب ٣٥٢	
٢٥٩	تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا بیان۔	٣٥٧
٢٦٠	احادیث میں تطبیق	٣٦١
٢٦١	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شارع ہونا اور آپ کا اجتہاد۔	٣٦١
٢٦٢	مسئلہ احصار میں احناف کی تائید۔	٣٦١
٢٦٣	سر کے بالوں کے علاوہ باقی بالوں کے مونڈنے میں مذاہب۔	٣٦٢
٢٦٤	محرم کے سر منڈانے سے متعلق مسائل۔	٣٦٢
	باب ٣٥٣	
٢٦٥	محرم کو پچھنے لگانے کا جواز۔	٣٦٣
٢٦٦	پچھنے لگوانے میں مذاہب۔	٣٦٣
	باب ٣٥٤	
٢٦٧	محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانے کا جواز	٣٦٤
٢٦٨	محرم کے علاج میں مذاہب۔	٣٦٤
٢٦٩	محرم کے علاج میں احناف کا موقف	٣٦٥
	باب ٣٥٥	
٢٧٠	محرم کو غسل کی اجازت۔	٣٦٥

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۰	محرم کے غسل سے متعلق مسائل اور احکام	۳۰۰
۲۸۱	محرم کا خوشبودار صابن سے غسل اور شیمپو سے سر دھونے کا حکم۔	۳۰۱

باب ۲۵۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۲	محرم کی موت کے بعد کے احکام	۳۰۲
۲۸۳	محرم کی تکفین میں مذاہب اور خوشبو لگانے کی وضاحت۔	۳۰۲
۲۸۵	امام شافعی اور امام احمد کی پیش کردہ حدیث کا جواب۔	۳۰۲
۲۸۶	تکفین میں محرم کا سر ڈھانپنے کی بحث	۳۰۳
۲۸۷	غیر محرم کا سر ڈھانپنے میں امام شافعی اور احمد کا نظریہ	۳۰۳
۲۸۸	علامہ نووی کے اعتراض کا جواب۔	۳۰۳
۲۸۹	محرم کی وفات کے بعد کی عملی تعلیم۔	۳۰۴

باب ۳۵۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸	محرم کا قبۃ الظہر کا اگر میں بیمار ہو تو میں حلال ہوں گا۔	۳۰۴
۲۹	حج کی نیت میں عمرہ کی شرط لگانے کی شرط میں مذاہب۔	۳۰۴
۲۸۲	شوافع اور حنابلہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۳۰۶

باب ۳۵۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۳	حیض اور نفاس والی عورتوں کے احرام باندھنے	۳۰۷
۲۸۴	حائض اور نفاس والی عورت کے احرام میں مذہب	۳۰۸

......

باب ۳۵۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۵	حج کی اقسام	۳۰۸
۲۸۶	افراد، تمتع و قران کے معنی	۳۰۹
۲۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں [illegible] قائلین کا آپ کا حج افراد تھا [illegible] دلائل۔	۳۰۹
۲۸۸	[illegible] کے حج [illegible] کے [illegible] کی توجیہ	۳۰۹
۲۸۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج [illegible] [illegible] دلائل [illegible] [illegible] [illegible]	۳۰۹
۲۹۰	افراد، تمتع اور قران میں مذاہب ائمہ۔	۳۱۰
۲۹۱	افضلیت قران [illegible] احناف کے دلائل	۳۱۰
۲۹۲	[illegible] میں تسامح۔	۳۱۰
۲۹۳	[illegible]	۳۱۱
۲۹۴	[illegible]	۳۱۲
۲۹۵	[illegible] سے استدلال۔	۳۱۳
۲۹۶	[illegible] میں مذاہب ائمہ	۳۱۴
۲۹۷	شوافع اور مالکیہ کے دلائل۔	۳۱۵
۲۹۸	شوافع اور مالکیہ کے دلائل کا جواب	۳۱۶
۲۹۹	حنابلہ کے دلائل۔	۳۱۷
۳۰۰	احناف کے دلائل۔	۳۱۷
۳۰۱	[illegible] الفضلیت [illegible]	۳۱۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
[illegible]	[illegible] کی دلیل کا جواب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام پر دلیل۔	۴۳۸
۳۰۲	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنے حج تمتع میں [illegible] کی نفی کرنے کی توجیہ۔	۴۴۰
۳۰۳	طواف سے پہلے طہارت کی شرط میں مذاہب ائمہ	۴۴۰
۳۰۴	[illegible]	[illegible]
۳۰۵	مکہ میں [illegible]	۴۴۲
[illegible]	[illegible] میں مذاہب ائمہ۔	۴۴۲
[illegible]	[illegible] اور ان کے جوابات۔	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۴۴۰

باب ۲۶۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۴۳۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۴۳۸
[illegible]	[illegible]	۴۳۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۴۳۶
[illegible]	[illegible]	۴۴

باب ۲۶۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۱۸	[illegible] کو فسخ کرنے کا بیان۔	۴۴۰
۳۱۹	احرام کو فسخ کرنے کی وضاحت۔	۴۴۲

باب ۲۶۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۲۰	حج تمتع کا جواز	۴۴۳
۳۲۱	تمتع کے بارے میں حضرت علی [illegible] رضی اللہ عنہم کے [illegible] کی تفصیل۔	۴۴۵
۳۲۲	حج کے احرام کو فسخ کرنے کی [illegible] کے ساتھ خصوصیت۔	[illegible]
۳۲۳	[illegible] کا اطلاق	۴۵۰

باب ۲۶۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۲۴	تمتع کرنے والے پر قربانی یا دس روزوں کے واجب ہونے کا بیان۔	[illegible]
۳۲۵	[illegible]	[illegible]
۳۲۶	[illegible]	[illegible]
۳۲۷	[illegible]	[illegible]
۳۲۸	[illegible]	[illegible]

باب ۲۶۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے [illegible]	[illegible]

باب ۲۶۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٣٣٢	قیاس اور اجتہاد پر ایک دلیل ۔	٤٥٩
٣٣٣	احصار ا حج میں رکاوٹ میں سنت کا موقف	٤٥٩
٣٣٤	قران میں دو طواف پر اعتراض کا جواب ۔	٤٥٩
	باب ٣٦٦	
٣٣٥	افراد اور قران	٤٦٠
٣٣٦	افراد اور قران کی متعارض روایات کے جوابات	٤٦١
	باب ٣٦٧	
٣٣٧	طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کا استحباب ۔	٤٦٢
٣٣٨	طواف قدوم میں مذہب ۔	٤٦٣
٣٣٩	حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراض کی وجہ	٤٦٣
	باب ٣٦٨	
٣٤٠	عمرہ کرنے والا سعی سے اور حج کرنے والا طواف قدوم سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا	٤٦٣
	باب ٣٦٩	
٣٤١	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز	٤٦٤
٣٤٢	کفار کے مہینوں کو مؤخر کرنے کی وجہ ۔	٤٦٥
	باب ٣٧٠	
٣٤٣	احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا وقلادہ ڈالنا ۔	٤٦٦
٣٤٤	مسئلہ اشعار میں شوافع کا احناف پر اعتراض	٤٦٦
٣٤٥	مسئلہ اشعار میں احناف کا جواب ۔	٤٦٧
	باب ٣٧١	
٣٤٦	حضرت ابن عباس سے لوگوں نے کہا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو پریشان کر دیا ۔	٤٦٨
٣٤٧	حضرت ابن عباس کی رائے کی تردید	٤٦٨
	باب ٣٧٢	
٣٤٨	عمرہ کرنے والے کے سر منڈانے اور بال کٹانے کا بیان ۔	٤٦٩
٣٤٩	حضرت معاویہ کے اسلام کی تاریخ کی تحقیق ۔	٤٦٩
	باب ٣٧٣	
٣٥٠	تمتع اور قران کا جواز	٤٧٠
٣٥١	آیات متعہ منسوخ ہونے کے احکام ۔	٤٧٠
٣٥٢	ذکر بائعہ ۔	٤٧٠
٣٥٣	صاحب مشکوٰۃ کا مسلم کے حوالہ سے حضرت علی کے الفاظ نقل کرنا	٤٧١
	باب ٣٧٤	
٣٥٤	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد	٤٧٢
٣٥٥	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں میں ... کی تحقیق ۔	٤٧٣
٣٥٦	نماز چاشت کے بدعت ہونے کی ...	٤٧٤
	باب ٣٧٥	
٣٥٧	رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب	٤٧٥

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۷۶	
۳۵۸	مکہ مکرمہ میں بالائی حصہ سے داخل ہونے اور نچلے حصہ سے نکلنے کا استحباب۔	۴۸۲
۳۵۹	مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے [illegible]۔	۴۸۳
	باب ۳۷۷	
۳۶۰	مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب۔	۴۸۴
	باب ۳۷۸	
۳۶۱	حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔	۴۸۵
۳۶۲	رمل کی تعریف۔	۴۸۹
۳۶۳	رمل کے احکام۔	[illegible]
۳۶۴	تعارض کا جواب۔	[illegible]
	باب ۳۷۹	
۳۶۵	[illegible]	[illegible]
۳۶۶	[illegible]	[illegible]
۳۶۷	حجر اسود کی تعظیم۔	[illegible]
	باب ۳۸۰	
۳۶۸	طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان۔	[illegible]
۳۶۹	حجر اسود کے فضائل۔	[illegible]
۳۷۰	آثار صالحین کو بوسہ دینے کے جواز میں فقہاء [illegible]۔	[illegible]
۳۷۱	دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل۔	[illegible]
۳۷۲	صالحین اور بزرگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے کے بارے میں احادیث۔	[illegible]
۳۷۳	حجر اسود کی تعظیم کا طریقہ۔	[illegible]
۳۷۴	رکن یمانی کی تعظیم میں مذاہب۔	[illegible]
۳۷۵	حضرت عمر [illegible] حجر اسود سے کہنا "تو نفع دیتا ہے" [illegible] تشریح میں فقہاء اسلام کی [illegible]	[illegible]
۳۷۶	[illegible] روشنی میں ذاتی اور عطائی قدرت کی بحث۔	۵۰۰
	باب ۳۸۱	
۳۷۷	[illegible]	[illegible]
۳۷۸	اونٹ پر طواف کرنے کی حکمت۔	[illegible]
۳۷۹	[illegible]	[illegible]
	باب ۳۸۲	
۳۸۰	صفا اور مروہ کی سعی حج کا رکن ہے۔	[illegible]
۳۸۱	[illegible]	[illegible]
۳۸۲	صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب ائمہ۔	[illegible]
[illegible]	[illegible]	
	باب ۳۸۳	
۳۸۴	سعی کی تکرار نہیں ہوتی۔	۵۰۹
	باب ۳۸۴	
۳۸۵	یوم نحر میں جمرہ عقبہ تک تلبیہ کہنا۔	۵۱۰
[illegible]	[illegible]	۵۱۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۸۷	[illegible] مزدلفہ میں جمع [illegible] کا طریقہ	۵۰۲
۳۸۸	[illegible] میں مذاہب [illegible]	۵۰۳
	باب ۳۸۵	
۳۸۹	[illegible]	۵۱۳
	باب ۳۸۶	
۳۹۰	مزدلفہ میں [illegible]	۵۱۷
۳۹۱	مزدلفہ میں [illegible] کے حکم میں مذاہب [illegible]	۵۲۰
۳۹۲	مزدلفہ میں [illegible] مذاہب	۵۲
	باب ۳۸۷	
۳۹۳	یوم نحر کو مزدلفہ میں [illegible]	۵۲۰
۳۹۴	مزدلفہ میں [illegible]	۵۲۲
۳۹۵	احناف کی تائید	۵۲۲
۳۹۶	علامہ نووی کا تسامح	۵۲۲
	باب ۳۸۸	
۳۹۷	ضعیفوں [illegible] مزدلفہ [illegible] کا استحباب	۵۲۳
۳۹۸	مزدلفہ کے قیام میں امام شافعی اور دوسرے فقہاء کے نظریات	۵۲۵
۳۹۹	مزدلفہ کے قیام میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ	۵۲۵
۴۰۰	قیام مزدلفہ کی مدت میں امام [illegible] کا نظریہ	۵۲۶
۴۰۱	قیام مزدلفہ میں امام مالک کا نظریہ	۵۲۶
۴۰۲	[illegible]	[illegible]
۴۰۳	امام شافعی کا مذہب بیان کرنے [illegible]	۵۲۶
	باب ۳۸۹	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۳۹۰	
[illegible]	[illegible]	۵۲۷
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۳۹۱	
۴۱۲	کنکری کے برابر [illegible]	۵۲۸
	باب ۳۹۲	
[illegible]	کنکریاں مارنے کا مستحب وقت	۵۲۸
	باب ۳۹۳	
[illegible]	سات کنکریاں مارنے کا بیان	۵۳۰
	باب ۳۹۴	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۱۵	سر منڈانا بال کتروانے سے افضل ہے۔	۵۳۸
۴۱۶	حج میں سر منڈانے کے حکم میں مذاہب ائمہ	۵۴۲
۴۱۷	عورتوں کے سر منڈانے کا حکم	۵۴۲
۴۱۸	سر منڈانے کی مقدار میں مذاہب ائمہ	۵۴۲
	باب ۳۹۵	
۴۱۹	دائیں طرف سے سر منڈانے کی ابتدا کرنے کا بیان۔	[illegible]
۴۲۰	یوم نحر کو افعال حج کی ترتیب۔	۵۴۵
۴۲۱	علماء احناف کی موافقت حدیث۔	۵۴۵
۴۲۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تقسیم اور تکریم۔	۵۴۶
۴۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت کے ثبوت میں تبرکات کی بحث	۵۵۰
۴۲۴	موئے مبارک و فضلات شریفہ کی طہارت، بعض علماء کے تسامح و علمی تعصب کا بیان	۵۵۰
۴۲۵	فضلات شریفہ کی طہارت پر دلائل۔	۵۵
	باب ۳۹۶	
۴۲۶	کنکریاں مارنے، قربانی کرنے، سر منڈانے اور طواف کرنے کی ترتیب کا بیان۔	۵۵۲
۴۲۷	کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سر منڈانے کی ترتیب کے حکم میں مذاہب۔	۵۵۵
۴۲۸	احناف کا نظریہ اور ان کے دلائل۔	۵۵۶
	باب ۳۹۷	
۴۲۹	قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا۔	۵۵۷
۴۳۰	طواف زیارت کے احکام	۵۵۸
	باب ۳۹۸	
۴۳۱	وادی محصب میں اترنے کا استحباب۔	۵۵۹
	باب ۳۹۹	
۴۳۲	ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنے کا حکم۔	۵۶۰
۴۳۳	اہل سقایہ کے لئے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی رخصت	۵۶۲
	باب ۴۰۰	
۴۳۴	موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب	۵۶۳
۴۳۵	نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم۔	۵۶۳
	باب ۴۰۱	
۴۳۶	قربانی کے گوشت، کھال اور جھول کو صدقہ کرنے کا حکم۔	۵۶۳
۴۳۷	قربانی کرنے میں مدد کی اجرت میں جانور کے کسی جز کو دینے کا حکم	۵۶۵
۴۳۸	احناف کا نظریہ۔	۵۶۵
	باب ۴۰۲	
۴۳۹	اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا جواز	۵۶۵
۴۴۰	قربانی کے جانوروں کے اشتراک میں مذاہب	۵۶۸
۴۴۱	اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت کے عدم جواز پر مالکیہ کے دلائل اور ان کے جوابات	۵۷۱
	باب ۴۰۳	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۴۲	اونٹ کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنے کا ثبوت۔	۵۶۵
	باب ۴۰۴	
۴۴۳	خود حرم میں [illegible] کے لیے [illegible] کا [illegible]۔	۵۶۹
۴۴۴	مسئلہ اشعار میں [illegible] ابو حنیفہ [illegible] کے جوابات۔	[illegible]
۴۴۵	[illegible] کرنے [illegible] سے [illegible] کا [illegible]۔	[illegible]
۴۴۶	[illegible] کے گلے میں [illegible]۔	[illegible]
	باب ۴۰۵	
۴۴۸	[illegible] کے وقت [illegible] ہونے کا جواز [illegible]۔	[illegible]
۴۴۹	قربانی کے [illegible]۔	[illegible]
۴۵۰	[illegible] قربانی [illegible]۔	[illegible]
	باب ۴۰۶	
۴۵۰	[illegible] میں [illegible]۔	۵۸۰
۴۵۱	[illegible] سے [illegible]۔	۵۸۱
	باب ۴۰۷	
۴۵۲	[illegible] اور [illegible] کی [illegible]۔	۵۸۳
۴۵۳	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۰۸	
۴۵۴	حجاج وغیرہم کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا استحباب	[illegible]
۴۵۵	کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق [illegible]	[illegible]
۴۵۶	کعبہ میں نماز پڑھنے کے [illegible] ائمہ	[illegible]
	باب ۴۰۹	
۴۵۷	کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو [illegible]	[illegible]
۴۵۸	[illegible]	[illegible]
۴۵۹	[illegible]	[illegible]
۴۶۰	[illegible]	[illegible]
۴۶۱	[illegible]	[illegible]
۴۶۲	[illegible]	[illegible]
۴۶۳	واقعہ حرہ کی تفصیلات۔	[illegible]
۴۶۴	مسلم بن عقبہ صحابی نہیں تھا۔	
۴۶۵	مسلم بن عقبہ کی [illegible]۔	[illegible]
۴۶۶	واقعہ حرہ کی [illegible]۔	[illegible]
۴۶۷	مصنف کا موقف	[illegible]
۴۶۸	یزید کی [illegible]۔	[illegible]
۴۶۹	یزید کی [illegible] کے [illegible] یزید کی [illegible]۔	[illegible]
۴۷۰	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	یزید پر لعنت کی بحث	۶۱۸
۴۷۱	شہادت حسین پر حافظ ابن کثیر کا تبصرہ۔	۶۱۹
۴۷۲	یزید پر لعنت کے سلسلہ میں امام غزالی کی رائے	۶۲۰
۴۷۳	علامہ زبیدی کی رائے۔	۶۲۰
۴۷۴	علامہ حلبی کی رائے اور مصنف کا موقف۔	۶۲۲
۴۷۵	یزید کے کفر پر شامی کی تحقیق۔	۶۲۳
۴۷۶	جہاد مدینہ قیصر کی بشارت میں یزید کے دخول کی تحقیق۔	۶۲۵
۴۷۷	حدیث مدینہ قیصر کی تحقیق۔	۶۲۶
۴۷۸	حضرت حسین اور یزید کے بارے میں ابن تیمیہ کے نظریات۔	۶۳۰
۴۷۹	لعن یزید کے بارے میں ابن جوزی کا نظریہ۔	۶۳۲
۴۸۰	لعن یزید کے بارے میں محدث دہلوی کا نظریہ۔	۶۳۳
۴۸۱	یزید کے متعلق حافظ ابن کثیر کی رائے۔	۶۳۴
۴۸۲	لعن یزید کے بارے میں علامہ سبکی کی رائے۔	۶۳۵
۴۸۳	لعن یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت کی رائے۔	۶۳۶
۴۸۴	یزید کی تکفیر اور اس پر لعن شخصی کے سلسلہ میں مصنف کا موقف۔	۶۳۷
	باب ۴۱۰	
۴۸۵	عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔	۶۳۸
۴۸۶	حج بدل میں شوافع کا نظریہ اور تشریح حدیث۔	۶۳۹
۴۸۷	حج بدل میں احناف کا نظریہ۔	۶۴۰
۴۸۸	حج بدل کے عدم وجوب میں مالکیہ کے دلائل۔	۶۴۰
۴۸۹	دلائل مالکیہ کے جوابات۔	۶۴۰
۴۹۰	حنابلہ کا نظریہ۔	۶۴۰
۴۹۱	نظریہ حنابلہ پر دلائل	۶۴۱
۴۹۲	اموات کے لیے ایصال ثواب۔	۶۴۲
	باب ۴۱۱	
۴۹۳	نابالغ کے حج کا حکم۔	۶۴۳
۴۹۴	نابالغ کے حج کے حکم میں مذاہب اربعہ۔	۶۴۳
۴۹۵	نابالغ احکام کا مکلف نہیں ہے۔	۶۴۳
۴۹۶	احناف کے نزدیک نابالغ کا حج نفل ہے۔	۶۴۴
۴۹۷	امام ابوحنیفہ کے نظریہ کی ابن حزم سے تائید۔	۶۴۴
۴۹۸	امام ابوحنیفہ کے مذہب کو بیان کرنے میں بعض فقہاء کا تسامح۔	۶۴۵
۴۹۹	شیخ داؤد ظاہری کے نظریہ کا ابطال اور احناف کے دلائل۔	۶۴۵
۵۰۰	دلائل احناف کی وضاحت۔	۶۴۶
	باب ۴۱۲	
۵۰۱	زندگی میں حج کی فرضیت ایک بار ہے	۶۴۷
۵۰۲	امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔	۶۴۷
۵۰۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل۔	۶۴۷
۵۰۴	اباحت اصلیہ کی تحقیق۔	۶۴۸
۵۰۵	دین میں آسانی ہے۔	۶۴۸
	باب ۴۱۳	
۵۰۶	عورت کو محرم کے ساتھ حج کرنے کا حکم۔	۶۵۰
۵۰۷	بغیر زوج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت میں شوافع کا نظریہ۔	۶۵۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۰۸	زوج یا محرم کے بغیر عورت کے سفر میں شوافع کا نظریہ۔	۶۵۴
۵۰۹	زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں مالکیہ کا نظریہ۔	۶۵۵
۵۱۰	زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں حنابلہ کا نظریہ۔	۶۵۵
۵۱۱	عورت کے سفر حج میں احناف کا نظریہ	۶۵۵
۵۱۲	عورت کے سفر کے بارے میں متعارض روایات کے جوابات۔	۶۵۶
۵۱۳	زمانۂ امن میں عورت کے تنہا سفر کرنے کی تحقیق۔	۶۵۹
۵۱۴	بذریعہ ہوائی جہاز عورت کے بغیر محرم حج پر جانے کی تحقیق۔	۶۶۳
۵۱۵	تین مسجدوں کے علاوہ [illegible]	[illegible]
	باب ۴۱۴	
۵۱۶	سفر حج کے وقت ذکر [illegible] کا استحباب	۶۶۳
	باب ۴۱۵	
۵۱۷	حج اور دیگر عبادات [illegible]	۶۷۱
	باب ۴۱۶	
۵۱۸	حج یا عمرہ کے سلسلہ میں گذرنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کی وادی میں نماز پڑھنے کا استحباب	۶۷۵
	باب ۴۱۷	
۵۱۹	مشرک کے حج اور طواف کی ممانعت اور حج اکبر کا بیان	۶۷۶
۵۲۰	معاہدہ حدیبیہ کو توڑنے کا سبب۔	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۲۱	نو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے التواء کا سبب۔	[illegible]
۵۲۲	حضرت ابوبکر کی امارت کے باوجود حضرت علی سے اعلان برأت کرانے کا سبب	۶۷۸
۵۲۳	حضرت ابوبکر کو احکام حج کا امیر بنانے اور حضرت علی سے اعلان برأت کرانے کی [illegible]	۶۷۹
۵۲۴	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔	۶۷۹
۵۲۵	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔	۶۸۰
۵۲۶	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں [illegible]	۶۸۱
۵۲۷	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں احناف کا نظریہ۔	۶۸۲
۵۲۸	موقف احناف پر احادیث سے دلائل	۶۸۳
۵۲۹	امام شافعی کی دلیل کے جوابات۔	۶۸۴
۵۳۰	یوم حج اکبر کی تعیین میں مختلف اقوال	۶۸۶
۵۳۱	یوم حج اکبر سے متعلق احادیث۔	۶۸۷
۵۳۲	جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کی تحقیق۔	۶۸۸
۵۳۳	حج اکبر سے متعلق مختلف روایات میں تطبیق	۶۸۹
۵۳۴	جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کے ثبوت میں روایات۔	۶۸۹
۵۳۵	جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کا ثبوت از روئے درایت۔	۶۹۲
	باب ۴۱۸	
۵۳۶	یوم عرفہ کی فضیلت۔	۶۹۳
۵۳۷	اللہ تعالیٰ کے نزول اور قریب ہونے کا [illegible] ومطالب	۶۹۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٥٣٠	[illegible]	[illegible]

باب ٤١٩

٥٣١	حج و عمرہ کی فضیلت۔	[illegible]
٥٣٢	[illegible]	[illegible]
٥٣٣	[illegible]	[illegible]
٥٣٤	[illegible]	[illegible]
٥٣٥	[illegible]	[illegible]

باب ٤٢٠

٥٣٦	[illegible]	[illegible]
٥٣٧	[illegible]	[illegible]
٥٣٨	[illegible]	[illegible]
٥٣٩	[illegible]	[illegible]
٥٤٠	[illegible]	[illegible]

[illegible]

باب ٤٢١

٥٤٩	[illegible] مکہ میں قیام [illegible]	[illegible]

باب ٤٢٢

٥٥٠	[illegible]	[illegible]
٥٥١	فتح مکہ [illegible]	[illegible]

[illegible]

٥٥٢	[illegible]	[illegible]
٥٥٣	[illegible]	[illegible]
٥٥٤	[illegible]	[illegible]
٥٥٥	[illegible]	[illegible]
٥٥٦	[illegible]	[illegible]
٥٥٧	[illegible]	[illegible]

باب ٤٢٣

٥٥٨	[illegible]	[illegible]

باب ٤٢٤

٥٥٩	[illegible]	[illegible]
٥٦٠	[illegible]	[illegible]
٥٦١	[illegible]	[illegible]
٥٦٢	[illegible]	[illegible]

باب ٤٢٥

٥٦٣	مدینہ منورہ [illegible]	[illegible]
٥٦٤	مدینہ منورہ کے حرم [illegible]	[illegible]
٥٦٥	[illegible]	[illegible]
٥٦٦	[illegible]	[illegible]
٥٦٧	[illegible]	[illegible]
٥٦٨	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۶۹	[illegible] کے لیے دعا [illegible]	۷۲۵
۵۷۰	[illegible] مدینہ میں [illegible] افضل ہے۔	۷۲۹
	باب ۴۲۶	
۵۷۱	[illegible] کا بیان۔	۷۳۰
۵۷۲	[illegible]	۷۳۱
	باب ۴۲۷	
۵۷۳	[illegible] مدینہ [illegible] محفوظ رہنے کا بیان	[illegible]
	باب ۴۲۸	
۵۷۴	[illegible] کا تشبیہ ہونا۔	[illegible]
۵۷۵	[illegible] مدینہ میں [illegible] کے معنی ہے۔	[illegible]
۵۷۶	[illegible] افضل ہے یا مدینہ؟	[illegible]
۵۷۷	مدینہ [illegible]	[illegible]
	باب ۴۲۹	
۵۷۸	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۳۰	
۵۷۹	[illegible] مدینہ [illegible] کی ترغیب۔	[illegible]
	باب ۴۳۱	
۵۸۰	[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مدینہ [illegible]	[illegible]
	باب ۴۳۲	
۵۸۱	[illegible]	[illegible]
۵۸۲	زمزم کی فضیلت کے متعلق روایات۔	۷۴۳
۵۸۳	[illegible]	[illegible]
۵۸۴	[illegible]	[illegible]
۵۸۵	[illegible]	[illegible]
۵۸۶	[illegible]	[illegible]
۵۸۷	[illegible]	[illegible]
۵۸۸	[illegible] کے وقت [illegible]	[illegible]
	باب ۴۳۳	
۵۸۹	احد پہاڑ کی فضیلت	۷۵۳
	باب ۴۳۴	
۵۹۰	مسجد نبوی [illegible] فضیلت۔	[illegible]
۵۹۱	مسجد نبوی [illegible]	[illegible]
۵۹۲	[illegible]	[illegible]
۵۹۳	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۹۴	تحزالسجد پر قادیانیوں کے اشکال کا جواب۔	۷۶۲
	باب ۴۳۵	
۵۹۵	تین مسجدوں کی فضیلت۔	۷۶۳
۵۹۶	گنبد خضراء کی زیارت کے لیے سفر کا حکم۔	۷۶۳
۵۹۷	شیخ ابن تیمیہ کی تکفیر	۷۶۴
۵۹۸	قبر انور کی زیارت کے ثبوت میں روایات	۷۶۵
	باب ۴۳۶	
۵۹۹	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔	۷۶۷
۶۰۰	اسس علی التقویٰ کا مصداق مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا؟	۷۶۹
	باب ۴۳۷	
۶۰۱	مسجد قبا کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔	۷۶۸
۶۰۲	مسجد قبا اور اس کے فضائل۔	۷۷۰
۶۰۳	ہفتہ کے دن مسجد قبا جانے کی خصوصیت	۷۷۱
۶۰۴	اعمال صالحہ کی بعض ایام میں تخصیص	۷۷۱
	کتاب النکاح	
۶۰۵	نکاح کا معنی	۷۷۴
۶۰۶	نکاح کے حکم میں مذاہب فقہاء	۷۷۴
۶۰۷	قرآن مجید کی روشنی میں نکاح کی فضیلت۔	۷۷۴
۶۰۸	احادیث اور آثار کی روشنی میں نکاح کی فضیلت	۷۷۴
۶۰۹	نکاح کے فوائد۔	۷۷۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۴۳۸	
۶۱۰	صاحب استطاعت کے لیے نکاح کرنے کا استحباب۔	۷۷۸
۶۱۱	نکاح کی اقسام میں مذاہب فقہاء۔	۷۸۰
۶۱۲	نکاح کرنا افضل ہے یا نفلی عبادت۔	۷۸۳
۶۱۳	ترک سنت کے دو محمل۔	۷۸۳
۶۱۴	تبتل کا معنی۔	۷۸۳
	باب ۴۳۹	
۶۱۵	اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس مائل ہو تو اپنی اہلیہ سے خواہش پوری کرے۔	۷۸۴
۶۱۶	عورت کو دیکھ کر شیطانی وسوسہ سے بچنے کا طریقہ۔	۷۸۶
	باب ۴۴۰	
۶۱۷	حرمت متعہ کا بیان۔	۷۸۵
۶۱۸	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ پر استدلال	۷۸۳
۶۱۹	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کی فضیلت	۷۸۴
۶۲۰	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کے احکام۔	۷۸۵
۶۲۱	علامہ نووی شافعی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۸۷
۶۲۲	علامہ وشتانی مالکی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۸۹
۶۲۳	علامہ ابن قدامہ حنبلی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۹۱
۶۲۴	علامہ سرخسی حنفی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۹۹
۶۲۵	متعہ کے عدم جواز اور بطلان پر امام مالک کی تصریح۔	۸۰۰
۶۲۶	حرمت متعہ پر قرآن مجید سے استدلال	۸۰۰
۶۲۷	احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال۔	۸۰۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۲۸	شیعہ حضرات کی احادیث سے حرمت متعہ پر استدلال	۸۰۴
	باب ۴۴۱	
۶۲۹	پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے کی حرمت۔	۸۰۵
۶۳۰	جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا منع ہے، ان میں مذاہب۔	۸۰۸
۶۳۰	قرآن مجید کے عموم کی خبر واحد سے منسوخ ہونے کی بحث۔	۸۰۸
۶۳۲	جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان کی تفصیل اور احکام۔	۸۰۸
	باب ۴۴۲	
۶۳۳	حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان	۸۰۹
۶۳۴	محرم کے نکاح کرنے میں مذاہب ائمہ۔	۸۰۹
۶۳۵	امام ابو حنیفہ کے موقف پر علامہ [illegible] کے اعتراضات۔	۸۱۲
۶۳۶	علامہ کردری کے اعتراضات کے جوابات۔	۸۱۲
	باب ۴۴۳	
۶۳۷	بلا اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت منگنی پر منگنی کرنے میں مذاہب	۸۱۴
	باب ۴۴۴	
۶۳۸	نکاح شغار کی حرمت کا بیان۔	۸۱۵
۶۳۹	شغار میں مذاہب۔	۸۱۶
	باب ۴۴۵	
۶۴۰	شرائط نکاح کو پورا کرنے کا بیان	۸۱۵
۶۴۱	حقوق زوجین۔	۸۲۰
	باب ۴۴۶	
۶۴۲	نکاح میں بیوہ کی زبان سے اجازت اور کنواری کے سکوت کا کافی ہونا۔	۸۲۰
۶۴۳	ولی کے بغیر عورت کے عقد نکاح کے بارے میں شوافع کا نظریہ۔	۸۲۲
۶۴۴	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔	۸۲۲
۶۴۵	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔	۸۲۳
۶۴۶	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں احناف کا نظریہ۔	۸۲۳
۶۴۷	عورت کے ازخود نکاح کرنے کے ثبوت میں احادیث۔	۸۲۴
۶۴۸	نکاح کی گواہی میں مذاہب۔	۸۲۶
۶۴۹	ٹیلی فون پر نکاح کا حکم۔	۸۲۷
۶۵۰	لڑکی ایک ملک میں اور لڑکا دوسرے ملک میں ہو تو نکاح کیسے ہوگا۔	۸۲۹
	باب ۴۴۷	
۶۵۱	باپ کے لیے نابالغہ لڑکی کے نکاح کرنے کا جواز۔	۸۲۹
۶۵۲	نکاح کے وقت حضرت عائشہ [illegible]	۸۳[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۵۳	نابالغ لڑکی کے نکاح کا اختیار۔	۸۳۳
۶۵۴	[illegible]	۸۳۳
	باب ۴۴۸	
۶۵۵	شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔	۸۳۴
	باب ۴۴۹	
[illegible]	[illegible]	۸۳۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۵۰	
۶۵۸	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶۶۰	تعلیم قرآن کے مہر ہونے کا حکم	۸۳۵
[illegible]	[illegible]	۸۳۵
	باب ۴۵۱	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶۶۵	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۴۵۲	
[illegible]	حضرت زینب کے نکاح [illegible]	۸۵۰
[illegible]	حضرت زینب سے نکاح کی [illegible]	۸۵۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۸۵۳
[illegible]	[illegible]	۸۵۴
	باب ۴۵۳	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۵۴	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۵۵	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۵۶	
[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ۴۵۷	
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۰۸	زوجین کے حقوق و فرائض	۸۶۰	۴۹۶	استقرار حمل کی تحقیق	۸۹۱
	باب ۴۵۸		۴۹۷	سقوط حمل کے بارے میں [illegible]	۸۹۲
۴۰۹	عورت کا روزانہ بہرہ ور کی ممانعت [illegible]	۸۰۲	۴۹۸	سقوط حمل کے بارے میں [illegible] کی کراہت	۸۹۳
	باب ۴۵۹		۴۹۹	سقوط حمل سے [illegible]	۸۹۴
[illegible]	حوال کا حکم	۸۰۳			
۴۰۱	[illegible]	۸۰۸	[illegible]	سقوط حمل کے بارے میں [illegible]	۸۹۵
۴۸۲	[illegible]	۸۰۸	[illegible]	[illegible] کی آراء	
۴۸۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سقوط حمل کے بارے میں [illegible]	[illegible]
۴۸۴	[illegible]	۸۰۹	[illegible]	سقوط حمل کے بارے میں [illegible]	[illegible]
۴۸۵	[illegible]	۸۱۲		[illegible]	
۴۸۶	[illegible]	۸۸۲	۵۰۳	[illegible]	[illegible]
۴۸۷	[illegible]	۸۸۳		[illegible]	
۴۸۸	[illegible]	۸۸۳		[illegible]	
۴۸۹	[illegible]	۸۸۴		**باب ۴۶۰**	
۴۹۰	[illegible]	[illegible]			
	[illegible]		۵۰۴	[illegible]	۸۹۸
۴۹۱	[illegible]	۸۸۵	۵۰۵	[illegible]	۸۹۸
	[illegible]			[illegible]	
۴۹۲	[illegible]	۸۸۵		**باب ۴۶۱**	
	[illegible]				
۴۹۳	[illegible]	۸۸۵	۵۰۶	[illegible]	۸۹۹
	[illegible]	۸۸۵		جواز اور عزل کی کراہت	
۴۹۴	[illegible]	۸۸۵		**کتاب الرضاع**	۹۰۰
	[illegible]				
۴۹۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹۰۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۰۸	رضاعت کا لغوی اور شرعی معنی	۹۱۷
۰۹	مدت رضاعت میں مذاہب۔	۹۱۷
۱۰	مدت رضاعت میں نظریہ احناف کی وضاحت	۹۱۸
۱۱	رضاعت کے احکام	۹۱۹
۱۲	رضاعت کے حقوق	۹۱۹
۱۳	رضاعی رشتوں میں احتیاط	۹۱۹
۱۴	رضاعت میں مرد کی تاثیر کے بارے میں حضرت عائشہ کا نظریہ۔	۹۲۰
۱۵	ثبوت رضاعت کے لیے چسکیوں کی تعداد میں مذاہب۔	۹۲۰
۱۶	مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت کے ثبوت پر فقہاء احناف کے دلائل۔	۹۲۲
۱۷	آیت رضاعت سے قرآن مجید پر اعتراض کا جواب	۹۲۵
۱۸	بالغ کے دودھ پینے سے حرمت رضاعت کی تحقیق	۹۲۶
	باب ۴۶۲	
۱۹	استبراء کے بعد باندی سے مباشرت کا جواز	۹۲۷
۲۰	شادی شدہ باندیوں کے فسخ نکاح کی تفصیل اور مذاہب فقہاء	۹۲۹
	باب ۴۶۳	
۲۱	بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا	۹۳۱
۲۲	زمانہ جاہلیت میں باندیوں کی اولاد کے نسب کے ثبوت کا طریقہ۔	۹۳۲
۲۳	اسلام میں ثبوت نسب کا طریقہ	۹۳۳
۲۴	عبد بن زمعہ کے بھائی کے نسب کی تحقیق۔	۹۳۳
۲۵	زنا سے حرمت مصاہرت کے ثبوت پر دلیل	۹۳۳
۲۶	ثبوت نسب میں امکان وطی کی شرط میں مذاہب فقہاء	۹۳۴
۲۷	ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby)	۹۳۵
	ذکر ہے۔	
۲۸	ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کی تحقیق۔	۹۳۵
۲۹	مرد کی وہ خرابیاں جن کی بناء پر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔	۹۳۵
۳۰	عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔	۹۳۶
۳۱	ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا تعارف	۹۳۶
۳۲	مصنوعی عمل تولید کا شرعی حکم۔	۹۳۶
۳۳	کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرت اور تخلیق قدرت کے خلاف ہے؟	۹۳
۳۴	معتبر علماء کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی تولید کا جواز۔	۹۳۸
۳۵	اہل سنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔	۹۴۰
	باب ۴۶۴	
۳۶	بچہ کے نسب کے ثبوت میں قیافہ شناسی کا اعتبار	۹۴۸
۳۷	حضرت اسامہ بن زید کے نسب پر طعن کی وجہ	۹۵۰
۳۸	قیافہ شناسی کے اعتبار میں مذاہب۔	۹۵۰
۳۹	قیافہ شناسی، فال نکالنے اور نجومیوں کے کاروبار میں احناف کا موقف اور دلائل۔	۹۵۰
	باب ۴۶۵	
۴۰	شب زفاف کے بعد کنواری اور بیوہ دلہنوں کے پاس شوہر کے ٹھہرنے کا نصاب۔	۹۵۲
۴۱	نئی دلہن اور پرانی بیویوں میں باریوں کی تقسیم میں مذاہب۔	۹۵۲
۴۲	باریوں کی تقسیم میں امام اعظم کے موقف پر دلائل	۹۵۳
	باب ۴۶۶	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۴۳	سُنّت کے مطابق بیویوں میں باری کی تقسیم	۵۵۵
۷۴۴	کاشانۂ رسالت کا ایک دلچسپ گھریلو واقعہ	۵۵۶
۷۴۵	تعدد ازدواج پر مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات	۵۵۶
۷۴۶	ایک عیسائی مستشرق اور مسلم سکالر کا تعدد ازدواج پر مباحثہ۔	۵۵۸

باب ۴۰۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۴۷	اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا جواز۔	۵۵۹
۷۴۸	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طلاق کے سلسلہ میں متعارض روایات میں تطبیق۔	۵۶۰
۷۴۹	حضرت سودہ کو طلاق دینے کی حکمت	۵۶۲
۷۵۰	فقہاء احناف کا عمل بالحدیث پر ترجیح دینا۔	۵۶۲
۷۵۱	ازواج میں باریوں کی تقسیم حضور پر واجب تھی یا نہیں؟	۵۶۳
۷۵۲	حضرت صفیہ کی باری مقرر کرنے کے سلسلہ میں علماء اور ان کی ترجیح کا ملاحظہ	۵۶۳
۷۵۳	حضرت میمونہ۔	۵۶۳

باب ۴۰۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۵۴	دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب	۵۶۴
۷۵۵	کفو کا لغوی معنی	۵۶۴
۷۵۶	کفو کا اصطلاحی معنی	۵۶۴
۷۵۷	کفو کی تحقیق	۵۶۵
۷۵۸	قرآن مجید سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔	۵۶۶
۷۵۹	احادیث سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔	۵۶۷
۷۶۰	آثار صحابہ و تابعین سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت	[illegible]
۷۶۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی سیادت اور اشرفیت کے ساتھ خصوصیت کی تحقیق	[illegible]
۷۶۲	سادات کی لڑکیوں کا غیر سادات سے نکاح کا جواز از روئے احادیث و آثار	۵۶۹
۷۶۳	فقہاء کفو میں احادیث و آثار	۵۷۰
۷۶۴	احادیث کفو کی فنی حیثیت	۵۷۰
۷۶۵	کفو میں فقہاء حنبلیہ کی رائے۔	۵۷۲
۷۶۶	کفو میں فقہاء مالکیہ کی رائے۔	۵۷۳
۷۶۷	کفو میں فقہاء شافعیہ کی رائے	۵۷۵
۷۶۸	کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے	۵۷۶
۷۶۹	ترمذی کی روایت سے حضرت زینب کا سادات سے غیر نکاح کے بطلان پر استدلال کی تحقیق	۵۸۰
۷۷۰	مسئلہ کفاءت میں متقدمین کی رائے	۵۸۱

باب ۴۰۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۷۱	کنواری لڑکی سے نکاح کا استحباب	۵۸۲
۷۷۲	حدیث جابر کے فوائد	۵۸۴
۷۷۳	سیاہ بالوں کو سیاہ خضاب کے علاوہ کسی اور ترقی یافتہ دَور کا رنگ و نور ناجائز ہے۔	۵۸۵

باب ۴۱۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۷۴	عورتوں کی خوش خلقی کا بیان	۵۸۶
۷۷۵	عورت کے پسلی سے پیدا ہونے کی تحقیق	[illegible]
۷۷۶	حضرت حوا کی خیانت کی تحقیق۔	[illegible]
۷۷۷	کھانا خراب ہونے کی وجہ۔	[illegible]

کتاب الطلاق

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	کتاب الطلاق	[illegible]
۷۷۸	طلاق کا شرعی معنی	[illegible]

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
[illegible]	طلاق کا [illegible] معنی	۳	۴۹۰	ایک وقت دی گئی تین طلاقوں [illegible]	[illegible]
۴۸۰	**طلاق کی اقسام**	[illegible]	۴۹۱	ایک وقت دی گئی تین طلاقوں [illegible]	[illegible]
[illegible]	طلاق کیوں مشروع کی گئی	[illegible]		[illegible]	
[illegible]	[illegible] حالت میں طلاق دی جائے	[illegible]	۴۹۸	ایک وقت دی گئی تین طلاقوں [illegible] شیعہ کا موقف	[illegible]
[illegible]	[illegible] طلاق کا اختیار [illegible]	۵	۴۹۹	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] نہیں ہے؟	[illegible]	۵۰۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] کی رعایت	[illegible]		**[illegible] کے الزام کے جوابات**	
۴۹۰	**ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کے نتائج**	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]		**[illegible] پر دوسری دلیل**	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸۰۸	**طاؤس کی روایت کا [illegible]**	[illegible]
	باب ۴۷		[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] طلاقوں کا بیان	[illegible]	[illegible]	[illegible] **تقویت**	[illegible]
[illegible]	ایک وقت تین طلاقوں [illegible]	[illegible]			

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۱۱	حضرت رکانہ سے متعلق سنن ابو داؤد کی ایک شاذ روایت کے ضعف کا بیان۔	۳۳
۸۱۲	ایک وقت دی گئی تین طلاقوں کے تین ہونے پر جمہور کے قرآن مجید سے دلائل۔	۳۴
۸۱۳	قرآن مجید سے استدلال پر [illegible]	۳۵
۸۱۴	ایک وقت دی گئی تین طلاقوں پر جمہور فقہاء اسلام کے احادیث سے دلائل۔	۳۶
۸۱۵	حضرت عویمر کی حدیث سے استدلال پر اعتراض کے جوابات۔	۳۸
۸۱۶	مجیبین کی ایک اور حدیث سے [illegible] اعتراض کا جواب	۴۰
۸۱۷	سوید بن غفلہ کی روایت کی تحقیق	۴۲
۸۱۸	سنن نسائی کی روایت سے استدلال پر اعتراض کا جواب۔	۱۰۴۴
۸۱۹	ایک وقت دی گئی تین طلاقوں [illegible] [illegible]	۴۵
۸۲۰	حرف آخر	[illegible]
	باب ۴۷۴	
۸۲۱	عورت کو اپنے اوپر حرام کرنے والے پر کفارہ کا وجوب	۴۹
۸۲۲	بیوی کو حرام کہنے میں مذاہب فقہاء	۵۰
۸۲۳	حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے [illegible]	۵۲
۸۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہد سے [illegible] کو حرام کرنے کی تحقیق۔	۵۲
۸۲۵	[illegible] کی [illegible] کے [illegible] کا جواب	۵۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۴۷۵	
۸۲۶	مدخولہ کے حق تخییر سے [illegible] کا بیان۔	۷۰
۸۲۷	حق تخییر کے متعلق مذاہب فقہاء۔	۷۳
۸۲۸	[illegible] کے حکم میں مذاہب [illegible]	۷۳
	باب ۴۷۶	
۸۲۹	مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ [illegible]	۷۶
۸۳۰	مختلف روایات میں تطبیق	۸۵
۸۳۱	طلاق کے بعد نفقہ [illegible] [illegible]	۸۵
۸۳۲	مطلقہ [illegible] کے [illegible]	۹۰
۸۳۳	مطلقہ [illegible] کے لیے [illegible] پر فقہاء احناف کے قرآن مجید سے دلائل	۹۰
۸۳۴	مطلقہ [illegible] کے لیے نفقہ [illegible] پر احادیث سے دلائل۔	۹۰
۸۳۵	[illegible]	۹۶
۸۳۶	نفقہ کے عدم وجوب پر [illegible] کا جواب۔	۹۶
۸۳۷	نیت [illegible] کی مباحث [illegible]	۱۰۹
۸۳۸	حضرت فاطمہ بنت قیس کی [illegible] مستنبط شدہ مسائل۔	۱۰۹
۸۳۹	نفقہ [illegible]	۱۱۲
۸۴۰	نفقہ [illegible]	۱۱۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	قرآن مجید سے استدلال	
۸۴۰	نفقہ سے عجز کی بناء پر زوجین کی تفریق میں احادیث و آثار۔	۱۰۹۳
۸۴۲	نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۰۹۴
۸۴۳	خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام ابو حنیفہ کا موقف۔	۱۰۹۵
۸۴۴	خاوند کے لاپتا (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام مالک کا موقف۔	۱۰۹۷
۸۴۵	خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام شافعی کا موقف۔	۱۰۹۸
۸۴۶	اگر مفقود کی بیوی کو نفقہ میسر نہ ہو تو فقہاء شافعیہ کے نزدیک فی الفور تفریق ہو سکتی ہے۔	۱۰۹۹
۸۴۷	خاوند کے لاپتا (مفقود الخبر) ہونے کی صورت میں امام احمد بن حنبل کا موقف۔	۱۱۰۰
۸۴۸	اگر مفقود کی بیوی کو خاوند کے مال سے نفقہ میسر نہ ہو تو امام احمد کے نزدیک فی الفور تفریق ہو سکتی ہے۔	۱۱۰۱
۸۴۹	تنقیح	
۸۵۰	مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام شافعی کا موقف۔	۱۱۰۳
۸۵۱	مالدار آدمی کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام مالک کا موقف۔	۱۱۰۴
۸۵۲	مالدار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر امام احمد بن حنبل کا موقف	۱۱۰۵
۸۵۳	ہندوستان کی مسلم خواتین کی سہولت کے لیے امام مالک کے مذہب کے مطابق عائلی احکام	۱۱۰۶
۸۵۴	(۱) خاوند کے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۱۰۶
۸۵۵	(۲) مرض یا قید کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۱۰۷
۸۵۶	(۳) کسی قریبی جگہ جانے کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۱۱۰۷
۸۵۷	(۴) لاپتا خاوند کے مال سے عورت کے نفقہ لینے کا حق۔	۱۱۰۷
۸۵۸	(۵) قاضی کی نافذ کردہ طلاق رجعی ہوگی۔	۱۱۰۷
۸۵۹	(۶) خاوند کے لاپتا (مفقود) ہونے کی صورت میں فسخ نکاح	۱۱۰۷
۸۶۰	(۷) عورت کے نکاح کرنے کے بعد اگر لاپتا شخص لوٹ آئے تو وہ عورت کس کے نکاح میں رہے گی،	۱۱۰۷
۸۶۱	(۸) جو شخص کسی جنگ میں لاپتا ہو اس کی بیوی چار سال کی مدت گزارے بغیر نکاح کر سکتی ہے	۱۱۰۷
۸۶۲	(۹) اگر میدان جہاد میں خاوند گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال مدت گزارے گی۔	۱۱۰۸
۸۶۳	(۹: الف) اگر مفقود کی بیوی کے پاس خرچ نہ ہو یا فتنہ کا خدشہ ہو تو قاضی فوراً طلاق نافذ کر دے۔	۱۱۰۸
۸۶۴	(۱۰) ناچاقی کی صورت میں جب کسی طرح صلح نہ ہو تو قاضی طلاق نافذ کر سکتا ہے۔	۱۱۰۸
۸۶۵	(۱۱) خاوند کے تشدد کی بناء پر عورت قاضی سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔	۱۱۰۸
۸۶۶	عدم نفقہ اور ضرر کی بناء پر طلاق میں قرآن اور حدیث سے دلائل۔	۱۱۰۹
۸۶۷	عدم نفقہ کی بناء پر تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین۔	۱۱۰۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٨٦٨	چار سال یا ایک سال بعد مفقود کو مردہ قرار دینے کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین	[illegible]
٨٦٩	حکمین کی تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین۔	١١١٠
٨٧٠	مذہب غیر پر افتاء اور قضاء میں حنفی کی [illegible]	١١١٣
٨٧١	بلا ضرورت مذہب غیر پر قضاء صحیح نہ ہونے کی وجہ۔	١١١٤
٨٧٢	نصوص امام مالک کے اقوال پر قضاء و افتاء کے بارے میں تصریحات۔	
٨٧٣	ضرورت کی وجہ سے مذہب غیر کے مطابق فتویٰ دینے یا قضاء پر بحث و نظر۔	١١١٦
٨٧٤	ضرورت کی بناء پر دوسرے ائمہ کے مذہب پر فسخ نکاح کی صورتوں کا [illegible]	[illegible]
٨٧٥	مذہب غیر پر عدالت کی طلاق کا حکم۔	١١١٩
٨٧٦	خاوند کے پیش نہ ہونے پر عدالت کی طلاق کا حکم۔	١١٢٠
	باب ٣٧٥	
٨٧٧	معتدہ کے لیے بوقت ضرورت دن میں گھر سے نکلنے کا بیان۔	١١٢[illegible]
٨٧٨	دوران عدت دن میں گھر سے نکلنے میں مذاہب فقہاء	١١٢٢
٨٧٩	دوران عدت گھر سے باہر نکلنے کے عدم جواز پر امام ابوحنیفہ کی دلیل۔	١١٢٢
٨٨٠	ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔	١١٢٢
	باب ٣٧٦	
٨٨١	حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔	١١٢٨

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
٨٨٢	حاملہ بیوہ کی عدت میں مذاہب فقہاء	١١٢٥
	باب ٣٧٧	
٨٨٣	بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت۔	١١٢٦
٨٨٤	بیوہ عورت کے سوگ میں مذاہب فقہاء	١١٣٣
٨٨٥	بیوہ اور مطلقہ کے سوگ میں فقہاء احناف کا مسلک۔	١١٣٤
	کتاب اللعان	١١٣٤
٨٨٦	لعان کا لغوی اور اصطلاحی معنی	[illegible]
٨٨٧	لعان کے شرعی معنی میں مذاہب فقہاء۔	[illegible]
٨٨٨	لعان کی وجہ تسمیہ۔	[illegible]
٨٨٩	بلا ضرورت سوالات کو ناپسند کرنا۔	[illegible]
٨٩٠	زانی کو از خود قتل کرنے کا حکم۔	[illegible]
٨٩١	لعان کے بعد تفریق میں مذاہب۔	[illegible]
٨٩٢	فقہاء احناف کے نظریہ پر دلائل	[illegible]
٨٩٣	علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات	[illegible]
٨٩٤	لعان کی وجہ سے بچہ کے نسب کی نفی میں مذاہب فقہاء۔	١١٥٢
٨٩٥	روزے میں انجکشن لگوانے کے حکم کے متعلق [illegible]	١١٥٣
٨٩٦	معدہ کے عمل اور انجکشن میں تقابل کا تجزیہ۔	١١٥٤
٨٩٧	روزے میں انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر فقہاء کے نصوص سے استدلال	١١٥٥
٨٩٨	معاصر علماء کے استدلال کا جواب۔	١١٥٦

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۹۹	رضاعت میں [illegible] سے [illegible] پر احادیث اور آثار سے استدلال۔	[illegible]
۹۰۰	[illegible]	[illegible]
۹۰۱	[illegible]	[illegible]
۹۰۲	[illegible]	۱۰۵۹
۹۰۳	[illegible]	۱۰۲۲
۹۰۴	[illegible]	[illegible]
۹۰۵	[illegible]	۱۱۰۳
۹۰۶	[illegible] سے فقہاء کا استدلال۔	[illegible]
۹۰۷	[illegible] میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	[illegible]
۹۰۸	[illegible] جوابات۔	[illegible]
۹۰۹	حاکم نیشاپوری کا تساہل۔	۱۱۰۳
۹۱۰	ضعیف احادیث سے استدلال کرکے [illegible]	۱۱۰۵
۹۱۱	[illegible]	[illegible]
۹۱۲	[illegible]	[illegible]
۹۱۳	[illegible]	[illegible]
۹۱۴	[illegible]	[illegible]
۹۱۵	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

عرض ناشر

اس سے پہلے [illegible] لاہور کی [illegible] سے [illegible] سعیدی [illegible] شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی [illegible] شرح مسلم [illegible] دو جلدیں [illegible] قارئین کی [illegible] ہیں جن کو [illegible] نے [illegible] قدر [illegible] کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب [illegible] موجودہ دور کے وہ متبحر [illegible] عالم دین ہیں جو کسی بھی مسئلہ پر [illegible] اٹھاتے ہیں تو اس کو [illegible] نہیں چھوڑتے۔ ان [illegible] تحقیقات سے [illegible] قاری کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ [illegible] اجتہادی ذہن [illegible] ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے [illegible] متقدمین [illegible] اور دور جدید [illegible] سے بخوبی باخبر ہیں [illegible] تحقیقات کا [illegible] کرتے ہیں۔ دورِ حاضر کے تازہ مسائل [illegible] اپنے نظریات کو بھی پیش کیا ہے [illegible] ایسے مسائل [illegible] علامہ سعیدی [illegible] تحقیقات [illegible] ارباب علم و فضل قارئین [illegible] صحیح تبصرہ کر سکتے ہیں تاہم اس سے انکار نہیں [illegible] علامہ سعیدی صاحب نے سب سے [illegible] اٹھایا ہے۔

علامہ سعیدی صاحب نے جن مسائل کی تحقیق کی ہے ان [illegible] سب سے پہلے [illegible] قرآن مجید [illegible] سے استدلال کرتے ہیں پھر احادیث، آثار اور اقوال تابعین کو پیش کرتے ہیں [illegible] ائمہ اربعہ [illegible] کا ذکر کرتے ہیں [illegible] فنی بحث کرتے ہیں [illegible] علمی مباحث کو [illegible] سادہ [illegible] سلیس اسلوب سے بیان کرتے ہیں۔ انھوں نے [illegible] پڑھنے کے [illegible] قاری [illegible] سمجھنے [illegible] مسائل جدیدہ کی فقہی تحقیق [illegible] حل کیلئے یہ کتاب محققین کے لیے [illegible] والوں کے لیے عرصہ دراز تک مشعل راہ ثابت ہوگی۔

شرح صحیح مسلم کی [illegible] جلد میں صحیح مسلم کے [illegible] ابواب [illegible] گئے ہیں

کتاب [illegible] کتاب [illegible] کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، کتاب الطلاق اور کتاب اللعان [illegible] ابواب [illegible] احادیث [illegible] شرح میں علامہ سعیدی صاحب نے جن موضوعات پر مفصل و محققانہ بحث کی ہے ان میں سے چند یہ ہیں

رویت ہلال کا اعلان [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حج [illegible] کی تحقیق [illegible] کی تحقیق، مدینہ منورہ کی فضیلت [illegible] متعددہ کی شرعی حیثیت [illegible] شیخ ابن تیمیہ کے [illegible]

[illegible]

سیّد اعجاز احمد۔ لاہور

۱۶ر شوال المکرم ۱۴۰۹ھ

۲۲ر مئی ۱۹۸۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کتاب الصیام

روزوں کا بیان

روزے کا لغوی اور شرعی معنی علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں کہ لغت میں صوم کسی [illegible]

[illegible]

علامہ خوارزمی روزے کا شرعی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible]

روزے کی شرائط اور اقسام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کر لیا کرو۔ تاہم چونکہ نذر معصیت کو پورا کرنا واجب نہیں ہے اس لیے جب نذور کا لفظ مطلقاً [illegible] سے مراد
مخصوص ہے [illegible] کے واجب [illegible] اس لیے نذر کے روزے واجب ہیں فرض نہیں۔ [illegible]
دن روزے رکھنا سنت ہے۔ [illegible] کے روزے رکھنا مستحب ہیں۔ ایک دن روزہ ایک دن [illegible]
کی عادت ہو تو مستحب ہے، اسی طرح [illegible] روزہ [illegible] کا ثبوت سنت سے ہو وہ مستحب ہے۔ جیسے عرفہ (۹ ذی الحج) کا
روزہ [illegible] ان دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ [illegible] ان دنوں میں روزہ [illegible] صرف [illegible] روزہ
رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اور ایام تشریق اور عیدین کا روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

روزے کی تاریخ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ [illegible]
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (بقرہ: ۱۸۳) اے ایمان والو!
تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام
سے پہلے مذاہب میں بھی روزہ داخل عبادت [illegible] بعض [illegible] سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے [illegible]
زمانہ جاہلیت میں اہل عرب [illegible] روزہ رکھتے تھے کہ اس دن خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالا جاتا تھا اور مدینہ میں یہود
اس دن اس لیے روزہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کو اس دن فرعون سے نجات دی تھی۔ یہ روایات اس بات
پر شاہد ہیں کہ [illegible] سے پہلے بھی لوگوں میں [illegible] کے روزہ [illegible] موجود تھا۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] جن دنوں میں وحی نازل ہوئی [illegible]
[illegible] کہ آپ ان دنوں روزے رکھتے تھے کیونکہ [illegible] آپ [illegible] کا ذکر [illegible]
لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت یہ بھی [illegible] کے بعد روزہ فرض [illegible]۔ چنانچہ جب مسلمان توحید [illegible] قرآن پر
عمل کرنے کے خوگر ہو گئے [illegible] بعد اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کر دیا۔

روزے کی حکمتیں

روزہ [illegible] انسان [illegible] اور [illegible] کو چھوڑ دیتا ہے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] لذات [illegible]
سے ملکی [illegible] اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں [illegible] کو [illegible] دیتا ہے [illegible]
[illegible] میں [illegible] رنگ [illegible] صفات [illegible] متصف [illegible]
[illegible] روزہ بندہ کو [illegible] کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزے کا ایک مقصد تقویٰ بیان کیا ہے [illegible]
(البقرہ: ۱۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
فرمایا! التقوی ھٰھنا [illegible] تقویٰ [illegible] کی [illegible]
بعد انسان گناہ کرنے [illegible] گناہ کرنے سے مجتنب [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] شہوات حیوانی قوت کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں۔ روزہ رکھنے سے حیوانی قوت کمزور ہوتی ہے [illegible]
کہ جو نوجوان مالی مجبوری کی وجہ سے نکاح نہیں کر سکتے اور ساتھ ہی نفسانی خواہشوں پر قابو بھی نہیں رکھ سکتے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کی ہدایت [illegible] شہوت کو توڑنے اور کم کرنے کے لیے روزہ [illegible]۔

جس طرح ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اسی طرح [illegible] کی نعمت کی قدر بھی روزہ [illegible]

[illegible]

تھا جو ہر روز نماز جنازہ [illegible] ملک کے بہت سے [illegible]
[illegible] مقامات پر [illegible] استعمال کر [illegible] موقعہ پر [illegible] بھی مفید رہے گا۔

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے۔

۲۳۹۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۳۹۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث منقول ہے۔

لفظ رمضان کو بلا اضافت استعمال کرنے کی بحث

[illegible] رمضان کے [illegible] لفظ رمضان [illegible]
[illegible] اضافت کے بغیر استعمال کرنا جائز [illegible] رمضان اللہ تعالیٰ کے [illegible] ایک نام [illegible]
[illegible] رمضان آگیا [illegible] رمضان [illegible] رمضان کا مہینہ [illegible]
[illegible] یہ [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] کا مفہوم [illegible]
استعمال جائز ہے [illegible] رمضان [illegible] رمضان [illegible]

[illegible] روزے اور تراویح رمضان کے مہینہ کی وجہ سے ہوتی ہیں اور اگر کہا جائے رمضان آیا اور رمضان چلا گیا تو یہ بھی [illegible] نظریہ یہ ہے کہ رمضان کا استعمال مطلقاً جائز ہے امام بخاری کا بھی یہی نظریہ ہے اور [illegible] ہے کہ رمضان [illegible] علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible] ان احادیث سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ [illegible] جب رمضان آتا ہے تو ...

علامہ [illegible] نے لکھا ہے کہ رمضان [illegible] سے ماخوذ ہے [illegible] کی شدت کو [illegible] لغت قدیمہ سے [illegible] منقول ہوئے تھے تو اس وقت کے موسم کا خیال رکھا گیا تھا اور جس وقت [illegible] نام رکھنے لگے تو شدید گرمی کا موسم تھا [illegible] رمضان رکھ دیا گیا ۔

شیاطین کو مقید کرنے کی وضاحت

اس باب کی حدیث نمبر ۲۳۹۱ میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ۔ اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ جنت اور جہنم کے دروازے حقیقۃً کھول اور بند کر دیئے جاتے ہیں اور یہ رمضان کی علامت ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ [illegible] منقول کیے گئے ہوں [illegible] دروازے کھول دینے سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ اس ماہ میں بکثرت لوگوں کے لیے جنت کا حکم جاری فرماتا ہے [illegible] میں لوگ بکثرت نیک اعمال کرتے ہیں جو دخول جنت کا سبب ہے [illegible] دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جانے کا مطلب ہے اس ماہ میں اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہ بکثرت معاف کر دیتا ہے یا اس ماہ میں لوگ برائیوں سے بہت زیادہ رکتے ہیں جو دوزخ میں جانے کا سبب ہے ۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے [illegible] شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اس پر سوال یہ ہوتا ہے کہ [illegible] گناہ [illegible] رمضان میں بھی لوگ گناہ کرتے ہیں ۔ اس سوال کے متعدد جوابات ہیں ایک یہ ہے کہ [illegible] روایت میں ہے صعدت مردۃ الشیاطین [illegible] سرکش اور بڑے بڑے شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کے چھوٹے [illegible] کی وجہ سے گناہ ہوتے ہیں ۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ [illegible] ایک خارجی شیطان ہے اور ایک داخلی شیطان ہے [illegible] نفس [illegible] اور رمضان میں [illegible] خارجی شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے ۔ داخلی شیطان کو قید نہیں کیا جاتا [illegible] میں مبتلا رہتے ہیں [illegible] شیطان کے گیارہ ماہ مسلسل بہکانے [illegible] کا اثر اس قدر راسخ ہو چکا ہوتا ہے [illegible] ایک ماہ [illegible] نہیں [illegible] لوگ بدستور برائی کے کاموں میں مبتلا رہتے ہیں [illegible] یہ اطلاق کلی نہیں ہے جزئی ہے [illegible] نیک طبع مسلمان شیطان کے شر سے اس کے وسوسوں کو قبول نہیں کرتے برائیوں کو چھوڑ دیتے ہیں [illegible] روزے اور دیگر نیکیوں میں کثرت مشغول رہتے ہیں ۔

[illegible]

[illegible]

اور نمازی اور نیک لوگ پہلے سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں جیسا کہ عام مشاہدہ ہے [illegible] وہ شیطان کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور تجربہ کے مطابق ان کے وسوسوں کا اثر کم ہو جاتا ہے [illegible] جس تعبیر فرمایا کہ شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ [illegible] جواب یہ ہے کہ [illegible] میں مشغول [illegible] کو یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ ان کی غلطی کا سبب [illegible] میں شیطان کے وسوسوں سے زیادہ خود [illegible] اور ان کے [illegible] کا دخل ہے [illegible] جب شیاطین مقید کر دیے جاتے ہیں [illegible] برے کاموں سے باز نہیں [illegible] تو مان لینا چاہیے کہ ان برے کاموں کے وہ خود ذمہ دار ہیں [illegible] جز اور [illegible] نہیں کرتا [illegible] پر کوئی تسلط نہیں ہے۔ وہ صرف برائی کا ایک خیال ان کے ذہن میں ڈالتا ہے [illegible] ترغیبات دیتا ہے جیسا کہ نیک کام کرنے کا خیال اور اس کی ترغیبات [illegible] کا ضمیر [illegible] دیتا ہے [illegible] برے کام کو کرنے کا [illegible] تو ان کا ضمیر ان کو مسلسل سرزنش کرتا رہتا ہے [illegible] ہوتا ہے لیکن وہ ضمیر کی [illegible] کو رد کر کے برے کام کا انجام دینے کی پوری منصوبہ بندی کرتے ہیں [illegible] تمام تفصیلات مرتب کرتے ہیں [illegible] سلسل کی برائی کو [illegible] حتیٰ کہ ضمیر [illegible] سنائی نہیں دیتی [illegible] اس قدر [illegible] ہو جاتے ہیں کہ کسی برائی پر آمادہ کرنے کے لیے [illegible] شیطان [illegible] ضرورت نہیں [illegible] شیطان سے آگے رہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ (ابراہیم: ۲۲)

جب حشر کے دن فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان [illegible] اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے [illegible] اور تم پر میرا کوئی زور نہیں تھا البتہ میں نے تم کو [illegible] بات مان لی سو تم مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ کو ملامت کرو [illegible] میں نہ تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔

بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا، چاند دیکھ کر عید کرنا، اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کر کے فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اور جب تک چاند نہ دیکھ لو عید نہ کرو، اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کی مدت پوری کرو۔

٢٣٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا [illegible] اپنے دونوں ہاتھوں [illegible] [illegible]

٢٣٩٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

[illegible]

٢٣٩٧ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْدِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا مہینہ انتیس [illegible] اشارہ کیا [illegible] پورے کر لو [illegible] تیس کا لفظ نہیں [illegible]

٢٣٩٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] چاند [illegible] اور اگر [illegible] دن پورے کر لو۔

٢٣٩٩ - وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] جب تم چاند دیکھو [illegible] اور جب مطلع [illegible]

٢٤٠٠ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو عید کرو، اور جب مطلع ابر آلود ہو تو مدت پوری کرو۔

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتیس دن کا بھی مہینہ ہوتا ہے جب تک تم چاند دیکھ نہ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک اس کو نہ دیکھ لو افطار نہ کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو حساب سے روزے رکھو۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح اور اس طرح ہے اور تیسری بار آپ نے انگوٹھے کو بند کر لیا۔

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہے دس دن اور دس اور نو روز کا۔

۲۴۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ

عمر رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا وهكذا وصفق بيديه مرتين بكل أصابعهما ونقص في الصفقة الثالثة إبهام اليمنى أو اليسرى.

روایت ہے۔ آپ نے دوسری مرتبہ دونوں [illegible] اور تیسری بار [illegible] بایاں [illegible] کر لیا۔

٢٤٠٦. وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن عقبة وهو ابن حريث قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر تسع وعشرون وطبق شعبة يديه ثلاث مرار وكسر الإبهام في الثالثة قال عقبة وأحسبه قال الشهر ثلاثون وطبق كفيه ثلاث مرار.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] انتیس دن کا ہوتا ہے [illegible] شعبہ نے [illegible] تین بار [illegible] اور تیسری بار انگوٹھے کو بند کر لیا [illegible] تیس دن کا ہوتا ہے [illegible] تین بار ہاتھوں سے [illegible]۔

٢٤٠٧. حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قال ابن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الأسود بن قيس قال سمعت سعيد بن عمرو بن سعيد أنه سمع ابن عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الإبهام في الثالثة والشهر هكذا وهكذا وهكذا يعني تمام ثلاثين.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] حساب نہیں کرتے مہینہ ایسا [illegible] ہے، ایسا ہوتا ہے، اور تیسری بار انگوٹھے کو بند کر لیا اور مہینہ ایسا، ایسا، ایسا ہوتا ہے یعنی پورے تیس [illegible]۔

٢٤٠٨. وحدثنيه محمد بن حاتم حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن الأسود بن قيس بهذا الإسناد ولم يذكر للشهر الثاني ثلاثين.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے مگر اس میں دوسری بار مہینہ کے ذکر کے بعد تیس دن کا ذکر نہیں ہے۔

٢٤٠٩. حدثنا أبو كامل الجحدري حدثنا عبد الواحد يعني ابن زياد حدثنا الحسن بن عبيد الله حدثنا سعد بن عبيدة قال سمع ابن عمر رجلا يقول الليلة النصف فقال له ما يدريك أن الليلة النصف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا [illegible] حضرت ابن عمر نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ آج رات [illegible] اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مہینہ ایسا، ایسا، ایسا ہوتا

الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَهٰكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ

سے آپ نے اپنی انگلیوں سے دو بار دس کا اشارہ کیا اور تیسری بار بھی اس کا اشارہ کیا اور اپنی تمام انگلیوں سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کو بند کر لیا۔

٢٤٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو عید کرو، اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

٢٤٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

٢٤٢٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مہینہ مخفی رہے تو تیس کی تعداد پوری کرو۔

٢٤٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا الثَّلَاثِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا اور فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

٢٤٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو، سوا اس شخص کے جس کی اس دن روزہ رکھنے کی عادت ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ.

۲۳۱۵ - وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

زہری بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ آپ اپنی ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے زہری کہتے ہیں کہ مجھ سے عروہ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں میں ایک ایک رات گن رہی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سب سے پہلے میرے پاس آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہیں آئیں گے اور ابھی تو انتیس راتیں گزری ہیں آپ انتیس راتوں کے بعد تشریف لے آئے ہیں آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۲۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج سے الگ رہے پھر انتیس دن کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا آج تو انتیسواں دن ہے آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ کیا اور آخری بار ایک انگلی بند کر لی۔

۲۳۱۸ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ایک ماہ الگ رہے انتیس دن گزرے تو آپ ...

رضي الله تعالى عنهما يقول: اعتزل النبي صلى الله عليه وسلم نساءه شهرا فخرج إلينا صباح تسع وعشرين فقال بعض القوم: يا رسول الله إنما أصبحنا لتسع وعشرين، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: إن الشهر يكون تسعا وعشرين، ثم طبق النبي صلى الله عليه وسلم بيديه ثلاثا مرتين بأصابع يديه كلها والثالثة بتسع منها.

پاس گئے جن لوگوں نے آپ سے کہا کہ آج صبح انتیس دن کے بعد آئے ہیں آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کو تین بار ملایا، دو دفعہ تو سب انگلیوں کے ساتھ اور ایک بار نو انگلیوں کے ساتھ۔

۲۴۱۹۔ حدثني هارون بن عبد الله حدثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج أخبرني يحيى بن عبد الله بن محمد الصيفي أن عكرمة بن عبد الرحمن بن الحارث أخبره أن أم سلمة رضي الله عنها أخبرته أن النبي صلى الله عليه وسلم حلف أن لا يدخل على بعض أهله شهرا فلما مضى تسعة وعشرون يوما غدا عليهم أو راح فقيل له: حلفت يا نبي الله أن لا تدخل علينا شهرا قال: إن الشهر يكون تسعة وعشرين يوما.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ آپ اپنی بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے۔ جب انتیس دن گزر گئے تو آپ صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے، کہا گیا: اے اللہ کے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ہمارے پاس نہیں آئیں گے! آپ نے جواب دیا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۲۴۲۰۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا روح ح وحدثني محمد بن مثنى حدثنا الضحاك يعني أبا عاصم جميعا عن ابن جريج بهذا الإسناد مثله.

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے

۲۴۲۱۔ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا محمد بن بشر حدثنا إسماعيل بن أبي خالد حدثني محمد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده على الأخرى فقال: الشهر هكذا وهكذا ثم نقص في الثالثة إصبعا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا مہینہ اس طرح ہوتا ہے اور تیسری بار ایک انگلی کم کر دی۔

۲۴۲۲۔ وحدثني القاسم بن زكريا حدثنا حسين بن علي عن زائدة عن إسماعيل عن محمد بن سعد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے دس، دس اور نو۔

[illegible]

۲۴۳۳۔ وحدثنیه [illegible]

[illegible] الاسناد بمعنی حدیثهما۔

[illegible]

چاند دیکھنے کے بعد کی دعا

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مانگتے تھے۔

الله اكبر اللهم اهله علينا بالامن و الايمان والسلامة والاسلام والتوفيق لما تحب وترضى ربي وربك الله۔

رواہ الدارمی

[illegible]

رویت ہلال میں مذاہب ائمہ

[illegible] شعبان کی [illegible] چاند [illegible] تو [illegible] دن کا روزہ رکھنا جائز نہیں [illegible] اگر [illegible] تو اس صورت میں [illegible] ایک [illegible] دن کا روزہ [illegible] رمضان [illegible] اس صورت میں [illegible] تیسری [illegible] دن کا روزہ رکھنا [illegible] رمضان کے روزے سے [illegible] نہیں کرے گا۔ امام ابو حنیفہ [illegible] امام شافعی [illegible] کی دلیل یہ حدیث ہے "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو [illegible]" [illegible] حدیث صحیح سے ثابت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الشک کا روزہ [illegible] بخاری و مسلم [illegible] شک ہے [illegible] شعبان کا مہینہ [illegible] نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible]

شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی لکھتے ہیں: رمضان کا روزہ چاند دیکھنے سے واجب ہوتا ہے، اگر مطلع ابر آلود ہو تو لوگوں پر شعبان کے تیس دن پورے کرنے واجب ہیں۔[1]

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: ہمارا مذہب یہ ہے کہ دو عادل شخصوں کی گواہی سے رمضان کا چاند ثابت ہو جاتا ہے، اور ایک عادل شخص میں اختلاف ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ ایک عادل شخص کی گواہی سے بھی چاند ثابت ہو جاتا ہے خواہ مطلع صاف ہو یا غبار آلود ہو۔ عبداللہ بن مبارک اور امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے کہ ایک شخص کی گواہی سے چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ اور عمر بن عبدالعزیز، امام مالک، امام اوزاعی، لیث، ماجشون، اسحاق بن راہویہ اور داؤد کا مذہب یہ ہے کہ چاند کے ثبوت کے لیے دو عادل شخصوں کی گواہی شرط ہے۔ ابن منذر نے شافعی سے نقل کیا ہے کہ ایک مرد اور دو عورتوں سے بھی چاند کی رویت کا ثبوت ہو جائے گا، اور امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اگر مطلع ابر آلود ہو تو ایک آدمی کی گواہی سے بھی رمضان کی رویت ثابت ہو جائے گی ورنہ یہ ضروری ہے کہ جم غفیر کی گواہی ضروری ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو جب تک جم غفیر کی شہادت نہ ہو رویت ثابت نہیں ہوگی، امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ جب مطلع صاف ہو اور دیکھنے والوں کی نظر میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں تو یہ بات بعید ہے کہ جم غفیر کو چاند نظر نہ آئے اور ایک یا دو لوگوں کو چاند نظر آ جائے۔[2]

علامہ وشتانی مالکی لکھتے ہیں: امام مالک کے نزدیک رمضان اور عید دونوں میں ایک آدمی کی شہادت سے رویت ثابت نہیں ہوگی، جبکہ امام شافعی رمضان میں ایک آدمی کی شہادت مان لیتے ہیں، اختلاف کا سبب یہ ہے کہ یہ شہادت ہے جس کے لیے دو آدمی ضروری ہیں یا خبر ہے جس میں ایک آدمی کی خبر سے بھی احکام ثابت ہو جاتے ہیں۔[3]

علامہ ابو الحسن مرغینانی حنفی لکھتے ہیں: جب آسمان ابر آلود ہو تو امام ہلال رمضان کے سلسلے میں ایک عادل شخص کی شہادت قبول کر لے خواہ مرد ہو یا عورت، کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے اس لیے روایت حدیث کے مشابہ ہے، اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال رمضان کی رویت میں ایک آدمی کی شہادت قبول کی ہے اور جب آسمان ابر آلود نہ ہو تو اس وقت شہادت قبول نہیں کی جائے گی جب تک ایک بڑی جماعت اس کو نہ دیکھ لے جس کی خبر سے یقین حاصل ہو جائے، اور ہلال عید کی رویت میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں سے کم کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔[4]

خلاصہ یہ ہے کہ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایک آدمی کی گواہی سے رمضان اور عید کا چاند ثابت ہو جاتا ہے خواہ مطلع غبار آلود ہو یا صاف ہو، اور امام مالک کے نزدیک دو آدمیوں کی گواہی رمضان میں ضروری ہے

---

[1] شیخ ابو اسحاق شیرازی شافعی متوفی ۴۵۵ھ، مہذب مع المجموع ج ۶ ص ۲۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مہذب ج ۶ ص ۲۸۲

[3] علامہ ابو عبداللہ وشتانی ابی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۲۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[4] علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی حنفی متوفی ۵۹۳ھ، ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۲۴۲ - ۲۵۰ مطبوعہ [illegible]

سعودی عرب کے حساب سے روزے رکھنے والا پاکستان آیا تو عید کس حساب سے کرے گا

روزے رکھ چکا ہے، لیکن پہلے کے دلائل زیادہ قوی ہیں۔

پاکستان سے روزے رکھنے والا سعودی عرب گیا تو عید کس حساب سے کرے گا

[illegible] تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس دن روزہ رکھے [1]

چونکہ مذہب [illegible] کے محققین فقہاء کے نزدیک [illegible] اختلاف مطالع معتبر ہے [illegible] سعودی عرب [illegible] کے بعد اس شخص پر سعودی عرب کے مطلع کے احکام لازم ہوں گے وہ [illegible] کے حساب سے روزے رکھنے کا [illegible] گا [illegible]

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص [illegible] سعودی عرب سے عید کے دن سوار ہو کر پاکستان آیا در یہاں رمضان ہے

[illegible]

[illegible] اختلاف مطالع کا [illegible] [2]

چونکہ [illegible] اختلاف مطالع معتبر ہے [illegible]

ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رؤیت ہلال معتبر ہونے کا بیان

بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ

٢٤٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ

کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام الفضل بنت حارث [illegible] حضرت امیر معاویہ [illegible] میں بھیجا، کریب کہتے ہیں کہ میں ملک شام گیا [illegible] میں نے جمعہ کی شب چاند دیکھا [illegible] میں مدینہ منورہ آیا [illegible] عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی [illegible] ج ۲ ص ۲۰۴ [illegible]

[2] " " " " ج ۲ ص ۲۷۵ "

چاند کب دیکھا جاتا ہے؟ میں نے کہا ہم نے جمعہ کی شب چاند [illegible]

[illegible]

... اس مسئلہ میں مذاہب اربعہ کے اکثر فقہاء کا اس نقطہ پر اتفاق ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

صحیح غریب ہے اور اس کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

[illegible]

[illegible]
ذکر حدیث میں نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible] جب دو شہروں کے درمیان مسافت قلیل ہو [illegible]
ایک شہر [illegible] دوسرے شہر [illegible]
[illegible]

[illegible]
ہلال کے احکام لازم ہوں گے۔

[illegible]
رویت ہلال کے ثبوت کے طریقے [illegible]

[illegible]

طریق اول: شہادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

طریق دوم: [illegible]

طریق سوم: [illegible]

طریق چہارم: [illegible]

تنبیہ: [illegible]

طریق پنجم: [illegible]

سے صادر ہوتے ہیں اور خود [illegible] احکام [illegible] کسی عالم دین محقق معتمد پر اعتماد [illegible]
ہے یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی اسلام مرجع عوام و متبع الاحکام ہو کر احکام روزہ و عیدین [illegible]
بانٹتے ہیں عوام کا [illegible] خود [illegible] نہیں [illegible] سے متعدد [illegible]
علم سے خبر دی کہ وہاں [illegible] رویت [illegible]
نہیں پوچھے [illegible] جواب [illegible] مجہول کا [illegible]
سند دو یک شخصوں کی محض حکایت [illegible] بیان [illegible]
بلکہ خود وہاں [illegible] متعدد [illegible] خود [illegible]
سے نہ کسی شہادت پر شہادت [illegible] شہادت [illegible]
سے بالیقین [illegible] ثابت [illegible]
[illegible] اس طریق سے [illegible]
شرعیہ سے ثابت ہو جائے گی۔

طریق ششم: اکمال عدت: یعنی [illegible] مہینے [illegible] تیس دن کامل [illegible]
ثابت ہو جائے گا اگر چہ اس کے سبب رویت [illegible] شہادت [illegible]
کا نہ ہونا یقینی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible]
اگر [illegible] تیس کی گنتی پوری کر لو۔

طریق ہفتم: علماء [illegible] رحمہ اللہ [illegible] دلیل [illegible]
جان سے [illegible] ظاہر ہے [illegible] مستفیض [illegible] شہر [illegible]
شام کو [illegible] کے [illegible] رویت [illegible]
کا اصلا احتمال نہ ہو۔ ———— [illegible]
[illegible] نہیں بلکہ [illegible]
گذشتہ [illegible]
مسرور [illegible]
شہر میں [illegible] رویت [illegible]
سکتے [illegible] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے کتب فقہ کے [illegible] سات طریق [illegible]
ہیں لیکن ان سات طریقوں میں [illegible] سے [illegible]
رویت [illegible] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی [illegible]
ظاہر ہے۔

[illegible] اعلیٰ حضرت [illegible] فاضل بریلوی [illegible] ١٣ [illegible]

رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کا طریقہ کار

[illegible]

[illegible] مبارک میں مذکور ہے۔

[illegible]

ریڈیو ... کے ذریعہ ... [illegible]

[illegible]

صادر کرتا ہے تو اس کے بعد ... اور ریڈیو کے ذریعہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ اگرچہ بعض ... [illegible]

۴۔ [illegible]

رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے بارے میں مصنف کا موقف اور بحث ونظر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعلان کے مطابق روزہ رکھنا اور عید منانا واجب ہے۔

[illegible]

نہ ہو جائے اس وقت چاند کی رویت ثابت نہیں ہوگی۔

[illegible]

ناکافی قرار دیا ہے۔ امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

قبول نہیں کرتے تھے۔

[illegible]

کہ بہ نسبت ہلال عید کی گواہی زیادہ اہم ہے۔

[illegible]

یہ قضائے قاضی پر دو عادل آدمیوں کی گواہی ہے۔

[illegible]

[illegible] قاضی کے فیصلہ پر عمل درآمد ہونے کی [illegible]

ثم انما یلزم متاخری الرویۃ اذا ثبت عندھم رویۃ اولئك بطریق موجب حتی لو شھد جماعۃ ان اھل بلد کذا راوا ھلال رمضان قبلکم بیوم فصاموا وھذا الیوم ثلثون بحسابھم ولم یر ھؤلاء الھلال لایباح لھم فطر غدہ ولا تترك [illegible] الجماعۃ لم یشھدوا بالرویۃ ولا علی شھادۃ غیرھم وانما حکوا رویۃ غیرھم ولو شھدوا ان قاضی بلد کذا شھد عندہ اثنان برویۃ الھلال فی لیلۃ کذا وقضی بشھادتھما جاز لھذا القاضی ان یحکم بشھادتھما لان قضاء القاضی حجۃ وقد شھدوا [illegible]

جن لوگوں نے بعد میں چاند دیکھا ہے ان پر پہلے [illegible] فلاں شہر والوں نے تم سے ایک دن پہلے چاند دیکھا ہے اور تم سے پہلے روزہ رکھا ہے اور ان کے حساب سے آج تیسواں روزہ ہے اور اس شہر والوں نے عید کا چاند نہیں دیکھا تو ان لوگوں کے لیے جائز نہیں ہے کہ کل عید کریں اور [illegible] عت اگر یہ گواہی دے کہ فلاں شہر کے قاضی [illegible] دی اور ان کی گواہی پر قاضی نے ہلال رمضان کا فیصلہ کر دیا تو اب اس شہر کے قاضی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس [illegible] جماعت نے قاضی کے فیصلہ کی گواہی دی ہے۔

[illegible]

[illegible]

مرکزی ہیڈ کوارٹر زونل کمیٹی کی اعلانِ ہلال کی صورت میں شرعی طریقہ کار کی بحث

[illegible]

اور ٹی۔ وی پر اعلان کرتا ہے)

[illegible]

[illegible]

۴۔ حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری، ماہنامہ ضیائے حرم ستمبر [illegible]

[illegible]
کہ ہم نے ابھی فقہاء کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔

[illegible]

کی بنا پر رویت ہلال کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔

[illegible]

[illegible]

رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنے کا شرعی ثبوت

[illegible]

(١) [illegible] گواہی دیتا ہوں کہنا بھی ضروری ہے۔

(٢) [illegible] ہے اس سے میں اس کی شہادت پر شہادت دیتا ہوں۔

(٣) [illegible]

(٤) [illegible]

[illegible]

[illegible] نشر واشاعت کا ایک عام اور آسان آلہ ہے [illegible]

احکام شرعیہ مرتب ہوتے ہیں:

امام ابوداؤد روایت کرتے ہیں:

عن عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فارادوا ان لا يقوموا ولا يصوموا [illegible] الهلال فاتى به النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله قال نعم وشهد انه راى الهلال فامر بلالا فنادى في الناس ان يقوموا وان يصوموا[1]

عکرمہ کہتے ہیں کہ ایک بار لوگوں کو ہلال رمضان [illegible] وحدہٗ لا شریک ہونے اور میرے رسول اللہ ہونے [illegible]

[illegible]

ثبوت میں دو گواہیوں سے کم کی شہادت قبول نہیں کی گئی رمضان اور عید کے اعلان میں بھی فرق ہوتا تو آپ اس کو بھی بیان فرما دیتے اور کسی چیز کے بیان کو ترک نہ فرماتے ۔

یہ حدیث رویت ہلال کا اعلان کرنے کی اصل عظیم ہے کیونکہ اس حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ حضرت بلال نے روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کا اعلان کیا۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنا درست نہیں ہے نیز رویت ہلال کا ثبوت یہاں بھی شہادت سے ہوا ہے لیکن مصر کے لوگوں تک اس بات کے پہنچنے کا ذریعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اعلان ہی تھا۔ ظاہر ہے کہ مدینہ اس وقت چند سو گھروں پر مشتمل تھا اور اس کا رقبہ بھی اتنا زیادہ نہیں تھا اس سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اعلان سے تمام اہل مدینہ باخبر ہو سکتے تھے۔ لیکن جیسے جیسے تبلیغ اسلام اور فتوحات کے ذریعہ اسلام پھیلتا گیا اور آبادی بڑھتی گئی اور شہروں کے رقبہ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا تو یہ ممکن نہ رہا کہ ایک شخص کے اعلان سے تمام اہل شہر یا اس کے مضافات میں رہنے والے لوگ رمضان کے مسئلہ سے باخبر ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ شامی نے اپنے دور میں اعلان کے لیے توپ داغنے اور مشعل جلانے کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں:

لم يذكروا عندنا العمل بالامارات الظاهرة الدالة على ثبوت الشهر كضرب المدافع في زماننا والظاهر وجوب العمل بها على من سمعها ممن كان غائبا عن المصر كاهل القرى ونحوها كما يجب العمل بها على اهل المصر الذين لم يروا الحكم قبل شهادة الشهود وقد ذكر هذا الفرع الشافعية فصرح ابن حجر في التحفة انه يثبت بالامارة الظاهرة الدالة التي لا تتخلف عادة كروية القناديل المعلقة بالمنائر قال ومخالفة جمع في ذلك غير صحيح[1]

فقہاء نے یہ ذکر نہیں کیا کہ رمضان کے ثبوت پر دلالت کرنے والی علامات مثلاً توپ داغنے کا ہمارے نزدیک کیا حکم ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ جو لوگ شہر سے دور ہوں مثلاً دیہات وغیرہ ان کے لیے ان علامات پر عمل کرنا واجب ہے، جس طرح ان شہر والوں پر واجب ہے جنہوں نے گواہوں کی شہادت سے پہلے قاضی کے حکم کو نہیں دیکھا۔ فقہاء شافعیہ نے اس جزئیہ کا ذکر کیا ہے اور علامہ ابن حجر نے تحفہ میں یہ تصریح کی ہے کہ جو یقینی علامات ہوں ان کے مطابق عمل کرنا واجب ہے جس طرح مسجد کے میناروں میں قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں اور کہا کہ ایک جماعت کی اس میں مخالفت کرنا صحیح نہیں ہے۔

بعض محققین علماء کہتے ہیں کہ علامہ شامی کی یہ عبارت ہلال رمضان پر محمول ہے کیونکہ ہلال عید حقوق العباد سے ہے اور حقوق العباد دو عادل گواہوں کے بغیر ثابت نہیں ہوتے۔ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ علامہ شامی کی اس عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو ہلال رمضان کی خصوصیت پر دلالت کرے۔ اس کے برخلاف انہوں نے عام لفظ ثبوت الشہر کا لکھا ہے جو عید اور رمضان دونوں کو شامل ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم بارہا بیان کر چکے ہیں کہ شمس

[1] علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ منحۃ الخالق علی البحر الرائق ج ۲ ص ۲۷۰، مطبوعہ مطبعہ علمیہ مصر، ۱۳۱۱ھ

اعلان سے رویت ہلال کا ثبوت نہیں ہوتا ثبوت تو شہادت سے ہی ہوتا ہے اعلان تو اس ثبوت کے اظہار و تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے اور تیسرا جواب یہ ہے کہ جب آپ ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان پر ہلال رمضان کو مان رہے ہیں اور ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان پر روزہ رکھ لیا گیا تو اب عید کا ترتب بھی خواہی نخواہی اسی اعلان پر مرتب ہوگا۔ کیونکہ جب رمضان کے تیس روزوں کا شمار ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان پر ہوا تو عید بھی اسی اعلان پر مرتب ہوئی اور تفریق [illegible] کرنے کے باوجود مآل کار ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان پر عید ہو گئی

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ امام محمد نے فرمایا ہے اگر فقط ایک قاضی کے قول پر روزہ رکھا تو تیس روزوں کے بعد عید کرنا صحیح ہے خواہ مطلع صاف ہو یہ قول زیادہ صحیح ہے۔[1]

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے: شہروں میں توپ داغنے یا مشعل جلانے سے ان مقامات پر بھی روزہ لازم ہوتا ہے کیونکہ یہ علامات ظاہرہ ہیں اور غلبہ ظن کا فائدہ دیتی ہیں اور یہ ایسی حسی دلائل ہیں جن کے تقاضوں پر عمل کرنا واجب ہے۔[2]

علامہ شامی کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ توپ داغنے اور مشعل روشن کرنے کو رمضان کے ساتھ خاص کرتے ہیں علاوہ ازیں منحۃ الخالق میں جو ان کی مطلق عبارت ہے اس کو بھی رمضان پر محمول کیا جائے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ علامہ شامی ہلال شوال کے لیے اعلان کے قائل نہیں۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ [illegible] شامی نے رد المحتار میں یہ لکھا ہے کہ شہروں میں توپ داغنے یا مشعل روشن کرنے سے روزہ لازم ہوتا ہے لیکن ان کی اس عبارت میں حصر [illegible] نہیں ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ توپ داغنے یا مشعل [illegible] سے صرف روزہ لازم ہوتا ہے یا روزہ ہی لازم ہوتا ہے [illegible] اس عبارت سے اس اعلان کا رمضان کے ساتھ خصوص [illegible] نہیں ہوتا [illegible] رمضان [illegible] کے سیاق میں یہ عبارت لکھی ہے اس وجہ سے [illegible] روزوں کا ذکر کر دیا لیکن [illegible] مقصود [illegible] اور [illegible] منحۃ الخالق میں اس [illegible] رکھا ہے اور [illegible] کو مطلق رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ علامہ شامی نے [illegible] کی شرح میں [illegible] کیا ہے [illegible] ہلال رمضان اور عید دونوں سے بحث کی گئی ہے علامہ ابن نجیم نے [illegible] ۲۹ رمضان کو یہ شہادت مل جائے کہ روزہ ایک دن پہلے [illegible] تو اگلے دن عید کرنا صحیح ہے یا نہیں [illegible] علامہ شامی نے اس بحث کی تحقیق میں ان علامات کا ذکر کیا ہے اس سے [illegible] یہ علامات ہلال عید سے [illegible] رمضان سے۔ البتہ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ علامہ شامی نے چونکہ مطلقاً مہینہ کے ثبوت کے لیے ان علامات [illegible] اس لیے اس عبارت میں ہلال رمضان اور ہلال عید دونوں کے لیے اعلان کا ثبوت ہے۔

اعلیٰ حضرت نے علامہ شامی کی یہ دونوں عبارتیں نقل کی ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں [illegible]

[1] علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ رد المحتار ج ۲ ص ۹۵ مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

[2] " " " " رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۵ " "

شوال جہاں دوسرے شہر کی رویت سے ہلال ثابت کیا جائے [illegible]
اس سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک بھی [illegible] کی ان عبارتوں کا مفاد رمضان اور شوال دونوں [illegible]
کا اعلان ہے۔ **فافہم وتشکر۔**

یہاں ایک اور چیز پر تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ علامہ شامی نے رد المحتار اور منحۃ الخالق دونوں [illegible]
کہ ان علامات کے تقاضوں پر عمل کرنا واجب ہے اس لیے بعض علماء کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہر چند کہ ان علامات سے
غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غلبہ ظن کی وہ قسم ہے جس پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے جس طرح [illegible]
غلبہ ظن تو حاصل ہوتا ہے لیکن [illegible] پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے مثلاً اگر ۲۹ رمضان کو دو عادل شخص [illegible]
شہر کے قاضی نے ایک دن پہلے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے [illegible] ہر چند کہ غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے [illegible]
اگلے دن عید کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح ان علامات سے اگرچہ غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے لیکن ان پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے۔
یہ کہنا اس لیے غلط ہے کہ یہ قول خود علامہ کی تصریحات کے خلاف ہے علامہ شامی نے رد المحتار میں [illegible]
ان علامات سے غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے ان پر عمل کرنا واجب ہے [illegible]
میں بھی لکھا ہے کہ ان علامات پر عمل کرنا واجب ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جب ریڈیو اور ٹی وی [illegible]
مطابق اعلان کیا جائے تو اس پر بھی عمل کرنا واجب ہے [illegible] ان علامات کو طریق موجب [illegible]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی بھی اعلان [illegible] طریق شرعی قرار دیتے ہیں [illegible]
ہو [illegible] ہلال شوال اعلیٰ حضرت [illegible] ثبوت رویت ہلال کے [illegible][۱]

اعلیٰ حضرت نے ساتواں شرعی ثبوت کا طریقہ "اعلان رویت" [illegible] ذکر کیا ہے اس سلسلہ میں [illegible] کرتے
ہوئے لکھتے ہیں [illegible]
[illegible]
کہاں دیکھا سنا ہے۔ [illegible]
توپوں کے [illegible] وغیرہ **اقول** یہیں سے ظاہر ہو کہ بے اسلامی شہر میں [illegible]
کہ اس کی [illegible][۲]
(یعنی حاکم کے منادی کا اعلان [illegible] خود اعلان کرنے [illegible] کیونکہ [illegible]
[illegible] دلائل [illegible] علامہ شامی [illegible]
عالمگیری اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی [illegible] سے صراحۃً یہ ثابت ہے کہ رویت ہلال کا اعلان [illegible]
عید ہو یا ماہ رمضان اور جب یہ اعلان دلیل شرعی پر مبنی ہو تو اس پر عمل کرنا واجب ہے [illegible][۳]

۱۔ [illegible] فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۵۵ [illegible]
۲۔ [illegible] فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۴۶ [illegible]
۳۔ [illegible] فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۵۵ [illegible]

لکھنوی نے اس کو اور زیادہ صراحت سے لکھا ہے، لکھتے ہیں: [illegible] کا جلنا عادت شائعہ کے مطابق عید موجب ظن ہے اور غیر نظیر عمل کے لیے کافی ہے: (فتاویٰ مسلم [illegible] حرم ستمبر ۱۹۸۵ء)۔

ان تمام اقوال و تصریحات کے بعد کسی منصف شخص کو اس مسئلہ میں کوئی تامل نہیں رہے گا۔

جو علماء یہ کہتے ہیں کہ ہلال عید کا اعلان ریڈیو اور ٹی۔ وی سے کرنا جائز نہیں ہے ہم ان سے یہ پوچھتے ہیں مثلاً شہر کراچی ستر لاکھ سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ کئی سو مربع کلومیٹر سے زیادہ پر پھیلا ہوا ہے [illegible] مستطیع [illegible] اور قاضی کے پاس چند مسلمان عادل گواہوں نے آ کر گواہی دی کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے اور قاضی نے اس گواہی پر ہلال عید کا فیصلہ کر دیا اب قاضی اس وسیع و عریض شہر کے ستر لاکھ سے زیادہ شہریوں تک ایک رات میں اپنے اس فیصلہ کو کس طرح پہنچائے گا؟ ظاہر ہے کہ سوائے ریڈیو اور ٹی۔ وی کے [illegible] فیصلہ ایک رات میں اس شہر کے تمام شہریوں تک نہیں پہنچ سکتا ورنہ اگر قاضی اپنے گواہوں سمیت تمام رات [illegible] ہر گھر کے دروازہ پر جا کر اعلان سناتا رہے پھر بھی سارے شہریوں تک یہ حکم نہیں پہنچ سکتا پھر جب [illegible] سوا [illegible] ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان پر عمل کرتے ہیں [illegible] ہمارے ایک دوست نے کہا [illegible] کر چند گھنٹوں میں پورے شہر میں اعلان ہو سکتا ہے [illegible] کیا یہ ریڈیو کی طرح سے سننے [illegible] سب گواہوں کو اعلان پر گواہی دیتے ہوئے [illegible] تیز یہ بات تو اس وقت ہے کہ جب وہ ایک شہر کا قاضی ہو اور اگر وہ ایک ملک کا قاضی ہو [illegible] تمام ملک [illegible]

رویت ہلال کے ملک گیر اعلان پر بحث

[illegible] رویت ہلال کے اعلان کے ثبوت پر [illegible] کی جو بحث پیش کی ہے اس پر بعض اہل علم نے یہ اعتراض کیا ہے کہ علامہ شامی نے قندیلوں کی روشنی اور توپوں کے فائر سے اعلان کو شہر اور اس کے مضافات تک علامت لکھا ہے اور جہاں تک مطلع سے ریڈیو اور ٹی۔ وی سے جو اعلان کیا جاتا ہے [illegible] ملک مختلف مطالع پر مشتمل ہے [illegible] کسی علامت [illegible] کہ وہ مختلف مطالع میں بھی جمہور کی علامت ہو۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ علامہ شامی کے زمانہ میں ایسی علامتیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں جو تمام [illegible] ملک کے مسلمانوں کے لیے رمضان یا عید کے اعلان کے لیے کافی ہوتیں ان کے زمانہ میں توپ [illegible] مشعلوں کی روشنی ہی سب سے بڑی علامت تھی جس سے زیادہ سے زیادہ لوگ [illegible] اس لیے [illegible] ذکر کر دیا اگر علامہ شامی کے زمانہ میں ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان جیسی کوئی ملک گیر علامت ہوتی [illegible] ذکر کرتے اور مشعل جیسی علامت کا ذکر کرتے جو صرف شہر اور اس کے مضافات کے لیے کافی ہو [illegible] کہ علامہ شامی کی اس عبارت سے ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اعلان پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ یہ اعتراض [illegible] [illegible] اختلاف مطالع کا، اعتبار ہوتا بلکہ علامہ شامی کے نزدیک اختلاف مطالع [illegible]

تو کہا جا سکتا تھا کہ علامہ شامی تو اختلاف مطالع کے اعتبار کے قائل ہیں اس لیے ان کی عبارت سے متعدد مطالع کے لیے ایک علامت کے جواز پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب کہ جمہور فقہاء اسلام اختلاف مطالع کے اعتبار کے قائل نہیں ہیں خصوصاً [illegible] ان کا یہ نظریہ ہے کہ ایک مطلع میں اگر رویت ہو جائے اور دوسرے مطالع میں اس رویت کا شرعی ثبوت متحقق ہو جائے تو ان مطالع میں بھی رویت کے احکام لازم ہوں گے تو اس بناء پر یہ جائز ہوگا کہ اگر ایک شہر میں رویت کا ثبوت شرعی متحقق ہو جائے تو اس کا اعلان پورے ملک میں کر دیا جائے اور ریڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعہ آسانی کے ساتھ یہ شرعی ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔

ہم اس سے پہلے باحوالہ ذکر کر چکے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد اور جمہور احناف کا مختار مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے یعنی ایک مطلع پر چاند نظر آئے اور دوسرے مطلع پر چاند نظر نہ آئے تو اس اختلاف کا شرعاً اعتبار نہیں ہے اور اس دوسرے مطلع پر بھی رویت ہلال کے احکام لازم ہوں گے بشرطیکہ دلیل شرعی سے وہاں رویت ثابت ہو جائے، علامہ شامی حنفی، علامہ قرافی شافعی اور دیگر فقہاء نے تصریح کی ہے کہ چوبیس فرسخ سے کم میں اختلاف مطالع نہیں ہوتا، چوبیس فرسخ بہتر شرعی میل کے مساوی ہیں اور یہ ۸۱٫۸۱ انگریزی میل اور ۱۳۱٫۶۴ کلومیٹر کے [illegible] اب اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے کے دلائل ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں لیکن فقہاء نے ذکر کیا ہے کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کی عبادات میں ممکن حد تک ہم آہنگی اور وحدت ہو کیونکہ عبادات میں وحدت کو قائم رکھنا بھی مطلوب ہے، حتیٰ کہ میدان جہاد میں لڑائی کے دوران جب یہ صورت پیش آئی کہ ایک جماعت کفار سے لڑائی میں مصروف رہتی اور دوسری جماعت نماز پڑھ لیتی اور الگ الگ اماموں کے پیچھے نماز پڑھی جاتی لیکن اسلام نے یہ حکم دیا کہ ایک امام کے ساتھ ایک جماعت ہو، ایک معین ماہ میں روزے فرض کرنا، عیدوں کے لیے ایک دن معین کرنا ان تمام عبادات میں وحدت مقصود ہے تاکہ مسلمانوں کے کھانا چھوڑنے اور کھانا کھانے کا ایک دن ہو اور جن عبادات میں [illegible] نہیں ہے جہاں تک ممکن ہو اس وحدت کو قائم رکھنا چاہیے غالباً یہی وجہ تھی کہ جمہور فقہاء اسلام نے روزے میں اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کیا تاکہ جہاں تک مسلمانوں کی عبادات میں وحدت قائم رہے اگر ایک اقلیم اور ایک ملک کے ایک شہر میں روزہ ہو اور دوسرے میں نہ ہو تو یہ وحدت ٹوٹ جائے گی ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر میں جائیں تو ایک [illegible] اور موجودہ [illegible] عید کر [illegible] کے نزدیک اس دن کھانا پینا جائز بلکہ واجب ہو اور دوسرے کے نزدیک حرام ہو حالانکہ دونوں کلمہ گو مسلمان ہیں اور ایک ہی مسلک اور ایک فقہ کے پیروکار ہیں۔ عجیب صورت حال ہے [illegible] اور اس افتراق کو دور کرنے کے لیے اور ملک کے مسلمانوں کی عبادات میں زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی اور وحدت قائم کرنے کے لیے بعض دردمند علماء نے اس بات پر غور و فکر کر کے ریڈیو اور ٹی۔وی پر روزے اور عید کا اعلان کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہمارے ملک کے شہروں کے مطالع ہر چند کہ مختلف ہیں لیکن چونکہ جمہور فقہاء اسلام کے نزدیک ایک شہر کی رویت اگر دوسرے شہر میں دلیل شرعی سے ثابت ہو جائے تو وہاں بھی رویت کے احکام لازم ہو جاتے ہیں بنا بریں جس شہر میں قاضی نے رویت ہلال کا فیصلہ کر دیا اور اس نے ابلاغ کے جدید ذرائع اور وسائل سے اپنے اس اعلان کو پورے ملک میں پہنچا دیا تو اس اعلان کی بنیاد پر اس ملک کے باشندوں کے لیے روزہ رکھنا اور عید منانا جائز اور صحیح ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کی شہادت پر رویت ہلال کا فیصلہ کیا اور حضرت بلال کو مدینہ میں اعلان کرنے کا حکم دیا اور حضرت بلال [illegible] اور حضرت بلال کے اعلان پر [illegible] رسول

نے روزہ رکھا، اور تراویح پڑھیں عام مسلمانوں تک صرف حضرت بلال کی زبان سے اعلان پہنچا تھا اور اب بھی [illegible]
تک جا کر دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی گواہی دی ہو اس سے ثابت ہوا کہ قاضی کے فیصلہ [illegible]
[illegible] کی ضرورت ہے [illegible] کے اعلان کے [illegible] کی ضرورت نہیں ہے [illegible]
[illegible] کی وجہ سے چند منٹوں میں پورے ملک میں اعلان [illegible] ریڈیو اور ٹی وی [illegible]
[illegible]

حدیث کریب سے رویت ہلال کے اعلان پر اعتراض کا جواب

اس سلسلہ میں ایک یہ اعتراض کیا [illegible]

سے مدینہ آکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر دی کہ میں نے شام میں جمعہ کی شب رمضان کا چاند دیکھا ہے، [illegible]
عباس نے فرمایا ہم نے تو ہفتہ کی شب چاند دیکھا تھا سو ہم یا شوال کا چاند دیکھ لیں ورنہ تیس روزے [illegible]
کریب نے کہا کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے روزہ رکھنے اور چاند دیکھنے کو کافی نہیں [illegible]
نے کہا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

معترضین یہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس نے کریب کی [illegible] شام کی رویت نہیں [illegible]
کے اعلان پر رویت ہلال کیسے مان لیں [illegible]
[illegible] اور ہم حضرت ابن عباس کی [illegible] جب حضرت ابن عباس نے کریب کے [illegible]
ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان پر عید کیسے کرلیں۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ [illegible] حضرت [illegible]
رویت ہلال کی کے [illegible] اور کریب [illegible] ریڈیو [illegible] ہوتا جب [illegible]
رضی اللہ عنہ نے کریب کو منادی کرنے کے لیے بھیجا [illegible] اعلان کر دو کہ جمعہ کی شب [illegible] چاند
دیکھا گیا ہے اور اسی کے حساب سے عید کی [illegible] اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس اعلان کو رد کر [illegible]
تو ہم کہتے جب حضرت ابن عباس نے حضرت معاویہ کے اعلان کرنے والے کے اعلان کو رد کر دیا تو ہم بھی [illegible]
حیثیت کے اعلان کرنے والے (یعنی ریڈیو اور ٹی وی) کے اعلان کو رد کر سکتے ہیں۔

اس جواب پر معترضین یہ [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] حضرت ابن عباس نے کریب کے [illegible]
اس لیے قبول نہیں کیا کہ [illegible] شہادت نہیں پیش کر سکے تھے اس سے معلوم ہوا کہ شہادت کے بغیر رویت [illegible]
نہیں ہوتی، [illegible] اس کا جواب [illegible] ضروری ہے [illegible] کی اصل عبارات پیش کر [illegible]
کی ہے [illegible] حدیث کریب سے [illegible] معتبر ہے [illegible]
[illegible] پہلے روزہ رکھ [illegible] ایک دن بعد چاند دیکھا [illegible] روزہ رکھ [illegible]
فقہاء احناف اور جمہور کے خلاف تھی اس لیے [illegible] کا جواب [illegible] لکھتے ہیں
[illegible] اس حدیث میں اختلاف مطالع کے [illegible]

[illegible] امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۴۸ [illegible] کراچی [illegible]

[illegible]

[illegible] اگر اس قسم کا کلام ہمارے [illegible] ہلال کا فیصلہ کرتے [illegible] کی شہادت پیش نہیں کی [illegible] فلاں نے [illegible] دیکھا ہے [illegible] شہادت دی تھی اور اگر یہ کہا جائے [illegible] شہادت [illegible] شہید کا لفظ نہیں کہا [illegible]

[illegible]

کرنے میں (یعنی اختلاف مطالع کا اعتبار کرنے میں) زیادہ احتیاط ہے۔

[illegible] اختلاف [illegible] صحیح نہیں ہے [illegible]

[illegible] قاضی کے فیصلہ [illegible] نہیں پیش کیا [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] عمل کرنے کا سوال [illegible] کے روزہ کو قضا کرنے کا [illegible] رمضان کے ثبوت کے سبب [illegible] مسلمان کی [illegible] لہٰذا حضرت ابن عباس پر واجب تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے

اس مسئلہ میں دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب ریڈیو [illegible] کے اعلان پر عمل کرنا صحیح ہے [illegible] اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے [illegible] کہ مثلاً سعودی عرب میں جب رمضان کا چاند ہو جاتا ہے [illegible] ریڈیو کے ذریعہ اعلان بھی ہو جاتا ہے تو [illegible]

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ [illegible] اختلاف مطالع کے معتبر ہونے [illegible] اختلاف ہے لیکن مذاہب اربعہ کے محققین فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ [illegible] اختلاف مطالع معتبر ہے۔ علامہ ابن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ لکھتے ہیں:

واجمعوا انه لا يراعى ذلك في البلدان النائية كالاندلس والحجاز والسبب في هذا الخلاف تعارض الاثر والنظر اما النظر فهو ان البلاد اذا لم تختلف مطالعها كل الاختلاف فيجب ان يحمل بعضها على بعض لانها في قياس الافق الواحد واما اذا اختلفت اختلافا كثيرا فليس يجب ان يحمل بعضها على بعض واما الاثر فما رواه مسلم عن كريب الحديث فظاهر هذا الاثر يقتضي ان لكل بلد رؤيته قرب او بعد والنظر يعطي الفرق بين البلاد النائية والقريبة وبخاصة ما كان نائيا في الطول والعرض كثيرا۔ (بداية المجتهد ج ۱ ص ۲۱۰)

فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ جب دو شہروں میں زیادہ فاصلہ ہو جیسے اندلس اور حجاز تو پھر مختلف مطالع کو ایک حکم میں رکھنے کی رعایت نہیں کی جاتی کیونکہ حدیث اور عقل دونوں اس کے خلاف [illegible] مطالع پر محمول کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ تمام مطالع افق واحد [illegible] مطالع کو بعض پر محمول کرنا واجب نہیں ہے اور حدیث اس لیے خلاف ہے کہ امام مسلم نے کریب سے روایت کیا ہے کہ اہل شام نے جمعہ کی شب رمضان کا چاند دیکھا اور اہل مدینہ نے ہفتہ کی شب [illegible]

علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

والصحيح عند اصحابنا ان الرؤية لا تعم الناس بل تختص بمن قرب على مسافة لا تقصر فيها الصلوة وقيل ان اتفق المطلع لزمهم وقيل ان اتفق الاقليم۔

(شرح مسلم ج ۱ ص ۳۴۸، مطبوعہ کراچی)

ہمارے اصحاب شافعیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں پر رویت کا حکم لازم نہیں ہوتا بلکہ مسافت قریبہ والوں پر لازم ہوتا ہے اور مسافت قریبہ کا معیار قصر صلوٰۃ کی مسافت ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وحدت مطلع سے رویت لازم ہوتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ایک ملک کے لوگوں پر رویت کا حکم لازم ہوتا ہے۔

علامہ شمس الدین مقدسی [illegible] لکھتے ہیں:

فان اتفقت لزم الصوم والا فلا وفاقا للاصح للشافعية واختار صاحب الرعاية البعد مسافة قصر فلا يلزم الصوم وفي شرح مسلم انه الاصح للشافعية۔

ہمارے شیخ نے شافعیہ کے اصح قول کو اختیار کر کے کہا اگر مطلع ایک ہو تو [illegible] صاحب رعایہ کا [illegible] لیے روزہ لازم نہیں ہوگا، اور شرح مسلم [illegible]

(کتاب عروش ج ۳ ص ۱۳) ... صحیح قول ہے۔

علامہ ... بن حسن بن ... حنفی متوفی ... ھ لکھتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ اگر مطالع قریب ہوں تو ... کے حکم ... ہوتے ہیں ... [illegible]

... ہے کہ اگر مطالع مختلف ہوں ... مسافت قصر ہے کہ ... ہو تو ... ہوگی ورنہ نہیں ... [illegible]

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ ھ لکھتے ہیں:

هذا اذا كانت المسافة بين البلدين قريبة لا تختلف فيها المطالع فاما اذا كانت بعيدة فلا يلزم احد البلدين حكم الآخر لان مطالع البلاد عند المسافة الفاحشة تختلف فيعتبر في اهل كل بلد مطالع بلدهم دون البلد الآخر۔

یہ حکم اس وقت ہے جب دونوں شہروں کے درمیان مسافت کم ہو ... اور جب مسافت بعید ہو تو دوسرے شہر ... کا حکم لازم نہیں ہوگا کیونکہ جب ... مسافت زیادہ ہو تو ... کے مطالع مختلف ہوتے ہیں ... ہر شہر والوں کے لیے اپنے مطلع کا اعتبار ہوگا دوسرے شہر کے مطلع کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۸۳، مطبوعہ کراچی)

یہ بھی ... ہے کہ بعض علماء ... نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے علامہ شامی ... صاحب ... کا ذکر ... [illegible]

زیلعی متوفی ۷۴۳ ھ لکھتے ہیں:

والاشبه ان يعتبر لان كل قوم مخاطبون بما عندهم۔

(تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۲۱ مطبوعہ ملتان)

زیادہ مناسب یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے کیونکہ ہر قوم اپنے مطلع کے اعتبار سے مکلف ہے۔

علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ ھ لکھتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہے اور صاحب تجرید وغیرہ کا یہی مختار ہے جیسا کہ ایک جگہ سورج ... ہو

اور دوسری جگہ غروب ہو تو ایک جگہ ظہر ... ہوگی اور دوسری جگہ مغرب کی ... (مراقی الفلاح ... طحطاوی ص ۳۵۰ مطبوعہ مصر)

اور علامہ سید طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ ھ اس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

(وهو الاشبه) اور یہی زیادہ مناسب ہے (حاشیہ طحطاوی ص ۳۵۰، مطبوعہ مصر)

علامہ محمد قہستانی متوفی ۹۶۲ ھ لکھتے ہیں:

مضمرات میں ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہے اور ... کے ... ایک ... سے ... کی مسافت ...

کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہر صبح ... ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہو جاتے تھے اور ان دو ملکوں کے درمیان ایک ماہ

کی مسافت تھی۔ (جامع الرموز ج ۱ ص ۱۵۶، طبع نولکشور)

علامہ ابوسعود مصری حنفی نے بھی علامہ قہستانی کے حوالے سے اس عبارت کو نقل کیا ہے۔ (فتح المعین ج ۱ ص ۴۲۹ مطبوعہ ...)

... صحیح بات وہ ہے جس کو مذاہب اربعہ کے محققین نے بیان کیا ہے کہ اگر ممالک قریب ہوں تو اختلاف مطالع کا ... [illegible]

اور اگر ممالک بہت دور اور بعید ہوں تو پھر اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے گا۔ ایک متوسط قول ہے اور حقیقت کے قریب ہے ... کے

کے بھی مطابق ہے ... کے ... اختلاف مطالع کا مطلقاً اعتبار ... [illegible]

[illegible]

اس لیے لازم آتا ہے کہ اختلاف مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں کیا گیا۔

[illegible]

نے ایسی صورت میں اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے، علامہ بزازی کردری لکھتے ہیں:

[illegible] مالنا۔ (فتاویٰ بزازیہ علی ہامش الہندیہ ج ۴ ص ۹۵)

[illegible] لیے ہماری رویت ہے۔

[illegible]

ہوگیا کہ سعودی عرب کا اعلان ہمارے ملک میں کیوں حجت نہیں ہے۔

.....

ریڈیو اور ٹی وی پر دیگر احکام شرعیہ کے اعلانات پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت [illegible]

[illegible]

ہیں تو اعلان صحیح نہیں ہے۔

[illegible]

بلانا سے صرف دینی اور فلاحی پروگرام نشر کیے جائیں۔

[illegible]

باب ۱۲ بیان انہ لا اعتبار بکبر الہلال وصغرہ وان اللہ تعالی امدہ للرؤیۃ فان غم فلیکمل ثلاثون۔

چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔

۲۴۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ.

ابو البختری بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ عمرہ کے لئے نکلے جب ہم وادی نخلہ میں پہنچے تو سب نے چاند دیکھا تو کچھ لوگوں نے کہا یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض لوگوں نے کہا یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہماری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی اور ان سے ہم نے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے بعض نے کہا یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا چاند ہے تو انہوں نے کہا کس رات تم نے دیکھا ہم نے کہا فلاں فلاں رات کو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے دیکھنے کے سبب سے بڑھا دیا دراصل حقیقت میں یہ اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا ہے۔

۲۴۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ.

ابو البختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان کا چاند ذات عرق میں دیکھا تو ہم نے ایک آدمی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پوچھنے بھیجا تو آپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے دیکھنے کے سبب بڑھا دیا اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

باب ۳۱۳ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے

۲۴۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے یعنی رمضان کا اور ماہ ذوالحجہ۔

رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ.

۲۴۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے، خالد کی روایت میں ہے عید کے دو مہینے رمضان اور ذوالحجہ کے۔

ف: یعنی ان کا اجر و ثواب کم نہیں ہوتا۔

بَابُ ۳۱۴ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي تَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُولِ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقَ وَالْمُسْتَطِيرَ وَأَنَّهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ بِاللَّامِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ

طلوع فجر سے روزے کا شروع ہونا، طلوع فجر تک سحری کھانے کا جواز

۲۴۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ کالے دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے یعنی فجر ظاہر ہو جائے، تو عدی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے سیاہ اور سفید دو رسیاں رکھ لی ہیں، ان کی وجہ سے میں رات اور دن میں تمیز کر لیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے (جس کے نیچے رات اور دن آجاتے ہیں!) کالے اور سفید دھاگے سے

۲۴۳۰ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِينَهُمَا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ۔

دن اور رات مراد ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے تو ایک صاحب سفید دھاگا اور کالا دھاگا لے لیتے اور اس وقت تک کھاتے رہتے جب تک ان میں فرق نہ ظاہر ہو جاتا، حتی کہ اللہ تعالی نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا اور بیان فرمایا (کہ سیاہ اور سفید دھاگے سے مراد دن اور رات ہیں)

۲۴۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا إِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو تو جب کوئی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو وہ اپنے پیر میں دو دھاگے باندھ لیتا۔ ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور اس وقت تک کھاتا رہتا جب تک اس پر ان کا فرق ظاہر نہ ہوتا۔ پھر اللہ تعالی نے من الفجر کا لفظ نازل فرمایا پھر معلوم ہوا کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے۔

۲۴۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ [illegible] حَدَّثَنَا لَيْثٌ [illegible] عَنْ [illegible] وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا [illegible]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں [illegible] تک [illegible] پیا کرو۔

۲۴۳۳ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى [illegible] وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ [illegible] قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ [illegible]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال [illegible] اذان [illegible] عبد اللہ [illegible] کھاتے پیتے رہا کرو۔

يُؤَذِّنَ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا [illegible]

[illegible]

۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [illegible] رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ [illegible] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے، بلال اور ابن ام مکتوم جو نابینا تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو۔ راوی کہتے ہیں اور ان کے اذان دینے میں یہ فرق تھا کہ وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

۲۴۳۵ وَحَدَّثَنَا [illegible]

ایک اور سند کے ساتھ ایسی ہی روایت حضرت عائشہ سے مروی ہے۔

۲۴۳۶ - وَحَدَّثَنَا [illegible] ابْنُ سِيرِينَ

یہ [illegible] سند سے بھی حسب سابق [illegible] منقول ہے۔

۲۴۳۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ [illegible] عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَرَفَعَهُمَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] کیا اور فرمایا حتیٰ کہ اس طرح ہو جائے اور آپ نے انگلیوں کو کھول دیا۔

۲۴۳۸ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ [illegible] عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے آپ نے فرمایا فجر وہ نہیں جو ایسی ہو اور آپ نے سب

...ليس الفجر ... ولكن ... وجمع ... ووضع المسبحة على المسبحة ومد يديه.

انگلیوں کو ملا کر زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا فجر وہ ہے جو اس طرح ہو اور انگشت شہادت کو انگشت شہادت پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا۔

٢٤٣٢ . وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا معتمر بن سليمان ح وحدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا جرير والمعتمر بن سليمان كلاهما عن سليمان التيمي بهذا الإسناد وانتهى حديث المعتمر عند قوله ينبه نائمكم ويرجع قائمكم وقال إسحاق قال جرير في حديثه وليس أن يقول هكذا ولكن يقول هكذا يعني الفجر هو المعترض وليس بالمستطيل

ایک اور سند سے روایت ہے جس میں [illegible]

—

٢٤٣٣ . حدثنا شيبان بن فروخ حدثنا عبد الوارث عن عبد الله بن سوادة القشيري حدثني والدي أنه سمع سمرة بن جندب رضي الله عنه يقول سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول لا يغرن أحدكم نداء بلال من السحور ولا هذا البياض حتى يستطير

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی سحری کے وقت بلال کی اذان سے دھوکا نہ کھائے اور نہ اس سفیدی سے جب تک وہ پھیل نہ جائے۔

٢٤٣٤ . وحدثنا زهير بن حرب حدثنا إسماعيل بن علية حدثني عبد الله بن سوادة عن أبيه عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم أذان بلال ولا هذا البياض لعمود الصبح حتى يستطير هكذا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو بلال کی اذان سے دھوکا نہ ہو اور نہ اس سفیدی سے جو صبح کے وقت ستون کی طرح لمبی ہوتی ہے جب تک وہ پھیل نہ جائے۔

٢٤٣٥ . وحدثنا أبو الربيع الزهراني حدثنا حماد يعني ابن زيد حدثنا عبد الله بن سوادة القشيري عن أبيه عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغرنكم من سحوركم أذان بلال ولا بياض الأفق المستطيل هكذا حتى يستطير هكذا وحكاه حماد بيديه قال يعني معترضا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص [illegible] جب تک وہ پھیل نہ جائے

—

٢٤٣٦ . حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي حدثنا شعبة عن سوادة قال سمعت سمرة

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی

[illegible] جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَّهٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

شخص بلال کی اذان سے دھوکا کھائے نہ اس سفیدی سے حتی کہ فجر نمودار ہو جائے۔

۲۴۴۴۔ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى [illegible] يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حسب سابق روایت ہے۔

فجر کے وقت سے پہلے اذان دینے کا باب

[illegible] رات کے وقت اذان [illegible] بہت ہوتی تھی [illegible] کہ وقت سے پہلے اذان دینا [illegible] وقت سے پہلے اذان دینا [illegible] وقت پر [illegible] سحری [illegible] صحیح ہے بشرطیکہ اس کو وقت بتلانے والا ہو۔

باب ۳۵: فَضْلِ السُّحُوْرِ وَاسْتِحْبَابِهٖ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِهٖ وَتَعْجِيْلِ الْفِطْرِ

سحری کی فضیلت اور استحباب

۲۴۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى [illegible] عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

۲۴۴۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن موسى بن علي عن أبيه عن أبي قيس مولى عمرو بن العاص عن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلة السحر.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق سحری کھانے کا ہے۔

۲۴۴۷ - وحدثنا يحيى بن يحيى وأبو بكر بن أبي شيبة جميعا عن وكيع ح وحدثنيه أبو الطاهر أخبرنا ابن وهب كلاهما عن موسى بن علي بهذا الإسناد.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۴۴۸ - حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع عن هشام عن قتادة عن أنس عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا إلى الصلاة قلت كم كان قدر ما بينهما قال خمسين آية.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے میں نے ان سے دریافت کیا ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا انہوں نے کہا پچاس آیات کے پڑھنے کے برابر۔

۲۴۴۹ - وحدثنا عمرو الناقد حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا همام ح وحدثنا ابن المثنى حدثنا سالم بن نوح حدثنا عمر بن عامر كلاهما عن قتادة بهذا الإسناد.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۴۵۰ - وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ جب تک روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

۲۴۵۱ - وحدثنا قتيبة حدثنا يعقوب ح وحدثني زهير بن حرب حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان كلاهما عن أبي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه

ایک اور سند سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

٢٤٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى

ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ہم نے عرض کیا، اے ام المؤمنین! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ہیں، ان میں سے ایک جلد روزہ افطار کرکے جلد نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے تاخیر سے روزہ افطار کرکے تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں، ام المؤمنین نے پوچھا وہ کون ہیں جو جلد افطار کرتے اور جلد نماز پڑھتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں! حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے، ابو کریب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دوسرے صاحب حضرت ابوموسیٰ ہیں۔

٢٤٥٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

ابو عطیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، مسروق نے عرض کیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ہیں دونوں ہی نیکی میں کوشاں ہیں، ان میں سے ایک مغرب اور افطار میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار میں تاخیر کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا کون ہیں جو مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتے ہیں؟ مسروق نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عائشہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

سحری کی فضیلت تمام علماء مذاہب کا اس پر اتفاق ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کو برکت قرار دیا ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ سحری سے روزہ رکھنے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ سحری کھانے کے لیے جب روزہ دار اٹھے گا تو سحری کے بعد اللہ کی حمد و ذکر میں مشغول رہے گا اور یہ کام برکت کے موجب ہیں، سحری مسلمانوں کی خصوصیت ہے کیونکہ پچھلی امتوں کو اس وقت میں کھانے کی اجازت نہیں تھی، سحری کھانا بھی عبادت ہے ...

میں سنت نبوی کے علم پر عمل سے بے نیاز سحری کی وجہ سے روزہ کی نیت جدا نہ ہو جاتی ہے۔

بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ

روزہ پورا ہونے کا وقت

٢٤٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

٢٤٥٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں سفر کر رہے تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو، اس نے کہا یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے، آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو، وہ اترا اور ستو گھول کر آپ کے پاس لایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو پیے، پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا جب سورج اس طرف ڈوب جائے اور رات اس طرف سے آ جائے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔

٢٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو! اس نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ شام ہونے دیتے

انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

٢٤٥٧. وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ.

٢٤٥٨. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ [illegible] ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [illegible] ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحْدَهُ.

آپ نے فرمایا اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو اس نے کہا ابھی تو دن ہے (یہ کہہ کر) وہ اترے اور ستو گھولے آپ نے ستو پیے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آگئی ہے تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ روزے سے تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں اترو اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ الخ حدیث حسب سابق ہے۔

[illegible] سند سے [illegible] منقول ہے۔

غروب آفتاب کی علامت

اس باب کی احادیث میں روزہ افطار کرنے کا وقت [illegible] فرمائی ہیں رات کا آنا، دن کا جانا اور سورج کا غروب ہونا [illegible] فرماتے ہیں [illegible] کے نزدیک ان تینوں میں سے ہر ایک [illegible] اور ان [illegible] سے مقصود یہ ہے کہ غروب آفتاب اس وقت متحقق ہوتا ہے جب رات آ جائے اور دن چلا جائے [illegible] بسا اوقات انسان کسی وادی میں ہوتا ہے، غروب آفتاب کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔ ایسے میں جب [illegible] کی روشنی چھپ جائے اور رات کا اندھیرا شروع ہو جائے تو وہ روزہ افطار کر سکتا ہے۔

عالم کو متنبہ کرنا

حدیث نمبر ۲۳۵۴ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام روزے سے تھے جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ستو بنانے کا حکم دیا، غروب آفتاب کے بعد جو شفق کی سرخی اور روشنی کے آثار باقی رہتے ہیں انہیں دیکھ کر اس شخص نے گمان کیا کہ افطار کا وقت ابھی نہیں ہوا، جب یہ آثار ختم ہو جائیں گے تب افطار ہو گا اور اس کا خیال تھا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آثار نہیں دیکھے اس لیے اس نے آپ کو آگاہ کرنے کے قصد سے کہا ابھی دن ہے پھر آپ نے اس کو مسئلہ بتلانے کی غرض سے فرمایا "جب رات آجائے تو روزہ افطار ہو جاتا ہے" یعنی بعد کی سرخی اور روشنی کے آثار کے غائب ہونے پر افطار کا مدار نہیں ہے۔

اس حدیث کے فوائد سے یہ ہے کہ اگر یہ خیال ہو کہ عالم نے کسی چیز کی طرف توجہ نہیں کی تو اسے یاد دلانا اور بتلانا جائز ہے اور عالم کا مسئلہ بتلانا اور یہ کہ روزہ جس طرح جلدی سے افطار کرنا سنت ہے سحری تاخیر سے کرنا بھی سنت ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ ٣١٧

صوم وصال کی ممانعت

٢٣٥٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (بغیر افطار کے روزے پر روزہ رکھنے) سے منع فرمایا، صحابہ نے عرض کیا آپ تو خود بغیر افطار کے روزے پر روزہ رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

٢٣٥٦ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وصال کیا (بغیر افطار کے روزے رکھے) صحابہ نے بھی وصال شروع کر دیا، آپ نے انہیں منع فرمایا، عرض کیا گیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

٢٣٥٧ - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں رمضان کا ذکر نہیں ہے۔

بَقِيَ رَمَضَانُ

۲۴۶۲ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب انہوں نے وصال سے باز آنے سے انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن پھر دوسرے دن وصال کیا، پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: اگر چاند مؤخر ہو جاتا تو میں اور زیادہ وصال کرتا، گویا آپ نے ان کے باز نہ آنے پر ان کو سزا دی۔

۲۴۶۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال سے بچو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس معاملہ میں تم میری مثل نہیں ہو، میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، تم اتنا کام کیا کرو جو آسانی سے کر سکو۔

۲۴۶۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ جس کام کی تمہیں طاقت ہو اس کو کیا کرو۔

۲۴۶۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

ایک اور سند سے بھی حضرت ابوہریرہ سے مثل سابق روایت ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

۲۴۶۶ - **حَدَّثَنِي** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ أَيْضًا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا أَفَطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى ذَلِكَ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، پھر ایک اور شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ ہماری ایک جماعت ہو گئی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے ہیں تو آپ نے نماز میں تخفیف کر دی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے اور وہاں ایسی نماز پڑھی جو آپ ہمارے ساتھ نہیں پڑھتے تھے؛ جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ کو رات ہمارا پتا چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اسی وجہ سے میں نے وہ سب کام کیا، حضرت انس نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنے شروع کیے اور یہ مہینہ کا آخر تھا، بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا وصال رکھ رہے ہیں، تم میری مثل نہیں ہو، سنو! بخدا اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر وصال رکھتا کہ یہ ضدی لوگ اپنی ضد چھوڑ دیتے۔

۲۴۶۷ - **حَدَّثَنَا** عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَوْ قَالَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے آخر میں وصال کیا تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیئے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر وصال کرتا کہ بے جا تشدد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے آپ نے فرمایا لاریب تم میری مثل نہیں ہو یا فرمایا: لاریب میں تمہاری مثل نہیں ہوں، میں اس حال میں رات

[illegible]

وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی [illegible] آپ نے فرمایا میں تمہاری مثل [illegible] میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

صوم وصال کا معنی

[illegible]

صوم وصال میں مذاہب

[illegible]

حضور کے صوم وصال پر ایک اشکال کا جواب

[illegible]

اپنے رب کو دیکھ لوں۔

حضور کی مثل کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

بظاہر ان میں تعارض ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے جس تثلیث کو ثابت کیا ہے وہ عددی معنی سے تین معبود نہ ہونے میں ہیں، تم جیسا ہوں نہ تم معبود ہو نہ میں معبود ہوں اور کسی وجودی معنی میں کائنات کا کوئی شخص آپ کی مثل نہیں ہے۔

امتناع نظیر

علماء اہل سنت اور علماء دیوبند کے درمیان یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کی تخلیق کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ممکن ہے یا نہیں؟ علماء دیوبند، شیخ اسماعیل دہلوی کی اتباع میں آپ کی نظیر کی تخلیق کو ممکن مانتے ہیں اور علماء اہل سنت، علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ آپ کی نظیر کا پیدا کرنا ممکن نہیں ہے۔

نظیر سے مراد وہ شخص ہے جو تمام اوصاف کمالیہ میں آپ کے مساوی ہو۔ علماء اہل سنت کے نزدیک خارج میں آپ کی نظیر کی تخلیق کرنا ممکن نہیں ہے۔

شیخ اسماعیل دہلوی نے لکھا:

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔[1]

علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ اس عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس قائل کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات میں [illegible] شخص کی تخلیق ممکن ہے، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے تمام اوصاف و کمالات میں برابری کرنے والے ایک شخص کی تخلیق کا ممکن ہونا باطل ہے کیونکہ ایسا ایک شخص بھی موجود ہوا تو نص قرآنی کا کذب لازم آئے گا اور اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے اور جو محال بالذات کو مستلزم ہو اس کی تخلیق ممکن نہیں ہو سکتی اور دلیل یوں کہا جائے گا:

اس صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر مساوی کا موجود ہونا محال بالذات کو مستلزم ہے اور جو محال بالذات کو مستلزم ہو اس کی تخلیق نہیں ہو سکتی لہٰذا جو شخص تمام صفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہو اس کی تخلیق نہیں ہو سکتی۔ یا بطور دلیل یوں کہا جائے گا:

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں برابر ہو [illegible] اس شخص کی تخلیق [illegible] ممکن نہیں [illegible]۔ جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا موجود ہونا کذب الٰہی کو مستلزم ہے اس کا بیان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نبی کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی کے موجود ہونے سے نص قرآنی کا کذب لازم آتا ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب: ۴۰) "محمد تمہارے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول [illegible] ہیں۔"

۱۔ شیخ اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ، تقویۃ الایمان ص [illegible]، مطبوعہ مطبع علیمی لاہور

اور خاتم النبیین ہیں؟

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نظیر کی تخلیق ممکن ہو تو اس نص حدیث کا کذب ممکن ہو جائے گا [illegible] اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ کذب صفت نقص و عیب ہے اور اللہ تعالیٰ کا صفات نقائص و معائب سے متصف ہونا محال بالذات ہے۔

بعض لوگ اس دلیل پر یہ شبہ وارد کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر پیدا کرنے پر قادر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کمی اور عجز لازم آئے گا اور یہ باطل ہے [illegible] کہ قدرت میں کمی اور عجز تب لازم آتا کہ کوئی چیز ممکن ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل نہ ہوتی [illegible] جو چیز ممکن نہ ہو وہ تحت قدرت نہیں، جیسے شریک باری تعالیٰ کا عدم یا اللہ تعالیٰ کا کذب یا اللہ تعالیٰ کا جہل یہ تحت قدرت نہیں ہیں اور اس سے قدرت میں کمی لازم نہیں آتی کیونکہ یہ امور فی نفسہٖ ممکن نہیں ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم جب کسی چیز کو فرض کرتے ہیں جس کے صفات میں [illegible] مخلوق کا [illegible] محال بالذات ہے، اب کسی مخلوق کا پیدا کرنا ممکن ہے [illegible] ممکن نہیں [illegible] اور اگر ممکن سے [illegible] لیا گیا کہ اس مخلوق کے کمالات میں [illegible] پیدا کرنا تحت قدرت نہیں ہے [illegible] نہیں [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کے تحت قدرت نہ ہونے سے بھی عجز نہیں لازم آتا ہے۔

[illegible] شبہ یہ [illegible] کہ [illegible] ممکن کی مثل بھی ممکن ہوتی ہے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم ممکن ہیں لہٰذا [illegible] مثل بھی ممکن ہونی چاہیے [illegible] نہیں ہو گی [illegible] اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ممکن کی مثل کا ہونا ممکن ہے ورنہ [illegible] واجب [illegible] کا مطلب ہو گا کہ واجب کی [illegible] ہے اور یہ بداہتہً باطل ہے اس لئے اس [illegible] کا مطلب [illegible] اگر ممکن کی مثل ہو گی تو ممکن ہو گی [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ اگر واجب کی مثل ہو تو وہ واجب ہو گی۔

علامہ خیر آبادی نے اس نقطہ پر [illegible] دلیل قائم کی ہے [illegible] یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آخر الانبیاء ہیں اور جس شخص کو نظیر فرض کیا گیا وہ اول الخلق اور آخر الانبیاء ہے یا نہیں [illegible] اور اگر وہ اول الخلق و آخر الانبیاء ہے تو [illegible] حضور [illegible] کے برابر نہ ہوا اور آخر الانبیاء ہے تو وہ آپ کے بعد نبی ہو گا حالانکہ آپ آخر [illegible] بھی وہ آپ کے [illegible] جب بھی اس شخص کو اوصاف کمالیہ میں آپ کے برابر فرض کیا جائے [illegible] نہیں رہے [illegible] عالم کو مستلزم ہو وہ ممتنع اور [illegible] بالذات ہوتا ہے لہٰذا آپ کی نظیر ممتنع بالذات ہے۔

[illegible] پر بعض علماء یہ شبہ وارد کرتے ہیں کہ مثلاً زید کا بیٹا اور باقی بیٹوں سے پہلے پیدا ہوا [illegible] سب سے آخر میں پیدا ہوا اور اس کی صفت اول الولد یا آخر الولد ہے تو اس کی نظیر بھی ممتنع بالذات ہو گی کیونکہ [illegible] یا فرض کریں گے وہ اول یا آخر نہیں رہے گا اس طرح تو ہر شخص کی نظیر ممتنع ہو جائے گی تو [illegible] خصوصیت رہی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اول الولد یا آخر الولد ہونا کوئی صفت کمال نہیں ہے [illegible] اول الخلق [illegible] آخر [illegible]

لہ علامہ فضل حق خیر آبادی متوفی [illegible] امتناع النظیر [illegible]

[illegible]

باب بیان ان القبلة فی الصوم لیست محرمة علی من لم تحرک شهوته

روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو

۲۴۶۹ حدثنی علی بن حجر السعدی حدثنا سفیان عن ہشام بن عروة [illegible] عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ثم تضحک۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لیتے تھے، یہ فرما کر حضرت عائشہ ہنستی تھیں۔

ف [illegible]

[illegible]

۲۴۷۰ حدثنی [illegible]

[illegible]

ف [illegible]

۲۴۷۱ حدثنا [illegible]

[illegible]

۲۴۷۲ حدثنا [illegible]

[illegible]

اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهٗ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(ف): یعنی تم اگر ایسا کرو گے تو ممکن ہے [illegible] ہے۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں [illegible] لیا کرتے تھے اور حضور تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

۲۴۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں [illegible] لیتے تھے۔

۲۴۷۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ اَوْ مِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاِرْبِهٖ شَكَّ اَبُوْ عَاصِمٍ۔

اسود کہتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] استفسار کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں اپنی زوجہ کو [illegible] لیتے تھے؟ [illegible] تم سب سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے یا فرمایا تم میں سے [illegible] رکھنے والا ہے!

۲۴۷۶۔ وَحَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

ایک اور سند سے حسب سابق روایت ہے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْاَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

٢٤٧٧- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٤٧٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ایک اور سند کے ساتھ حسب سابق روایت ہے۔

٢٤٧٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے مہینہ میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٤٨٠- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں روزے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٤٨١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

صَائِمٌ.

٢٣٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

٢٣٨٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند سے بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حسب سابق روایت ہے۔

٢٣٨٤ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هَذِهِ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ.

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مسئلہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت فرما دی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو خدا کی قسم، میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں!

ف: حضرت عمر بن ابی سلمہ، حضرت ام سلمہ کے بیٹے تھے۔

روزے میں بوسہ لینے میں مذاہب — قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل اور [illegible] روزے میں بوسہ لینا مطلقاً مباح ہے، امام مالک [illegible]

[illegible]

[illegible] نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت ذنب کی تحقیق

[illegible]

[illegible] میں ان نیکیوں پر ذنب کا اطلاق فرمایا ہے ۔

[illegible] تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے ۔

[illegible]

سب کی شفاعت فرمائیں۔

دیا۔

اس میں کسی قسم کی کوئی خطا در راہ نہ پا سکے نہ اجتہاداً نہ عمداً۔

[illegible]

بعض معاصرین نے بھی یہ لکھا ہے :

[illegible]

[illegible]

یہاں چار حدیثیں پیش کر رہے ہیں۔

[illegible]

کا علم رکھنے والا میں ہوں۔ (لہٰذا مجھ سے زیادہ عبادت کی کوشش مت کرو۔)

[illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایقبل الصائم
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
[illegible]
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصنع ذلک فقال یارسول اللہ قد غفر
اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اما واللہ انی لاتقاکم للہ و
اخشاکم لہ ۔ لہ

(۳)۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا
[illegible]
وھی تسمع من وراء الباب فقال یارسول
اللہ ! تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وانا تدرکنی الصلوٰۃ وانا جنب فاصوم
فقال لست مثلنا یارسول اللہ قد غفر
اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر
فقال واللہ انی لارجو ان اکون
[illegible]

[illegible] سنو خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔

[illegible] ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا [illegible] جاننے والا ہوں۔

[illegible]

لہ [illegible] صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۵۲ [illegible]
لہ " " صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۵۲ " "

[illegible]

تھا اور اس سلسلے میں چوتھی حدیث یہ ہے ۔

[illegible]

میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں!

[illegible]

بعض عصاۃ امتک بشفاعتک [illegible]
کیا ضرورت ہے! ——— اس مسئلہ کی مزید تحقیق شرح صحیح مسلم جلد سادس میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ [illegible]
وَهُوَ جُنُبٌ

۲۰۸۵ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ [illegible]
[illegible]
[illegible] عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ
[illegible]
بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
[illegible]
إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
[illegible]
أَبَا هُرَيْرَةَ [illegible]
حَاضِرٌ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ
[illegible]

حالت جنابت میں [illegible]
صحیح ہے

ابوبکر کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی روایات میں بیان کرتے تھے کہ جو شخص جنبی حالت میں صبح اٹھے وہ روزہ نہ رکھے، میں نے اس کا اپنے [illegible] اس کا انکار کیا پھر میں اور عبدالرحمان، حضرت عائشہ [illegible] ان سے یہ مسئلہ پوچھا، ان دونوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ [وسلم] بغیر احتلام کے حال جنابت میں صبح اٹھتے اور روزے [illegible] میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور حضرت ابوہریرہ کے پاس [illegible] نے حضرت ابوہریرہ سے ماجرا بیان کیا، حضرت ابوہریرہ [illegible] دونوں اس بات کو زیادہ [illegible] بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کر لیا، ابن جریج کہتے ہیں میں نے عبدالملک سے پوچھا کیا ان دونوں نے رمضان کے روزے کے بارے [illegible] کے حال جنابت میں صبح اٹھتے اور روزہ کی نیت کر لیتے۔

[illegible]
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ
[illegible]

۲۳۸۶ - وَحَدَّثَنِي [illegible]
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
[illegible]
قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ
جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَ
يَصُومُ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ
[illegible]
کے روزے کی نیت کر لیتے۔

۲۳۸۷ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ
[illegible]
الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ
[illegible]
عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ فَقَالَتْ
[illegible]
جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا
يَقْضِي.

ابوبکر کہتے ہیں کہ مروان نے انھیں حضرت ام سلمہ
[illegible]
حال جنابت میں صبح کو اٹھے، آیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟
انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھتے
درآں حالیکہ آپ جماع سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احتلام
سے پھر آپ کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور نہ (اس)
[illegible]

۲۳۸۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَ
[illegible]

حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی
[illegible]
تے تھے نہ کہ احتلام
سے، اور آپ روزے کی نیت کر لیتے تھے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ.

۲۳۸۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي.

۲۳۹۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي [illegible] مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آیا اور آپ حالانکہ وہ بھی دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں اس نے کہا یا رسول اللہ [illegible]

[illegible]

سلیمان بن یسار [illegible] ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا [illegible] حالت جنابت [illegible] حضرت ام سلمہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بغیر حالت جنابت [illegible] روزہ رکھتے تھے۔

ترجمۃ الباب پر دلیل [illegible] حضرت انس [illegible] جو شخص حالت جنابت میں [illegible]

عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت [illegible] ثابت کرتے [illegible] حضرت انس کی روایت [illegible] کیونکہ اس پر [illegible] حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایت قرآن مجید کے مطابق ہے [illegible] فجر تک [illegible] اور جماع کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فالآن باشروهن وابتغوا ما كتب الله [illegible]

(بقرہ : ١٨٧)۔

اور جب طلوعِ فجر تک عمل ازدواج میں مشغول ...

باب ... الکبریٰ فیہ وبیانہا وانہا تجب ... المعسر وتثبت فی ذمۃ المعسر حتی یستطیع

... حدثنا ... عن ابن عیینۃ قال یحیی اخبرنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء ...

ھلکت یا رسول اللہ قال وما اھلکک قال ...

ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل ...

... فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اذھب فاطعمہ ...

کرو، اور کھاتے پیتے رہو، حتیٰ کہ سفید دھاگہ کالے ...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ...

... چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی ... سے ساتھ رمضان میں عمل ازدواج کر لیا۔ آپ نے ...

... سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ ... کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں پھر وہ بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرہ آیا، آپ نے اس سے فرمایا اس کو صدقہ کر دو۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی ضرورت مند ہے؟ مدینہ کے دونوں ...

... کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے ... کو کھلاؤ۔

۲۲۹۲ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
[illegible] وَقَالَ
بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ
[illegible] حَتَّى
بَدَتْ أَنْيَابُهُ.

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں کھجور کی ٹوکری کا ذکر ہے [illegible]
[illegible]

۲۲۹۳ - حَدَّثَنَا [illegible] بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي [illegible] رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ [illegible]
[illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ [illegible] قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ [illegible] فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے کہا [illegible] فرمایا دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں [illegible]

۲۲۹۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] میں روزہ توڑ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفارے کا حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے، باقی حسب سابق روایت ہے۔

۲۲۹۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان میں روزہ توڑ لیا، نبی صلی اللہ [illegible] دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے

٢٤٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

٢٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ.

٢٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا.

٢٤٩٩ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ

[illegible]

[illegible] وقت اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا، آپ [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے

عن عبد الله بن الزبير حدثه ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول اتى رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد في رمضان فقال يا رسول الله احترقت احترقت فسأله رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شأنه فقال اصبت اهلي قال تصدق فقال والله يا نبي الله ما لي شيء وما اقدر عليه قال اجلس فجلس فبينا هو على ذلك اقبل رجل يسوق حمارا عليه طعام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اين المحترق آنفا فقام الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدق بهذا فقال يا رسول الله اعلى غيرنا فوالله انا لجياع ما لنا شيء قال فكلوه.

...اس سے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے عمل ازدواج کر لیا، آپ نے فرمایا صدقہ کرو، اس نے کہا یا نبی اللہ! میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اور نہ میں اس پر قادر ہوں، آپ نے فرمایا بیٹھو، وہ بیٹھ گیا ابھی وہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ایک گدھا ہانکتا ہوا لایا جس پر طعام تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جلنے والا کہاں گیا؟ وہ شخص کھڑا ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو صدقہ کر دو، اس نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے سوا اور کسی پر؟ خدا کی قسم ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں، آپ نے فرمایا تم لوگ اسے کھا لو۔

[illegible]

روزے کے کفارہ میں مذاہب

[illegible]

[illegible] کا حکم

[illegible]

افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا

[illegible]

[illegible]

باب ٣٢ جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية إذا كان سفره مرحلتين فأكثر

٢٥٠٠ - حدثنا يحيى بن يحيى [illegible] ثم أفطر قال وكان صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبعون الأحدث فالأحدث من أمره.

٢٥٠١ - حدثنا [illegible] الإسناد مثله قال يحيى قال سفيان لا أدري [illegible] بالآخر من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٥٠٢ - حدثني [illegible] رمضان.

[illegible]

۲۵۱۳ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى [illegible] ... [illegible] الْمُحْكَمَ.

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں [illegible] ... [illegible]

۲۵۱۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ [illegible] ... [illegible]

[illegible]

۲۵۱۵ - وَحَدَّثَنَا [illegible] ... [illegible]

[illegible]

۲۵۱۶ - وَحَدَّثَنِي [illegible] ... [illegible]

[illegible]

الناس قد صام فقال أولئك
العصاة أولئك العصاة

٢٥٠٧- وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز يعني الدراوردي عن جعفر بهذا الإسناد وزاد فقيل له إن الناس قد شق عليهم الصيام وإنما ينظرون فيما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر

ایک اور سند کے ساتھ [illegible] مروی ہے [illegible]

٢٥٠٨- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة و محمد بن المثنى وابن بشار جميعا عن محمد بن جعفر قال أبو بكر حدثنا غندر عن شعبة عن محمد بن عبد الرحمن بن سعد عن محمد بن عمرو بن الحسن عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى رجلا قد اجتمع الناس عليه وقد ظلل عليه فقال ما له قالوا رجل صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من البر أن تصوموا في السفر.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے۔ آپ نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا یہ روزہ دار ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

٢٥٠٩- حدثنا [illegible] حدثنا شعبة عن محمد [illegible] قال سمعت محمد بن عمرو بن الحسن يحدث أنه سمع جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما يقول رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا بمثله.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت اسی طرح ہے جس میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ــــ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

٢٥١٠- وحدثناه أحمد بن عثمان النوفلي حدثنا أبو داود حدثنا شعبة بهذا الإسناد نحوه وزاد قال شعبة وكان يبلغني عن يحيى بن أبي كثير أنه كان [illegible]

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے [illegible] فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اس پر عمل کرنا تم کو لازم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں

يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ۔

[illegible]

۲۵۱۱ - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible]

۲۵۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

[illegible]

ف: [illegible]

۲۵۱۳ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible]

٢٥١٤ - حَدَّثَنِي

فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ .

٢٥١٥ - حَدَّثَنَا سعيد

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ .

٢٥١٦ - حَدَّثَنَا

٢٥١٧ - حَدَّثَنَا

[illegible] عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ۔

٢٥١٨۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

٢٥١٩۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

٢٥٢٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ

مذمت کرتا تھا نہ روزہ چھوڑنے والا روزہ دار کی۔
پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملا [illegible] حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت بیان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں
تھے ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ
چھوڑنے والے، ہم ایک سخت گرمی کے دن ایک منزل میں اترے
ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ شخص
تھا جس کے پاس چادر تھی، ہم میں سے بعض اپنے
ہاتھوں سے دھوپ سے بچاؤ کرتے تھے، [illegible]
تو گر گئے اور روزہ چھوڑنے والے [illegible]
نے خیمے نصب کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو آپ نے
فرمایا آج روزہ چھوڑنے والے اجر لے گئے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے [illegible]
روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا، روزہ چھوڑنے والے
کمربستہ ہو گئے [illegible]
[illegible] روزہ چھوڑنے والے [illegible]
گئے۔

قزعہ بیان کرتے ہیں میں حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ کے پاس گیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر
[illegible] روزہ [illegible]

وَنَحْنُ صِيَامٌ، قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلاً آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت تم دشمن کے قریب آ گئے ہو اور اب روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ قوت بخش ہوگا اور یہ کہ روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے روزہ نہیں رکھا، جب ہم دوسری منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ صبح کو آپ دشمن کے پاس ہوں گے اور روزہ نہ رکھنے سے تمہاری قوت زیادہ ہوگی اس لیے روزہ نہ رکھو، یہ تاکیدی حکم تھا تو ہم نے روزہ نہیں رکھا اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں روزہ رکھ رہے ہوتے تھے۔

۲۵۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا اگر چاہو روزہ رکھو اگر چاہو تو نہ رکھو

۲۵۲۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۲۵۲۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۵۲۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے

[illegible] قَالَ أَبُو بَكْرٍ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ
عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي
رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ

کہ میں ایک روزے دار شخص ہوں کیا میں سفر میں روزے رکھوں؟

٢٥٢٥. وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ
بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ
أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو
بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو
الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ
فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ
فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ
رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللَّهِ

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا [illegible] سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت [illegible] آپ نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے [illegible] جو اس پر عمل کرے [illegible] اور جو روزہ رکھنا پسند کرے [illegible] ذکر نہیں۔

٢٥٢٦. حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ
شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى
رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ رَوَاحَةَ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] سخت گرمی میں [illegible] گرمی کی شدت سے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی شخص بھی روزہ دار نہیں تھا۔

٢٥٢٧. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ
الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَ أَبُو [illegible]
[illegible] فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ [illegible]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] سفر میں [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم في [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم وعبد الله
ابن رواحة.

علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے ہم میں سے کوئی شخص بھی روزہ دار نہیں تھا۔

سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں مذاہب

[illegible]

مسلسل نفلی روزوں کا حکم

[illegible]

باب ۳۲۲ استحباب الفطر للحاج بعرفات يوم عرفة

حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنے کا استحباب

۲۵۲۱ - حدثنا [illegible]

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس کچھ لوگوں نے بحث کی کہ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہے

الحارث أن ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فأرسلت إليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشربه.

ہیں؛ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اس وقت آپ میدان عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے، آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

٢٥٢٩ - حدثنا إسحق بن إبراهيم وابن أبي عمر عن سفيان عن أبي النضر بهذا الإسناد ولم يذكر وهو واقف على بعيره وقال عن عمير مولى أم الفضل.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس میں اونٹ پر کھڑے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٥٣٠ - وحدثني زهير بن حرب حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن سالم أبي النضر بهذا الإسناد نحو حديث ابن عيينة وقال عن عمير مولى أم الفضل.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٥٣١ - وحدثني هارون بن سعيد الأيلي حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو أن أبا النضر حدثه أن عميرا مولى ابن عباس حدثه أنه سمع أم الفضل رضي الله تعالى عنها تقول شك ناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في صيام يوم عرفة ونحن بها مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرسلت إليه بقعب فيه لبن وهو بعرفة فشربه.

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کو عرفات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے میں شک ہوا، حضرت ام الفضل کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ام الفضل کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اس وقت آپ میدان عرفات میں تھے، آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

٢٥٣٢ - وحدثني هارون بن سعيد الأيلي حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو عن بكير بن الأشج عن كريب مولى ابن عباس عن ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت إن الناس شكوا في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فأرسلت إليه ميمونة بحلاب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں کو عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے میں شک ہوا، حضرت میمونہ نے دودھ کا ایک لوٹا آپ کی خدمت میں بھیجا درآں حالیکہ آپ میدان عرفات میں کھڑے ہوئے تھے آپ نے اس میں سے دودھ پیا اور اس واقعہ کو سب لوگ دیکھ رہے تھے

[illegible]

یوم عرفہ کے روزے میں مذاہب

[illegible] اور اس لیے بھی کہ روزہ رکھنے سے ضعف لاحق ہو گا [illegible] روزے کی جو فضیلت بتائی گئی ہے [illegible] غیر حاجیوں پر محمول ہے۔

علامہ نووی نے اس حدیث کے یہ فوائد ذکر کیے ہیں: • سواری کی حالت میں میدان عرفات میں وقوف۔

• [illegible]

• [illegible]

باب صوم يوم عاشوراء

٢٥٣٣ - حدثنا [illegible]

[illegible]

٢٥٣٤ - وحدثنا [illegible]

[illegible] تركه [illegible]

٢٥٣٥ - وحدثني [illegible] حدثنا سفيان عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي [illegible]

عاشورہ کے دن روزہ رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت [illegible] رکھتے تھے۔ جب آپ نے مدینہ منورہ ہجرت کی تو آپ [illegible] کا حکم دیا، اور جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے جس کے [illegible] چھوڑ دیا اور فرمایا جو چاہے اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا اب جبکہ اسلام آگیا تو [illegible]

[illegible]

وانتہی [illegible]

[illegible] ومن شاء ترکہ

٢٥٣٢ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ [illegible] قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] صِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا [illegible] كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

[illegible]

٢٥٣٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ [illegible] رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ [illegible]

٢٥٣٤ حَدَّثَنَا [illegible] وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا [illegible] يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ [illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ [illegible] اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس کا روزہ [illegible]

٢٥٣٥ وَحَدَّثَنَاهُ [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

٢٥٤٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عاشورہ کا تذکرہ کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے، جس کو اس دن روزہ رکھنا پسند ہو وہ روزہ رکھے اور جس کو ناپسند ہو وہ نہ رکھے۔

٢٥٤١ - وَحَدَّثَنَا [illegible] أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ [illegible] صِيَامَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے بارے میں فرمایا اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے [illegible] اور جس کو اس دن روزہ چھوڑنا پسند ہو وہ [illegible] ہوتا تو اس دن کا روزہ رکھتے ورنہ [illegible]۔

٢٥٤٢ - وَحَدَّثَنِي [illegible] بْنُ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٥٤٣ - حَدَّثَنَا [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے [illegible]

[illegible]
حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
[illegible]
[illegible]
يَصُوْمُهٗ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ
وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ۔

[illegible] رکھتے تھے، جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہتا ہے تو رکھے اور نہیں رکھنا چاہتا تو نہ رکھے۔

۲۵۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ
كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ
[illegible]
[illegible] زَيْدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَبْلَ أَنْ
[illegible]
تَرَكَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهٗ۔

[illegible] بن قیس حضرت عبد اللہ کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ صبح کا ناشتا کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا: اے ابو [illegible] کا دن نہیں ہے؟ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کیا تم یوم عاشورہ کی حقیقت جانتے ہو؟ اشعث نے کہا وہ کیا ہے؟ حضرت عبد اللہ نے فرمایا فرضیت ماہِ رمضان سے پہلے [illegible] تھے اور جب ماہِ رمضان فرض ہوا تو آپ نے عاشورہ کا روزہ ترک کر دیا۔

۲۵۴۵ - وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ
[illegible]
[illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

۲۵۴۶ - وَحَدَّثَنَا [illegible] بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ
[illegible]
[illegible]

قیس بن سکن بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس عاشورہ کے دن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ کھانا کھا رہے تھے انھوں نے فرمایا اے ابو محمد! قریب آؤ اور کھانا کھاؤ۔ [illegible]

[illegible] وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

إِنَّ الْيَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ [illegible]

[illegible]

۲۵۷۸ حَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

۲۵۷۹ حَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

۲۵۸۰ حَدَّثَنِي [illegible]

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت [illegible] کے پاس [illegible] انہوں نے کہا [illegible] ابو عبد الرحمان! آج تو عاشورہ کا دن ہے، حضرت ابن مسعود نے فرمایا فرضیت رمضان سے پہلے اس دن [illegible] اور جب رمضان [illegible] گیا اگر تمہارا روزہ نہیں ہے تو کھا لو۔

[illegible]

اہتمام کیا۔

[illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے متعلق [illegible] پسند کرتے [illegible]

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۲۵۵۱ وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

۲۵۵۲ وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

زہری نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے بارے میں فرمایا: میں روزے سے ہوں، جو روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور حدیث کا باقی حصہ نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] کا حکم دیا۔

۲۵۵۳ وَحَدَّثَنَا [illegible] نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ [illegible] ذٰلِكَ

[illegible]

۲۵۵۴ وَحَدَّثَنِي [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ [illegible] لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

[illegible]

مُوسَى وَقَوْمَهُ هَذَا [illegible]

[illegible]

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ [illegible]

[illegible]

یہ ایک عظیم دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

[illegible]

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی وجہ سے شکر ادا کرنے کا

[illegible]

نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا

[illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

[illegible]

عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور اسے عید

قرار دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible]

وَحَدَّثَنَا [illegible] قَالَ

[illegible]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر

[illegible]

دن کو عید قرار دیتے تھے، اپنی عورتوں کو زیورات پہنا

[illegible]

نے فرمایا تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

[illegible]

٢٥٥٨ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ [illegible]
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ [illegible]
[illegible] رَمَضَانَ

٢٥٥٩ - وَحَدَّثَنِيْ [illegible]

٢٥٦٠ - حَدَّثَنَا [illegible]
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ [illegible]
فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَالَ نَعَمْ

٢٥٦١ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ [illegible]
[illegible] رَضِيَ اللهُ [illegible] وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ [illegible]

[illegible] کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انھوں نے فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ [illegible] کے سوا کسی اور پورے مہینے [illegible]

[illegible]

[illegible] بن اعرج بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت [illegible]
[illegible] کے بعد گنتے رہو اور نویں تاریخ کی صبح روزے [illegible] سے [illegible]

[illegible] ہے کہ حضرت ابن عباس [illegible]
پوچھا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

بعض حدیث صحیح مسلم [illegible]

٢٥٦٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس روزے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا اس دن کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں [illegible] پا گئے۔

٢٥٦٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] ابوبکر کی روایت میں ہے آپ نے عاشورہ کا روزہ [illegible]

٢٥٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک [illegible] پورا کرے۔

[illegible]

٢٥٦٥ وَحَدَّثَنَا [illegible]

٢٥٦٦ وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان [illegible] کی صبح، انصار کے ان گاؤوں میں جو مدینہ کے قرب وجوار میں تھے یہ کہلا بھیجا کہ جس نے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح کچھ کھا پی لیا ہو وہ بقیہ دن نہ کھائے، اس کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے، ہم مسجد چلے جاتے اور بچوں کے لیے روئی کی گڑیاں بناتے، جب ان میں سے کوئی (کھانے کے [illegible]

خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عاشورہ کے روزے [illegible]

عاشورہ کے روزے کا حکم

[illegible] عاشورہ کا روزہ [illegible] رمضان سے پہلے [illegible] مستحب [illegible] اس وقت یہ واجب تھا [illegible] مستحب [illegible] آپ نے روزے کا حکم دیا [illegible] تو آپ نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے [illegible] کو ترک کرنے کا اختیار نہیں تھا [illegible] وجوب کی علامت ہے [illegible]

[illegible] ہے اس لیے امام اعظم کا فرمانا ہی صحیح ہے۔

[illegible] موافقت نہیں کی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] صوم يومي العيدين

عید کے دن روزہ رکھنے کی حرمت

[illegible]

[illegible] تھا، آپ آئے، نماز پڑھی، پھر فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا ان دو دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

[illegible]

تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

کھاتے ہو۔

٢٥٦٨. وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم اضحیٰ اور یوم فطر دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

٢٥٦٩. وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ.

قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے اچھی معلوم ہوئی میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی بات منسوب کر سکتا ہوں جو آپ سے نہ سنی ہو؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: دو دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے یوم اضحیٰ میں اور رمضان کی عید الفطر میں۔

٢٥٧٠. وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے عید الفطر اور یوم نحر۔

٢٥٧١. وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ.

حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی اور وہ دن عید اضحیٰ یا عید فطر کو پڑ گیا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۵۰۲ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

عید کے دن روزہ رکھنے میں مذاہب اور مسائل

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنا حرام ہے [illegible] روزہ ہو، کفارہ کا ہو یا نذر کا۔ اگر کسی شخص نے بالخصوص عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روزے کی نیت کی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک نذر منعقد ہو جائے گی [illegible]

[illegible]

[illegible] امام اعظم کے نزدیک [illegible]۔

باب ۳۲۵ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَبَيَانِ أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

۲۵۰۳ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] پینے کے [illegible]۔

۲۵۰۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى.

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے اور [illegible] ذکر اللہ کے [illegible]۔

۲۵۰۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ [illegible]

حضرت کعب بن مالک [illegible]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک اور اوس بن حدثان کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور ایام منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

۲۵۷۶ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَيَا۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں تم دونوں جا کر اعلان کرو۔

ایام تشریق کے روزوں میں مذاہب

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایام تشریق کے روزے مطلقاً جائز نہیں ہیں اور ائمہ ثلاثہ کا ایک قول یہ ہے کہ تمتع کرنے والے کو جب ہدی نہ ملے تو وہ ان ایام میں روزے رکھ سکتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال اس حدیث سے ہے۔ مثلاً صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایام تشریق میں کسی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوا اس تمتع کرنے والے کے جس کو ہدی نہ مل سکی۔ امام اعظم ابو حنیفہ کی طرف سے جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عموم صراحت کے ساتھ بغیر کسی استثناء کے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے لہذا یہی مقدم ہے۔

بَابُ ۳۲۶ كَرَاهَةِ إِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتَهُ

بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت

۲۵۷۷ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ

محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا درآں حالیکہ وہ طواف کر رہے تھے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس گھر کے رب کی۔

۲۵۷۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

ایک اور سند سے بھی حضرت جابر سے ایسی

حدثنا ... أخبرنا ابن جريج أخبرني عبد الحميد بن جبير بن شيبة أنه أخبره محمد بن عباد بن جعفر بهذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم.

روایت ہے۔

۲۵۷۹ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا حفص وأبو معاوية عن الأعمش ح وحدثنا يحيى بن يحيى واللفظ له أخبرنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصم أحدكم يوم الجمعة إلا أن يصوم قبله أو يصوم بعده.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے، ہاں مگر یہ کہ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن کا روزہ اس کے ساتھ رکھے۔

۲۵۸۰ - وحدثني أبو كريب حدثنا حسين يعني الجعفي عن زائدة عن هشام عن ابن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام إلا أن يكون في صوم يصومه أحدكم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ مخصوص نہ کرو اور دنوں میں سے صرف جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص نہ کرو، ہاں اگر کوئی شخص کسی تاریخ کا روزہ رکھتا ہو اور اس دن جمعہ آ جائے ...

جمعہ کے روزے سے ممانعت کی حکمت

جمعہ کے دن روزہ سے منع کرنے کی متعدد وجوہات ہیں، ایک وجہ یہ ہے کہ جس طرح یہود نے ہفتہ کے دن کی ضرورت سے زیادہ تعظیم کی ... مسلمان بھی جمعہ کی تعظیم میں ... دوسرے اعمال سے غافل ہو جائیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز ... روزہ کی وجہ سے ان اعمال میں ضعف لاحق ہوگا ... زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جمعہ کا دن ... عید کا دن ہے ... روزہ نہ رکھو، مگر یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو (حاکم)۔

جمعہ کے روزے میں مذاہب

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: خصوصیت سے جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، البتہ جو شخص مہینہ کا ... درمیانی اور آخری روزہ رکھتا ہو ...

اور نفل سے وہ دن جمعہ کا ہو بلا کراہت روزہ رکھنا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible] جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے البتہ وہ شخص مکروہ نہیں جس کی عادت اس دن روزہ رکھنے کی ہو [illegible] امام مالک نے مؤطا میں تصریح کی ہے کہ جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے [illegible] بعض مالکی علماء [illegible] کو مکروہ قرار دیا ہے۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک [illegible] اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعہ کے دن کی تخصیص مکروہ ہے [illegible] امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ حدیث ہے [illegible] کہتے ہیں کہ حضرت [illegible] مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] ہر مہینہ کے [illegible] کے تھے [illegible] بہت کم روزہ چھوڑتے تھے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث [illegible] کی دلیل ہے۔[4]

بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کے منسوخ ہونے کا بیان

٢٥٨١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ [illegible] قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ [illegible] الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible]

٢٥٨٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ [illegible] فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ [illegible]

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] رمضان کا روزہ [illegible] یہ آیت نازل ہوئی [illegible] جو شخص اس مہینہ کو پائے وہ ضرور روزہ [illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم [illegible]

۳۔ علامہ ابو عبد اللہ وشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۲۵۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

۴۔ علامہ [illegible] عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری [illegible] ۱۳۴۸ھ۔

وَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

دائمی مرض اور سخت بڑھاپے کی بنا پر روزہ کا فدیہ

جمہور علماء کے نزدیک آیت مبارکہ الذین یطیقونہ میں [illegible]

[illegible]

بَابُ ٣٢٨ جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِيءْ رَمَضَانُ آخَرُ لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

سفر یا مرض وغیرہ کی بنا پر روزہ قضا کرنے کی تفصیل

٢٥٨٣ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[illegible] کی خدمت میں مشغول رہتی تھی۔

٢٥٨٤ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے [illegible] سے مشغول رہتی تھی۔

٢٥٨٥ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے [illegible] راوی کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عائشہ کی یہ تاخیر [illegible]

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى يَقُولُهُ.

اللہ علیہ وسلم کے پاس خاطر کی وجہ سے ہوتی تھی۔

۲۵۸۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ کی وجہ سے قضا میں تاخیر ہوتی تھی۔

۲۵۸۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں روزے چھوڑتی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعبان آنے تک قضا نہیں کر سکتی تھی۔

قضا علی الفور واجب نہیں — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا علی الفور واجب نہیں ہوتی ورنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اتنی مدت تک قضا کو ترک کرنا ایک عذر پر مبنی تھا اور وہ یہ کہ کسی بھی وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہو سکتا تھا، شعبان میں چونکہ آپ کثرت سے روزے رکھتے تھے اس لیے حضرت عائشہ بھی شعبان میں روزے قضا کرتی تھیں۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب خاوند موجود ہو تو عورت اس کی اجازت کے بغیر نفل روزے نہ رکھے۔

بَابُ ۳۲۹ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ
میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم

۲۵۸۸۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر کچھ روزے ہوں اور اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

۲۵۸۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [illegible] عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ [illegible] رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا [illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] کے روزے واجب ہیں آپ نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ اگر اس [illegible] اس عورت نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے جانے کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۵۹۰۔ وَحَدَّثَنِي [illegible] فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا [illegible] عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى [illegible] قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [illegible] حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ [illegible] مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ [illegible] رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی [illegible] اس کی طرف سے ادا کر دوں؟ آپ نے فرمایا اگر تمہاری [illegible] اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کیے [illegible]

۲۵۹۱۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ [illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ [illegible]

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے۔

٢٥٩٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ [illegible]

[illegible]

[illegible] أُمُّ كُلْثُومٍ [illegible] عَنْهَا قَالَ [illegible]

[illegible]

٢٥٩٣ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

٢٥٩٤ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا [illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آئی اور اس نے عرض کیا [illegible]

[illegible] ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں [illegible]

[illegible]

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن بریدہ کی اپنے والد سے حسب سابق روایت ہے [illegible] کے روزے مذکور ہیں۔

۲۵۹۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ.

ایک اور سند سے بھی حضرت عبداللہ بن بریدہ کی [illegible] حسب سابق روایت [illegible] ہے کہ ایک عورت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] ہوئی اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۵۹۶ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

اسی سند سے سفیان کی روایت میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۵۹۷ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ.

ایک اور سند سے سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اس کے بعد حسب سابق ہے اور ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

میت کی طرف سے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ

[illegible] متوفی ۲۴۱ھ [illegible] اگر کسی شخص نے روزوں کی نذر مانی اور نذر [illegible] کا فدیہ دے دیا۔

امام مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ [illegible] اپنے مال سے [illegible] کا [illegible]

امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ کا مسلک یہ ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے [illegible] اور جو شخص [illegible]

[illegible]

[illegible] مکتبہ [illegible] بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ نووی کی بحث

[illegible]

علامہ نووی کی بحث کے جوابات

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] حدیث [illegible] جواں [illegible]
امام مالک روایت کرتے ہیں:

عن عبداللہ بن عمر یقول لا یصوم احد عن احد [illegible] عن احد[1]

[illegible] کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے [illegible] کوئی شخص کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔

ابن الترکمانی لکھتے ہیں کہ امام نسائی نے سنن [illegible] بیان کیا ہے

عن ابن عباس قال لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد ولکن یطعم عنہ مکان کل یوم مد من حنطۃ[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] کی طرف سے روزہ رکھے لیکن اس کی طرف سے ہر [illegible]

[illegible] ہیں:

ھذا سند صحیح علی شرط الشیخین [illegible]

یہ سند امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح [illegible] کے مطابق صحیح راوی ہیں۔

اور امام عبدالرزاق روایت کرتے ہیں:

عن ابن عمر قال لا یصلین احد عن احد ولا یصومن احد عن احد ولکن ان کنت فاعلا تصدقت عنہ او اھدیت[4]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کوئی [illegible] نمازوں یا روزوں کا فدیہ میت کے (ایصال ثواب کے) لیے صدقہ یا ہدیہ کر دو۔

ان احادیث صحیحہ میں میت کی طرف سے روزہ رکھنے [illegible] دیا گیا ہے وہ ان احادیث سے منسوخ ہیں کیونکہ [illegible] نے اس پر عمل نہیں کیا[5] دوسری وجہ یہ ہے کہ باب مذکور کی [illegible]

---

[1] امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ، المؤطا ص ۲۴۵، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور، الطبعۃ الثانیہ
[2] امام عبدالرحمن نسائی متوفی ۳۰۳ھ سنن نسائی، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی۔
[3] [illegible] ص ۴۵۲ [illegible] ملتان۔
[4] [illegible] بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۹۰ھ
[5] حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف متوفی [illegible] ص ۴۶۳ [illegible]

[illegible]

[illegible] جائے۔

میت کی طرف سے قضاء نہ کرنے میں امام شافعی کی تحقیق

امام شافعی کا قول قدیم وہی ہے جس کو علامہ نووی نے نقل کر کے [illegible]

[illegible] ہے کہ میت کی طرف سے روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عبادت کا بدل [illegible]

[illegible] قضاء [illegible] نماز نہیں پڑھتی [illegible] نماز [illegible] روزہ [illegible] روایت [illegible]

اس حدیث سے [illegible] کا قرض [illegible] اللہ تعالیٰ کا قرض [illegible] شخص [illegible] مستحب [illegible]

بَابُ نَدْبِ الصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَلَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ أَوْ شُوتِمَ أَوْ قُوتِلَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي صَائِمٌ وَأَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهِ

روزہ دار کو جب کھانے کیلئے بلایا جائے یا اُسے کوئی گالی دے تو اس کا "میں روزہ دار ہوں" کہنا مستحب ہے

۲۵۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رِوَايَةً وَقَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

سے علامہ محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ [illegible] مطبوعہ [illegible] بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۹۳ھ

۲۵۹۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں [illegible] تو وہ بیہودہ گوئی اور جہالت کی باتوں سے [illegible] اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

ف: اگر نفلی روزہ ہو اور دعوت کرنے والے پر روزہ دار کا نہ کھانا ناگوار اور شاق گزرے تو [illegible] کھول کر دعوت قبول کرنا مستحب ہے اور اگر نفلی [illegible] روزہ نہ توڑے [illegible] معلوم ہوا [illegible] نفلی عبادت کا اظہار کرنا جائز ہے [illegible] مستحب [illegible] [illegible] روزہ [illegible] لڑائی جھگڑا [illegible] ل کو سہے۔

بَابٌ ۲۳۱ فَضْلِ الصِّيَامِ

روزے کی فضیلت

۲۶۰۰- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم [illegible] سوا روزے کے [illegible] میں اس کی جزا میں دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

۲۶۰۱- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

[illegible]

۲۶۰۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ [illegible] إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ [illegible]

۲۶۰۳- وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] گا، اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی شخص کا [illegible] تو کہے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں! اس [illegible] ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزے سے خوش ہوگا۔

[illegible] بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لاریب روزہ میرے [illegible] سے اپنے کھانے اور اپنی شہوت سے دست بردار ہوتا [illegible] کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔

[illegible]

٢٦٠٤ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

٢٦٠٥ - وَحَدَّثَنِيهِ [illegible]

[illegible]

٢٦٠٦ - حَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى [illegible]

[illegible] يَدْخُلُونَ فِيهِ [illegible]

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ [illegible]
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جب وہ روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے [illegible] زیادہ خوشبودار ہے۔

[illegible] اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا تو وہ خوش ہوگا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک [illegible] دن اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے [illegible] گا کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ پھر روزہ دار داخل ہوں گے اور جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر اس دروازے سے [illegible]

فرمانِ باری "روزہ میرے لیے ہے" کی وجوہات

[illegible]

بیان کی ہیں: ایک وجہ یہ ہے کہ روزے میں ریاکاری نہیں ہوتی کیونکہ یہ عبادت مخفی ہے [illegible] بخلاف باقی عبادات کے کیونکہ زکوٰۃ، نماز یا افعال حج ادا کرتے ہوئے لوگ ان عبادات کو دیکھ لیتے ہیں [illegible] روزے میں کوئی ایسا عمل نہیں جسے ادا کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں کو روزے کا علم ہو جائے [illegible] کے کسی کو اس کے روزے کا علم نہیں ہوتا اس لیے فرمایا روزہ بالخصوص میرے لیے ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ باقی عبادات کا اجر فرشتے لکھ لیتے ہیں اور روزے کو نہیں لکھتے اس لیے روزہ میرے لیے ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے سے بندہ کو دنیا کا کوئی [illegible] نہیں [illegible] اس لیے روزہ میرے لیے ہے [illegible] سبب [illegible] اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور روزہ میں جب بندہ [illegible] کچھ حصہ میں [illegible] ہے تو وہ ایک گونہ صفت خداوندی کا مظہر ہو جاتا ہے اس لیے فرمایا روزہ میرے لیے ہے۔ [illegible] باطل خداؤں کی عبادت قیام، رکوع، سجود، طواف [illegible] کی گئی لیکن [illegible] کبھی روزہ نہیں رکھا گیا، اس لیے اسلام کی تمام عبادات میں فقط روزہ ہی عبادت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے [illegible] ہے اس لیے فرمایا روزہ بالخصوص میرے لیے ہے۔ چھٹی وجہ یہ ہے کہ روزے کا ثواب اللہ تعالیٰ خود [illegible] کا ہے فرمایا روزہ میرے لیے ہے [illegible] یہ ہے کہ روزے کی جزا اللہ تعالیٰ خود ہو گا [illegible] اس لیے فرمایا روزہ بالخصوص میرے لیے ہے [illegible] وجہ یہ ہے کہ روزہ باقی عبادات [illegible]

[illegible]

رو[illegible] کرنے پر [illegible] قیامت کے دن سب [illegible] ہو جائے گا [illegible] کے حقوق [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] روزے کا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] روزہ میرے لیے ہے [illegible]

روزہ دار کے منہ کی بُو کے فضائل اور مسائل اس باب کی ایک حدیث یہ ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

[illegible] نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ فرشتوں [illegible] قیامت میں جزا دے گا حتیٰ کہ اس کے منہ کی بو [illegible] سے زیادہ خوشبو دار ہوگی جیسا کہ شہیدوں [illegible] زخم [illegible] اس کی خوشبو مشک کی [illegible] دوسری وجہ یہ ہے کہ جس طرح انسانوں کے نزدیک مشک کی خوشبو پسندیدہ ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ [illegible] مشک کی خوشبو استعمال کرنے سے فرشتے جس قدر خوش ہوتے ہیں روزہ دار کے منہ کی بو سے [illegible] بہت زیادہ خوش ہوں گے۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ فرشتوں کو خوشبو سے [illegible] مشک سے [illegible] روزہ دار کے منہ سے حاصل ہوتی ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ چونکہ روزہ دار کے منہ کی بو [illegible] اس قدر محبوب و مرغوب [illegible] کی فضیلت ہے اس لیے روزہ دار کو مسواک کر کے اس بو کو زائل نہیں کرنا چاہیے اور امام شافعی کا مسلک [illegible] احناف یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں [illegible] رمضان آیا [illegible] بو کو باقی رکھنے کے سبب [illegible] مسواک کو ترک کرنا افضل ہوتا تو آپ رمضان میں مسواک [illegible] صحابہ کرام [illegible] لیکن کسی [illegible] نہیں ہے کہ آپ رمضان میں مسواک کو ترک فرماتے تھے [illegible] حدیث سے [illegible] کے مسواک کرنے [illegible] ثابت منقول ہے اس لیے [illegible] میں احادیث موجود ہیں [illegible] کا حکم [illegible] خون کو [illegible] باقی رکھنے [illegible] کے منہ کی بو کو زائل [illegible] نہیں کرنی چاہیے۔

فرمان رسالت "روزہ ڈھال ہے" کی تشریح

حدیث نمبر ۲۶۰۲ میں ہے [illegible] [illegible] کوئی گالی دے [illegible] تو وہ روزے [illegible] [illegible] دوسری [illegible] روزہ [illegible] [illegible] روزہ ڈھال ہے۔

<table>
<tr>
<td>

باب ۲۳۲ فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ

۲۶۰۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [illegible]
[illegible]

</td>
<td>

جو شخص راہ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزے کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible] کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

</td>
</tr>
</table>

أبي صالح عن النعمان بن أبي عياش عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يصوم يوما في سبيل الله إلا باعد الله بذلك اليوم وجهه عن النار سبعين خريفا.

... اس دن کے بدلے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر سال کی مسافت تک دور رکھے گا۔

٢٦٠٨ - وحَدَّثَنَاهُ قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز يعني الدراوردي عن سهيل بهذا الإسناد.

یہ حدیث دوسری سند سے بھی آتی ہے۔

٢٦٠٩ - وحَدَّثَنِي إسحاق بن منصور وعبد الرحمن بن بشر العبدي قالا حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج عن يحيى بن سعيد وسهيل بن أبي صالح أنهما سمعا النعمان بن أبي عياش الزرقي يحدث عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صام يوما في سبيل الله باعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس کی مسافت تک آگ سے دور کرے گا۔

ف: [illegible]

باب ۳۳۲ جواز صوم النافلة بنية من النهار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلا من غير عذر والأولى إتمامه

زوال سے قبل نفل روزے کی نیت درست ہے اور بلا عذر نفل روزہ توڑ دینے کا جواز

٢٦١٠ - حَدَّثَنَا أبو كامل فضيل بن حسين ...

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ...

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ [illegible] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ [illegible] فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ [illegible] رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ [illegible] كُنْتُ أَصْبَحْتُ [illegible] مُجَاهِدًا بِهَذَا [illegible]

۲۷۱۱ - حَدَّثَنَا [illegible] فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

[illegible] اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، پھر ہمارے پاس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو میں نے عرض [illegible] آگئے اور میں نے اس میں سے کچھ آپ کے لیے چھپا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا وہ حیس ہے! آپ نے فرمایا اس کو لے آؤ! میں اس کو لے کر آئی آپ نے اسے کھا لیا پھر آپ نے [illegible] کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ مجاہد سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے مال سے صدقہ نکالے اب اس کی مرضی ہے، دے یا رہنے دے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے! آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ ہم نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا پھر میں روزے سے ہوں، پھر آپ دوسرے دن تشریف لائے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزے کے ساتھ کی تھی، پھر آپ نے وہ کھایا۔

ف [illegible]

نفل روزے کی قضاء میں مذاہب

[illegible]

اس مسئلہ میں اختلاف ہے، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک نفلی روزے کو توڑنا جائز ہے اور اس کی قضاء واجب نہیں ہے کیونکہ نفل شروع کرنے اور مکمل کرنے کا مسئلہ کو اختیار ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک نفلی روزے کو توڑنا جائز نہیں ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو اس کی قضاء واجب ہے، امام شافعی اور امام احمد کی دلیل یہ حدیث ہے کہ ان کے نزدیک بھی قضاء کرنا مستحب ہے۔[1]

امام ابوحنیفہ کے دلائل اور امام شافعی کے جوابات

امام ابوحنیفہ کا موقف یہ ہے کہ نفل شروع کرنے سے پہلے انسان کو اختیار ہے چاہے کرے یا نہ کرے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کا پورا کرنا لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عمل کو باطل کرنے سے منع فرمایا ہے اور نفلی عبادات کی رعایت نہ کرنے کی مذمت کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولا تبطلوا اعمالکم۔ (محمد: ۳۳)
اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

ورھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبنھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا۔ (حدید: ۲۷)

عیسائیوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا تھا، ہم نے ان پر یہ فرض نہیں کی تھی، انہوں نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے اس کو شروع کیا تھا، سو انہوں نے اس کی رعایت کرنے کا حق تھا۔

نفل شروع کرنے کے بعد اگر اس کی تکمیل نہیں کی تو وہ عمل باطل ہو جائے گا اور نفل کی رعایت نہیں ہوگی کیونکہ ان دلائل کی بناء پر اس کو قضاء کرنا ضروری ہے۔

صحیح مسلم میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزے کی قضاء نہیں کی تھی اور اگر بالفرض آپ نے قضاء نہیں کی تو یہ آپ کی خصوصیت تھی کیونکہ یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے ۔۔۔ اس حدیث سے نفلی روزہ کو توڑنے کی اجازت ثابت ہے لیکن دونوں امام اس کے مطلب اور سند میں ضعیف ہیں جبکہ ہمارے دلائل قرآن مجید کا حکم مقدم ہے۔ ہماری دلیل یہ حدیث ہے، امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

عن عائشۃ قالت کنت انا وحفصۃ صائمتین فعرض لنا طعام اشتھیناہ فاکلنا منہ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبدرتنی الیہ حفصۃ وکانت ابنۃ ابیھا فقالت یا رسول اللہ انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتھیناہ فاکلنا منہ قال ۔۔۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نفلی روزے سے تھیں، ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں رغبت تھی ہم نے اس سے کھا لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، حضرت حفصہ نے مجھ سے پہلے آپ سے عرض کیا اور حضرت حفصہ اپنے والد کی بیٹی تھیں، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم دونوں ۔۔۔

[1] علامہ یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۶۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

اقضیا یوما آخر مکانه [۱]

روزے سے تھیں ہمارے پاس کھانا آیا ہم نے کھانے کے لیے ہمارا جی چاہا ہم نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ آپ نے فرمایا تم دونوں اس روزے کے بدلے ایک روزہ رکھو!

یہ حدیث سنن ابی داؤد میں بھی ہے [۲]

بَابُ ٣٣٤ اَنَّ اَكْلَ النَّاسِي وَشُرْبَهُ وَجِمَاعَهُ لَا يُفْطِرُ

بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا

۲۶۱۲۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الْقُرْدُوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے میں بھول سے کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

روزے میں بھول کر کھانے پینے والے کے بارے میں مذاہب

اس حدیث میں اکثرین کے مذہب پر دلیل ہے کہ جو شخص روزے میں بھول کر کھا پی لے یا بھولے سے عمل زوجیت کر لے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا یہی مسلک ہے امام مالک کہتے ہیں کہ اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں ہے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ کھانے پینے میں کچھ نہیں، اور عمل زوجیت میں کفارہ ہے۔ یہ حضرات اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس پر گناہ اور مواخذہ نہیں ہے۔

بَابُ ٣٣٥ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرًا مِنْ صَوْمٍ

رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور استحباب

۲۶۱۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

[۱] امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۲۴، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

[۲] امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۳ مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ھ طبع ثانیہ

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ

٢٦٤ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٦٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ

٢٦٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا

٢٦٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی معین ماہ کے پورے روزے رکھے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور نہ کوئی ماہ ایسا گزرا کہ جس میں آپ نے بالکل روزے نہ رکھے ہوں حتیٰ کہ آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے کل روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا مجھے علم نہیں کہ رمضان کے سوا آپ نے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی ماہ ایسا چھوڑا کہ جس میں کچھ روزے نہ رکھے ہوں حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں سے متعلق دریافت کیا، حضرت عائشہ نے فرمایا آپ جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے اور جب آپ روزے نہ رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ روزے نہیں رکھیں گے اور حضرت عائشہ نے یہ بھی فرمایا جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی ماہ کے مکمل روزے رکھے ہوں۔

یہ ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت ہے۔

حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی

[illegible]

٧٦٦. وحدثنا [illegible]

[illegible]

٧٦٩. حدثنا [illegible]

[illegible]

ما داوم عليه صاحبه وان قل.

٧٧٠. حدثنا [illegible]

[illegible]

سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ روزے ہی رکھیں گے اور جب آپ افطار [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں رکھتے تھے اور آپ فرماتے تھے [illegible]

[illegible]

اکتا جاؤ۔ اور آپ مزید فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر دوام کیا جائے خواہ وہ مقدار میں کم ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال ما صام رسول الله صلی الله علیه وسلم شهرا کاملا قط غیر رمضان وکان یصوم اذا صام حتی یقول القائل لا والله لا یفطر ویفطر اذا افطر حتی یقول القائل لا والله لا یصوم۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے سوا کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے اور جب آپ روزے رکھتے تو کہنے والا کہتا بخدا اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو کہنے والا کہتا بخدا اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۶۲۱ - وحدثنا محمد بن بشار وابو بکر بن نافع عن محمد بن جعفر عن شعبة عن ابی بشر بهذا الاسناد وقال شهرا متتابعا منذ قدم المدینة۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۶۲۲ - وحدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا عبد الله بن نمیر ح وحدثنا ابن نمیر حدثنا ابی حدثنا عثمان بن حکیم الانصاری قال سألت سعید بن جبیر عن صوم رجب ونحن یومئذ فی رجب فقال سمعت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم۔

عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا اور اس وقت رجب ہی کا مہینہ تھا انھوں نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۶۲۳ - وحدثنیه علی بن حجر حدثنا علی بن مسهر ح وحدثنی ابراهیم بن موسی اخبرنا عیسی بن یونس کلاهما عن عثمان بن حکیم فی هذا الاسناد بمثله۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۶۲۴ - وحدثنی زهیر بن حرب وابن ابی خلف قالا حدثنا روح حدثنا حماد عن ثابت عن انس ح وحدثنی ابو بکر بن نافع واللفظ له حدثنا بهز حدثنا حماد حدثنا ثابت عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصوم حتی یقال قد صام قد صام

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ کہا جاتا کہ اب آپ روزے ہی رکھیں گے اور جب آپ افطار کرتے تو کہا جاتا کہ اب آپ افطار ہی کریں گے۔

وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ
أَفْطَرَ

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے علاوہ [illegible] میں روزے رکھنے مستحب ہیں [illegible] سال کے ہر دن [illegible] روزے رکھنے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھتے [illegible] روزے رکھتے جب روزے چھوڑتے تو [illegible] روزے چھوڑتے [illegible] مسلسل [illegible] [illegible] [illegible]

بَابُ ۳۳۶ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقَ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

صومِ دہر کی ممانعت اور صومِ داؤدی کی فضیلت

۲۷۲۵ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

[illegible]

٢٦٢٣۔ وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یزید
[illegible] ابوسلمہ کے پاس گئے اور ان کی خدمت میں
[illegible] روانہ کیا۔ ان کے دروازے کے پاس ایک
[illegible]

ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے یہ کافی
[illegible]

[illegible]

[illegible] قَالَ وَقَالَ لِي

[illegible]

كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۲۰ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا پھر بیس دن میں ایک قرآن مجید ختم کرو

[illegible]

حضرت ابن عمرو نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

تھی اور جب میں بوڑھا گیا تو میں نے سوچا کہ کاش میں

[illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس

روایت میں ہر ماہ تین روزے کے بعد ہے، ہر نیکی کا

[illegible]

مجید پڑھنے کے بارے میں کچھ نہیں ہے اور اس

[illegible]
وَلَمْ يَعْنِ [illegible] عَلَيْكَ حَقًّا وَ[illegible]
قَالَ [illegible] عَلَيْكَ حَقًّا

٢٦٢٨ - حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا
[illegible] عَنْ [illegible]
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ
عَنْ [illegible] قَالَ وَاَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ
[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ
قَالَ قُلْتُ اِنِّي اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَاْهُ فِي
[illegible] قَالَ قُلْتُ اِنِّي [illegible]
فَاقْرَاْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ.

٢٦٢٩ - وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ [illegible]
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ
[illegible] حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ [illegible]
ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ
[illegible]

٢٦٣٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
اَصُومُ وَاُصَلِّي اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا
[illegible]

حدیث میں یہ نہیں ہے کہ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے
لیکن اس میں یہ ہے کہ تمہارے بیٹے کا بھی تم پر حق ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان
[illegible]
قرآن مجید ایک ماہ میں ایک مرتبہ پڑھو۔ میں نے عرض کیا
مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا پھر
اس کو بیس راتوں میں پڑھو۔ میں نے عرض کیا: [illegible]
سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر
سات [illegible] میں پڑھو [illegible]
پڑھو۔

[illegible]
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
[illegible] شخص کی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
کہ میں (نفل) روزے (مسلسل) رکھتا [illegible] ہوں اور ساری
رات نماز پڑھتا ہوں۔ آپ نے کسی کو میرے پاس
بھیجا یا میں نے خود آپ سے ملاقات کی تو آپ نے
[illegible]
رکھتے ہو اور ساری رات قیام کرتے ہو ایسا نہ کیا کرو۔

وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور نیند بھی کرو، ہر دس دن کے بعد ایک روزہ رکھو تو تم کو اس سے نو روزوں کا اجر مل جائے گا۔ حضرت ابن عمرو نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں یا نبی اللہ، آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو۔ ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام کس طرح روزے رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ حضرت ابن عمرو نے کہا یا نبی اللہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے، اور عطاء کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ صوم دہر کا ذکر کیسے آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے، جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے۔

٢٦٢٣- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٦٢٤- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد اللہ! تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات کو قیام کرتے ہو، جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی، جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے (مقبول) روزے نہیں رکھے، ہر ماہ تین روزے رکھنا پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

[illegible]

۲۶۳۲ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

۲۶۳۳ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
[illegible]

۲۶۳۴ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]
يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۶۳۵ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔
[illegible]
اور دشمن کے مقابلہ سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ خود دگر ہو جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے
[illegible]
نے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جب تم ایسا
[illegible]
ہو جائے گا۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمہارے
نفس کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، رات کو قیام
کرو اور نیند کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت
[illegible]
جھٹے حصے میں [illegible]
رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

[illegible]
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ
تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے
حضرت داؤد (علیہ السلام) کے روزے ہیں اور وہ

[illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ [illegible] يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۲۶۳۹- وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ
حَظًّا [illegible]
[illegible] الدَّهْرِ [illegible] رَسُوْلَ اللّٰہِ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
اجر مل جائے گا۔ انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے روزے ہیں جو ایک دن روزہ رکھتے
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی دی ہوئی رخصت مان لی ہوتی ۔

صوم دہر میں مذاہب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

یہ قطعاً مکروہ تحریمی ہے۔

[illegible]

[illegible]

کی طرح فرمایا۔ ؎

[illegible]

[illegible]

ہے اس لیے حق وہی ہے جس کو اصحاب ابو حنیفہ نے کہا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

ہر مہینے میں تین روزے اور [illegible] پیر و جمعرات کے روزوں کا استحباب

۲۶۴۰۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ۔

[illegible]

۲۶۴۱۔ وَحَدَّثَنِي [illegible] قَالَ لَا قَالَ [illegible]

[illegible]

۲۶۴۲۔ وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

[illegible]

حماد بن زيد عن غيلان عن عبد الله بن معبد الزماني عن أبي قتادة رجل أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال كيف تصوم فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم من قوله فلما رأى عمر رضي الله عنه غضبه قال رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا نعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله فجعل عمر رضي الله عنه يردد هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال عمر يا رسول الله كيف بمن يصوم الدهر كله قال لا صام ولا أفطر أو قال لم يصم ولم يفطر قال كيف من يصوم يومين ويفطر يوما قال ويطيق ذلك أحد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يوما قال ذاك صوم داود عليه السلام قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين قال وددت أني طوقت ذلك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كل شهر ورمضان إلى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده وصيام يوم عاشوراء أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله

٢٦٢٣ - وحدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار واللفظ لابن المثنى قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن غيلان بن جرير سمع عبد الله بن معبد الزماني عن

[illegible] آپ کیسے روزے رکھتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب حضرت عمر نے آپ [illegible] [illegible] اسلام کو دین ماننے سے [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے سے راضی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے [illegible] [illegible] دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے اس [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] [illegible] یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے [illegible] ایک سال پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے روزوں کے بارے میں [illegible] حضرت عمر [illegible]

أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ
بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ
عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا
صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ
وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ وَ
سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ
لَيْتَ أَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ
صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي
دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ
يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ
بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ
قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ
السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ
الْمَاضِيَةَ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ
شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ
وَالْخَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لِمَا
نُرَاهُ وَهْمًا

کہا: ہم [illegible] رب مان کر [illegible]
دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] بیعت پر [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] میں سوال کیا گیا آپ نے [illegible]
[illegible] روزہ [illegible] حضرت [illegible]
آپ سے دو دن روزہ اور ایک دن افطار کے بارے
میں سوال کیا گیا آپ نے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کے
بارے میں سوال کیا گیا آپ نے [illegible]
[illegible] اس کی طاقت [illegible] حضرت [illegible]
ہیں [illegible] ایک دن روزہ [illegible]
کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے [illegible]
بھائی [illegible] داؤد علیہ السلام کے روزے [illegible]
ابو قتادہ کہتے ہیں [illegible]
[illegible] میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا [illegible]
[illegible] دن مجھے مبعوث کیا گیا [illegible]
[illegible] حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں [illegible]
[illegible] تین روزے اور ایک رمضان [illegible]
رمضان [illegible] روزے رکھنے سے [illegible]
جاتا ہے حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ آپ سے یوم عرفہ
[illegible] کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا [illegible]
[illegible] سال اور [illegible]
[illegible] حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں [illegible]
[illegible] سوال [illegible]
اس سے گذشتہ [illegible]
مسلم کہتے ہیں کہ [illegible] اور جمعرات [illegible]
سوال [illegible] ہم نے جمعرات کے ذکر [illegible]
ہمارے [illegible]

٢٦٤٤ - وحدثناه عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي ح وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا شبابة ح وحدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا النضر بن شميل كلهم عن شعبة في [illegible]

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٦٤٥ - وحدثني أحمد بن سعيد الدارمي [illegible] [illegible] بن جرير في هذا الإسناد [illegible] [illegible] كر الخميس.

ایک دیگر سند سے ایسی ہی روایت ہے۔ البتہ اس میں پیر کا ذکر کیا ہے جمعرات کا نہیں۔

٢٦٤٦ - وحدثني زهير بن حرب [illegible] ميمون عن غيلان عن عبد الله بن معبد الزماني عن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه أنزل علي.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا، اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیر اور جمعرات کے روزے

[illegible]

یوم میلاد النبی کی خوشی

[illegible]

محافل میلاد کی شرعی حیثیت

[illegible]

بزرگان دین کا معمول ہے۔

[illegible]

[illegible] آدمی مسلط کی گئی تھی [illegible] [illegible] دیر عموی تسلسل دے دی گئی ہے [illegible]
[illegible] اور دیگر [illegible]
[illegible] آوازوں میں کھونٹی چھوٹی [illegible]
[illegible] بلند آواز سے لاؤڈ سپیکر پر بھی [illegible]
[illegible] خرافات [illegible] حرکات [illegible] مسلمان
[illegible] عید الفطر و عید [illegible]
[illegible] بدل کر عید گاہ [illegible]
[illegible] کی نماز سنت مؤکدہ ہے [illegible] کسی سنت [illegible]
[illegible]

[illegible] بازار [illegible] دروازوں [illegible]
[illegible] حلوس [illegible] مساجد [illegible]
[illegible] مسجد [illegible]
[illegible]

[illegible]

پر [illegible] کرنا چاہئے۔

اسی طرح جن محافل میں [illegible]

وہ بھی ناجائز ہیں۔ علامہ شامی لکھتے ہیں:

[illegible]

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز اور استحسان پر دلائل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے روزے کو مستحسن قرار دیا۔

[illegible]

حدیث عاشورہ کی روشنی میں جائز اور مستحسن ہے۔

[illegible]

تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

[illegible]

کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوتی لیکن یہ ابو طالب کی خصوصیت ہے [illegible]
ساتھ اور جن کفار کے بارے میں نص وارد ہوئی خاص ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی بیہقی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے [illegible]

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

[illegible]
مجھے بشارت دی [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے فضل وکرم سے جنت [illegible]

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لہ [illegible] البخاری [illegible] ابو سعید [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] وقت [illegible] [illegible] ولادت کی بشارت [illegible] [illegible] خدمت [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جزا دی گئی تو آپ کی امت کے اس مسلمان اور موحد [illegible]

[illegible] حضرت عباس [illegible] خواب [illegible] [illegible] کر کے اور اس [illegible] اعتبار کر کے [illegible]

[illegible] کی حدیث سے [illegible] نہیں [illegible] نہیں اٹھتا۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی [illegible] کے مذہب [illegible]

بعد لکھتے ہیں:

اس حدیث میں [illegible] مستند کرنے [illegible] والوں کے لیے دلیل [illegible] مجید نازل [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] خوشی [illegible] [illegible] کی پیروی سے محروم نہ ہو گے[3]

[1] [illegible]

[2] شیخ [illegible]

[3] شیخ عبد الحق [illegible]

[illegible]

علامہ سیوطی کے دلائل

[illegible]

اصل یہ حدیث ہے

[illegible]

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا حالانکہ یہ حدیث ہے [illegible]
کہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کی ولادت کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کر دیا تھا اور عقیقہ دوبارہ [illegible]
بس یہ محمول کیا جائے گا کہ آپ نے اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے [illegible]
لہٰذا ہمارے لیے بھی یہ مستحب ہے کہ ہم آپ کی ولادت کے ذکر کے لیے مجالس منعقد کریں، کھانا کھلائیں [illegible]
کریں اور خوشی و مسرت کا اظہار کریں۔[1]

علامہ ابن الحاج کے دلائل

علامہ ابن الحاج [illegible] نے اس بات پر [illegible] کیا ہے کہ [illegible] ہیں اور [illegible]
فرمایا کہ [illegible] ربیع الاول [illegible] میں [illegible] بھی [illegible]
مبارک ماہ کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ جس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر [illegible] کی ولادت سے [illegible]
احسان فرمایا اس ماہ میں تو یہ واجب تھا کہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ عبادات کی جاتیں [illegible]
پر اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں ہمیں یہ نعمت عظمیٰ عطا کی [illegible]
اللہ علیہ وسلم نے اس مہینے میں باقی مہینوں کی بہ نسبت زیادہ عبادت نہیں کی [illegible] کا سبب [illegible]
اپنی امت پر بہت زیادہ رحمت اور شفقت ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] عمل کو ترک فرما دیتے تھے کہ کہیں وہ امت پر فرض نہ ہو جائے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف [illegible] پر [illegible]
اللہ علیہ وسلم [illegible] اس ماہ کی فضیلت [illegible] کی طرف [illegible] آپ سے [illegible]
کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا [illegible] اس مہینہ کی [illegible]
[illegible] آپ کی ولادت ہوئی اس لیے مناسب یہ ہے [illegible] جس [illegible]
شان ہے اور اس [illegible] نسبت [illegible] مہینوں [illegible]
ہے اور اس فضیلت کے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں [illegible]
[illegible] مجھے [illegible] نہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
[illegible] فضیلت [illegible]
[illegible] عبادت کی جائے [illegible] کسی وقت [illegible] فضیلت [illegible]
[illegible] غور کرنا چاہیے کہ اس مہینہ میں اور پیر کے دن میں کس وجہ سے فضیلت ہے [illegible] نہیں ہے کہ [illegible]
[illegible] دن روزے کی اس وجہ سے فضیلت ہے [illegible] اس سبب سے [illegible]
[illegible] مہینہ [illegible] کی نہایت تعظیم و تکریم کی جائے [illegible] تعالیٰ [illegible]

---

[1] علامہ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ، حسن المقصد فی عمل المولد، ص ۴۲، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی اسی میں ہے کہ فضیلت والے ایام میں نیکی کے کام اور کار خیر بکثرت کیے جائیں کیا تمہیں نہیں معلوم کہ امام بخاری نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کار خیر کرتے تھے اور سب سے زیادہ کار خیر رمضان شریف میں کرتے تھے لہٰذا ہم آپ کی پیروی میں فضیلت والے دنوں کی تعظیم کرتے ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن ایام فضیلت میں زیادہ عبادت اور زیادہ [illegible] کیے ہیں وہ معلوم اور معروف ہیں جیسے رمضان شریف اور اس مبارک مہینہ میں آپ کا خصوصیت کے ساتھ زیادہ عبادت اور کار ہائے خیر کرنا ثابت نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھ اس ماہ میں زیادہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ امت سے تخفیف کا ارادہ کرتے تھے اور ان پر رحمت و شفقت کرتے تھے بالخصوص ان امور میں جن کا تعلق آپ کے ساتھ تھا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا [illegible] حرم بنایا مدینہ کو حرم بنانا [illegible] کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے شکار اور مدینہ کے درخت کو کاٹنے کی سزا نہیں مقرر فرمائی جیسا کہ مکہ میں ان چیزوں پر سزا ہے۔ اسی طرح [illegible] ان چیزوں کی فضیلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے [illegible] احکام میں امت پر شفقت کی خاطر [illegible] رکھتے تھے۔[1]

علامہ ابن الحاج کے شبہات اور ان کے جوابات

علامہ ابن الحاج [illegible] تک اس کے بعد [illegible] بعض لوگ جو خرابیاں کرتے ہیں ان کا ذکر [illegible] موسیقی کا ذکر کرتے [illegible] سے مرتب کیے گئے ہیں:

اگر محفل میلاد [illegible] سے خالی ہو اور [illegible] کیا جائے [illegible] نیت ہو اور [illegible] میں مسلمان جاہل [illegible] ان تمام مفاسد سے خالی ہو جن کا ہم نے ذکر کیا ہے تب بھی یہ عمل محض بدعت ہے کیونکہ [illegible] سلف صالحین کی اتباع [illegible] نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] زیادہ اتباع [illegible] کرنے والے تھے اور ان میں سے کسی سے یہ منقول نہیں ہے کہ [illegible] میں کہتا ہوں کہ سلف صالحین میں کسی سے یہ بھی منقول نہیں ہے کہ [illegible] اس ماہ میں زیادہ عبادت اور کار ہائے خیر کرے [illegible] واجب قرار دیا ہو اس لیے اس ماہ میں [illegible] کار ہائے خیر کی کثرت بھی بدعت قرار پائی [illegible] علامہ ابن الحاج [illegible] واجب قرار [illegible]

---

[1] علامہ ابو عبد اللہ محمد بن محمد مشہور بابن الحاج مالکی متوفی ۷۳۷ھ، المدخل ج ۱ ص ۲۶۰۔ ۲۶۱ [illegible]

[2] ” ” ” ” المدخل ج ۱ ص ۲۶۸ ”

ہم نے اس سے پہلے اس عبارت کا ترجمہ نقل کر دیا ہے علامہ ابن الحاج کی یہ عبارت چونکہ اصول اسلام کے [illegible]
ہے اس لیے باطل اور مردود ہے اور صحیح بات وہ ہے جس کو انہوں نے اس بحث کے شروع میں ذکر کیا ہے

علامہ ابن الحاج لکھتے ہیں کہ سلف صالحین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اس کی تعظیم کو سب سے زیادہ
جاننے والے تھے اس کے باوجود انہوں نے محافل میلاد منعقد نہیں کیں اور ہم ان کے تابع ہیں اس لیے ہم کو
بھی انکی اتباع کرنی چاہیے بلکہ لکھتے ہیں کہ ان کی اتباع زیادہ واجب ہے۔ اس اصول پر کہا جا سکتا ہے کہ سلف
صالحین میں تابعین سے زیادہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت [illegible]
جاننے والے تھے اس لیے جس کام کو صحابہ نے نہیں کیا وہ تابعین کو نہیں کرنا چاہیے تھا [illegible]
کام صرف اس وجہ سے ناجائز اور بدعت ہو جانا چاہیے کہ ان سے پہلے بزرگوں نے اس کام کو نہیں کیا [illegible]
مسجد میں محراب بنانے کی ابتداء حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کی اور قرآن مجید میں حجاج بن یوسف نے اعراب لگائے
اس اصول سے یہ دونوں کام ناجائز اور بدعت ہونے چاہئیں کیونکہ اگر یہ کام صحیح ہوتے تو ان سے زیادہ [illegible]
رکھنے والے صحابہ کرام اس کام کو کیوں ترک کرتے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ صحابہ کرام کی بہ نسبت [illegible]
اور شریعت کو جاننے والے خود حضور [illegible] ہیں کہ آپ کا منصب اور مقام ہی دین اور شریعت کو [illegible]
اس لیے جس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو وہ بدعت قرار پائے گا حضرت عثمان [illegible]
دن ایک اذان کا اضافہ کیا، حضرت عمر نے تراویح کی نماز شروع کرائی [illegible] کوئی [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم ان کاموں کو کیوں ترک کرتے [illegible] کے سامنے قرآن مجید کا جو نسخہ [illegible]
کے نام لکھے ہوئے تھے۔ یہ بات بعد کے لوگوں نے [illegible] اور [illegible] پہلے کے سلف [illegible]
قرآن مجید کے [illegible] میں سورتوں کے نام نہیں لکھے [illegible] اسلام میں قرآن مجید [illegible]
طرح چھپ رہے ہیں اگر اس کام میں [illegible] تابعین [illegible]
اصول پر قرآن مجید کے ان نسخوں کو کیا کہا جائے گا [illegible]

ثانیاً ہم [illegible] یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین نے محافل میلاد منعقد کیں [illegible]
اور تابعین نے اس فعل سے منع بھی نہیں کیا [illegible]
[illegible] اس کام کو کرنا [illegible] کے جواز پر دلالت کرتا ہے [illegible]
کا نہ کرنا اس کی ممانعت پر دلالت نہیں کرتا، بعثت و نبوت [illegible] تبلیغ میں [illegible] کام [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین سے ثابت ہیں اور سینکڑوں کام اور دینی تبلیغ میں مثلاً تصنیف و تالیف [illegible]
رسائل، صحابہ اور تابعین میں سے کسی نے نہیں کیے تو کیا یہ سب ناجائز ہیں؟

ثالثاً صحابہ اور تابعین کے محافل میلاد منعقد نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی [illegible]
زیادہ اہم کاموں میں مشغول رہتے تھے مثلاً کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کرنا [illegible]
اور دین کے باغیوں کو تہ تیغ کرنا، حدود اللہ کو نافذ کرنا [illegible]
شہروں میں نظم و نسق قائم کرنا۔

رہا یہ وہ کام جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے کیا جائے اور وہ کام آپ کی تعظیم پر مبنی ہو تو اس کو کرنا جائز ہے بشرطیکہ شرک نہ ہو خواہ اس کام کی مثیل و نظیر عہد صحابہ اور تابعین میں نہ ہو۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وهنا امران لا بد منهما احدهما وجوب تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم ورفع رتبته عن سائر الخلق والثاني افراد الربوبية واعتقاد ان الرب تبارك وتعالى منفرد بذاته وصفاته وافعاله عن جميع خلقه فمن اعتقد في مخلوق مشاركة الباري سبحانه وتعالى في شئ من ذلك فقد اشرك ومن قصر بالرسول صلى الله عليه وسلم عن شئ من مرتبته فقد عصى او كفر ومن بالغ في تعظيمه صلى الله عليه وسلم بانواع التعظيم ولم يبلغ به ما يختص بالباري سبحانه وتعالى فقد اصاب الحق وحافظ على جانب الربوبية والرسالة جميعا وذلك هو القول الذي لا افراط فيه ولا تفريط۔[۱]

یہاں دو باتیں ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا واجب ہونا اور آپ کے مرتبہ کو تمام مخلوق سے بلند ماننا، دوسرا اللہ تعالیٰ کی منفرد ربوبیت اور اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات صفات اور افعال میں تمام خلائق سے منفرد ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات صفات یا افعال میں کسی مخلوق کی شرکت کا اعتقاد رکھے وہ مشرک ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ میں کسی قسم کی کمی کرے وہ گنہ گار یا کافر ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں تمام انواع تعظیم کے ساتھ مبالغہ کرے اور وہ چیز آپ کے لیے ثابت نہ کرے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں تو اس نے حق کو پا لیا اور اس نے توحید اور رسالت دونوں جانبوں کی رعایت کی اور یہی وہ قول ہے جس میں کوئی افراط و تفریط نہیں ہے۔

علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں:

وما يفعله بعض الناس من النزول بالقرب من المدينة والمشي على اقدامه الى ان يدخلها حسن وكل ما كان ادخل في الادب والاجلال كان حسنا۔[۲]

بعض لوگ مدینہ طیبہ آنے سے پہلے سواری سے اتر جاتے ہیں اور پیدل چل کر مدینہ میں داخل ہوتے ہیں یہ فعل مستحسن ہے اور ہر وہ کام جس میں زیادہ ادب اور تعظیم کا اظہار ہو وہ مستحسن ہے۔

یہ عبارت عالم گیری میں بھی ہے۔[۳]

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ ہر وہ کام جو تعظیم رسول کا مظہر ہو اور شرعی ممانعت اس کو شامل نہ ہو اس کا کرنا مستحسن ہے خواہ اس کی سند میں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر محفل میلاد کا منعقد کرنا ... سے ہو کر ادب سے ... میں ...

[۱] علامہ احمد بن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ، الجوہر المنظم ص ۲، مطبوعہ مکتبہ ... ۱۳۰۵ھ
[۲] علامہ کمال الدین بن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر ج ۳ ص ۹۲، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔
[۳] علامہ نظام الدین متوفی ... ھ، فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۲۶۵، مطبوعہ مکتبہ کبری امیریہ بولاق مصر ۱۳۱۰ھ

علامہ ابن الحاج نے بارگاہ رسالت کے آداب سے متعلق بیان فرمودہ میں ذکر کیا ہے کہ بعض سلف [illegible] عمل نہیں رہا، اس کے باوجود وہ افعال اہل ایمان کے دلوں کو روشن کرتے ہیں۔ علامہ ابن الحاج لکھتے ہیں: [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے گئے اور مدینہ طیبہ کے اندر داخل نہیں ہوئے بلکہ [illegible] کے ادب سے بیرون شہر کے باہر سے زیارت کر لی [illegible] کہ آپ شہر میں نہیں جاتے، [illegible] ایسا شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں داخل ہو سکتا ہے؟ اسی طرح خلیفہ کا قاصد حضرت [illegible] کے پاس خچر پر سوار ہو کر خلیفہ سے ملنے جا [illegible] تو [illegible] سوار ہونے سے [illegible] کہا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدموں سے چلے ہوں وہاں میں سوار ہو کر [illegible] نہیں ہو سکتا! [1]

اہل محبت سے اس قسم کی بہت سی مثالیں یادگار ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور آپ کی تعظیم کے پیش نظر عبادات کا [illegible] کرتے ہیں [illegible] سرور و تبرک [illegible] جناب میں صدقہ و خیرات اور دیگر عبادات کے ہدیہ کا ارسال [illegible] خیر و برکت کے حصول کا سبب ہیں [illegible] اس سے [illegible] ہوتی ہیں۔

ماہ ربیع الاوّل اور پیر کے دن میں آپ کی ولادت کی وجہ

علامہ ابن الحاج نے ماہ ربیع الاوّل [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] بیان فرمایا ہے۔

علامہ ابن الحاج لکھتے ہیں کہ اگر یہ سوال کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ماہ ربیع الاوّل میں پیر کے دن ہوئی، ماہ رمضان میں نہیں ہوئی جس میں قرآن مجید نازل ہوا [illegible] لیلۃ القدر میں [illegible] ماہ حرم میں [illegible] نہ شعبان کی پندرھویں شب میں، نہ جمعہ کے دن نہ اس کی شب میں، [illegible] اس کا جواب [illegible] طریقوں سے ہے۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ [illegible] پیر کے دن پیدا کیے گئے [illegible] یہ تنبیہ ہے کہ انسان کی مادی حیات کے اسباب جس طرح پیر کے دن بنائے گئے اسی طرح [illegible] روحانی حیات کا سبب کامل بھی پیر کے دن پیدا [illegible] دوسرا طریقہ یہ ہے کہ [illegible] بہار [illegible] کا مناسبت کا تقاضا [illegible] ہے [illegible] لیکن [illegible] بہار کے وقت [illegible] آپ کی ولادت [illegible]
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فصل ربیع تمام فصلوں میں افضل [illegible] اسی طرح آپ کی شریعت بھی [illegible] سے افضل ہے اور چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ رمضان، لیلۃ القدر، شعبان کی پندرھویں شب یا جمعہ کی شب [illegible] ہوتے تو ان اوقات سے آپ کو فضیلت ملتی اور جب آپ ربیع الاوّل میں پیر کے دن پیدا ہوئے [illegible] اس دن کو آپ کی وجہ سے فضیلت ملی اور یہ فضیلت کسی سے فضیلت نہیں پاتے [illegible] فضیلت پاتا ہے وہ آپ سے فضیلت پاتا ہے۔ [2]

---

[1] علامہ ابو عبد اللہ محمد بن محمد ابن الحاج متوفی [illegible]ھ، المدخل ج ۱ ص [illegible]، مطبوعہ [illegible] مصر
[2] المدخل ج ۱ ص ۲۹ - ۲۸

علامہ ابن الحاج کی عبارات پر علامہ یوسف صالحی کا تبصرہ

علامہ یوسف صالحی شافعی علامہ ابن الحاج کی دونوں عبارتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ علامہ ابن الحاج نے نفس میلاد کی مذمت نہیں کی بلکہ بعض مجالس میلاد جن محرمات اور منکرات پر مشتمل ہوتی ہیں ان کا رد کیا ہے کیونکہ ان کی ابتدائی عبارت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں عبادات، صدقات اور نیکی کے کاموں کو بکثرت کرنا چاہیے اور میلاد شریف سے اس کے سوا اور کیا مراد ہے؟ کیونکہ محفل میلاد میں قرآن مجید کی تلاوت اور کھانا کھلانے سے صدقہ ادا ہوتا ہے اور یہ نیکی اور عبادت ہے [illegible] کو تم سن چکے ہو، اور اگر یہ کہو کہ انہوں نے آخر میں جو میلاد شریف کو بدعت کہا ہے تو یہ ان کے [illegible] کے خلاف ہے یا تو اس کا محمل یہ ہے کہ بدعت سے ان کی مراد بدعت حسنہ ہے ورنہ یہ مراد ہے کہ [illegible] کی نیت بدعت ہے کیونکہ سلف میں سے کسی نے عمل مولد کی نیت نہیں کی لیکن یہ بات ان کی پہلی عبارت کے ساتھ مطابق نہیں ہے کیونکہ پہلی عبارت میں انہوں نے اس ماہ میں نیکی کے کاموں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے پر برانگیختہ کیا ہے اور جو شخص عمل مولد کرتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل [illegible] اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور [illegible] کو خوشی میں کھانا کھلاتا ہے اور یہ بہترین نیکی ہے [illegible] انہوں نے شروع میں متقدمین کی نفی کی تھی تو اب [illegible] کی مذمت کیوں کی جا رہی ہے؟

علامہ فاکہانی شافعی نے بھی میلاد شریف کا انکار کیا ہے اور اس کو بدعت قرار دیا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی نے حسن المقصد میں ان کے رسالہ [illegible] کا رد کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بدعت مطلقاً مذموم نہیں ہے بلکہ بدعت سیئہ مذموم ہے یا بدعت مکروہہ اور یہ بدعت حسنہ ہے۔ علامہ یوسف صالحی شامی نے بھی علامہ سیوطی کے جوابات کو سبل الہدی والرشاد میں نقل کیا ہے۔[5]

علامہ حلبی کے دلائل

علامہ حلبی لکھتے ہیں مسلمانوں میں یہ بات معروف ہو گئی ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر سنتے ہیں تو آپ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر چند کہ یہ قیام بدعت ہے لیکن بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذموم نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت قائم کر کے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے، اور [illegible] عز بن عبد السلام نے فرمایا بدعت کی پانچ قسمیں ہیں (شرح صحیح مسلم ج ۲ میں ہم اس کی تفصیل کر چکے ہیں) اور بدعت کی یہ اقسام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے خلاف نہیں ہیں "نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے" اور جس نے ہمارے اس دین (شریعت) میں ایسا کام ایجاد کیا جو اس (شریعت) سے نہ ہو وہ مردود ہے، ان احادیث میں بدعت سے عام معنی نہیں بلکہ خاص معنی مراد ہے (یعنی بدعت سیئہ) کیونکہ ہمارے امام شافعی نے فرمایا جو کام کتاب، سنت، اجماع یا آثار صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالہ ہے اور جو نیک کام ایجاد کیا جائے اور ان کے خلاف نہ ہو وہ بدعت محمودہ ہے۔ امام شافعی کے زمانہ کے تمام متاخرین نے اس مسئلہ میں ان کی موافقت کی ہے۔

---

[5] علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ سبل الہدی والرشاد [illegible] ۱۴۱۴ھ

حکایت ہے کہ امام سبکی کے پاس ان کے معاصر علماء کی ایک جماعت اکٹھی ہوگئی، اس وقت ان میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں علامہ صرصری کے یہ اشعار پڑھے (ترجمہ) "اگر بہت عمدہ کاتب خوشنویسی کے ساتھ سونے کے پانی سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نعت لکھے اور اس نعت کو سن کر صف بستہ با ادب کھڑے ہوجائیں تو آپ کے مقام کے اعتبار سے یہ تعظیم بھی کم ہے" یہ اشعار سنتے ہی علامہ سبکی اور تمام علماء کھڑے ہوگئے اور اس مجلس میں آپ کی محبت کا بہت زیادہ اثر ظاہر ہوا۔ علامہ حلبی لکھتے ہیں کہ علامہ سبکی کا یہ عمل اقتداء کے لیے کافی ہے نیز علامہ حلبی لکھتے ہیں کہ علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کے استحباب پر امت کا اتفاق ہے اور میلاد شریف کا عمل اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بدعت حسنہ ہے اسی وجہ سے علامہ نووی کے استاذ شیخ ابو شامہ نے فرمایا ہمارے زمانہ میں ہر سال ماہ ربیع الاول میں میلاد شریف منانا مستحسن ہے جس میں خوشی اور زینت و سجاوٹ کا اظہار کیا جاتا ہے اور نیکی اور اچھائی کے کام کئے جاتے ہیں اور صدقات دیئے جاتے ہیں اور لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے یہ تمام کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعظیم کو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے مسلمانوں پر جو احسان فرمایا ہے اور آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے اس کے شکر پر دلالت کرتے ہیں، علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ قرون ثلاثہ [illegible] میں سے کسی نے میلاد شریف نہیں کیا یہ بعد میں شروع ہوا ہے پھر ہمیشہ سے اہل اسلام تمام ملکوں اور بڑے بڑے شہروں میں میلاد شریف کرتے ہیں اور اس کی راتوں میں صدقہ اور خیرات کرتے ہیں اور میلاد شریف [illegible] برکات سے ان پر فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔ علامہ ابن جوزی نے فرمایا جو لوگ میلاد شریف کرتے ہیں [illegible] امان ہوتی ہے اور انہیں مطلوب حاصل ہونے کی بشارت ہے۔[1]

علامہ ابن عابدین شامی کا نظریہ

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے لیے جمع ہونا، عظیم عبادت ہے کیونکہ میلاد شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار ذکر ہوتا ہے اور آپ کے ذکر سے محبت آپ کے قرب کا ذریعہ ہے اور [illegible] علماء نے تصریح کی ہے کہ جس سال میلاد شریف کیا جائے اس سال امن رہتی ہے اور مقصود میں کامیابی ملتی ہے جیسا کہ ابن الجزری نے تصریح کی ہے اور جس کو علامہ حلبی نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اور علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے رسالہ مولد میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب میں ذکر کیا ہے، اور ہر وہ شخص جو آپ کی محبت میں صادق ہے اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ میلاد النبی کے مہینہ میں خوشی منائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لیے محفل منعقد کرے جس میں احادیث صحیحہ سے آپ کے میلاد کے واقعات بیان کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ایسا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے [illegible] کے زمرہ میں داخل ہوگا اور جس شخص کے جسم میں آپ کی محبت سرایت کر جائے گی وہ جسم انشاء اللہ [illegible]

۱۔ علامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی متوفی ۱۰۴۴ھ، انسان العیون ج ۱ ص [illegible] مطبوعہ مطبعہ مصطفیٰ البابی [illegible]

ہوتا اور آپ کی شفاعت اس شخص کو حاصل ہوگی جو آپ سے محبت رکھتا ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المرء مع من احب "جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہوگا" [illegible] پر رحمت فرمائے جس نے پیر کے دن کا روزہ رکھ کر آپ کی ولادت کی تعظیم کی [illegible] اگر [illegible] آپ پر درود و سلام پڑھا جائے تو یہ بھی [illegible] ہے۔[1]

ملا علی قاری کا نظریہ

ملا علی قاری فرماتے ہیں: پہلی بات یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ میلاد شریف میں [illegible] اور آپ کی سیرت اور آپ کی نعت سننے کے لیے اس محفل میں شرکت کرنا جائز ہے اور لوگوں کی دعوت کرنا اور خوشی منانا جائز ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی خاص اور معین رات میں محفل میلاد منعقد کرنا سنت ہے، اور جو شخص کسی معین شب میں محفل میلاد کی سنیت کا معتقد ہو وہ بدعتی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ کے ساتھ تعلق ہر وقت مطلوب ہے، ہاں اس ماہ میں آپ کی ولادت ہوئی ہے اس مہینہ کو فوقیت اور ترجیح ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ محفل میلاد کا انعقاد تبلیغ دین کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور علماء کو چاہیے کہ اس محفل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، آداب، آپ کی سیرت، آپ کے معاملات اور آپ کی عبادات کا بیان کریں اور لوگوں کو آپ کی سیرت پر عمل کرنے کی دعوت دیں اور جو لوگ ان [illegible] سے تبلیغ دین کا [illegible] محفل میلاد کی خیرات اور برکات سے [illegible] ہے۔[2]

محفل میلاد کے جواز اور استحباب پر ملا علی قاری کے دلائل

ملا علی قاری فرماتے ہیں: محفل میلاد کے جواز پر پہلی دلیل یہ ہے کہ ابولہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا تو اس کی جزاء میں ہر پیر کے دن اس کے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے [illegible]۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم ولادت کی خود تعظیم فرماتے تھے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے اور اس کی تعظیم کے سلسلہ میں پیر کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ مسلم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور محفل میلاد نبوی اگرچہ منعقد کی صورت مختلف ہے لیکن تعظیم کا معنی موجود ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کرنا قرآن مجید کا مطلوب ہے [illegible] قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا "آپ کہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی منائیں" اللہ تعالیٰ نے رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وما ارسلناک الا رحمة للعالمین۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ جس زمانہ میں کوئی عظیم دینی کام ہوا ہو جب وہ زمانہ لوٹ کر آئے تو اس کی تعظیم کرنی چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس زمانہ کو مقرر فرمایا جب آپ سے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا گیا [illegible]

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ١٢٥٢ھ [illegible] ج ٢ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

[2] ملا علی قاری متوفی ١٠١٤ھ، المورد الروی فی المولد النبوی ص [illegible] مطبوعہ [illegible] ١٤٠٠ھ

[illegible]

[illegible]

حاجی امداداللہ مہاجر مکی کا نظریہ | حاجی امداد اللہ فرماتے ہیں:

[illegible]

حاجی صاحب مذکور نے لکھا ہے:

[illegible]

حاجی صاحب ہی کا فرمان ہے:

[illegible]

مولد شریف سارا اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے وسیلے نجات کافی ہے اور حضرت رسالت [illegible] مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں [illegible] ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔[1]

حاجی صاحب کا یہ بہت ایمان افروز ارشاد ہے۔

اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے [illegible] ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر [illegible] کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے لوگ اس کی تعظیم کے واسطے [illegible] اگر سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے [illegible] کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔[2]

شیخ تھانوی نے آخری عمر [illegible] برجستہ کہی ہے۔

قول: [illegible] سے نفرت [illegible] ہے۔[3]

اور یہ کہنا [illegible] بڑی زیادتی ہے کہ محفل میلاد [illegible] والوں سے نفرت کی جائے اور [illegible]

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نظریہ

[illegible] کی خوشی کرنا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت قدسی کے وقت کھڑے ہونا [illegible] اور اس کے سوا نیکی کی باتیں [illegible] کے معتقدات کا سبب ہے [illegible] نیز لکھتے ہیں۔

[illegible] مستحب [illegible]

[illegible][4]

. . .

[1] حاجی امداد اللہ مہاجر مکی متوفی [illegible] شمائم امدادیہ ص [illegible]

[2] " " [illegible] ص ۶۸

[3] شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ، امداد المشتاق ص [illegible]

[4] [illegible] متوفی ۱۳۴۰ھ [illegible] ص [illegible]

[5] " " فتاویٰ افریقہ ص ۱۲

شیخ رشید احمد گنگوہی کا نظریہ

[illegible]

[illegible] کنز الاعمال، مسند احمد [illegible]

[illegible]

[illegible] دعوت دیتے ہیں اور اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

[illegible]

عمل میلاد کی ابتداء

[illegible]

فی ربیع الاول ویحتفل به احتفالا هائلا، وکان مع
ذلك شهما شجاعا فاتکا بطلا عاقلا عالما عادلا
رحمه الله واکرم مثواه وقد صنف الشیخ ابو الخطاب
ابن دحیة له مجلدا فی المولد النبوی سماه التنویر فی مولد
البشیر النذیر فاجازه بالف دینار وقد طالت مدته فی
الملك فی زمان الدولة الصلاحیة وقد کان محاصر
عکا والی هذه السنة محمود السیرة والسریرة
قال السبط حکی بعض من حضر سماط المظفر فی بعض
الموالد کان یمد فی ذلك السماط خمسة الاف
راس مشوی، وعشرة الاف دجاجة ومأة الف
زبدیة وثلاثین الف صحن حلوی، قال وکان یحضر
عنده فی المولد اعیان العلماء والصوفیة
— وکانت له دار ضیافة للوافدین من ای
جهة ومن ای صفة وکانت صدقاته فی
جمیع القرب والطاعات علی الحرمین
وغیرهما — وکان یصرف علی المولد
فی کل سنة ثلاثمائة الف دینار وعلی
دار الضیافة فی کل سنة مائة الف دینار
وعلی الحرمین والمیاه بدرب الحجاز
ثلاثین الف دینار سوی صدقات السر
رحمه الله تعالی وکانت وفاته بقلعة اربل و
اوصی ان یحمل الی مکة فلم یتفق
فدفن بمشهد علی[1]

کرتے تھے اس کے ساتھ ساتھ وہ بہت زیرک، بہادر،
مدبر، پرہیزگار، عادل اور عالم دین تھے۔ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھی۔ عکا کا محاصرہ کرتے ہوئے داصل بحق ہوئے ان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
محفل میں پانچ ہزار بھنی ہوئی سریاں ہوتی تھیں۔ دس
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
علماء اور صوفیاء شریک ہوتے تھے۔ ہر علاقہ اور ہر قسم
[illegible]
[illegible]
تھا۔ وہ ہر قسم کی عبادات میں صدقہ اور خیرات کرتے تھے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تھے اور مہمان خانہ پر ہر سال ایک لاکھ دینار خرچ کرتے تھے حرمین
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہ کرتے تھے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے (۶۳۰ھ میں)
اربل کے قلعہ پر وہ فوت ہو گئے انھوں نے مکہ مکرمہ
میں مدفون ہونے کی وصیت کی تھی لیکن پوری نہ ہو سکی
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جوار میں انھیں دفن کر دیا گیا۔

صحیح یہ ہے کہ عالم اسلام میں ہمیشہ سے [illegible]
ہیں۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

ومازال اهل الاسلام یحتفلون بشهر
مولده علیه السلام ویعملون الولائم ویتصدقون

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کے مہینہ میں اہل
اسلام ہمیشہ محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دعوت کا اہتمام

---

[1] ابو الفداء حافظ ابن کثیر [illegible]

فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم ومما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض و [illegible]

کرتے ہیں اور میلاد کی راتوں میں صدقہ و خیرات کرتے ہیں خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں، میلاد شریف پڑھتے ہیں اور میلاد شریف کی برکات سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل عام ہوتا ہے اور محفل میلاد کے خواص میں سے یہ ہے کہ اس سال امان رہتی ہے اور مطلوب کی بشارت جلد مل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے میلاد شریف کے مہینہ کی راتوں کو عید بنا لیا تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں بغض رسالت کی بیماری ہے [illegible]

علامہ قسطلانی کے حوالے سے اس عبارت کو علامہ حسین بن محمد دیار بکری، علامہ ابن عابدین شامی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور دیگر علماء و مشائخ نے اپنی اپنی تصانیف جلیلہ میں بیان کیا ہے۔

آخری گذارش ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آسان عبارت میں اس مسئلہ کو منقح کرنے کی کوشش کی ہے اور محفل میلاد کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے، اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے، میلاد شریف کرنے والوں کے لیے یہ کلمات طمانیت کا موجب ہوں اور جو لوگ محافل میلاد میں بے اعتدالی کرتے ہیں اور اس کا [illegible] کا سبب ہوں، اور وہ لوگ جو ہر سال اس کار خیر کے انعقاد کی مخالفت کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور مصنف کے لیے [illegible] اور اس کی نجات کا وسیلہ بنا دے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔

بَابُ ۳۳۱ صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزوں کا بیان

۲۶۴۴- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور سے فرمایا: تم نے شعبان کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟ انھوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا جب تم عید کر لو [illegible]

۵۔ علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ، المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
۶۔ علامہ حسین بن محمد دیار بکری [illegible] تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۲۳، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت [illegible]
۷۔ علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، شرح المولد لابن حجر [illegible] ص ۳۲۳ [illegible]
۸۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ، ما ثبت بالسنۃ ص ۶۰، مطبوعہ [illegible]

صلى الله عليه وسلم قال له أو لآخر: أصمت من سرر شعبان؟ قال: لا. قال: فإذا أفطرت فصم يومين.

روزے رکھنا۔

۲۶۴۸۔ وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون عن الجريري عن أبي العلاء عن مطرف عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل: هل صمت من سرر هذا الشهر شيئا؟ قال: لا. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فإذا أفطرت من رمضان فصم يومين مكانه.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس ماہ کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے فرمایا جب رمضان کے روزے ختم کر لو تو اس کی جگہ دو روزے رکھنا۔

۲۶۴۹۔ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن ابن أخي مطرف بن الشخير قال سمعت مطرفا يحدث عن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل: هل صمت من سرر هذا الشهر شيئا؟ قال: لا. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فإذا أفطرت من رمضان فصم يوما أو يومين، شعبة الذي شك فيه، قال: وأظنه قال يومين.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تم نے اس ماہ کے وسط میں کوئی روزہ رکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید الفطر کے بعد ایک یا دو روزے رکھنا۔ شعبہ جس کو اس روایت میں شک ہے کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ دو روزے کہا تھا۔

۲۶۵۰۔ وحدثنا محمد بن قدامة بن أعين اللؤلؤي قال أخبرنا النضر أخبرنا شعبة حدثنا عبد الله بن هانئ ابن أخي مطرف في هذا الإسناد بمثله.

ایک اور سند سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

ف: اس حدیث سے شعبان کے روزوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اس کے ایک روزہ کے بدلہ میں رمضان کے بعد دو روزے رکھنے کا حکم دیا۔ سرر ماہ کی تفسیر میں اختلاف ہے جس کے معنی وسط ہیں۔ بعض شارحین نے اس کا معنی آخر بھی کیا ہے۔ اس پر سوال ہوگا کہ شعبان کے آخر میں روزے کی فضیلت کیسے ہوگی جبکہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے آپ نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس شخص کے لیے ہے جس کی عادت مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا ہو کیونکہ اس کے سوا رمضان سے ایک یا دو روز پہلے روزہ رکھنا منع ہے۔

بَابُ ۳۳۹ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

محرم کے روزوں کی فضیلت

۲۷۵۱ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔

۲۷۵۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلٰوةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ اور ماہ رمضان کے بعد کس ماہ کے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے اور ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔

۲۷۵۳ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

ف: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے ہیں، اگر یہ سوال کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھتے تھے، اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے آپ کو محرم کی فضیلت کا علم آخر عمر میں ہوا ہو [illegible] یا کسی عذر کی وجہ سے آپ ان ایام میں روزے نہ رکھ سکے ہوں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ اتِّبَاعًا لِرَمَضَانَ

۲۶۵۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے اس کو ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل ہے۔

۲۶۵۵- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۲۶۵۶- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں...... اس کے بعد مثل سابق ہے۔

شوال کے چھ روزوں میں مذاہب اربعہ

علامہ نووی کہتے ہیں ان احادیث میں امام شافعی، احمد اور داؤد وغیرہ کے مذہب پر صریح دلالت ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ رمضان کے بعد چھ روزے رکھنے مستحب ہیں۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ روزے مکروہ ہیں۔ امام مالک نے مؤطا میں لکھا ہے کہ میں نے اہل علم میں سے کسی کو یہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور ان کا قول ہے کہ یہ روزے رکھنا اس لیے مکروہ ہیں کہ کوئی شخص ان کے وجوب کا قائل نہ ہو جائے۔

امام شافعی اور ان کے موافقین کی دلیل یہ احادیث صحیحہ ہیں اور جب کوئی چیز سنت سے ثابت ہو جائے تو بعض، اکثر یا تمام لوگوں کے ترک کی وجہ سے اس کو ترک نہیں کیا جا سکتا اور ان کا یہ قول کہ شوال کے چھ روزے ... سنت

خطرہ ہے کہ ان کے وجوب کا گمان نہ کر لیا جائے تو یہ قول موقوف ہے اور عاشورہ کے روزے میں بھی جاری ہو سکتا ہے جب کہ وہ بالاتفاق مستحب ہیں۔ ہمارے اصحاب کا قول یہ ہے کہ عید الفطر کے بعد یہ چھ روزے پے در پے متواتر رکھنے چاہئیں اور اگر یہ روزے متفرق کر کے رکھے یا شوال کے آخر میں رکھے جائیں تب بھی فضیلت کا حصول حاصل ہو جائے گی کیونکہ بہرحال یہ روزے شوال میں رکھے گئے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ یہ چھ روزے تمام سال روزے رکھنے کے برابر اس لیے ہوں گے کہ ایک نیکی کا دس گنا اجر ہوتا ہے۔ تیس روزے رمضان کے اور چھ یہ روزے مل کر چھتیس روزے ہوئے اور دس سے ضرب دینے کے بعد حاصل ضرب تین سو ساٹھ ہوا۔ اور چونکہ سال تقریباً تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اس لیے جو شخص رمضان کے بعد شوال کے یہ چھ روزے رکھے گا اس کو تین سو ساٹھ روزے رکھنے کا اجر مل جائے گا۔[1]

احناف کے مذہب کی وضاحت

امام ابوحنیفہ نے عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کو مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے خواہ متصل رکھے جائیں یا متفرق تاکہ فرض پر زیادتی کے ساتھ تشبیہ نہ ہو، اور امام ابویوسف نے متصل طور پر شوال کے چھ روزوں کو مکروہ قرار دیا ہے اور متفرق طور پر ان چھ روزوں کو مستحب اور مسنون قرار دیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فقہاء احناف صحیح حدیث کی پیروی کرتے ہیں اور اگر امام ابوحنیفہ کا کوئی قول حدیث صحیح کے خلاف ہو تو امام کے قول کی بجائے حدیث کی پیروی کرتے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ حدیث ان تک نہیں پہنچ سکی یا یہ حدیث ان کے نزدیک ثقہ راویوں سے حاصل نہیں تھی، امام مالک نے بھی شوال کے چھ روزوں کو مکروہ کہا ہے لیکن مالکی علماء نے بھی امام مالک کے قول پر نہیں بلکہ حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کیا ہے۔ قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں: شوال کے چھ روزوں کے متعلق یہ حدیث ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے لیکن امام مالک نے ان کو مکروہ کہا ہے یا اس خدشہ کی بنا پر کہ لوگ غیر رمضان کو رمضان کے ساتھ لاحق کر لیں یا ان تک یہ حدیث نہیں پہنچی اور یا یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح نہیں تھی اور زیادہ تر یہی سبب ہے[2] امام اعظم کی طرف سے بھی یہی عذر پیش کیا جا سکتا ہے۔

علامہ زین الدین ابن نجیم لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک شوال کے چھ روزے مطلقاً مکروہ ہیں خواہ ان کو متفرق رکھا جائے یا متصل اور امام ابویوسف سے یہ روایت ہے کہ اگر یہ روزے متصل رکھے جائیں تو مکروہ ہیں اور اگر متفرق رکھے جائیں تو مکروہ نہیں ہیں لیکن عام متاخرین کے نزدیک شوال کے چھ روزوں میں مطلقاً کوئی حرج نہیں ہے[3]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۶۹ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱۳۷۵ھ

[2] قاضی ابوالولید ابن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ، بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۲۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

[3] علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ، البحر الرائق ج ۲ ص ۲۵۸ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔

علامہ شامی نے اس عبارت پر یہ حاشیہ لکھا ہے: علامہ قاسم نے اپنے فتاوی میں تمام متاخرین کی عبارت [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کا رد کیا ہے جنہوں نے کراہت کے قول کو صحیح قرار دیا ہے الا فتح القدیر باب [illegible] میں ہے کہ یہ روزے متصل رکھے جائیں اور ایک قول تفریق کا بھی ہے۔[1]

عالمگیری میں اختیار کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ شوال کے چھ روزے متصلاً رکھنا مکروہ نہیں ہے۔[2]

علامہ طحطاوی نے تنویر و در مختار کے حوالے سے لکھا ہے کہ شوال کے چھ روزوں کو متفرق رکھنا مستحب ہے اور متصلاً رکھنا مکروہ نہیں ہے۔[3]

علامہ شرنبلالی نے لکھا ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد چھ روزے رکھے وہ ہمیشہ روزے رکھنے والے کی طرح ہے [illegible] اختلاف ہے کہ مسلسل روزے رکھنا افضل ہے کیونکہ آپ نے فرمایا [illegible] عید کے بعد چھ روزے رکھے۔ یا متفرق طور پر روزے رکھنا افضل ہے تاکہ فرض پر زیادتی کرنے والے اہل کتاب کی مخالفت ہو۔[4]

شوال کے چھ روزے متفرق رکھنا مستحب ہے اور اگر یہ روزے مسلسل رکھے جائیں پھر بھی مذہب مختار کے مطابق مکروہ نہیں ہے۔ حاوی، امام ابویوسف سے مسلسل روزے رکھنے کو مکروہ فرماتے ہیں [illegible] ہے جب عید کے دن کا روزہ رکھے [illegible] کے بعد پانچ روزے رکھے اور اگر عید کے [illegible] کیا اور مسلسل یہ روزے رکھے تو مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب اور مسنون ہے۔[5]

عبارت کا [illegible] ملک العلماء علامہ کاسانی کا ہے [illegible] مفتی [illegible] ذیل ہے

ملک العلماء علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

ومنها اتباع رمضان بست من [illegible] قال ابو یوسف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] احدامن [illegible]	شوال کے چھ روزے بھی مکروہ [illegible] امام ابویوسف کا یہ قول [illegible] رمضان کے بعد [illegible] کے اندیشے سے مکروہ سمجھتے تھے [illegible] روایت ہے [illegible] بعد چھ روزے رکھنے کو مکروہ [illegible]

---

[1] علامہ [illegible] شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ، منحۃ الخالق [illegible] ج ۲ ص ۲۷۸ مطبوعہ [illegible]

[2] ملا نظام الدین متوفی [illegible] عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۱ مطبوعہ مطبعہ کبری امیریہ بولاق مصر ۱۳۱۰ھ

[3] علامہ [illegible] طحطاوی متوفی [illegible] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

[4] علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ، مراقی الفلاح ص ۳۵۰ مطبوعہ مطبعہ مصطفی البابی مصر [illegible]

[5] علامہ علاء الدین حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ، در مختار علی ہامش رد المحتار ج ۲ ص [illegible] مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ [illegible]

يبلغنا عن احد من السلف وان اهل العلم يكرهون ذلك ويخافون بدعته وان يلحق اهل الجفاء برمضان ما ليس منه والاختيار المكروه وهو ان يصوم يوم الفطر ويصوم بعده خمسة ايام فاما اذا افطر يوم العيد ثم صام بعده ستة ايام فليس بمكروه بل هو مستحب وسنة [1]

کسی عالم اور فقیہ کو یہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ سلف سے اس کے متعلق کوئی روایت پہنچی ہے اور اہل علم ان روزوں کو مکروہ سمجھتے تھے اور ان لوگوں کی بدعت سے ڈرتے تھے کہ جاہل لوگ رمضان میں زیادتی نہ کر دیں اور غیر رمضان کو رمضان میں شامل نہ کر دیں۔ رمضان کے بعد اس طرح چھ روزے رکھنا مکروہ ہے کہ عید الفطر کے دن ایک روزہ رکھے اور اس کے بعد پانچ روزے رکھے۔ لیکن اگر عید کے دن روزہ نہیں رکھا اور اس کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب اور سنت ہے۔

باب ٣٤ فضل ليلة القدر وبيان محلها

شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا بیان

٢٦٥٧ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر ان رجالا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اروا ليلة القدر في المنام في السبع الاواخر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارى رؤياكم قد تواطأت في السبع الاواخر فمن كان متحريها فليتحرها في السبع الاواخر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کو خواب میں آخری ہفتہ میں لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے موافق ہے۔ پس جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

٢٦٥٨ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تحروا ليلة القدر في السبع الاواخر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

٢٦٥٩ - وحدثنا عمرو الناقد وزهير بن حرب قال زهير حدثنا سفيان بن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان کی ستائیسویں شب میں لیلۃ القدر کو

[1] علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ، بدائع الصنائع ج ۲ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا.

خواب میں دیکھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری دس دنوں میں ... ہیں پس لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۲۶۶۰ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ وَأُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا تم میں سے کچھ لوگوں نے شب قدر کو پہلے سات دنوں میں دیکھا اور کچھ لوگوں نے آخری سات دنوں میں دیکھی تو اس کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۲۶۶۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو، اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو یا عاجز ہو تو آخری سات دنوں کے معاملہ میں سستی نہ کرے۔

۲۶۶۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہتا ہے وہ اس کو (رمضان کے) آخری عشرے میں تلاش کرے۔

۲۶۶۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو (رمضان کے) آخری عشرے یا آخری ہفتے میں تلاش کرو۔

لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

٢٦٦٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيتُهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی پھر مجھے گھر کے کسی فرد نے جگا دیا تو میں شب قدر کو بھول گیا۔ اب اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

٢٦٦٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے پھر جب بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں شب کی آمد ہوتی تو آپ گھر لوٹ آتے اور آپ کے ساتھ جو لوگ معتکف ہوتے وہ بھی لوٹ آتے پھر ایک ماہ آپ نے اس شب میں اعتکاف کیا جس شب میں آپ لوٹ جاتے تھے (یعنی اکیسویں شب میں اعتکاف کیا) آپ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہا وہ احکام آپ نے لوگوں کو بیان کیے پھر آپ نے فرمایا پہلے میں اس (درمیانی) عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ میں اس آخری عشرہ میں اعتکاف کروں جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرتا ہے وہ اپنی جائے اعتکاف میں رات بسر کرے۔ مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی تم اس کو آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابو سعید خدری نے کہا اکیسویں شب بارش ہوئی اور مسجد کی چھت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلیٰ کی جگہ پانی ٹپکا جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی طرف

رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظرت
إليه وقد انصرف من صلاة الصبح ووجهه
مبتل طينا وماء.

٢٦٦٣ - وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا
عبد العزيز يعني الدراوردي عن يزيد
عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن
عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري رضي
الله تعالى عنه أنه قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يجاور في رمضان
العشر التي في وسط الشهر وساق الحديث
بمثله غير أنه قال فثبت في معتكفه
وقال وجبينه ممتلئا طينا وماء.

٢٦٦٤ - وحدثني محمد بن عبد الأعلى
حدثنا المعتمر حدثنا عمارة بن غزية
الأنصاري قال سمعت محمد بن إبراهيم
يحدث عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري
رضي الله تعالى عنه قال إن رسول الله صلى
الله عليه وسلم اعتكف العشر الأول من
رمضان ثم اعتكف العشر الأوسط في قبة
تركية على سدتها حصير قال فأخذ الحصير
بيده فنحاها في ناحية القبة ثم أطلع
رأسه فكلم الناس فدنوا منه فقال إني
اعتكفت العشر الأول ألتمس هذه الليلة
ثم اعتكفت العشر الأوسط ثم أتيت فقيل
لي إنها في العشر الأواخر فمن أحب منكم
أن يعتكف فليعتكف فاعتكف الناس معه
قال وإني أريتها ليلة وتر وإني أسجد
صبيحتها في طين وماء فأصبح من
ليلة إحدى وعشرين وقد قام إلى الصبح

دیکھا ــــــ آپ کے چہرۂ مبارک پر پانی اور مٹی لگی ہوئی تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے اعتکاف کیا وہ اپنی جائے اعتکاف میں رہے راوی کہتے ہیں درآں حالیکہ آپ کی پیشانی مبارک پانی اور مٹی سے آلودہ تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان مبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی آپ نے وہ چٹائی اپنے ہاتھ سے پکڑ کر خیمہ کے ایک کونے میں کر دی پھر اپنا سر مبارک باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے لوگ آپ کے قریب ہو گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی آنے والا آیا اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ رات آخری عشرے میں ہے تم میں سے جو شخص چاہے وہ اعتکاف کرے لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا آپ نے فرمایا میں نے شب قدر کو طاق رات میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ اس کی صبح میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ اکیسویں شب کی صبح آپ نے قیام کیا صبح کے وقت بارش ہو چکی تھی پھر آپ نے پانی اور مٹی دیکھی جب آپ ... اور آپ کی پیشانی اور ناک کی ...

فَمُطِرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

پانی اور مٹی سے آلودہ تھے اور یہ آخری عشرہ کی اکیسویں صبح تھی۔

۲۶۶۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ أُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَوةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے لیلۃ القدر کا ذکر کیا، پھر میں اپنے دوست حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور ان سے کہا کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ تک نہیں چلتے، وہ ہمارے ساتھ چلے گئے درآں حالیکہ انہوں نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی، میں نے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ بیسویں تاریخ کی صبح کو ہم نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی اور پھر میں اس کو بھول گیا یا بھلا دی گئی، تم اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پس جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ لوٹ جائے۔ حضرت ابوسعید نے کہا ہم لوٹ گئے اس وقت ہم نے آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نہیں دیکھا تھا حضرت ابوسعید نے کہا پھر بادل آئے اور ہم پر بارش ہوئی حتیٰ کہ مسجد کی چھت جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی اس سے پانی ٹپکنے لگا پھر نماز قائم کی گئی اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے آپ کی مبارک پیشانی پر مٹی کے نشان دیکھے۔

۲۶۶۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے

عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ

آپ کی پیشانی مبارک اور ناک پر مٹی کے نشانات تھے۔

۲۶۶۰ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرُونَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس میں آپ لیلۃ القدر کا علم ہونے جانے سے پہلے اس کو تلاش کرتے تھے، جب درمیانی عشرہ مکمل ہو گیا تو آپ نے خیمہ اکھاڑنے کا حکم دیا، پھر آپ کو بتایا گیا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے تو آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا، پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے لیلۃ القدر بتا دی گئی تھی۔ پھر دو شخص لڑتے ہوئے آئے جن کے ساتھ شیطان تھا تو میں اس کو بھول گیا، اب اس کو رمضان کے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں ڈھونڈو۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابو سعید! ہم لوگوں کی بہ نسبت اس گنتی کو تم زیادہ جانتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہاں اس گنتی کے جاننے کے ہم زیادہ حقدار ہیں، راوی کہتے ہیں میں نے کہا نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا جب اکیسویں رات گذر جائے اور اس کے بعد بائیسویں آئے تو وہ نویں سے مراد ہے اور جب تیئیسویں گذر جائے اس کے بعد جو شب آئے گی وہ ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گذر جائے اور اس کے بعد جو رات ہو وہ پانچویں سے مراد ہے۔

٢٦٦١ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ.

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی، اور میں نے دیکھا کہ شب قدر کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابن انیس کہتے ہیں کہ تیئسویں شب بارش ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشان تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس تیئسویں شب کو شب قدر کہتے تھے۔

٢٦٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

٢٦٦٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ أَرَادَ أَنْ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تمام سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ حضرت کعب نے کہا اللہ ابن مسعود پر رحم فرمائے۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ کہیں لوگ ایک رات پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں ورنہ وہ جانتے تھے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور وہ رمضان کی ستائیسویں شب

لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا.

ہے، پھر انہوں نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کھا کر کہا کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا: اے ابو المنذر! آپ یہ بات اتنے یقین سے کس وجہ سے کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اس دلیل یا اس نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی کہ اس رات کے بعد جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

۲۷۶۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ.

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے شب قدر کے متعلق فرمایا: بخدا میں اس شب کو جانتا ہوں، شعبہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت ابی نے فرمایا: مجھے زیادہ یقین اس بات پر ہے کہ یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام کا حکم دیا تھا، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے، شعبہ کو ان الفاظ میں شک ہے کہ یہ وہی شب ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کا حکم دیا تھا، اور کہا کہ میرے ایک ساتھی نے ان سے یہ الفاظ اسی طرح نقل کیے ہیں۔

۲۷۶۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تم میں سے کس کو یاد ہے، شب قدر اس شب میں ہے جب چاند طشت کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ہے۔

لیلۃ القدر کا لغوی اور عرفی معنی

لیلۃ القدر میں لفظ قدر کے معنی علامہ راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ لکھتے ہیں: قدر کا ایک معنی قدرت ہے، کسی فعل کے کرنے یا کسی کام سے اپنے آپ کو روکنے کی طاقت کو قدرت کہتے ہیں، جب قدرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہو تو اس سے مراد

[illegible] رزق، جلانے اور مارنے کے [illegible]

[illegible]

لیلۃ القدر کے فضائل

[illegible]

افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

علامہ قرطبی [illegible]

[illegible]

علامہ قرطبی [illegible]

[illegible]

علامہ قرطبی [illegible]

[illegible] نہ کوئی اضافہ۔

علامہ آلوسی [illegible]

[illegible]

علامہ [illegible]

[illegible]

۵۔ علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ [illegible]

اس رات میں حضرت جبریل کو حکم دیا جاتا ہے اور وہ سدرۃ المنتہیٰ سے ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر [illegible]
اور کے جھنڈے [illegible] ہیں جب وہ زمین پر اترتے ہیں تو جبریل علیہ السلام اور باقی فرشتے [illegible]
جھنڈے گاڑ دیتے ہیں کعبہ پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر، بیت المقدس کی مسجد پر [illegible]
[illegible] مسجد پر [illegible] علیہ السلام کہتے ہیں کہ تم [illegible] پھر فرشتے تمام زمین پر [illegible]
جس مکان یا حجرہ یا کشتی میں کوئی مومن مرد یا عورت ہو وہاں فرشتے [illegible]
اس جس گھر میں کتا یا خنزیر یا شراب ہو یا تصویروں کے مجسمے ہوں یا کوئی شخص زنا کاری سے جنبی [illegible]
جاتے وہاں پہنچ کر فرشتے تسبیح و تقدیس کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جب فجر ہوتی ہے تو آسمان پر چلے جاتے ہیں اور جب آسمان کے
فرشتوں سے ان کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں [illegible]
[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی [illegible] آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے [illegible]
وسلم کی حاجات کے سلسلہ میں کیا کیا؟ فرشتے کہتے ہیں [illegible] لوگوں کو بخش دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں

[illegible]
امام رازی لکھتے ہیں کہ [illegible] فرماتا ہے: [illegible] فیہا [illegible]
فرشتے اور جبریل اس رات اللہ تعالیٰ کی اجازت سے زمین پر نازل ہوتے ہیں [illegible] کہ فرشتوں [illegible]
فرشتے اللہ تعالیٰ سے [illegible] اجازت طلب کرتے ہیں [illegible] زمین پر اترتے ہیں [illegible]
محبت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ [illegible] وہ ہماری طرف راغب اور مائل ہیں اور ہم سے ملاقات کی [illegible]
لیکن اجازت کے منتظر تھے [illegible] اللہ تعالیٰ سے اجازت مل گئی تو [illegible]
اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے [illegible] کے باوجود فرشتے ہم سے ملاقات کی [illegible]
اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو ہمارے گناہوں کا [illegible] جب وہ [illegible]

۱۔ علامہ سید محمود آلوسی حنفی متوفی ۱۲۷۰ھ، روح المعانی جز ۳۰ ص ۱۹۲ [illegible]
۲۔ علامہ فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ، تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۴۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت، طبع ثالث ۱۳۹۸ھ

میں تو مسلمانوں کی عبادت کو تفصیل کے ساتھ [illegible] میں اور جب [illegible] میں تو [illegible] محفوظ پر [illegible]
اور اس وقت فرشتوں کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
گناہوں کو چھپایا ہے۔[1]

[illegible] کہا جائے کہ فرشتے خود عبادت [illegible] تسبیح و تقدیس [illegible] [illegible]
کون سی عبادت ہے [illegible] کی [illegible] انسانوں کی [illegible] عبادت ہے جسے دیکھنے کے شوق میں [illegible]
سے ملاقات کی تمنا کرتے ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible]
شخص خود [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرشتوں میں [illegible]
اور ندامت کے آنسو بہانا [illegible] گناہوں سے معافی چاہنا [illegible] اللہ تعالیٰ کی یاد [illegible]
پر اُٹھنا اور خوف خدا سے ہچکیاں لے لے کر رونا [illegible] فرشتوں کے ہاں کوئی تصور نہیں [illegible]
[illegible] نے فرمایا ہے گناہ گاروں کی سسکیاں [illegible] تسبیح [illegible] تہلیل کی [illegible]
اس [illegible] آنسو [illegible] خوف خدا [illegible]
اترتے ہیں۔

امام رازی لکھتے ہیں [illegible] [illegible] فرشتے [illegible] [illegible]
گئے [illegible] فرشتے [illegible] [illegible]
پاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] فرشتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
نکلی ہے کہ انسان کی عبادت [illegible] [illegible] [illegible]
ہے [illegible] فرشتوں [illegible] [illegible] [illegible]
مجلس میں عبادت خضوع و خشوع سے عبادت [illegible][2]

ایک وجہ یہ [illegible] انسان [illegible] فرشتوں [illegible]
پیدا کرنے کی کیا ضرورت [illegible] فسق و فجور [illegible] خونریزی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]
سے ان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کی [illegible] فرشتوں کی [illegible] [illegible] [illegible]
کر گناہ [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] فرشتے [illegible]
[illegible] کہا جا سکے یہی وہ [illegible] ہے جس کی خونریزی [illegible] [illegible]
کا تم نے ذکر کیا تھا اس کی طبیعت اور خلقت [illegible] [illegible] [illegible] خلق [illegible]

---

[1] علامہ فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ، تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۴۰ [illegible] ۱۳۹۸ھ
[2] تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۴۶

[illegible]

کم عبادت پر زیادہ اجر کیوں ہے؟

[illegible]

ماہ رمضان اور لیلۃ القدر

[illegible]

قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے؟

[illegible]

[illegible]

میں بھی ستر درجہ اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔

لیلۃ القدر میں مذاہب

لیلۃ القدر کس رات میں واقع ہوتی ہے اس میں صحابہ کرام [illegible] کافی اختلاف ہے [illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی نے لیلۃ القدر کے متعلق [illegible]

اقوال مع دلائل ذکر کیے ہیں۔

ہم یہاں [illegible] علامہ عسقلانی کی عبارت پیش کر رہے ہیں۔

علامہ عسقلانی لکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

ہے۔ بائیسواں قول یہ ہے کہ یہ تئیسویں شب ہے اور تئیسواں قول یہ ہے کہ یہ چوبیسویں شب ہے۔ چوبیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی پچیسویں شب ہے۔ پچیسواں قول ... ابن خزیمہ اور علماء کی ایک جماعت کا یہ ہے کہ یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق رات ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ سب سے راجح قول یہی ہے۔ چھبیسواں قول بھی یہی ہے اور اس میں آخری شب کی زیادتی ہے۔ ستائیسواں قول امام مالک، امام احمد، امام ثوری اور ابوثور کا ہے کہ یہ رات تمام آخری عشرہ میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اٹھائیسواں قول امام شافعی کا ہے کہ ان میں سے اکیسویں شب کی زیادہ توقع ہے۔ انتیسواں قول یہ ہے کہ آخری عشرہ کی تئیسویں شب زیادہ متوقع ہے۔ تیسواں قول یہ ہے کہ اس عشرہ کی ستائیسویں شب زیادہ متوقع ہے۔ اکتیسواں قول یہ ہے کہ یہ آخری سات دنوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بتیسواں اور تینتیسواں قول یہ ہے کہ یہ نصف اخیر میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ چونتیسواں قول یہ ہے کہ یہ سولھویں یا سترھویں شب ہے۔ پینتیسواں قول یہ ہے کہ یہ سولھویں، انیسویں یا اکیسویں شب ہے۔ چھتیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی پہلی یا آخری شب ہے۔ سینتیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی پہلی ... یا اکیسویں یا آخری شب ہے۔ اڑتیسواں قول یہ ہے کہ یہ انیسویں یا گیارہویں یا تیرھویں شب ہے۔ انتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی تئیسویں یا ستائیسویں شب ہے۔ چالیسواں قول یہ ہے کہ یہ اکیسویں یا تئیسویں شب ہے۔ اکتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کے آخری سات دنوں میں ہے۔ بیالیسواں قول یہ ہے کہ یہ بائیسویں یا تئیسویں شب ہے۔ تینتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ درمیانی اور آخری عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔ چوالیسواں قول یہ ہے کہ یہ آخری عشرہ کی تیسری یا پانچویں رات ہے۔ پینتالیسواں قول یہ ہے کہ یہ ... ساتویں یا آٹھویں شب ہے۔ چھیالیسواں قول یہ ہے کہ یہ پہلی، آخری یا طاق شب ہے اور یہ آخری قول ہے۔[1]

ستائیسویں شب پر قرائن

ہم اس سے پہلے حافظ ابن حجر کے حوالہ سے یہ بیان کرچکے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب، امام احمد بن حنبل اور جمہور علماء کا یہ نظریہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور امام ابوحنیفہ اور بعض شافعیہ سے بھی یہی روایت ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان شاء اللہ کہے بغیر قسم کھا کر کہتے تھے کہ یہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق اعداد میں سات کا عدد اس کو زیادہ پسند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اور سات زمینیں بنائیں، سات اعضاء پر سجدہ مشروع کیا، طواف کے سات چکر مقرر کیے، ... سات ... اور انسان کی پیدائش ... ہو گیا کہ سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے تو ظاہر یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی ساتویں رات ہوتی ہے۔ ... امام رازی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ استدلال بھی نقل کیا ہے کہ لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ قرآن مجید میں تین بار ذکر کیا گیا ہے جس کا حاصل ضرب ستائیس ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رات ستائیسویں ہے۔ امام رازی نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی اس سورۂ مبارکہ میں ھی حتی مطلع الفجر میں ھی ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ اس سورت کا ستائیسواں کلمہ ہے، اس اشارہ سے بھی اس بات کی ...

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص ۲۶۲-۲۶۳، مطبوعہ دار الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ

ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔

شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں سے مخفی رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس عبادت سے راضی ہوتا ہے اس کو مخفی رکھا تاکہ بندہ تمام عبادات میں کوشش کرے، کس گناہ سے ناراض ہوتا ہے اس کو مخفی رکھا تاکہ بندہ ہر گناہ سے باز رہے۔ ولی کی کوئی علامت مقرر نہیں کی اور اسے لوگوں کے درمیان مخفی رکھا تاکہ لوگ ولی کے شائبہ میں ہر انسان کی تعظیم کریں۔ قبولیت توبہ کو مخفی رکھا تاکہ بندہ مسلسل توبہ کرتے رہیں۔ موت اور قیامت کے وقت کو مخفی رکھا تاکہ بندے ہر ساعت میں گناہوں سے باز رہیں اور نیکی کی جدوجہد میں مصروف رہیں۔ اسی طرح لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ رمضان کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ کر عبادت کریں۔

امام رازی تحریر فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس رات کو معین کر کے بتا دیتا تو نیک لوگ تو اس رات میں جاگ کر عبادت کر کے ہزار ماہ کی عبادتوں کا اجر حاصل کر لیتے اور عادی گنہگار اگر شامت نفس اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس رات بھی کوئی گناہ کر لیتا تو وہ ہزار ماہ کے گناہوں کی سزا کا مستحق ہوتا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو مخفی رکھا۔ اب اگر کوئی عادی گنہگار اس رات بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو لیلۃ القدر سے لاعلمی کی بنا پر اس کے ذمہ لیلۃ القدر کی احترام شکنی اور ہزار ماہ کے گناہ نہ لازم آئیں، کیونکہ علم کے باوجود گناہ کرنا لاعلمی سے گناہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ شدید ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص کو سوتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا وضو کے لیے اٹھا دو انھوں نے اٹھا دیا۔ بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ تو نیکی کرنے میں خود پہل کرتے ہیں آپ نے اس کو خود کیوں نہیں جگا دیا؟ آپ نے فرمایا اگر میرے اٹھانے پر یہ انکار کر دیتا تو یہ کفر ہوتا اور تمہارے اٹھانے پر انکار کرنا کفر نہیں ہے تو میں نے تم کو اٹھانے کا اس لیے حکم دیا کہ اگر یہ انکار کر دے تو اس کا قصور کم ہو۔ غور کرو: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں پر رحمت کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کیا عالم ہوگا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ آسان ہے کہ نیکوکار لیلۃ القدر کی جستجو میں رمضان کی متعدد راتیں جاگ کر گزاریں بلکہ یہ بھی گوارا ہے کہ اس تلاش میں ان سے لیلۃ القدر چوک جائے لیکن یہ گوارا نہیں ہے کہ لیلۃ القدر متعین ہونے سے کوئی گنہگار بندہ اپنے گناہ کی جزا کئی گنا زیادہ سزا پائے، اللہ! اللہ! وہ اپنے بندوں کا کتنا خیال رکھتا ہے، اللہ اکبر! سبحان اللہ!

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب لیلۃ القدر کا علم نہیں ہوگا اور بندے رمضان کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس میں عبادت کر گزاریں گے اور رمضان کی ہر رات میں عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ تم نے ابن آدم کے متعلق تم نے کہا تھا کہ یہ زمین کو خونریزی اور گناہوں سے بھر دے گا، یہ تو اس کو لیلۃ القدر کا قطعی علم نہیں ہے پھر بھی عبادت میں اس قدر کوشش کر رہا ہے اگر اسے لیلۃ القدر کا قطعی علم ہوتا کہ کون سی رات ہے پھر اس کی عبادتوں کا کیا عالم ہوتا!

علم رسالت اور شب قدر

حدیث نمبر ۲۶۶۴ میں ہے میں شب قدر کو بھول گیا، اور حدیث نمبر ۲۶۶۵ میں ہے مجھے شب قدر بھلا دی گئی اسی طرح حدیث نمبر ۲۶۷۰ میں ہے میں شب قدر کو بھول گیا اور حدیث نمبر ۲۶۷۱ میں ہے مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔ شیخ عثمانی آپ کے نسیان کی توجیہ میں لکھتے ہیں:

قال الحافظ ان النسيان جائز على النبي صلى الله عليه وسلم ولا نقص عليه فى ذلك لاسيما فيما لم يؤذن له فى تبليغه وقد يكون فى ذلك مصلحة تتعلق بالتشريع كما فى السهو فى الصلوٰة او بالاجتهاد فى العبادة كما فى هذه القصة لان ليلة القدر لو عينت فى ليلة بعينها حصل الاقتصار عليها ففاتت العبادة فى غيرها وكان هذا هو المراد بقوله عسى ان يكون خيرًا لكم كما ورد فى حديث عبادة عند البخارى۔ [1]

حافظ ابن حجر [illegible] نسیان جائز ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے خصوصاً ان چیزوں میں جن کی تبلیغ کی آپ کو اجازت نہیں دی گئی اور کبھی اس نسیان میں مصلحت ہوتی ہے جس کا تعلق شرعی احکام کے ساتھ ہے مثلاً نماز میں سہو کا بیان یا عبادت میں کوشش [illegible] اگر کسی خاص شب ہی لیلۃ القدر کی تعیین [illegible] لوگ صرف اسی رات میں عبادت کرتے [illegible] میں عبادت نہ کرتے، [illegible] کی [illegible] تمہارے لیے بہتر ہو، اس سے آپ کی یہی مراد ہو۔

[illegible] رات کو انتیس، ستائیس اور پچیس تاریخ میں تلاش کرو۔ [2]

صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

قد اريت هذه الليلة ثم انسيتها۔ [3]

مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر بھلا دی گئی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

والمراد انه انسى علم تعيينها فى تلك السنة وسبب النسيان فى هذه القصة حديث عبادة بن الصامت۔ [4]

مراد یہ ہے کہ صرف اس سال شب قدر کی تعیین کا علم آپ سے بھلا دیا گیا تھا، اور نسیان کا سبب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کردہ واقعہ [illegible]

علامہ ابن حجر کی یہ عبارت علامہ عینی [5] نے بھی ذکر کی ہے [illegible] شیخ انور شاہ [6] نے بھی ذکر کی ہے۔ البتہ شیخ عثمانی نے حافظ ابن

[1] [illegible]
[2] [illegible]
[3] ” ” ” صحیح البخاری ج ا ص ٢٧١،
[4] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ٨٥٢ھ [illegible]
[5] [illegible]
[6] [illegible]

حجر کی عبارت کا یہ ٹکڑا چھوڑ کر باقی وہ عبارت نقل کی ہے جس کو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

وقد [illegible] تعيينها [illegible] فلم يعلم النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك بتعيينها [illegible] وقد تقدم قول ابن عيينة في [illegible] على ليلة القدر [illegible] والله اعلم۔[1]

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ [illegible] اس سال کے بعد [illegible] کا علم [illegible] گیا تھا تو سوال یہ ہے کہ پھر [illegible] گیا تھا اس میں احتمال ہے اور [illegible] کہ ابن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ [illegible] دیا گیا تھا۔

اس کے بعد حافظ ابن حجر نے لیلۃ القدر کے نہ بتانے کی وجوہ اور کرامت کو چھپانے کے سلسلے میں [illegible] کی ہے وہ ساری عبارت شیخ عثمانی نے نقل کی ہے لیکن عبارت کا مذکورہ بالا حصہ نقل نہیں کیا۔[2]

صحیح بخاری میں ہے:

قال ابن عيينة ما كان في القرآن [illegible] وما ادراك فقد اعلمه وما قال وما يدريك فانه لم يعلمه۔[3]

ابن عیینہ نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں جس چیز کے بارے میں "وما ادراک" کہا ہے اس کا حصول [illegible] علیہ وسلم کو حاصل تھا اور جس چیز کے [illegible] آپ [illegible] کو علم نہیں تھا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

ومقصود ابن عيينة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعرف تعيين ليلة القدر۔[4]

اور ابن عیینہ کا مقصود یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر [illegible] جانتے تھے۔

شیخ شوکانی نے بھی ابن عیینہ کے اس قول سے اتفاق کیا ہے۔[5]

اختلاف مطالع اور شب قدر

[illegible] مختلف [illegible] اوقات [illegible] قدر کے وقت کے لحاظ سے [illegible] ممالک میں [illegible] کا فرق ہوتا ہے [illegible] جب یہاں سے [illegible] کینیڈا میں [illegible] فرق [illegible] گھنٹے کا ہوتا ہے [illegible] ایک رات شب قدر نہیں ہو سکتی [illegible]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

[2] شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی [illegible]، فتح الملہم ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ [illegible] کراچی۔

[3] امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

[4] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص ۲۵۵ مطبوعہ [illegible]

[5] شیخ محمد بن علی شوکانی متوفی [illegible]، تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص [illegible] مطبوعہ مصر۔

علاقے کے لیے طاق سے اور دوسرے علاقے کے لیے جفت ہوگی نیز قطب شمالی و قطب جنوبی میں شب قدر کا تعین کس طرح ہوگا۔

اس کی وضاحت میں ایک بات تو یہ کہی جا سکتی ہے کہ جس طرح نمازوں میں ہر علاقہ کے لیے اس کے مطلع کا اعتبار ہوتا ہے اور ہر شخص اپنے علاقے کے حساب سے نماز پڑھتا ہے، اسی طرح شب قدر بھی ہر علاقے والے اپنے حساب سے تلاش کریں گے، اور ہر شخص اپنے مطلع کے حساب سے آخری عشرہ کی طاق رات کا تعین کرے گا اور جس طرح مسافت بعیدہ کی بنا پر دو دنوں میں عید ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر دو راتوں میں شب قدر بھی متحقق ہو جائے تو کچھ [illegible] نہیں [illegible] لگتے ہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شب قدر صرف ایک مخصوص رات میں ہو اور جن علاقوں میں اس وقت دن ہو اللہ تعالیٰ اس سے متصل رات میں عبادت کرنے والوں کو حکمی طور پر یہ ثواب عطا فرما دے۔

قطبین میں روزے اور شب قدر

سید ابو الاعلیٰ مودودی قطبین میں روزے کے متعلق لکھتے ہیں: "اسلام نے اپنی عبادات کے لیے اوقات کا [illegible] سب جس سے [illegible] طریق توقیت ... [illegible] کرتے ہیں کہ تعیین کے قریب [illegible] رات اور دن کئی کئی مہینوں کے ہوتے ہیں [illegible] کی یہ تعیین کیسے چل سکے گی [illegible] یہ [illegible] علم جغرافیہ [illegible] کا نتیجہ ہے [illegible] وہاں چھ مہینوں کی رات اس معنی میں نہیں ہوتی [illegible] چھ مہینوں کا دن [illegible] [illegible] [illegible] لوگ دن اور رات کے لفظ بولتے ہیں، خواہ رات کا دور ہو یا دن کا [illegible] صبح و شام کے آثار [illegible] باقاعدگی کے ساتھ افق پر نمایاں ہوتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کام کرنے اور تفریح کرنے کے اوقات مقرر کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گھڑیاں وغیرہ [illegible] لوگ اپنے اوقات معلوم کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] طرح دوسرے تمام معاملات میں یہ آثار ان کے لیے توقیت کا کام دیتے ہیں، اسی طرح نماز [illegible] [illegible] [illegible] میں بھی دے سکتے ہیں۔"[1]

گرمی اور قطبین کے قریب چوبیس گھنٹے کے بعد سورج اور چاند کا طلوع اور غروب ہوتا ہے [illegible] علامات بھی افق پر ظاہر ہوتی ہیں جن سے ظہر اور عصر اور مغرب وغیرہ کا تعین کیا جا سکتا ہے تو وہاں ہر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں بھی فرض ہیں، رمضان کے روزے بھی فرض ہیں اور لیلۃ القدر بھی متحقق ہوگی، اور اگر وہاں [illegible] [illegible] [illegible] اور سورج اور چاند کا طلوع اور غروب چھ ماہ کے بعد ہوتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں پر چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازیں فرض ہیں نہ رمضان کے روزے اور نہ وہاں شب قدر کا وجود ہوگا کیونکہ یہ تمام چیزیں چوبیس گھنٹے کے بعد سورج کے طلوع اور غروب پر موقوف ہیں البتہ نماز اور روزے میں عبادت کی نیت سے اعتبار کر لی جائے [illegible]

[1] سید ابو الاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ تفہیم القرآن ج ۶ ص ۴۰۴ مطبوعہ مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور [illegible]

کے قریب جس ملک میں چوبیس گھنٹے کے بعد سورج کا طلوع و غروب ہوتا ہے اس کے اوقات کے مطابق نماز کے اوقات مقرر کیے جائیں اور اسی ملک کے حساب سے روزے رکھے جائیں اور شب قدر کی جائے یعنی جب اس قریب کے ملک میں رمضان ہو اس وقت وہاں رمضان کا اعتبار کر لیا جائے اور اسی ملک کے اوقات کے لحاظ سے سحر و افطار کا تعین کیا جائے لیکن یہ تشبہ فی العبادت ہے اور عبودیت اور بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ اگرچہ ہم نے بعینہٖ نماز کے اوقات اور رمضان کا مہینہ نہیں پایا لیکن اس کے مشابہ اوقات میں ہم ان عبادات کو کر رہے ہیں، آخر وہاں دنیا کے دوسرے تمام کاموں کے اوقات مقرر کیے جاتے ہیں، کام دھندا، سیر و تفریح، کھانے پینے اور سونے جاگنے کے اوقات مقرر کیے جاتے ہیں صبح سے لے کر شام تک کام کرنے والے لوگ وہاں چھ ماہ کے دن میں مسلسل کام کرتے ہیں نہ چھ ماہ سوتے ہیں۔ صبح کا ناشتا کرنے کے بعد دوپہر کا کھانا تین ماہ بعد یا شام کا کھانا چھ ماہ بعد تو نہیں کھاتے اسی طرح زندگی کے باقی معمولات کو وہاں کے غیر معمولی حالات اور اوقات میں معین کیا جاتا ہے خواہ باقی دنیا کے اعتبار سے وہ غیر معمولی لگتا ہو کہ سورج نکلا ہوا ہے اور وہ شام کا کھانا کھا رہے ہیں، اسی طرح عبادات کے نظام کو بھی قریب ترین ملک کے اوقات کے لحاظ سے ترتیب دینا چاہیے۔ جہاں معمول کے مطابق طلوع اور غروب ہوتا ہو ہر چند کہ یہ معمول کے مطابق عبادات نہیں ہیں لیکن وہاں کے حالات کے اعتبار سے یہی ترتیب معمول ہو گی اس طرح وہاں چوبیس گھنٹہ میں پانچ نمازیں اور رمضان کے بعد روزے فرض ہیں تو یہ بعینہ فرض کے مشابہ ہوں گے۔ ہم وہاں کے رہنے والے مسلمانوں کو یہ عبادات کسی حال میں ترک نہیں کرنی چاہئیں اور جب وہ اپنے قریب ترین ملک کے لحاظ سے شب قدر مقرر کر کے اس میں عبادت کریں گے تو ان شاء اللہ ان کا ثواب بھی مقرر ملے گا۔

لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه۔ جس شخص نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا[1]۔ اس حدیث کی روشنی میں لیلۃ القدر کی اصل عبادت قیام نماز ہے اس لیے اس رات زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے اور توبہ و استغفار میں کوشش کرنی چاہیے۔ بندہ خشوع و خضوع اور سوز و گداز سے نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں اپنی کوتاہیوں، تقصیروں اور گناہوں کو یاد کر کے روئے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور بار بار استغفار کرے۔

بعض صالحین نے اس رات کی عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بعض صالحین لیلۃ القدر میں لیلۃ القدر کے قیام کی نیت سے دس دوگانے پڑھتے تھے۔ بعض اکابر سے یہ منقول ہے جس شخص نے ہر رات لیلۃ القدر کی نیت سے دس آیات تلاوت کیں وہ لیلۃ القدر کی برکات سے محروم نہیں ہوگا۔ امام ابو اللیث نے بیان کیا کہ لیلۃ القدر کی کم از کم نماز دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار رکعت ہیں اور متوسط سو رکعات ہیں، اور ہر رکعت میں متوسط قراءت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کی سورت پڑھے اس کے بعد تین بار قل ھو اللہ احد کی سورت پڑھے پھر دو رکعات کے بعد سلام پھیرے

[1] امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۷۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی طبع اول ۱۳۸۱ھ۔

[illegible] نفل [illegible] پڑھتے [illegible] کی جماعت [illegible] قامت [illegible]
میں محیط کے حوالے سے یہ عبارت ہے [illegible] شب [illegible]
[illegible] مکروہ نہیں ہے کیونکہ جو چیز مومنوں کے نزدیک حسن ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک [illegible]
اس لیے اس پر اعتراض کرنے والے [illegible] لوگوں کے قول کی طرف [illegible] عبادت کا ذوق [illegible]
کا شوق ہے۔[1]

[illegible] شرح نقایہ کا مطالعہ کیا علامہ [illegible] حنفی نے شرح نقایہ کے حوالے سے عبارت [illegible]
[illegible] کے بر خلاف عام فقہ کی کتابوں کی طرح یہ لکھا ہے کہ نفل کی جماعت [illegible]
[illegible] مکروہ [illegible] کا شامل ہونا ملا علی کے نزدیک [illegible] ہو سکتا ہے محیط میں [illegible]
[illegible] سے [illegible] نقل کرتے [illegible]
رہے ہیں۔

ثواب میں اضافہ

شب قدر میں عبادت کا ثواب [illegible] کی عبادتوں سے زیادہ دیا جاتا ہے [illegible]
کیا جاتا ہے [illegible] کرنے کے بعد [illegible]
[illegible] ایک نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر [illegible] ایک نماز کا ثواب [illegible]
[illegible] کعبہ میں ایک نماز پڑھنے سے [illegible] ساقط ہو جاتی ہیں [illegible]
کا ثواب [illegible] شب قدر کی عبادت نفل ہے [illegible] عبادت [illegible]
[illegible] ایک فرض کا ثواب [illegible] برابر ہوتا ہے [illegible]
[illegible] اس کا جواب [illegible]
[illegible]
[illegible]

گناہ میں اضافہ

[illegible] شب قدر [illegible] عبادت [illegible]
[illegible] شب قدر [illegible]
[illegible] شب قدر کا علم [illegible] گناہ کرے تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شب قدر میں گناہ کرنے [illegible]

[1] شیخ [illegible] حنفی متوفی [illegible] ص ۴۰۴ [illegible]
[2] ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ [illegible] ص ۴۴۲ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

فرشتوں کا سلام

[illegible]

کتاب الاعتکاف

٢٦٦٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

٢٦٦٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے، نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے۔

٢٦٦٨ - وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

٢٦٦٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

۲۶۸۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا، پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی تھیں۔

۲۶۸۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے، آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ لگا دیا گیا، آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ کیا تھا، حضرت زینب نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا، ان کا خیمہ لگا دیا گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواج نے بھی حکم دیا اور ان کے خیمے بھی لگا دیے گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی تو آپ نے خیموں کو دیکھا، فرمایا: کیا تم نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ آپ نے اپنے خیمے کو اکھیڑنے کا حکم دیا وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا پھر شوال کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

۲۶۸۲۔ وَحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ

یہ حدیث ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، اور ابن عیینہ، عمرو بن حارث اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کے خیموں کا ذکر ہے ... اعتکاف کیا۔

[illegible] ح وحدثني زهير بن حرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد حدثنا أبي عن ابن إسحاق كلهم عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث أبي معاوية وفي حديث ابن عيينة وعمرو بن الحارث وابن إسحاق ذكر عائشة وحفصة وزينب رضي الله عنهن [illegible]

اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی

[illegible]

معنی میں مستعمل ہے

اعتکاف کی تعریف اور اقسام

[illegible]

سے نہیں اٹھوں گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] شوق اور اس کی عبادت کا اظہار ہوتا ہے۔

[illegible]

اعتکاف میں مذاہب ائمہ

[illegible]

[illegible]

اعتکاف میں احناف کا نظریہ

امام ابو حنیفہ کے نزدیک اعتکاف میں روزہ شرط ہے کیونکہ [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے [illegible] روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہے۔ علامہ نووی نے صحیح بخاری کے حوالے سے ذکر کیا ہے [illegible] جاہلیت میں [illegible] اعتکاف کیا۔ اس حدیث پر یہ بحث [illegible] ہے کہ آپ نے [illegible] نہیں۔ کیونکہ [illegible] روزہ [illegible] اور حضرت [illegible] حدیث نقل کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مسلم میں رات کے بجائے دن کا لفظ ہے [illegible] دن اور رات دونوں کا ذکر کیا تو کسی راوی نے دن کا ذکر کیا اور کسی نے رات کا [illegible] تطبیق [illegible] ہو جاتی ہے۔

اعتکاف سنت کی شرائط

مذاہب ربعہ کے فقہاء نے اعتکاف فرض اور اعتکاف نفل کی شرائط [illegible] بیان کیے ہیں [illegible] رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف جو سنت [illegible] اس کی شرائط اور احکام سے بحث نہیں کی [illegible] رمضان کے عشرہ اخیرہ [illegible] میں اعتکاف فرض کی شرائط [illegible] اعتکاف [illegible] مساجد میں [illegible] عبادات کا [illegible] ہے [illegible] سب سنتیں [illegible] نہیں ہے تو [illegible] نہیں ہے [illegible] سنت [illegible] نہیں پڑھ سکتے [illegible] اور [illegible] کے وقت [illegible] نہیں ہے [illegible] شرط نہیں ہے [illegible] کی عبادت [illegible] نہیں ہے۔ اعتکاف سنت میں [illegible] کا [illegible] ہو گا [illegible] نہیں ہو گی [illegible] اعتکاف [illegible] عبادت کر سکتے ہیں [illegible] اعتکاف [illegible] اعتکاف سنت میں [illegible] جائز نہیں ہیں [illegible] اعتکاف سنت میں [illegible] نہیں ہوں گے [illegible] دونوں اعتکاف [illegible] اعتبار سے [illegible] ہیں۔ اعتکاف [illegible] کام [illegible] مسجد [illegible] اعتکاف [illegible] کا [illegible] وسعت سے [illegible]

[illegible] ۹۵۵ [illegible] عمدۃ القاری ج ۳ ص ۱۴ [illegible] ۱۳۴

کر سکتا ہے۔ بلا ضرورت شرعیہ غسل کر سکتا ہے اس کے بعد اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا اور جب وہ دوبارہ نیت کرے گا تو اس کا اعتکاف دوبارہ شروع ہو جائے گا اور پچھلا اعتکاف فاسد نہیں ہوگا برخلاف اعتکاف سنت کے، یہ دس دنوں کا ہے، اس میں تقطیع، تقسیم، اور تفریق نہیں ہے اور یہ ساعات اور لحظات پر منقسم نہیں ہے اس لیے اعتکاف سنت میں یہ اعتبار نہیں ہے کہ اگر وہ اس اعتکاف میں نفل کی عبادت اور بلا ضرورت شرعیہ مسجد سے باہر چلا گیا تو جتنی دیر بیٹھا رہا تھا اتنی دیر کا اعتکاف ہو جائے گا اور جب واپس آئے گا تو دوبارہ بہ نیت اعتکاف شروع ہو جائے گا اس لیے اعتکاف کے باب میں عام قاعدہ کے برخلاف اعتکاف سنت میں اعتکاف نذر کی شرائط کا اعتبار ہے اور اعتکاف نفل کی رعایت اس میں ملحوظ نہیں ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر کافی غور و فکر کیا اور مذاہب اربعہ کی امہات کتب کا مطالعہ کیا لیکن اس سلسلہ میں مجھے کوئی واضح تصریح نہیں مل سکی سوا اس کے کہ علامہ نووی نے شرح مہذب میں لکھا ہے کہ اعتکاف مستحب میں نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت کے باب میں متعدد اقوال ہیں اور صحیح قول یہی ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ اعتکاف مستحب یہی رمضان کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف ہے اور اس میں نماز جنازہ کی اجازت نہ دینا اسی اصول پر مبنی ہے کہ اعتکاف سنت میں اعتکاف نذر کی شرائط کا اعتبار کیا گیا ہے، علامہ نووی کی اصل عبارت حسب ذیل ہے:

قال الشافعي في مختصر المزني ولا يعود المعتكف المريض ولا يشهد الجنائز اذا كان اعتكافه واجبا[۵] قال اصحابنا ان كان الاعتكاف تطوعا وامكنه الصلاة على الجنازة في المسجد لم يخرج لانه مستغن عن الخروج ان لم يمكنه خرج لما ذكره المصنف وهذا لا خلاف فيه وان كان اعتكافا مندوبا فوجهان الصحيح المشهور الذي نص عليه الشافعي وقطع به المصنف والجمهور انه لا يجوز الخروج لصلاة الجنازة سواء تعينت عليه اولا لانها ان لم تتعين عليه فغيره يقوم مقامه ولا يترك الاعتكاف المعين لغير معين وان تعينت عليه

مختصر مزنی میں لکھا ہے کہ امام شافعی نے فرمایا معتکف مریض کی عیادت نہ کرے اور نہ جنازہ میں جائے، جب اس کا اعتکاف واجب ہو۔ ہمارے اصحاب نے کہا اگر اس کا اعتکاف نفل ہو اور اس کے لیے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا ممکن ہو تو وہ مسجد سے نہ نکلے کیونکہ وہ نکلنے سے مستغنی ہے اور اگر وہ مسجد میں جنازہ نہ پڑھ سکے تو مسجد سے چلا جائے، جیسا کہ مصنف نے ذکر کیا ہے اور اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اگر اعتکاف مستحب ہو تو اس میں دو قول ہیں، صحیح اور مشہور قول جس کی امام شافعی نے تصریح کی ہے اور مصنف اور جمہور نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے وہ یہ ہے کہ اعتکاف مستحب والے میں بھی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے خواہ نماز جنازہ پڑھنا اس پر متعین ہو یا نہ ہو کیونکہ اگر نماز جنازہ پڑھنا اس پر متعین نہیں ہے تو

۵۔ امام محمد بن ادریس شافعی متوفی ۲۰۴ھ، مختصر المزنی ج ص ۶۰، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت۔

[illegible]

پڑھنا اس پر متعین ہو تو بھی مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

[illegible]

احکام اعتکاف کے

[illegible]

[illegible]

اعتکاف نفل کے احکام

[illegible]

گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کا حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحتِ اعتکاف کی شرائط

[illegible]

اعتکاف کی ابتداء کا وقت

[illegible]

[illegible]

اور ازواج کو بھی [illegible] کی وجہ سے [illegible] مسجد میں [illegible] پڑتا [illegible] کے [illegible]
[illegible] مسجد [illegible] کیا۔

باب ۳۲۲ الِاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جدوجہد

۲۶۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان [illegible] رمضان کے آخری عشرے میں [illegible] تو آپ [illegible] تھے، [illegible] تھے، عبادت کے لیے [illegible] سے دور رہتے تھے۔

۲۶۱۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عبادت میں [illegible] تھے۔

ف اس باب کی حدیث سے [illegible] عبادت کے لیے [illegible] رمضان کے آخری عشرے [illegible] مشغول [illegible] اگر کوئی شخص [illegible] کرنا [illegible] عمل مکروہ ہے اور [illegible] کہ [illegible] نفل [illegible] اور [illegible] کر [illegible] بات [illegible] وقت [illegible] بات [illegible]
[illegible] ہے۔

باب ۳۳۳ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

۲۶۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

۲۶۹۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ ذی الحجہ کے روزے [illegible] کبھی نہیں رکھے۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کی وضاحت

[illegible]

عن [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم تسع ذي الحجة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

[illegible] صحیح مسلم [illegible]

ویوم سابع عشر و ثلاثة ایام من کل شهر اول اثنین من الشهر والخمیس [1]	کا اور ہر ماہ کے پہلے پیر اور جمعرات کا

لہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الحج

حج کا لغوی اور شرعی معنی

[illegible] کہتے ہیں ۔[1]

[illegible]

کعبہ پہلا عبادت کا گھر

[illegible]

۱۔ علامہ [illegible]

۲۔ علامہ [illegible]

۳۔ [illegible]

[illegible]

بلند کر رہے تھے۔

یادگارِ ابراہیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر دو!"

واذ بوانا لابراهيم مكان البيت ان لا تشرك بي شيئا وطهر بيتي للطائفين والقائمين والركع السجود ه واذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ٥

(حج : ۲۶–۲۷)

قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفاً وما كان من المشركين ۝ ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين ۝ فيه ايات بينات مقام ابراهيم ومن دخله كان امنا ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ۝ ومن كفر فان الله غني عن العالمين۔

(آل عمران : ۹۵–۹۷)

اور یاد کرو جب ہم نے [illegible] [illegible] ... لیے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کرو، [illegible] ... آئیں گے۔

آپ کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا، تم سب ملت [illegible] ... لیے ہدایت ہے، اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو اس میں داخل [illegible] ... لیے اس گھر کا قصد کریں (حج کریں)، بشرطیکہ [illegible] ... باوجود اس سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

حج کا فلسفہ: [illegible] گھر میں حاضر ہونا حضرت ابراہیم کی نقل [illegible] ... جاتے ہیں، اتنے دنوں تک سر کے بال منڈواتے ہیں [illegible] ... اسماعیل علیہما السلام تین دن کے سفر [illegible] ... اللہم لبیک، اللہم لبیک کا ترانہ الاپتے ہوئے دنیا کی مختلف اطراف سے سفر کر کے کعبہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

روحانی لذتیں

[illegible]

[illegible]

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی
لله رب العلمین لا شریک له وبذلک
امرت وانا اول المسلمین

(الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

[illegible]

اقرار کرتا ہوں!

[illegible]

جغرافیائی اکائی کے بجائے اسلامی وحدت

[illegible] سے نکل کر وحدت اسلامی میں داخل ہوں، ملت ابراہیمی کی [illegible]

[illegible]

اسلامی علوم و فنون کی نشر و اشاعت

[illegible]

باہمی تعاون اور اتحاد کی روح

[illegible]

گناہوں سے برائت اور پاکیزگی

[illegible]

[illegible]

معاف ہو رہے ہیں

توبہ اور استغفار میں فریضۂ حج کی خصوصیات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعمال کی نشأۃ ثانیہ

[illegible]

ذمہ داریوں کا احساس

[illegible]

دشمنوں سے دوستی

[illegible]

مساوات

[illegible]

[illegible]

ایک میدان میں کھلے آسمان کے نیچے رب ذوالجلال کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں کسی کے سبب کسی کو برتری حاصل نہیں ہوتی، نہ سابقہ کی رعایت ہوتی ہے نہ تقدم و تاخر کی فضیلت ہوتی ہے۔

کسب حلال کسب حلال بہت سی نیکیوں کا سرچشمہ ہے، چونکہ حج کے مصارف میں شرعاً صرف مال حلال ہی صرف کیا جاسکتا ہے اور مال حرام خرچ کرنا اس میں جائز نہیں ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو حلال اور حرام کا فرق کرنا پڑتا ہے اور فریضہ حج کے لیے مال حلال کی تگ و دو کرنی پڑتی ہے جس سے انسان کی روحانی اور اخلاقی حالت سدھر جاتی ہے۔ غرض فریضہ حج انسان کی صرف ذاتی سعادت اور نجات ہی کا ذریعہ نہیں بلکہ وہ ملی، اخلاقی، معاشرتی، سیاسی، اقتصادی قوتوں اور ملی زندگی کے ہر گوشہ پر حاوی ہے اور مسلمانوں کی دنیا میں بین الاقوامی حیثیت کا سبب ہے بلند ہوتا ہے۔

باب ۳۳ ما يباح للمحرم بحجة أو عمرة لبسه وما لا يباح!

محرم کے لباس کے احکام

٢٦٨٧ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد النعلين فليلبس الخفين وليقطعهما أسفل من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئا مسه الزعفران ولا الورس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ محرم کس قسم کا لباس پہنے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص نہ پہنو، پگڑی نہ باندھو، شلوار نہ پہنو اور نہ ٹوپی اور موزے پہنو، اگر کسی شخص کو جوتی میسر نہ ہو تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے اور ایسا لباس بالکل نہ پہنو جس پر ورس یا زعفران کا رنگ یا خوشبو ہو!

٢٦٨٨ - وحدثنا يحيى بن يحيى وعمرو الناقد وزهير بن حرب كلهم عن ابن عيينة قال يحيى أخبرنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم قال لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة ولا البرنس ولا السراويل ولا ثوبا مسه ورس ولا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کس قسم کا لباس پہنے؟ آپ نے فرمایا محرم نہ قمیص پہنے نہ عمامہ باندھے، نہ ٹوپی اور نہ شلوار پہنے اور نہ ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور اگر اس کو جوتی نہ ملے تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔

الخفاف [illegible] أحد لا [illegible] يجد [illegible] فليقطعهما حتى يكونا [illegible] من الكعبين

۲۶۸۹- وَحَدَّثَنَا يحيى بن يحيى [illegible] [illegible] ثوبًا مسّه [illegible] ورس [illegible] زعفران [illegible] ومن لم يجد نعلين فليلبس الخفين وليقطعهما أسفل من الكعبين

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔

۲۶۹۰- وَحَدَّثَنَا يحيى بن يحيى [illegible] [illegible] يحيى [illegible] [illegible] قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] يخطب يقول [illegible] السراويل لمن لم يجد الإزار والخفاف لمن لم يجد النعلين يعني [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ [illegible] فرمایا [illegible] شخص کو [illegible] [illegible] ملیں وہ موزے [illegible] [illegible] پہن لے اور [illegible] [illegible]

۲۶۹۱- وَحَدَّثَنَا محمد [illegible] محمد يعني ابن جعفر ح [illegible] [illegible] [illegible] ح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عرفات [illegible] [illegible]

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ آپ عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

۲۶۹۲- وَحَدَّثَنَا [illegible] حدثنا سفيان بن عيينة ح وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا هشيم ح وحدثنا [illegible] [illegible] عن سفيان ح وحدثنا

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے لیکن شعبہ کے علاوہ اور کسی نے میدان عرفات میں خطبہ کا ذکر نہیں کیا۔

عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ
حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ
هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ
غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ ۔

۲۶۶۳ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ
خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ ۔

۲۶۶۴ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا
خَلُوقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ
تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ
فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ
أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ
أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ
طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ
غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ
قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ
عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ
أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوتے نہ پائے
وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو چادر نہ مل سکے وہ
شلوار پہن لے۔

صفوان بن یعلی بن منیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص جعرانہ میں
آیا درآں حالیکہ وہ شخص ایک جبہ (لمبا کوٹ) پہنے ہوئے
[illegible] خوشبو لگی ہوئی تھی [illegible]
[illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible]
یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری یہ تمنا تھی کہ میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھوں
[illegible]
[illegible]
دیکھو! یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا ایک
[illegible]
دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ
وہ آواز اونٹ کے خراٹوں کی طرح تھی۔ جب وہ کیفیت
منقطع ہوگئی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے
جو عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا اور فرمایا زردی یا
خوشبو کا اثر دھو ڈالو، جبہ اتار دو، اور عمرہ میں اسی طرح

[illegible]

۲۶۹۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ [illegible] عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ [illegible] وَعَلَى هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعْ [illegible]

۲۶۹۶- وَحَدَّثَنِي [illegible] قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ [illegible] بْنُ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ [illegible] عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ [illegible] مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ [illegible]

کرو جیسا کہ حج میں کرتے ہو۔

[illegible] ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جعرانہ میں [illegible] آیا اور میں بھی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، وہ شخص ایک جبّہ پہنے ہوئے تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبّہ ہے اور اس پر خوشبو لگی ہوئی ہے [illegible] میں کرتے ہو وہ کرو، اس نے کہا میں یہ کپڑے اتار دوں اور یہ خوشبو دھو ڈالوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible] یعلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھوں، پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ تھے جن میں [illegible] آیا اس نے ایک جبّہ پہنا ہوا تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی، اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے متعلق [illegible] ایک جبّہ پہن لیا جس پر خوشبو لگی ہوئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساعت اس شخص کی طرف [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی [illegible]

رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ.

دیکھا، ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ تھا کچھ دیر آپ خراٹے لیتے رہے، پھر آپ سے وہ کیفیت منقطع ہوگئی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا۔ اس شخص کو لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشبو کو تین مرتبہ دھو لو اور جبہ کو اتار دو پھر عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

٢٦٩٧ - وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ.

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو جعرانہ میں تھا اس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس کی داڑھی اور سر کے بال زرد رنگ کے خضاب سے رنگے ہوئے تھے اور اس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا، وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں جس حالت میں ہوں وہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جبہ اتار دو اور یہ خضاب دھو ڈالو۔ اور جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہ سب عمرہ میں کرو۔

٢٦٩٨ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ

قال حدثنا صفوان بن يعلى عن أبيه رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاه رجل عليه جبة بها أثر من خلوق فقال يا رسول الله إني أحرمت بعمرة فكيف أفعل فسكت عنه فلم يرجع إليه وكان عمر يستره إذا أنزل عليه الوحي يظله فقلت لعمر رضي الله تعالى عنه إني أحب إذا أنزل عليه الوحي أن أدخل رأسي معه في الثوب فلما أنزل عليه خمره عمر رضي الله عنه بالثوب فجئته فأدخلت رأسي معه في الثوب فنظرت إليه فلما سري عنه قال أين السائل آنفا عن العمرة فقام إليه الرجل فقال انزع عنك جبتك واغسل أثر الخلوق الذي بك وافعل في عمرتك ما كنت فاعلا في حجك

نے عمرہ کا احرام باندھا ہے میں اس میں کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو کپڑا اوڑھا دیتے تھے [illegible]

عمرہ کے حکم میں مذاہب

[illegible] ہے کہ عمرہ سنت ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور احناف کا بھی یہی نظریہ ہے کیونکہ امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اور اگر تم عمرہ کرو تو یہ افضل ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے نیز اس لیے بھی کہ یہ غیر مؤقت عبادت ہے[1]

امام شافعی نے جو [illegible] عمرۃ للہ سے استدلال کیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کتاب [illegible] [illegible] [2]

حج کے فوراً یا تاخیر سے وجوب میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں اس باب میں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [3]

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] علامہ [illegible]

سنن ابن ماجہ "جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ جلدی کرے [illegible] ایک روایت میں ہے [illegible] فلیتعجل فانہ قد یمرض المریض وتضل الضالۃ وتعرض الحاجۃ [illegible] سنن ابن ماجہ "جو شخص حج کا ارادہ کرے [illegible]
کیونکہ کبھی انسان بیمار پڑ جاتا ہے، کبھی سواری گم ہو جاتی ہے اور کبھی کوئی کام درپیش ہو جاتا ہے [illegible]
کہ حضرت فضل بن عباس [illegible] رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [illegible]
[illegible] بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا [illegible]
"جو شخص سفر خرچ [illegible] بیت اللہ تک پہنچنے [illegible] استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے تو [illegible]
اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر [illegible]
[illegible] بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من لم یحبسہ مرض او حاجۃ ظاہرۃ [illegible]
حابس او سلطان جائر ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا [illegible]
"جو شخص حج کیے بغیر مر جائے [illegible] کوئی [illegible] کوئی ظالم بادشاہ [illegible]
کام نہ تھا تو وہ جس حال میں چاہے مرے خواہ یہودی ہو کر خواہ عیسائی ہو کر [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام شافعی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مذاہب اربعہ میں احرام کی کیفیت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

نے محرم کو ان کپڑوں کا ذکر کر دیا، علماء نے آپ کے اس طرز جواب کو بلاغت کی اعلیٰ قسموں سے شمار کیا ہے۔ اس حدیث سے علماء نے یہ مستنبط کیا ہے کہ محرم کے لیے سلے ہوئے کپڑوں کو پہننا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح عمامہ سے سر کو چھپانا بھی جائز نہیں ہے اگر محرم نے سر درد یا کسی اور بیماری کی وجہ سے سر پر پٹی باندھی تو اس پر فدیہ دینا ہوگا اور موزوں کی نفی سے یہ معلوم ہوا کہ ٹخنے کو چھپانے والی کوئی چیز بھی مثلاً جراب وغیرہ، احرام میں جائز نہیں ہے۔ اسی طرح محرم کے لیے دستانے پہننا بھی جائز نہیں ہے۔ کپڑوں پر خوشبو لگانا بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ خوشبودار پھل مثلاً سیب وغیرہ کا سونگھنا منع نہیں ہے۔ سلے ہوئے کپڑوں کی ممانعت اور ان چادروں کے پہننے کا حکم یا تو اس وجہ سے ہے یا اس لیے کہ یہ لباس کفن کے مشابہ ہے۔

حضرت ابن عمر کی اس حدیث کے بعد حضرت ابن عباس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایت ہے۔ حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ اور حضرت ابن عباس اور حضرت جابر کی روایت میں ہے کہ جس کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنے کا ذکر نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے حضرت ابن عباس اور جابر کی روایت پر عمل کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ موزوں کا کاٹنا واجب نہیں ہے اور جمہور نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پر عمل کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر کی روایت ٹخنوں سے کاٹنے کی روایت سے مطلق ہے اور حضرت ابن عمر کی روایت مقید ہے، مطلق، مقید پر محمول ہوتا ہے۔ امام احمد کا یہ فرمانا کہ موزے کو کاٹنا مال کو ضائع کرنا ہے اس لیے موزے کاٹ کر نہ پہنے، اس حدیث پر عمل کرنے سے مال ضائع نہیں ہوتا۔ جو شخص بغیر کاٹے موزے پہن لے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر دم ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اس پر فدیہ نہیں ہے۔

کپڑوں پر خوشبو لگانے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ خوشبو مہنگی ہوا کرتی ہے اور زیب و زینت کی علامت ہے اور یہ چیز حج کی سادگی اور خشوع و خضوع کے منافی ہے۔ خوشبو لگانے سے علماء نے یہ بھی استنباط کیا ہے کہ جو چیز بھی خوشبو کے حکم میں ہو وہ بھی ممنوع ہے، جس شخص کو ازار نہ ملے وہ شلوار پہن سکتا ہے۔ لیکن امام مالک نے اس سے منع کیا ہے۔ جمہور کی دلیل حضرت ابن عباس کی حدیث ہے۔ علماء کے بعض احکام میں یہ مسئلہ ہے کہ وہ سلے ہوئے کپڑے جو جسم کے مطابق ہوں اور بدن کو چھپانے والے ہوں ان کا پہننا جائز نہیں ہے۔

امام ابن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا کہ اگر محرم کے پاس جوتے نہ ہوں اور وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہننا چاہے تو پہن سکتا ہے؟ امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا ہاں! لیکن اس پر فدیہ واجب ہے کیونکہ اس کا موزہ پہننا کوئی عذر نہیں رکھتا تھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر محرم کو چادر نہ ملے تو شلوار پہن سکتا ہے لیکن جب چادر مل جائے تو شلوار اتار دے ورنہ اس پر فدیہ ہوگا۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ عورت خوشبو لگا کر پڑے سے رنگے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتی۔

له امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۷۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وحی خفی یا وحی غیر متلو کی تحقیق و حجیت حدیث

[illegible]

خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔

[illegible]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے [illegible] سے متعلق [illegible] کسی سوال کے جواب [illegible] وحی نازل [illegible] جاتی [illegible] بہ حرف معانی [illegible] کا نزول [illegible] آپ [illegible] کیے جاتے [illegible] اور آپ ان معانی [illegible] سے تعبیر فرماتے [illegible] کو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہتے ہیں [illegible] حضرت جبریل کے واسطے سے آپ پر [illegible] کا نزول [illegible] وحی جلی [illegible] وحی متلو کہتے ہیں [illegible] حدیث ہے اور وحی جلی قرآن ہے۔

وحی خفی کی ضرورت

[illegible] کے تفصیلی احکام قرآن مجید میں [illegible] کیے گئے [illegible] قرآن مجید [illegible] ذکر [illegible] کان کیا [illegible] تک [illegible] گا [illegible] کی حدود [illegible] کے لیے [illegible] کے متعلقات [illegible] ماننا [illegible] ہے [illegible] سوال [illegible] متعلق [illegible] قرآن مجید [illegible] کتنی نمازیں فرض ہیں [illegible] نمازوں کے [illegible] وقت سے [illegible] کا ذکر [illegible] کیا [illegible] کا ذکر [illegible] شروع [illegible] کے [illegible] تک کیا پڑھا جائے [illegible] تفصیل [illegible] ہے اور حدیث کو [illegible] قرآن مجید سے کوئی شخص کیسے نماز پڑھے [illegible] ذکر کی [illegible] عبادت [illegible] پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

قرآن مجید میں [illegible] فرض [illegible] کا ذکر [illegible] فرض کی [illegible] علیہ وسلم [illegible] وحی خفی کے ذریعہ بتادی [illegible] حدیث نمبر ۲۹۹۳ [illegible] تفصیل [illegible] حدیث [illegible] اور [illegible] تفصیل [illegible] قرآن مجید [illegible] بلکہ قرآن مجید کے [illegible] تفصیل [illegible] ہے [illegible] قول [illegible] کے سوا [illegible] کچھ نہیں ہے۔

وحی خفی پر اعتراضات کے جوابات

منکرین حدیث نے وحی خفی کے انکار [illegible] کے جوابات [illegible] مذکورہ [illegible]

[illegible] ایک قوانین کی کتاب یعنی قرآن [illegible] کر سکے [illegible] رسول [illegible] جب تک [illegible] حیات رہے [illegible] تفصیل کرتے [illegible] قرآن [illegible] کا حکم [illegible] قرآن کے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

تھے، [illegible] لیث [illegible]

نوٹ: برق صاحب نے آیت کا ترجمہ غلط کیا ہے صحیح ترجمہ یہ ہے: [illegible] پہنچا دیجئے۔

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جرأت کر سکتے تھے [illegible] رسول کے معنی ہی ایلچی اور پیغام رساں ہیں تو ایک قاصد خود [illegible] سکتا ہے۔

وحی خفی پر [illegible] ہوئے ہم نے واضح کر دیا ہے کہ قرآن مجید نے جو احکام ہم پر فرض کیے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات کے بغیر ان پر عمل نہیں ہو سکتا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ کے ارشادات پر عمل کرنا ضروری ہے [illegible] برق صاحب نے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ کی اطاعت [illegible] محسوس [illegible] لکھتے ہیں:

اعتراض: ہمارے بعض بزرگ کہتے ہیں کہ احادیث کو چھوڑ دو گے تو نماز پڑھنے کا طریقہ کہاں سے سیکھو گے؟
جواب: [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] مسلمانوں نے نماز پڑھتے دیکھا [illegible] یہ سلسلہ ہم تک پہنچ گیا [illegible] مسلمان صحیح بخاری [illegible] طریقہ سیکھا کرتے ہیں؟ [illegible] بخاری [illegible] صحیح بخاری [illegible] نماز [illegible]

اس پیراگراف میں برق صاحب نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تعبیرات [illegible] آپ کے احکام کے بغیر [illegible] عمل نہیں ہو سکتا [illegible] قرآن مجید پر عمل [illegible] اطاعت ضروری ہے [illegible]

اعتراض نے [illegible] کہ قرآن مجید [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مسلمانوں سے نماز پڑھتے دیکھا [illegible] اور جس طرح آپ نے نماز پڑھی وہی نماز پڑھنے کا طریقہ [illegible] حدیث [illegible] جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو [illegible] اور اس میں برق صاحب جیسے منکر حدیث نے بھی [illegible] اطاعت اور اتباع رسول [illegible] کے کسی حکم پر عمل نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات جو اس پیراگراف میں برق صاحب نے [illegible] اور احادیث کی حجیت ہے کیونکہ [illegible] برق صاحب [illegible] مانتے کیونکہ انھوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] مسلمانوں نے [illegible] کروڑوں نے اور یہ سلسلہ ہم تک پہنچ گیا"۔ [illegible] سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

۱ے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق، دو اسلام ص ۲۳، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز [illegible]۔
۲ے [illegible] دو اسلام ص ۱۳۲

[illegible]

وحی علی پردۂ دل

[illegible]

فانه نزله على قلبك باذن الله (البقرة: ۹۷)

جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس (قرآن) کو آپ کے قلب پر نازل کیا۔

وانه لتنزيل رب العالمين ۰ نزل به الروح الامين ۰ على قلبك لتكون من المنذرين ۰ بلسان عربي مبين ۰ (الشعراء: ۱۹۲-۱۹۵)

[illegible] صاف عربی زبان میں ہے۔

[illegible]

[illegible]

(شوریٰ : ۵۱)

[illegible]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

[illegible]

(نساء : ۱۰۵)

لوگوں کے درمیان فیصلے کریں۔

[illegible]

[illegible]

اس آیت سے چار باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱. [illegible] کے منصب پر فائز فرمایا ہے

۲. [illegible]

۳. [illegible]

۴. [illegible]

[illegible] جس پر وہ (پہلے) تھے۔

(بقرہ: ۱۴۲)

[illegible] پھر جاتا ہے۔

[illegible]

فلما نبأها به قالت من انبأك هذا قال نبأني العليم الخبير. (التحریم: ۳)

[illegible] اس زوجہ نے کہا آپ کو یہ بات کس نے بتائی؟ آپ نے کہا مجھے علیم و خبیر نے یہ بات بتائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ سے ایک راز کی بات فرمائی [illegible] العلیم الخبیر مجھے علیم و خبیر نے خبر دی ہے۔

[illegible]

[illegible] قائم کرنا آپ کے اختیار میں نہ تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قال الذين لا يرجون لقاءنا ائت بقرآن غير هذا او بدله قل ما يكون لي ان ابدله من تلقاء نفسي ان اتبع الا ما يوحى الي. (یونس: ۱۵)

[illegible] میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جس کی مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

[illegible] ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله
(الحشر: ٥)

کھجوروں کے جو درخت تم نے کاٹے [illegible] یا جن درختوں کو کھڑے رہنے دیئے یہ دونوں کام اللہ کے اذن سے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کی مسلسل بدعہدیوں سے تنگ آ کر [illegible] بستیوں پر حملہ کر دیا۔ محاصرہ کے دوران اسلامی فوج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے [illegible] درخت کاٹ ڈالے تاکہ حملہ کرنے میں سہولت ہو [illegible] بہت سے [illegible] درختوں کو کاٹ کر زمین میں فساد کیا جا رہا ہے۔ منافقین [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اسلامی فوج کا درختوں کو کاٹنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی اجازت سے تھا۔

[illegible] قرآن مجید میں وہ آیت کہاں ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے یہود کی بستیوں [illegible] درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا [illegible] قرآن مجید [illegible] اللہ تعالیٰ نے وحی خفی سے فرمایا ہے۔ اور یہی وحی خفی اور وحی غیر متلو ہے۔

اللہ تعالیٰ جنگ بدر کے سلسلہ میں فرماتا ہے:

واذ يعدكم الله احدى الطائفتين انها لكم وتودون ان غير ذات الشوكة تكون لكم ويريد الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين
(الانفال: ٧)

اور جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا [illegible] دو گروہوں میں سے ایک تمہارے ہاتھ آئے گا [illegible] اور تم چاہتے تھے [illegible] تمہارے ہاتھ آ جائے [illegible] اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلمات سے حق کو ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

اس آیت سے معلوم ہوا [illegible] وحی غیر متلو اور وحی خفی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین کہ ہم نے متعدد آیات سے اس حقیقت کو ظاہر کر دیا کہ اللہ تعالیٰ [illegible] قرآن مجید کے علاوہ بھی وحی کی ہے [illegible] وحی غیر متلو اور وحی خفی [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کا فرق

اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے [illegible]

ج) [illegible] دونوں کی اطاعت کرو [illegible]
نے حدیث اس لیے دونوں پر ایمان لانا فرض ہے۔

ب) [illegible] ایک شخص [illegible] گزر گئے ہیں ساری [illegible]
[illegible] اور حاکم وقت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] کے اقوال پر [illegible] بات [illegible]
[illegible] اطاعت [illegible] کئی بادشاہ مصنف بھی تھے [illegible]
[illegible] موجود ہے [illegible]
[illegible]

[illegible] اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات [illegible]
[illegible] کی حیثیت ایک سی ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات [illegible]
طرح بیان فرمائی ہے۔

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك
فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم
حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما

(نساء : ٦٥)

آپ کے رب کی قسم! جب تک یہ لوگ [illegible] آپ کو حاکم نہ مانیں اور پھر آپ کے فیصلہ [illegible] اپنے دلوں میں کوئی تنگی [illegible] تسلیم کر لیں جو تسلیم کرنے کا حق ہے [illegible] لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔

اس آیت سے [illegible] ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے [illegible] دل میں تنگی [illegible]
کرے وہ مومن [illegible] ہو سکتا [illegible] کسی [illegible]
[illegible] کے خلاف [illegible]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى
الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من
امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل
ضلالا مبينا (احزاب: ٣٦)

جب اللہ اور اس کا رسول کسی [illegible] کسی مسلمان مرد [illegible] کو ان کے حکم [illegible] ماننے [illegible] کا اختیار نہیں ہے اور جو [illegible] [illegible] کھلی گمراہی میں [illegible]

اس آیت میں [illegible] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بعد کسی شخص کو [illegible] ماننے کا اختیار نہیں [illegible]
[illegible]

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لے ڈاکٹر غلام جیلانی برق [illegible]

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ (نساء: ۸۰)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں ناٸب مطلق قرار دیا ہے کہ آپ کی اطاعت [illegible] ہے۔ کیا اولی الامر، حکام [illegible] وغیرہ کو بھی ناٸب مطلق ہونے کا شرف اور مرتبہ حاصل ہے؟

اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے تابع ہے

اس نکتہ کی وضاحت کرنے کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر [illegible] ایک درجہ [illegible] ایک حیثیت کی نہیں [illegible] سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں [illegible] قرآن مجید کی [illegible] آیت نہیں کھی [illegible] کوئی تعین ہونی [illegible] فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء: ۵۹)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو [illegible] کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے [illegible] ہوں، اور اگر تمہارا کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو [illegible] آخرت پر ایمان [illegible] یہ اچھا [illegible] اس کا انجام بہتر ہے۔

اگر اطاعت میں مستقل ہوتی تو اللہ تعالیٰ [illegible] اگر تمہارا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے [illegible] رسول [illegible] کی طرف [illegible] لیکن [illegible] اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی [illegible] آیت [illegible] سے یہ معلوم ہوا [illegible] رسول کی اطاعت مستقل ہے اور اولی الامر کی اطاعت مستقل نہیں ہے۔

یہاں مستقل کا مفہوم [illegible] کی اطاعت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت [illegible] بلاواسطہ واجب ہے جس طرح حکم [illegible] کے بعد [illegible] واجب [illegible] آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی [illegible] اس حکم کی دلیل [illegible] کے بغیر اس حکم کی اطاعت [illegible] واجب ہو جاتی ہے [illegible] اولی الامر کی [illegible] نہیں ہے [illegible] براہ راست [illegible] واجب العمل [illegible] اللہ اور رسول کی [illegible] کتاب و سنت [illegible] اس حکم کو دیکھیں گے اگر [illegible] حکم اس کسوٹی پر صحیح [illegible] ہوگا اور وہ حکم اللہ اور رسول کے حکم کے [illegible] اطاعت [illegible] ہوئی اور حقیقت [illegible] رسول کی اطاعت [illegible] اسی لیے [illegible] نے [illegible] اطاعت [illegible]

اطاعت اولی الامر کے غیر مقصود ہونے کی دوسری دلیل

[illegible] سے یہ واضح ہو چکا [illegible] کی اطاعت مقصود [illegible] مستقل ہے اور اولی الامر کی اطاعت غیر مقصود اور غیر مستقل [illegible] رسول کی اطاعت [illegible]

[illegible]

اولی الامر کی مخالفت کا دائرہ

[illegible]

بقولِ اقبال!

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

[illegible]

اولی الامر کا مصداق

[illegible]

وہ شخص اپنی خواہش [illegible] کے وجود اپنی بیوی سے [illegible] موجبات [illegible] خدمت کی دکی جو [illegible] رعایت [illegible] پر عمل نہیں کرتا اب بتلائیے [illegible] صاحبان [illegible] لوگوں کے دلوں [illegible] خوف خدا [illegible] سے اور [illegible] ان کے معاملات میں [illegible] رسول کا حکم نہ ہو سکتا ہے دنیاوی [illegible] خواہ [illegible] کے حق میں [illegible] گمراہ حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] مسلمان [illegible] نقصان گروہ کر بیٹھتے ہیں [illegible] رسول کی شریعت کے خلاف عمل [illegible] حدیث حج کے مشاہدت [illegible] میں [illegible] مسلمانوں [illegible] باقی غیر درست ہے۔

اولی الامر سے اختلاف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے [illegible] اس کا شبہ ہو سکتا ہے [illegible] قدسیہ [illegible] یہ دونوں حضرات [illegible] حج [illegible] کرنے سے منع کرتے تھے [illegible] نیک نیتی پر [illegible] کے پیش نظر [illegible] مصلحت [illegible] لیکن ان دونوں [illegible] وسعت علم اور دینی خدمات کے [illegible] ان کے [illegible] کہ [illegible] اس نظریہ کو قبول نہیں کیا [illegible] منع کرنے کے باوجود [illegible] حج [illegible] کرتے رہے [illegible] عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے [illegible] کے قول کو [illegible] مسئلہ [illegible] بیان [illegible] کا شعار اور علامت ہیں۔ ترمذی شریف میں ہے:

[illegible]

حضرت [illegible] عمر رضی اللہ عنہ سے [illegible] سالم بیان کرتے ہیں [illegible] ایک شخص نے [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر [illegible] کے بارے [illegible] ایک شخص نے [illegible] سے منع کرتا [illegible] تاؤ کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا حکم مانا جائے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] اس شخص نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] جامع ترمذی [illegible] کتب [illegible]

جائے گا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کیا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایام حج میں عمرہ سے منع کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] ہیں اس وقت کے اولی الامر حضرت عثمان کی اس مسئلہ میں مخالفت کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف بلاتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

عن مروان بن الحكم قال شهدت عثمان وعليا وعثمان ينهى عن المتعة وأن يجمع بينهما فلما رأى علي أهل بهما لبيك بعمرة وحجة قال ما كنت لأدع سنة النبي لقول أحد۔ [1]

مروان بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی کو دیکھا ہے، حضرت عثمان تمتع اور حج و عمرہ کو جمع کرنے سے روکتے تھے۔ جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کہا لبیک بعمرۃ و حجۃ اور فرمایا میں کسی کے قول کی خاطر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

ان دو مثالوں سے واضح ہو گیا کہ اولی الامر [illegible] کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف اس کا حکم قابل قبول [illegible] جب حضرت عمر اور حضرت عثمان کی یہ حیثیت [illegible] بعد کے آنے والے [illegible] ان مثالوں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] [illegible] معاملات [illegible] سنت کے خلاف [illegible] نہیں [illegible]

قرآنی احکام کے علاوہ احکام دینیہ کا مصدر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالص عبادات [illegible] مسائل اور [illegible] [illegible] بیان فرماتے ہیں جن کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمانوں کے [illegible] معاشی [illegible] ان تمام قواعد اور جزئیات [illegible] جن کی طرف قرآن مجید میں صرف چند اشارات ہیں [illegible] زکوٰۃ، حج [illegible] کا [illegible] کی چیز کے مکمل [illegible] کا قرآن مجید میں بیان نہیں ہے۔ ان تمام تفصیلات صرف [illegible] سنت سے مستفاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ [illegible] عبادات اور معاملات میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کیا جا سکتا [illegible] صحیح نہیں ہے۔

---

[1] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱۲، مطبوعہ [illegible]

کہ رسول خدا جب تک بقید حیات رہے صرف انہی قوانین کی تعمیل کراتے رہے جن کی تفصیل قرآن میں دی ہوئی تھی اور آج بھی ہم پر رسول خدا کی اطاعت قرآنی احکام کی حد تک فرض ہے۔[1]

یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ قرآن مجید میں اذان اور اقامت کے کلمات کا ذکر ہے نہ یہ لکھا ہے کہ دن میں کتنی بار اذان اور اقامت کہی جائے۔ اذان اور اقامت کے لیے وضو شرط ہے یا نہیں؟ اذان کہنے اور سننے کے کیا آداب ہیں، اذان کے بعد کیا دعا کی جائے، قضا نمازوں کے لیے اذان کہی جائے یا نہیں، اور اذان کے کلمات ایک ایک بار کہے جائیں یا دو دو بار، جو شخص اذان کہے وہی اقامت کہے گا یا کوئی اور شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ اسلام کی باقی عبادات اور معاملات کا الگ رہا صرف صاحب برق کا یہ مذہب کہ جو شخص صرف قرآن کے احکام کی حد تک قرآن مجید سے تعلق رکھے اور نماز، روزہ اور حج وغیرہ تمام عبادات سے دستکش ہو جائے کیونکہ صرف متن قرآن سے کوئی عبادت بھی ادا نہیں کی جا سکتی اور یا پھر یہ غلط بیانی کرنی پڑے گی کہ رسول خدا جب تک بقید حیات رہے صرف انہی قوانین کی تعمیل کراتے رہے جن کی تفصیل قرآن میں دی ہوئی تھی اور آج بھی ہم پر رسول خدا کی اطاعت قرآنی احکام کی حد تک فرض ہے۔[2]

منصب رسالت

جو شخص عناد اور جھٹلانے کا عادی نہیں ہے وہ بھی یہ جانتا اور مانتا ہے کہ اسلام کی بیان کردہ تمام عبادات اور معاملات کے شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات اور مفسدات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبیین قرآن اور بیان کے مرہون منت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبادات اور معاملات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال اور افعال کی اطاعت اور اتباع لازم اور واجب قرار دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (الحشر: ۷)

اور رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے اور صرف آیات قرآن کے سنانے کے پابند ہوتے اور قرآن مجید کے علاوہ احکام دینے کے مجاز نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ آیت کبھی نازل نہ فرماتا۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ (آل عمران: ۳۱)

آپ کہیے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور مغفرت کے حصول کو اتباع رسول پر موقوف کر دیا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم میری محبت اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہو تو قرآن مجید کی پیروی کرو جیسا کہ برق صاحب نے ذکر کیا ہے

---

[1] ڈاکٹر غلام جیلانی برق، دو اسلام ص ۲۴۳، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔
[2] 〃 〃 〃 〃

[illegible]

میں اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی بات نہیں فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حقیقت ثابتہ ہیں اور آپ صرف قرآن مجید کے احکام پر عمل نہیں کراتے تھے بلکہ [illegible] اور ان کی اطاعت بھی مسلمانوں پر [illegible] فرض ہے۔ اس کی وضاحت [illegible] سے ہوتی ہے:

فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون [illegible]

تو جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم اور مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (الاعراف: ۱۵۷)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قرآن مجید کی اتباع [illegible] قرآن مجید کے عام حکم پر عمل نہیں [illegible] **مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں مقرر کریں:**

واستشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامراتٰن ممن ترضون من الشھداء

اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنا لو، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو (البقرہ: ۲۸۲)

اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مسلمانوں [illegible] **مجید میں ہے:**

[illegible] سنن ابو داؤد، سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابو داؤد [illegible] مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور ۱۴۰۵ھ

وان کانت واحدۃ فلہا النصف [illegible] اگر وارث ایک بیٹی ہو تو اس [illegible] ترکہ کا نصف ملے گا۔

[illegible] لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ ترکہ چھوڑیں وہ امت پر صدقہ ہے" اس وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو حضور کی میراث سے نصف حصہ نہیں دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث [illegible] کو اس آیت کے عموم پر مقدم رکھا۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے:

ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا۔ (النساء: ۱۰۳) بے شک نماز مسلمانوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔

اس کے باوجود آج تک تمام مسلمان حج کے موقع پر عرفات میں ظہر کے وقت ظہر اور عصر [illegible] وقت پڑھتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ عہد رسالت سے لے کر آج تک دنیا کے تمام مسلمانوں کا یہ [illegible] راسخہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قرآن مجید کے عموم پر مقدم ہے کیونکہ سورۂ [illegible] کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم [illegible] قرآن پر مقدم ہے، اور ان مثالوں سے یہ بات بداہت واضح ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قرآن مجید [illegible] مجید کے علاوہ بھی آپ کے [illegible] جو [illegible] اس حقیقت پر سب سے قوی دلیل ہیں۔

بغیر الفاظ کے وحی کا ثبوت

[illegible] صاحب لکھتے ہیں: وحی بلا الفاظ میری سمجھ [illegible] تو وہ سمجھ میں کیسے آئے گا؟

[illegible] صاحب کی تحقیق [illegible] لغت کی مستند اور مسلم کتابوں سے [illegible] پیش کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ بغیر الفاظ کے محض معانی پر لغت میں وحی کا اطلاق ہے۔

علامہ ابن اثیر جزری وحی کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ویقع علی الکتابۃ والرسالۃ [illegible] وحی کا اطلاق کتابت [illegible]

والالہام والکلام الخفی [illegible] الہام [illegible]

[illegible]

علامہ راغب اصفہانی نے بھی وحی کے یہی معانی بیان کیے ہیں۔

۱؎ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۲ ص [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

۲؎ ڈاکٹر غلام جیلانی برق [illegible] دو اسلام ص [illegible] مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز [illegible]

۳؎ علامہ ابن اثیر الجزری متوفی ۶۰۶ھ، نہایہ ج ۵ ص [illegible] مطبوعہ موسسۃ مطبوعاتی ایران ۱۳۶۴ھ

۴؎ علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی [illegible] المفردات ص [illegible] المکتبۃ المرتضویہ ایران ۱۳۶۲ھ

علامہ ابن منظور افریقی وحی کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الوحی: الاشارۃ والکتابۃ والرسالۃ والالہام والکلام الخفی وکل ما القیتہ الی غیرک.[1]

وحی کے معانی حسب ذیل ہیں: اشارہ کرنا، لکھنا، پیغام بھیجنا، الہام کرنا، [illegible] پوشیدہ کلام اور ہر وہ چیز [illegible] یا معنی جس کو تو غیر کی طرف القاء کرے۔

وحی کے معنی بیان کرتے ہوئے علامہ ابن منظور لکھتے ہیں:

قال ابو اسحاق: واصل الوحی فی اللغۃ کلہا اعلام فی خفاء ولذلک صار الالہام یسمی وحیا، قال الازہری: وکذلک الاشارۃ والایماء یسمی وحیا والکتابۃ تسمی وحیا وقال اللہ عز وجل وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب معناہ الا ان یوحی الیہ وحیا فیعلمہ بما یعلم البشر انہ اعلمہ اما الہاما او رؤیا واما ان ینزل علیہ کتابا کما انزل علی موسیٰ او قرآنا یتلی علیہ کما انزلہ علی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل ہذا اعلام وان اختلفت اسباب الاعلام فیہا.[2]

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ وحی کے [illegible] مخفی طریقہ سے خبر دینا [illegible] اسی وجہ سے [illegible] کہتے ہیں۔ ازہری نے [illegible] اور اشارہ کرنے کو بھی [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ:) کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کے دل میں [illegible] [illegible] جیسے حضرت موسیٰ [illegible] نازل کی یا [illegible] قرآن کی تلاوت کی جائے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بتایا اور ان سب صورتوں میں خبر پہنچائی [illegible] گرچہ خبر [illegible] کے سبب مختلف [illegible]۔

از لغت سے بیان [illegible] وضاحت سے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کے وحی کرنے کا معنی یہ ہے [illegible] کوئی معنی ڈال [illegible] یا کوئی چیز [illegible] اللہ تعالیٰ نبی کے دل پر الفاظ نازل [illegible] [illegible] وحی کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وحی الی فلان: اشار الیہ، ارسل الیہ — فلاں کی طرف وحی کی یعنی اس کی طرف اشارہ کیا

---

[1] علامہ [illegible] بن منظور افریقی [illegible] لسان العرب ج ۱۵ ص [illegible] مطبوعہ نشر ادب الحوزہ قم ایران [illegible]

[2] لسان العرب ج ۱۵ ص ۳۸۱

رسولا ووحی الیه کلاما کلمه سرا، ووحی الله فی قلبه کذا الهمه ایاه۔ [1]

اس کے پاس پیغامبر بھیجا، اس کی طرف کلام کی وحی کی یعنی اس سے پوشیدہ طریقہ سے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں وحی کی یعنی اس کو الہام کیا، اس کے دل میں معنی ڈال دیا۔

عبدالحفیظ بلیاوی لکھتے ہیں:

وحی یحی وحیا الی فلان: اشارہ کرنا، پیغام بھیجنا، چپکے سے گفتگو کرنا، دوسروں سے پوشیدہ بات کہنا، وحی اللہ فی قلبہ: دل میں ڈالنا، الوحی: [illegible] وہ پیغام جو دوسرے کو پہنچانے کے لیے پیش کرو، جو غالب طور پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اللہ کی طرف سے ڈالا جاتا ہے۔ [2]

لغت کی مستند کتابوں سے ہم نے جو حوالہ جات پیش کیے ہیں ان سے ظاہر ہو گیا کہ وحی کا ایک معنی الہام ہے یعنی دل میں کسی معنی کا القاء کرنا اور یہ مطلب بھی صرف اس قدر ثابت کرتا ہے کہ بغیر الفاظ کے مجرد معانی سے بھی وحی ہوتی ہے۔

وحی کے اگرچہ متعدد معانی ہیں لیکن ہم اختصار کے پیش نظر قرآن مجید سے صرف ان آیات کو پیش کر رہے ہیں جن میں وحی کا لفظ وحی خفی اور الہام کے معنی میں مستعمل ہوا ہے:

وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا۔ (الشوریٰ: ۵۱)

کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی سے، یا حجاب کے پیچھے سے یا وہ کسی فرشتہ کو بھیجتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو وحی فرمایا ہے اور کلام نفسی ایک کیفیت کا نام ہے [illegible] اور الفاظ کی ترکیب مثلاً جیسے زید بیٹھا، کا لفظ بولنا بھی حدوث کو مستلزم ہے [illegible] حادث ہے، حدوث کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بن سکتے۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بغیر آواز اور الفاظ کے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو وحی فرمایا ہے اور یہ معنی بغیر الفاظ کے صرف معانی کا نام ہے۔

اذ یوحی ربک الی الملائکة (الانفال: ۱۲)

اور جب آپ کا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا۔

اس وحی کا بلا الفاظ ہونا بھی واضح ہے۔

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیه (القصص: ۷)

اور ہم نے حضرت موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

---

[1] لوئیس مالوف الیسوعی، المنجد ص ۸۹۵، مطبوعہ المطبعۃ الکاثولیکیہ بیروت، الطبعۃ التاسعۃ عشرۃ [illegible]

[2] عبدالحفیظ بلیاوی مصباح اللغات ص ۹۳۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی۔

[illegible] یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ حضرت موسیٰ کو دودھ [illegible] وحی غیر متلو اور وحی خفی [illegible]

[illegible]

اس آیت میں وحی کا بلا الفاظ ہونا بالکل واضح ہے۔

[illegible]

[illegible] آیت کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے [illegible] الفاظ کے ساتھ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی خفی [illegible] آپ کے قلب مبارک [illegible] جس کو [illegible] دل میں ڈال دی جاتی تھی [illegible] الفاظ کے [illegible]

دو طرح (جلی اور خفی) سے وحی نازل کرنے کی وجہ

[illegible] وحی خفی کے سلسلے میں [illegible] برقی صاحب ایک مولانا کے سوال و جواب میں لکھتے ہیں:

م: [illegible] قرآن کے مقابلہ میں [illegible] احادیث [illegible] معانی [illegible] وحی نازل [illegible] اور **الفاظ رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اپنے تھے۔**

ب: [illegible] حدیث [illegible] رسول [illegible] صلعم [illegible] الفاظ [illegible] انسان [illegible] **بات کیا تھی؟**

[illegible] برقی صاحب [illegible] وحی جلی اور وحی خفی [illegible] وحی جلی کی طرح حفاظت کیوں نہیں [illegible] احادیث کی حفاظت [illegible]

اس سلسلے میں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] برقی [illegible] کراچی

فعل پر ہمارے سامنے حجت ہو [illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ مالک مطلق ہے [illegible]

[illegible]

وحیِ خفی کی حفاظت کی ضمانت نہ دینے کی وجہ

اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

حفاظت احادیث میں صحابہ کا اہتمام

[illegible]

[illegible]

وحی خفی اور اجتہاد

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء مجتہدین کی آراء

[illegible]

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقل اجتہاد نہیں کرتے تھے اور آپ کی زندگی کا تمام قول اور ہر عمل نزول وحی پر موقوف تھا اور جب تک کسی چیز کے بارے میں وحی نازل نہ ہوتی آپ وہ کام نہیں کرتے تھے۔ اور [illegible] نزول وحی کے پابند تھے۔ [illegible] کبھی کسی مسئلہ میں آپ نے قیاس اور اجتہاد سے کام نہیں لیا [illegible] کسی سے مشورہ [illegible] کسی کے مشورہ پر عمل کیا [illegible] جمہور علماء اور فقہاء اسلام کی رائے [illegible] آپ پر وحی نازل نہیں ہوتی تھی ان میں آپ خود اجتہاد کرتے تھے اور قیاس سے کام لیتے تھے [illegible] آپ کا اجتہاد [illegible] آپ کے اجتہاد [illegible] اس اجتہاد کی نوعیت [illegible] نہیں ہوتا تھا [illegible] اور [illegible] اس [illegible] علامہ [illegible] مختلف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد کرتے تھے [illegible] اجتہاد [illegible] اس کو جائز [illegible] شافعی [illegible] اجتہاد نہیں کرتے تھے [illegible] اجتہاد کرتے تھے [illegible]

[illegible] کے اجتہاد کے قائل نہیں ہیں [illegible] اجتہاد [illegible] کے بعد اجتہاد کرتے تھے [illegible] آپ کے اجتہاد میں [illegible] جائز ہے لیکن آپ [illegible]

علامہ [illegible] اجتہاد [illegible] کے قائل نہیں ہیں اور [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء اسلام کی آراء

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی مجتہدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حاصل تھی کہ آپ اجتہاد میں خطا پر قائم نہیں رہتے تھے [illegible]
[illegible] اس مسئلہ میں تفصیل مشہور ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد [illegible]
پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اور [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
کیونکہ [illegible] کے لیے اجتہاد جائز ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطریق اولیٰ [illegible]
اور بعض علماء نے کہا چونکہ آپ یقینی وحی کے حصول پر قادر تھے [illegible] اجتہاد جائز نہیں ہے [illegible]
کہا کہ جنگی نوعیت کے معاملات میں آپ کے لیے اجتہاد [illegible] اس مسئلہ میں توقف [illegible]
کے نزدیک [illegible] خلاف ہے کہ آپ نے اجتہاد کیا ہے یا نہیں [illegible]
اجتہاد کیا ہے۔ بعض نے کہا [illegible] توقف کیا ہے [illegible]
ہوا اختلاف ہے کہ آپ کے [illegible] ہو سکتی تھی یا نہیں [illegible]
[illegible] نہیں رہتے۔[1] قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں [illegible]
ہی صحیح ہے۔

علامہ قرطبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible]
علیہم السلام اس مسئلہ میں مساوی ہیں [illegible]
جاتے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے گھر میں بیٹھے [illegible]
[illegible]
بتلائی ہے۔[2]

علامہ ابن مسعود لکھتے ہیں [illegible]
[illegible] اجتہاد سے [illegible]
نہیں رہے۔[3]

علامہ بدرالدین عینی نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے [illegible] نقل کیا ہے [illegible]
[illegible]

---

[1] [illegible]
[2] علامہ [illegible] قرطبی [illegible]
[3] حافظ ابن حجر عسقلانی [illegible] فتح الباری [illegible]
[4] [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر قرآن مجید سے دلائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وشاورهم في الامر فاذا عزمت فتوكل على الله.

[illegible]

آپ [illegible] معاملہ میں مسلمانوں سے مشورہ [illegible] اور جب آپ کسی بات کا [illegible] اللہ پر بھروسہ کریں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں سے مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے [illegible] وحی نازل ہو چکی ہو [illegible] مشورہ کا کوئی تصور [illegible] عمل نہ ہوتا تو [illegible] حکم دینے کا کوئی فائدہ [illegible] فرمایا ہے فاذا عزمت فتوکل علی اللہ [illegible] مشورہ سے کوئی بات طے کر لیں اور اس کو کرنے کا [illegible] پر بھروسہ کریں [illegible] اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن معاملات [illegible] آپ صحابہ سے مشورہ کر کے [illegible] کرتے تھے [illegible] آیت آپ کے اجتہاد کے [illegible] اور اس پر عمل کا صحیح ثبوت ہے۔

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

واختلف في [illegible] صلى الله عليه وسلم لاصحابه رضي الله تعالى عنهم في امور الدين اذا لم يكن هناك وحي فمن ابى الاجتهاد له صلى الله عليه وسلم ذهب الى عدم جوازها ومن لا يأباه وهو الاصح ذهب الى جوازها[1]

جب کسی دینی معاملہ میں وحی نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے [illegible] جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے جو علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے [illegible] کہتے ہیں اور جو آپ کے اجتہاد کو جائز کہتے ہیں وہ مشورہ کو بھی جائز کہتے ہیں اور یہی بات صحیح ہے۔

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

انه كان مامورا بالاجتهاد اذا لم ينزل عليه الوحي والاجتهاد يتقوى بالمناظرة والمباحثة فلهذا كان مامورا بالمشاورة وقد شاورهم يوم بدر في الاسارى وكان من امور الدين.[2]

جس معاملہ میں وحی نہ نازل ہو اس میں آپ کو اجتہاد کرنے کا حکم دیا تھا اور اجتہاد بحث اور مشورہ سے قوی ہوتا ہے اس لیے آپ کو اجتہاد کا حکم دیا تھا، اور آپ نے [illegible] صحابہ کرام سے مشورہ [illegible] تھا اور یہ ایک دینی معاملہ تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فاعتبروا يا اولي الابصار (حشر ٢)

اے عقل و بصیرت والو! قیاس کرو!

---

[1] [illegible]

[2] امام فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی ٦٠٦ھ، تفسیر کبیر ج ٣ ص ٨٢، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ١٣٩٨ھ

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے عذر قبول کر کے [illegible]

عفا اللہ عنک لم اذنت لھم حتی یتبین لک الذین صدقوا وتعلم الکاذبین (توبہ: ۴۳)

[illegible] جاتے اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے!

[illegible]

علامہ آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

واستدل بھا جمع علی انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ایک اجر ملتا تھا اور اس استدلال کا بیان واضح ہے۔

امام رازی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیر معونہ کے شہداء کے قاتلوں
کے لیے آپ نے اجتہاد سے دعا [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ سے محبت
سے التفات کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر احادیث سے دلائل

عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتها عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه سمع خصومة بباب حجرته فخرج الیهم فقال انما انا بشر وانه یأتینی الخصم فلعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صدق فاقضی له بذلك فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیأخذها او یترکها۔ [1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] لوگوں کے جھگڑنے کی [illegible] تشریف لے گئے اور فرمایا میں بشر ہی ہوں میرے پاس دو فریق آتے ہیں شاید تم میں سے کوئی شخص اپنے دعویٰ [illegible] گمان کر کے اس کے حق میں فیصلہ کر دوں! اور جس شخص کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں وہ مال آگ کا ٹکڑا ہے وہ چاہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔

علامہ عینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وفیه دلالة علی حکمه صلی اللہ علیه وسلم بالاجتهاد قال عیاض وهو قول المحققین قاله الخطابی۔ [2]

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] محققین کا قول ہے [illegible] خطابی نے نقل کیا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وفیه انه صلی اللہ علیه وسلم کان یقضی بالاجتهاد فیما لم ینزل علیه فیه شیٔ وخالف فی ذلك قوم وهذا الحدیث من اصرح ما یحتج به علیهم، وفیه انه ربما اداه اجتهاده الی امر فیحکم

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن معاملات میں بالکل وحی نازل نہیں ہوتی تھی ان میں [illegible] سے فیصلہ کرتے تھے۔ [illegible] نے اس میں اختلاف کیا ہے اور یہ حدیث ان کے خلاف صریح ترین حجت ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ

---

[1] [illegible] صحیح بخاری [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع [illegible] ۱۳۸۱ھ
[2] علامہ [illegible]

[illegible]

عصمت ثابت ہے۔

[illegible]

اجتہادی خطا منصب نبوت کے منافی نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

فتح الباری ج ۱۳ ص ۱۷۳-۱۷۲

[illegible]

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد اتباع وحی کے خلاف نہیں ہے

[illegible] ذکر کرنا واجب ہے

[illegible] حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔

[illegible]

[illegible] ایضاً [illegible] تفسیر کبیر ج ۲۵ ص ۵۵۵

[illegible]

اس طرح ذکر ہے:

[illegible]

آیت کا یہ ٹکڑا سورۂ یونس میں بھی ہے:

[illegible]

[illegible]

(یونس: ۱۵)

[illegible] یوم آخرت کے عذاب کا خوف ہے۔

[illegible]

[illegible] گیا تھا اس لیے آپ کا اجتہاد بھی اتباع وحی تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر اعتراضات کے جوابات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احادیث میں اختلاف وحی ہونے کے خلاف نہیں ہے

[illegible]

اس لیے یہ وحی نہیں ہیں۔

[illegible]

قرآن [illegible] کا کلام [illegible] بعض آیات کی فصاحت اور بلاغت [illegible] ہم [illegible] اور بعض آیات کی فصاحت و بلاغت ایسی نہ ہوتی [illegible] ان آیات کی مثل [illegible] کر دیتے اور [illegible] کی بلاغت [illegible] کی خصوصیت ہے [illegible] کا کلام [illegible] لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ دعویٰ نہیں کیا کہ کوئی شخص اس کی مثل کلام نہیں پیش کر سکتا [illegible] بلاغت معجزہ ہو تو اس سے [illegible] وغیرہ کے وحی ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اسی طرح [illegible] بلاغت اگر معجزہ نہ ہو تو یہ اس کے وحی ہونے کے منافی نہیں ہے۔ [illegible]

[illegible]

برق صاحب کے ہیرو کا اعتراف

[illegible]

مسلم [illegible] منکرین حدیث [illegible] اس بحث میں برق صاحب [illegible] سے مراد تمام منکرین حدیث کا گروہ ہے۔

[illegible]

[illegible] دو اسلام [illegible] حدیث [illegible] اس کی مکمل بحث ہم نے [illegible]

[illegible]

باب ۳۴۵ مَوَاقِيتُ الْحَجِّ

مواقیت حج

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ [illegible] [illegible]

[illegible]

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ... أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

۲۰۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

۲۰۰۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

کو میقات مقرر کیا، اہل شام کے لیے جحفہ کو، اہل نجد کے [illegible] علاقوں کے رہنے والوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں [illegible] ان مواقیت کے اندر ہوں وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں [illegible]

حضرت ابن عباس [illegible] یہ میقات ان علاقوں میں رہنے والوں کے لیے بھی ہیں [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل مدینہ، ذوالحلیفہ [illegible] سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مجھے [illegible] یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۷۰۲- وَحَدَّثَنِي [illegible] اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] سے احرام باندھیں۔ اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۷۰۳- وَحَدَّثَنِي [illegible] وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے تو [illegible] اہل یمن کے لیے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

۲۷۰۴- وَحَدَّثَنَا [illegible] الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ [illegible]

حضرت عبداللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تيمسد [illegible]

۲۷۰۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [illegible]

[illegible]

۲۷۰۶ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

[illegible]

وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ [illegible]

[illegible] يَلَمْلَمَ

ابو الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ [illegible]

[illegible]

میقات کا لغوی اور شرعی معنی

[illegible] علامہ ابن [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] اور بعد میں اس [illegible] جگہ [illegible] مقام کے لیے بھی [illegible]

اور اصطلاح شرع میں اس کا معنی ہے [illegible] حج یا عمرہ کا ارادہ [illegible]

[illegible] کسی کام [illegible]

[illegible]

میقات سے گزرنے کے حکم میں مذاہب ائمہ

بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے۔

احناف کا موقف

سے اہل مکہ کا میقات ہے۔

ضرورت [illegible]

احرام کا فلسفہ [illegible]

[illegible]

ہماری ظاہری شکل وصورت سے بھی ظاہر ہو۔

باب ۳۳۶ التلبیۃ وصفتہا ووقتہا

تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت

۲۷۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [illegible] النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ [illegible] وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ [illegible] لَبَّيْكَ [illegible] وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

[illegible] ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلبیہ کہتے تھے (ترجمہ:) اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں! تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں [illegible] کوئی شریک نہیں ہے۔" حضرت عبداللہ بن عمر ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے تھے۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں [illegible] تیرے قبضہ میں ہیں، میں حاضر ہوں، رغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

۲۷۰۸ - حَدَّثَنِي [illegible]

[illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹنی پر سوار [illegible]

[illegible]

[illegible] سَالِمِ بْنِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ مَعَ [illegible]

[illegible]

وَالْعَمَلُ

٢٧٠٥ وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ [illegible]

[illegible]

[illegible] حَدَّثَنِيْ [illegible]

[illegible]

فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِيْ عَنْ [illegible]

[illegible]

[illegible] لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

[illegible] عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَ أَنَّ

[illegible]

[illegible] حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر [illegible]

[illegible]

ہوں، تیری اطاعت کے لیے موجود ہوں، تمام بھلائی [illegible]

عمل تیری طرف ہے۔

[illegible]

سیکھا ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

[illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

نماز پڑھی، پھر جب آپ کی اونٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے قریب آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہہ کر احرام باندھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کے ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے: میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے موجود ہوں اور ساری خیر تیرے قبضہ میں ہے، میں حاضر [illegible]

۲۷۱۱ - وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ لبیك لا شریك لك کہتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہے، اے اللہ تو اس کا مالک ہے اور اس کے ملک کا مالک نہیں اور یونہی کہتے کہتے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔

اہلال کا لغوی اور شرعی معنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تلبیہ کے ختم میں مذاہب ائمہ

[illegible]

تلبیہ کے اوقات اور احکام

[illegible]

ہیں تلبیہ مستحب ہے خواہ وہ پاک ہوں یا ناپاک، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حیض کا ذکر کر دیا تھا: طواف کے علاوہ حج کے تمام افعال کرو۔

بَابُ ۳۴ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم

٢٨١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بیداء وہ ہے جس میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو، آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے سوا کہیں اور سے تلبیہ نہیں کہا۔

٢٨١٣ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ۔

سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کہا جاتا کہ بیداء سے احرام باندھیں تو فرماتے کہ بیداء وہ جگہ ہے جس کے متعلق تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ صرف درخت کے پاس کہا تھا جب آپ کا اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہو گیا۔

جھوٹ کی تعریف علامہ اصفہانی نے لکھا ہے کہ صدق یہ ہے کہ زبان کا قول دل کے اعتقاد اور نفس الامر کے مطابق ہو اور جب ایسا نہیں ہوگا تو پھر صدق نہیں ہوگا، اور کبھی صدق سے اس کا وصف ہوگا اور یا ایک اعتبار سے صادق ہوگا اور دوسرے اعتبار سے کاذب ہوگا، مثلاً جب کافر اپنے عقیدے کے بغیر یہ کہے محمد رسول اللہ تو یہ بات واقعہ کے اعتبار سے صادق ہے اور اس کے عقیدے کے اعتبار سے کاذب ہے، اللہ تعالیٰ نے منافقین کا قول نقل کیا ہے: نشهد انک لرسول الله … اور ان کو اسی اعتبار سے کاذب قرار دیا ہے۔[۵]

۵۔ علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ، مفردات ص ۲۷۷، مطبوعہ … ۱۳۴۲ھ۔

علامہ ابن اثیر نے زمخشری سے نقل کیا ہے کہ عرب کذب کا لفظ اس وقت بولتے تھے جب ان کے سامنے ایسی خواہشیں ہوتیں جو پوری نہ ہو سکتیں اور لکھا ہے کہ اصل میں کذب [illegible] ترغیب دینے کے لیے [illegible] یبعثک علی الفعل ۔لہ

علامہ نووی نے لکھا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک واقع کے خلاف خبر دینا کذب ہے خواہ اس نے عمداً ایسا کیا ہو یا سہواً اور غلطی سے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ عمداً واقع کے خلاف خبر دینا کذب ہے اہل سنت کے نزدیک [illegible] کی شرط گناہ کا موجب ہے ۔ٹہ

علامہ صنعانی نے ہر کذب کی تعریف بیان کی ہے علامہ تفتازانی نے اس تعریف کو [illegible] کیا ہے ۔ٹہ

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ کو چاہیے کہ احرام باندھنے کے لیے [illegible] مسجد ذوالحلیفہ پر احرام باندھ لیا کریں۔

باب ۳۴۸ بَیَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ یُّحْرِمَ حِیْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهَةً اِلٰی مَکَّةَ لَا عَقِبَ الرَّکْعَتَیْنِ

جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اس وقت احرام باندھنے کی فضیلت

۲۷۱۴ - وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَیْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ یَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ یَا ابْنَ جُرَیْجٍ قَالَ رَاَیْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا الْیَمَانِیَیْنِ وَرَاَیْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَرَاَیْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَیْتُكَ اِذَا کُنْتَ بِمَکَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ [illegible]

عبید بن جریج سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ کے اصحاب میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا [illegible] انہوں نے کہا وہ کیا ہیں اے ابن جریج؟ [illegible] میں نے دیکھا کہ آپ ارکان میں سے صرف دو یمانی رکنوں کو چھوتے ہیں [illegible] اور میں نے دیکھا کہ آپ سبتی جوتیاں پہنتے ہیں اور آپ زرد رنگ سے سر رنگتے ہیں اور [illegible] مکہ میں لوگ چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں [illegible]

له [illegible]

ٹہ [illegible]

ٹہ [illegible]

حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا
الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ
السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا
شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا
وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ
أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ
حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

ورنہ آپ آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ارکان میں سے میں نے صرف دو یمانی رکنوں کو اس لیے چھوا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ان دونوں کو مس کرتے دیکھا ہے اور بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر بال کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے اور اس کے ساتھ وضو کرتے تھے۔ اور زرد رنگ کے خضاب کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زرد رنگ کے ساتھ رنگتے تھے اس لیے میں بھی زرد رنگ کو پسند کرتا ہوں اور آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھتا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احرام اس وقت باندھتے تھے جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر روانہ ہو جاتی تھی۔

٢٠١٥ - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ
ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ
مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ
الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ
فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى
سِوٰى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

عبید بن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارہ مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے ساتھ حج اور عمرہ کیا۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن میں نے آپ میں چار چیزیں دیکھی ہیں ...... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٢٠١٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي
الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ
مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پیر رکھا اور اونٹنی آپ کو لے کر مقام ذوالحلیفہ میں کھڑی ہو گئی تب آپ نے احرام باندھا۔

۲۷۱۷۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھ لیا۔

۲۷۱۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مقام ذو الحلیفہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور اونٹنی سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے احرام باندھا۔

۲۷۱۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ میں رات گزاری اور اس کی مسجد میں نماز پڑھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کی جگہ میں اختلاف روایت

اس باب کی حدیث نمبر ۲۷۱۳ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت احرام باندھا تھا جب مسجد ذو الحلیفہ کے پاس اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ آپ نے مسجد ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا۔ اس روایت کا پورا متن یہ ہے:

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو العباس! مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس بات میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ احرام باندھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس مسئلہ کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں

سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہے اور اسی وجہ سے اختلاف ہوا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادہ سے نکلے تو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسی مجلس میں آپ نے تلبیہ کہہ کر احرام باندھا اور لوگوں نے تلبیہ سنا اور انہوں نے اس کو یاد رکھا پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے تو آپ نے تلبیہ کہا اور جن لوگوں نے اس وقت سنا تھا انہوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے اس وقت احرام کی نیت کی ہے کیونکہ لوگ گروہ در گروہ آ رہے تھے پھر جب بیداء کی بلندی پر آپ پہنچے تو آپ نے تلبیہ کہا اور جو لوگ اس وقت وہاں پہنچے تھے انہوں نے سمجھا کہ آپ نے بیداء کی بلندی پر احرام کی نیت کی ہے اور قسم بخدا آپ نے احرام کی نیت اسی جگہ کی تھی جہاں آپ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی اور اونٹنی [illegible] تلبیہ کہا اور بیداء کی بلندی پر بھی۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ جو شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرے وہ مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھتا ہے۔[1]

امام طحاوی ان روایات کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے [illegible] اس مسئلہ میں صحابہ کرام کے اختلاف کی وجہ بتلائی اور یہ بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنے کے بعد احرام باندھا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے۔[2]

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام مالک، امام شافعی اور جمہور کا قول یہ ہے کہ [illegible] نماز پڑھنے کے بعد جب [illegible] اس وقت احرام باندھے اور امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد [illegible] اور اونٹنی پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھے [illegible] ابن عباس [illegible] سے ہے۔[3]

حضرت ابن عباس کی روایت کو دوسری احادیث پر ترجیح ہے کیونکہ اس میں [illegible] مفصل [illegible] ان لوگوں کے اختلاف کی وجہ بیان کر دی گئی ہے جو اونٹنی پر بیٹھنے سے پہلے [illegible] یہ وجہ ترجیح ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ امام ابو داؤد نے [illegible] ابن اسحاق سے [illegible] امام طحاوی نے اس حدیث سے [illegible] اس روایت کو [illegible] علامہ نووی نے [illegible] امام طحاوی نے بیان کیا ہے وہی امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

رکن یمانی کی تعظیم کی وجہ

[illegible]

[1] امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ، سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۲۴۲، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور [illegible]

[2] امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۴۲ [illegible]

[3] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

قریب ہیں اور ان کو شامیین کہا جاتا ہے [illegible] یمانیین حضرت ابراہیم کی قائم کردہ بنیادوں پر [illegible] کی جاتی ہے۔ شامیین اس طرح نہیں ہیں [illegible]

ہیں ہے۔

احرام کے لباس کو رنگنے کا جواز

[illegible]

خضاب کا حکم

[illegible]

سیاہ خضاب سے بالوں کو رنگنا مکروہ تحریمی ہے۔

[illegible]

[illegible] نہیں کاٹتے تم ان کی مخالفت کرو [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ حدیث زجر و توبیخ پر محمول ہے اور مراد یہ ہے کہ جنت کی خوشبو نہ پائیں گے یا یہ مطلب ہے کہ [illegible] میں جنت کی خوشبو آئے گی جس سے مومن محظوظ ہوں گے [illegible] خوشبو [illegible] سے محروم ہو جائیں گے [illegible] سیاہ [illegible] ہے [illegible]

بَابُ[۳۱۹] اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قُبَيْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ بِالْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَبِيصِهِ

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا استحباب

۲۷۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے قبل جب آپ نے احرام کھولا اس وقت بھی خوشبو لگائی۔

۲۷۲۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے احرام کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جب آپ نے احرام باندھا اور جب آپ نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے احرام کھولا۔

۲۷۲۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں احرام کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگایا کرتی تھی اور جب آپ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام کھولتے۔

۲۷۲۳ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے اور باندھنے کے وقت خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۷۲۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام کھولتے اور باندھتے وقت اپنے ہاتھوں سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۲۷۲۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ۔

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم ہونے کے وقت کونسی خوشبو لگائی تھی؟ انہوں نے فرمایا سب سے اچھی خوشبو!

۲۷۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام سے پہلے سب سے اچھی خوشبو لگا سکتی تھی وہ خوشبو لگاتی تھی۔ اس کے بعد آپ احرام باندھتے تھے۔

۲۷۲۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ

[illegible]
الرِّجَالِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
[illegible]
[illegible]
وَجَدْتُ .

[illegible]
اتارنے سے پہلے جب آپ احرام کھولتے مجھے جو سب
سے اچھی خوشبو میسر ہوتی وہ خوشبو لگاتی تھی۔

۲۷۲۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيْدُ
[illegible]
وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
[illegible]
خَلَفُ وَهُوَ مُحْرِمٌ [illegible]
طِيْبُ اِحْرَامِهٖ .

[illegible]
وہ منظر میرے سامنے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ
[illegible]
آپ محرم تھے، راوی خلف نے یہ نہیں کہا کہ آپ اس
وقت محرم تھے لیکن یہ کہا کہ وہ خوشبو احرام کی وجہ سے تھی۔

۲۷۲۹ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وَهُوَ يُهِلُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اب
بھی یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ
تلبیہ کر رہے ہیں۔

۲۷۳۰ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ
اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
[illegible]
وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

[illegible]
بھی یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ
[illegible]

[illegible]

٢٧٣١ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ [illegible]

[illegible]

٢٧٣٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ [illegible]

[illegible] عَنْهَا [illegible]

٢٧٣٣ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

٢٧٣٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ [illegible]

[illegible]

٢٧٣٥ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ منظر میرے سامنے ہے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

[illegible] محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر [illegible] محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب [illegible] اچھی خوشبو لگاتے پھر میں آپ کی ڈاڑھی اور سر میں تیل کی چمک دیکھتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی [illegible]

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ
قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ
[illegible]
مُحْرِمٌ۔

اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں مشک کی خوشبو چمک [illegible] ہے

۲۰۳۶ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۰۳۷ - وَحَدَّثَنِي [illegible]
[illegible]
مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کے طواف سے پہلے ، میں آپ کو مشک آمیز خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۰۳۸ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو
كَامِلٍ [illegible]
[illegible] بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ
[illegible] عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ
[illegible]
أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ
[illegible]
[illegible]
عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ
[illegible]
[illegible]
عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو خوشبو لگائے اور پھر صبح احرام باندھے، حضرت ابن عمر نے کہا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح اس حال [illegible] تو وہ زیادہ اچھا ہے۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں پھر میں [illegible] حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح احرام باندھوں اور میرے بدن سے خوشبو آ رہی ہو اگر میں اپنے بدن پر تارکول مل لوں تو وہ میرے نزدیک اس خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے [illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

آپ نے ازواج کو مشرف کیا اور صبح احرام باندھا۔

۲۷۳۹۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی [illegible] آپ ازواج کے پاس جاتے اور صبح [illegible] حالانکہ آپ کے بدن سے خوشبو آرہی ہوتی تھی۔

۲۷۴۰۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

[illegible] ابن منتشر کہتے ہیں [illegible] پسند [illegible] خوشبو [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible]

احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانے میں مذاہب ائمہ

حدیث نمبر ۲۷۴۰ سے لیکر ۲۷۴۴ تک تمام احادیث میں حضرت عائشہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے [illegible] خوشبو [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] کے نزدیک [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] امام شافعی [illegible]

امام احمد بن حنبل [illegible]

محمد بن حسن شیبانی [illegible]

[illegible]

احناف کی مؤید احادیث

[illegible]

احناف اور جمہور کے [illegible]

[illegible]

عن عمر بن الخطاب انه وجد ريح طيب بذی الحليفة فقال ممن هذه الريح فقال معاوية منی يا امير المؤمنين فقال منك لعمری قال طيبتنی ام حبيبة وزعمت انها طيبت رسول الله صلی الله عليه وسلم عند احرامه فقال اذهب فاقسم عليها لما غسلته فرجع اليها فغسلته رواه احمد والبزار وزاد بعد الامر بغسله فانی سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول الحاج الشعث التفل ورجال احمد رجال الصحيح الا ان سليمان بن يسار لم يسمع عن عمر واسناد البزار متصل الا ان فيه ابراهيم ابن يزيد الخوزی وهو متروك۔ [1]

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی تو فرمایا: یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ [illegible] یہ خوشبو مجھ سے آرہی ہے! حضرت عمر نے فرمایا مجھے اپنی زندگی کی قسم، تم سے؟ حضرت معاویہ نے کہا مجھے ام حبیبہ نے خوشبو لگائی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے [illegible] [illegible] دھونے کی قسم دو! حضرت معاویہ ام حبیبہ کی طرف گئے اور انہوں نے اس خوشبو کو دھو دیا۔ اس حدیث کو امام احمد اور امام بزار نے روایت کیا ہے اور مسند بزار میں دھونے کے حکم کے بعد یہ اضافہ ہے کیونکہ [illegible] والا اور خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے بدبودار ہوتا ہے۔ مسند احمد کی روایت کے راوی صحاح ستہ کے راوی ہیں لیکن ان میں سے سلیمان بن یسار کا حضرت عمر سے سماع ثابت نہیں ہے اور مسند بزار کی حدیث متصل الاسناد ہے لیکن اس میں ابراہیم بن یزید خوزی نام کا راوی متروک الحدیث ہے۔

اس حدیث سے [illegible]

[illegible]

نہیں ہے۔

محرم کے پھول سونگھنے میں مذاہب اربعہ

علامہ عینی لکھتے ہیں [illegible]

---

[1] [illegible]

جائز ہے؟ انھوں نے فرمایا ہاں! وہ پھول سونگھ سکتا ہے [illegible] قول یہ ہے کہ اس کے لیے پھول سونگھنا [illegible]
صحیح یہ ہے کہ پھول سونگھنا حرام ہے اور اگر محرم پھول سونگھ لے تو [illegible] فدیہ واجب ہے۔ حضرت ابن [illegible]
امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے [illegible] امام ابو حنیفہ فدیہ واجب نہیں کرتے [illegible]
کو جائز قرار دیتے ہیں۔[1]

حسب ذیل آثار امام ابو حنیفہ کے مؤید ہیں:

عن ابن عمر کان یکرہ شم الریحان للمحرم۔[2]　　حضرت ابن عمر [illegible]

عن ابی الزبیر قال سمعت جابر یسئل [illegible]　　[illegible]

المحرم الطیب؟ فقال لا۔[3]　　[illegible]

کیا ازواج مطہرات میں دنوں کی مساوی تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی؟

[illegible] حدیث ۲۰۲۹ [illegible]

[illegible] سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ازواج کے پاس گئے اور صبح حرم باندھا [illegible]
ازواج میں سے ایک زوجہ [illegible] ایک رات ہے تو ایک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
تشریف لے گئے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کی اجازت اور رضا مندی سے باقی ازواج کے پاس تشریف لے گئے [illegible]
پر ازواج کی باری واجب نہیں تھی [illegible]
تھے۔ علامہ اصطخری شافعی اور بعض دیگر علماء کا یہی قول ہے۔[4]

جن ازواج سے نکاح اور رخصتی ہوئی ان کی تعداد

[illegible] کی ترتیب یہ [illegible]

آپ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی کی، پھر حضرت سودہ بنت زمعہ [illegible]
سے، پھر حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے، پھر حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ [illegible]
سے [illegible] غزوہ مریسیع میں قید ہو کر آئی تھیں، پھر حضرت زینب بنت جحش سے [illegible]
ریحانہ بنت زید [illegible] ایک قول یہ ہے کہ [illegible]
پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ [illegible] ہجری میں ان سے نکاح ہوا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
واپس ہوتے تو ان کا انتقال ہو گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں، پھر حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان [illegible]

---

[1] علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۵۰ [illegible] مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر [illegible]
[2] حافظ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ، مصنف [illegible]
[3] [illegible]
[4] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۷۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

صفیہ بنت حیی بنت اخطب سے یہ دونوں علیہ السلام کی اولاد سے تھیں سات ہجری میں غزوہ خیبر میں قید ہو کر آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ بعد حضرت میمونہ بنت الحارث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ہجری میں مکہ سے دس میل دور مقام سرف میں عمرۃ القضاء کے موقع پر ان سے شادی کی ان کے علاوہ آپ حضرت فاطمہ بنت الضحاک اور حضرت اسماء بنت النعمان سے شادی کی یہ چودہ ازواج ہیں دیگر ازواج جن کے ساتھ صرف نکاح ہوا اور رخصتی نہیں ہوئی یا جن کی رخصتی بھی ہوئی لیکن بعض کو طلاق دے دی بعض فوت ہو گئیں، بعض کو آپ نے پسند نہیں کیا سب کی تعداد تیئیس ہے اور جن کو نکاح کا پیغام دیا لیکن ان کے ساتھ نکاح نہیں ہوا ان کی تعداد تیس ہے علامہ عینی نے ان سب کے نام اور پوری کوائف تفصیل سے ذکر کیے ہیں۔

عرب میں سے ایک روایت ہے ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کے جوابات

بعض مستشرقین اعتراض کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ چار شادیاں کرنے کا حکم دیا اور خود آپ نے ایک وقت میں نو ازواج سے شادیاں کیں اور کیا یہ شہوت پرستی نہیں تھی؟ اس کا ایک جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس سال تک زندگی تجرد میں گزاری حالانکہ شباب کی امنگوں کا اصل زمانہ یہی ہوتا ہے پھر قریش کے اصرار اور دوسروں کی جانب سے درخواست پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عقد کیا جن کی عمر چالیس سال تھی اور وہ دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں اور پچیس سال کی عمر تک پوری سکون اور اطمینان کے ساتھ اسی پاکبازانہ زندگی کے ساتھ زندگی بسر کی یہ وہی زمانہ تھا جب آپ دنیاوی مشاغل کو ترک کر کے غار حرا میں تنہائی میں مسلسل کئی دن تک خدائے واحد کی عبادت کرتے تھے اور اللہ کی یہ نیک بندی آپ کے لیے توشہ تیار کرتیں اور آپ کی عبادت میں مدد اور معاونت کرتی تھیں۔ زندگی کا یہ دور جو نفسانی خواہشوں اور شہوانی جذبات کی منگار خیزیوں کا زمانہ ہوتا ہے لیکن بڑے سے بڑا معاند اور کٹر سے کٹر مخالف اور متعصب بھی آپ کی زندگی کے اس حصہ میں آپ کی عفت اور پاکبازی کے خلاف ایک حرف بھی نقل نہیں کر سکتا۔ اور ان کی سیرت کا ذکر ہے جن کی جسمانی قوت تیس جنتی مردوں کے برابر ہے۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲ مطبوعہ اصح المطابع، اور ایک جنتی مرد کی طاقت دنیا کے سو مردوں کی طاقت کے برابر ہے۔ جامع ترمذی ص ۳۶۳ مطبوعہ... گویا آپ کی طاقت چار ہزار مردوں کے برابر تھی اور اس حساب سے چاہیے تھا کہ چار ہزار بیویاں آپ کے نکاح میں ہوتیں یہ آپ کی شدید ریاضت اور ضبط نفس کا کیا ٹھکانہ ہے کہ پچیس سال کی عمر تک ایک بیوہ کے ساتھ شادی کر کے زندگی گزار دی۔

حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد آپ نے حضرت عائشہ سے عقد کیا۔ آپ کی ازواج میں تنہا حضرت عائشہ کنواری تھیں ... کے علاوہ جتنی ازواج آپ کے نکاح میں آئیں وہ سب بیوہ تھیں، وصال کے وقت آپ کی ... حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت ام سلمہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت زینب، حضرت جویریہ، حضرت صفیہ، حضرت سودہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہن ...

سے۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۷۲، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

عقد میں صرف نو ازواج دیکھ کر کوئی انصاف پسند [illegible] کا [illegible]

[illegible] علیہ وسلم کی عمر [illegible] سال سے متجاوز ہو چکی ہے۔ عظیم الشان فتوحات [illegible]

[illegible] ازواج مطہرات [illegible] حقوق [illegible] احسن طریقے سے ادا کیے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کر کے دکھایا ہے۔ [illegible] ہمیشہ لگے رہتا ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا

محرم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت

۲۷۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابواء یا ودان میں ایک جنگلی گدھا پیش کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ملال کا اثر دیکھا تو فرمایا: ہم نے اس کو صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۲۷۴۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ۔

حضرت صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا پیش کیا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۷۴۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے [illegible] میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا۔

وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ

٢٧٤٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھا ہدیہ کیا، آپ نے ... واپس کر دیا اور فرمایا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو ہم آپ سے قبول کر لیتے۔

٢٧٤٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ

... بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جنگلی گدھے کی ایک ٹانگ ہدیہ کی اور ایک روایت میں ہے جنگلی گدھے کا پچھلا حصہ جس سے خون ٹپک رہا تھا اور ایک روایت میں ہے ... جنگلی گدھے کا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا۔

٢٧٤٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ... [illegible]

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ.

سے پوچھا کہ آپ نے مجھے کیسے خبر دی تھی اس شکار کے گوشت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں ہدیہ دیا گیا تھا، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کے گوشت کا ایک حصہ ہدیہ کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا ہم اس کو نہیں کھاتے کیونکہ ہم محرم ہیں۔

۲۷۴۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے حتی کہ جب ہم قاحہ پہنچے ہم میں سے بعض محرم اور بعض غیر محرم تھے، اچانک میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ ایک جنگلی گدھا تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی، اپنا نیزہ سنبھالا اور سوار ہو گیا تو میرا چابک گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے چابک اٹھا دو، وہ ساتھی محرم تھے، انہوں نے کہا: خدا کی قسم ہم اس معاملہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے، تب میں اترا اور چابک لے کر سوار ہو گیا، میں نے گدھے کو پیچھے سے جا کر پکڑ لیا، وہاں ایک ٹیلے کے پیچھے تھا، میں نے نیزہ مار کر اس کی کونچیں کاٹ دیں اور اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لایا، ان میں سے بعض نے کہا کھا لو اور بعض نے کہا مت کھاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے تھے، میں نے گھوڑا بڑھا کر آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا وہ حلال ہے اس کو کھا لو۔

۲۷۴۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب مکہ کے کسی راستے پر پہنچے تو اپنے چند محرم ساتھیوں کے

مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے۔ ان کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے اور وہ خود غیر محرم تھے انھوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انھیں چابک اٹھا دیں انھوں نے انکار کر دیا پھر ساتھیوں سے کہا کہ نیزہ دے دیں، انھوں نے انکار کیا تو انھوں نے خود لے لیا اور گدھے پر حملہ کر کے اسے مار ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

۲۰۴۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.

(الخ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ گوشت ہے۔

۲۰۵۰۔ وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ نَظَرْتُ

عبداللہ بن ابی قتادہ کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے سال میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ آپ کے صحابہ نے احرام باندھا ہوا تھا، اور انہوں نے نہیں باندھا تھا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن غیقہ میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے ... کہتے ہیں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے اچانک میں نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا میں نے اس پر حملہ کیا اور نیزہ مار کر اس کو روک لیا پھر اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی انھوں نے میری

[illegible]

۲۰۵۱ - حَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

مدد کرنے سے انکار کر دیا [illegible]

[illegible]

سے بچھڑ جائیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے کے لیے [illegible]

[illegible]

وسلم نے ان کا انتظار کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ [illegible]

[illegible] فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول [illegible]

[illegible] فرمایا تم [illegible] سمندر کے ساتھ ساتھ چلو، پھر مجھ سے آملنا پھر وہ سب سمندر کے کنارے کنارے چل پڑے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سب نے احرام باندھ لیا، انہوں نے احرام نہیں باندھا۔ چلتے چلتے انہوں نے جنگلی گدھے دیکھے۔ حضرت ابو قتادہ نے ان [illegible]

[illegible]

فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

[illegible] نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا باقی ماندہ گوشت بھی کھالو۔

۲۷۵۲ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ

[illegible]

۲۷۵۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي

عبداللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے [illegible] سب نے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ میں نے ایک جنگلی گدھے کا شکار کیا اور اسے اپنے محرم ساتھیوں کو کھلایا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو [illegible]

قَالَ فَصِدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ
أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ
عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ
وَهُمْ مُحْرِمُونَ .

نے فرمایا اس کو کھا لو ۔ حالانکہ وہ سب محرم تھے

٢٧٥٤- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ
حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ
مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ
مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ
فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا .

ابن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے سب نے احرام باندھا ہوا تھا اور حضرت ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ صحابہ نے کہا ہمارے پاس اس کی ایک ٹانگ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ٹانگ لے کر تناول فرمائی۔

٢٧٥٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ
إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ
فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَ
اقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ
إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكُلُوهُ .

ابن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ چند محرم صحابہ کے ساتھ تھے اور ابو قتادہ احرام میں نہیں تھے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے اس کی طرف کسی انسان نے اشارہ کیا تھا یا کسی چیز کا حکم دیا تھا؟ صحابہ نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر اس کو کھا لو!

٢٧٥٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ

عبدالرحمن تیمی بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ درآں حالیکہ ہم محرم تھے۔ ان کے پاس ایک پرندہ ہدیۃً لایا گیا اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے کھا لیا اور بعض نے پرہیز کیا جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے

[illegible]

کھانے والوں کی موافقت کی اور کہا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا ہے ۔

خشکی کے شکار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible]

"خشکی [illegible]"

[illegible]

محرم کے لیے خشکی کے شکار کی بابت مذاہب ائمہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا جواب [illegible] حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے [illegible] کے لیے شکار کیا [illegible] آپ نے واپس کر دیا تھا اور [illegible] آپ کے لیے شکار کیا گیا تھا [illegible]

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت [illegible] روایت کا جواب [illegible]

احناف کے دلائل

احناف کی سب سے قوی دلیل [illegible] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے [illegible]

حضرت ابو قتادہ [illegible] تھے انھوں نے [illegible] شکار کیا [illegible] کوئی مدد نہیں کی [illegible] رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پوچھا آپ نے [illegible] صحابہ سے فرمایا [illegible] کی تھی؟ سب نے کہا نہیں [illegible] کچھ باقی [illegible]

[illegible] حدیث سے استدلال [illegible] شکار [illegible] نہیں [illegible]

[illegible] مدد تو نہیں کی [illegible] شکار [illegible] اس صورت [illegible] اس موقع پر [illegible] شکار [illegible] دریافت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس موقع پر [illegible] شکار [illegible] کوئی تعلق نہیں [illegible] غیر محرم [illegible] شکار [illegible] ہو تو اس غیر محرم کے شکار کا [illegible] غیر محرم [illegible] وہ شکار [illegible] کے لیے اور یہی احناف [illegible] کا مسلک ہے۔

احناف کی دوسری دلیل یہ حدیث ہے:

[illegible]

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کھایا ہے۔

باب مذکور کے آخر میں یہ حدیث ہے (نمبر ۲۸۵۶)

[illegible]

... قید کا اعتبار کیوں نہیں ہے۔

شوافع اور دوسرے مذاہب کی دلیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جامع ترمذی کی سند میں مطلب [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت صعب بن جثامہ کی روایت کا جواب

[illegible]

[illegible] محرم کی خاطر شکار کیا گیا ہو یا نہیں ۔

[illegible]

[illegible] روایت کے لیے ناسخ ہے ۔

اجتہاد کی تحقیق [illegible]

اجتہاد کا لغوی اور شرعی معنی [illegible] **ظن حاصل کرنے کے لیے فقیہ کی کوشش** [illegible]

[illegible]

قرآن مجید میں اجتہاد کی یہ مثال ہے

[illegible]

[illegible]

حدیث شریف میں اجتہاد کی یہ مثال ہے:

[illegible]

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۷)

[illegible] کر دیا۔

[illegible]

قرآن مجید سے اجتہاد پر دلیل

[illegible]

قیاس کرو۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

احادیث سے اجتہاد پر دلائل

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعنف [illegible]

[illegible] نے ملامت نہیں کی۔

تیمم کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن مجید نے سفر میں یا مرض کی حالت میں پانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کی اجازت دی ہے، [illegible] سفر میں تھے نہ بیمار تھے [illegible] غسل کرنے سے بیماری کا [illegible] بیماری کے خدشہ کی بنا پر تیمم کی اجازت [illegible] قرآن مجید کی [illegible] اجتہاد کیا [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ہلاک کریں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] انھیں ملامت [illegible]

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ملامت نہ کرنے [illegible] تیمم کرنا جائز ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اس میں یہ شامل ہے کہ جنہوں نے حدیث کے ظاہر مفہوم پر عمل کیا انھوں نے بھی درست کیا اور جنھوں نے [illegible] کر کے منشاء رسالت پر عمل کیا انھوں نے بھی صحیح کیا۔

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں صحابہ کے اختلاف کا سبب یہ تھا کہ ان کے نزدیک [illegible] کیونکہ آپ کا فرمان تھا [illegible] کوئی [illegible] وقت [illegible] ست [illegible] صحابہ نے اس حدیث کو جلد [illegible] پر محمول کیا [illegible] [illegible] جب کتاب اور سنت میں کسی مسئلہ کی تصریح نہ ہو تو اس وقت اجتہاد کرنے کا حکم ہے [illegible] میں اس کی واضح دلیل ہے۔

عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب اللہ قال فان لم یکن فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم یکن فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتہد رائی قال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ۔[1]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ [illegible] جب [illegible] تو کس طرح فیصلہ کرو گے [illegible] [illegible] اگر کتاب اللہ میں تصریح نہ ہو؟ انھوں نے کہا پھر میں [illegible] کی سنت سے [illegible] آپ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں [illegible] اجتہاد کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جس نے [illegible] دی۔

جب [illegible] کسی [illegible] [illegible] پر پھر بھی اجر ملتا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتہد [illegible][2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] نے فرمایا جب [illegible] کوئی فیصلہ کرے اور وہ صحیح ہو تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرنے میں خطا کرے تو اس کو ایک اجر

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

شرائط اجتہاد

[illegible]

[illegible]

اجتہاد میں تجزی اور تقسیم

[illegible]

[illegible]

مسائل میں اجتہاد کیا جن میں خبر [illegible] احادیث [illegible] نہیں تھیں اور جب ان پر وہ احادیث پیش کی گئیں [illegible]
موقف سے رجوع کر لیا۔ علامہ آمدی کی بھی یہی رائے ہے کہ ہر شخص صرف بعض مسائل میں اجتہاد کا اہل [illegible]
کر سکتا ہے۔[1] [illegible]
[illegible]

دائرہ اجتہاد

قرآن مجید اور احادیث سے جو عقائد ثابت ہیں ان میں اجتہاد نہیں ہوتا [illegible]
ملائکہ، تقدیر، بعث بعد الموت اور جزا و سزا وغیرہ۔ اسی طرح جو امور [illegible]
اجماع سے ثابت ہیں ان میں بھی اجتہاد نہیں ہوتا۔ قرآن مجید اور احادیث کی صریح عبارات سے [illegible]
ان میں بھی اجتہاد نہیں ہوتا جیسے [illegible] نمازوں کی رکعات [illegible] کے روزے [illegible]
[illegible]
اجتہاد [illegible] صاحب [illegible] قرآن مجید اور احادیث کی [illegible]
ثابت ہیں ان میں اجتہاد [illegible] اجتہاد کی ضرورت قرآن مجید [illegible]
کسی لفظ کے متعدد معانی میں سے ایک معنی کی تعیین کے لیے ہوتی ہے، یا قرآن مجید [illegible]
متعارض آیات اور متعارض احادیث ہوتی ہیں ان میں کسی ایک آیت یا حدیث کو ترجیح [illegible]
کی ضرورت ہوتی ہے [illegible] قرآن مجید اور احادیث [illegible]
کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

[illegible] مسائل [illegible] اجتہاد [illegible] اختلاف [illegible]
[illegible]
[illegible] جیسے [illegible]
ہیں اور جن پر تمام امت کا اتفاق ہے [illegible] اجتہاد نہیں [illegible]
[illegible] گنہگار ہوگا [illegible] اجتہاد کے دائرہ میں [illegible]
[illegible] اختلاف کرنے والا گنہگار نہیں ہے [illegible] کے لیے [illegible]
اجر ہے۔[2]

طبقات مجتہدین

[illegible] مجتہدین کے تین طبقات [illegible] مجتہد فی الشرع [illegible] اجتہاد [illegible]
کرتے ہیں۔ مجتہد فی المذہب [illegible] کے تلامذہ ہیں جو [illegible]
استاذ [illegible] دلائل کے ساتھ [illegible] کرتے ہیں [illegible]
اصول و فروع میں [illegible] مسائل میں [illegible]
کرتے ہیں [illegible] قول مجمل کی تفصیل کرتے ہیں [illegible] کے مختلف [illegible]

---

[1] [illegible] ۳۲۴-۳۲۵ [illegible]

[2] [illegible] ۳۴ [illegible]

[3] امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی [illegible] مستصفیٰ ج ۲ ص ۳۵۵ مطبوعہ [illegible] ۱۳۲۰ھ

[illegible] ہیں۔[1]

اصول اجتہاد کے واضع صرف ائمہ اربعہ ہیں

[illegible]

شرعیہ میں ان جیسی مہارت اور باریک بینی رکھتے ہوں۔

ائمہ اربعہ کا اختلاف رحمت ہے

[illegible]

[1] [illegible]

[illegible]

عصر حاضر میں اجتہاد

[illegible]

تقلید کا لغوی معنی

[illegible]

(حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

علامہ ابن منظور افریقی نے لکھا ہے کہ ہدی کے گلے میں [illegible]

[illegible] ولا الہدی ولا القلائد [illegible]

[illegible] تقلید کہتے ہیں [illegible]

[illegible] علامت کے طور پر کسی چیز کے ڈالنے کو بھی تقلید کہتے ہیں [illegible]

بھی مستعمل ہے

[illegible]

[illegible]

تقلید کا اصطلاحی معنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقلید کا سبب

[illegible]

ظاہری متوفی ۳۰۷ھ ہے۔

تقلید اور علماء راسخین کی موافقت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقلید کی وسعت

[illegible]

تقلید واجب اور تقلید حرام

[illegible]

[illegible]

اگر امام کا قول حدیث صحیح کے خلاف ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب مذہب [illegible] دلیل کے تقاضے پر عمل کرے گا تو اس [illegible] صورت مذہب کی رو سے صحیح ہوگی کیونکہ یہ عمل [illegible] مذہب [illegible] ہے۔

علامہ شامی نے جو ذکر کیا ہے ۔ اگر کوئی حدیث صحیح امام کے [illegible] کے خلاف ہو تو حدیث صحیح [illegible] مذہب [illegible] احتمال اور تحقیق [illegible] ہے [illegible] حقیقت ہے ۔ مستند کتب فقہ میں [illegible] جو اہل علم پر مخفی نہیں ہیں ۔ [illegible] ضیافت علمی کے لیے [illegible] میں پیش کرتے ہیں ۔ [illegible] چھ روزوں کو مکروہ قرار دیا ہے لیکن چونکہ صحیح حدیث سے شوال کے چھ روزوں کا [illegible] سنت [illegible] فقہاء احناف نے شوال کے چھ روزوں کو سنت اور مستحب قرار دیا ہے [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] فرمایا لیکن چونکہ حدیث صحیح [illegible] ہے [illegible] فقہائے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہمارے فقہاء [illegible] ہے [illegible] اس طرح قربانی کرنے والے کے لیے حج کے دس دنوں میں بال اور ناخن [illegible] دونوں [illegible] سنت [illegible] اختلاف [illegible] [illegible] کی ہے ۔

[illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] حدیث [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کوئی [illegible] نظر نہ ہو سکی [illegible] بشر [illegible] اجتہادی [illegible] کے عظیم [illegible] ان کی [illegible] نہیں ہے ۔

قول امام کے خلاف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط

[illegible] امام کے قول [illegible] حدیث پر عمل کرنے [illegible] شرائط

ہیں :

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ [illegible] مقلد [illegible] امام کے قول کے خلاف حدیث [illegible] حدیث پر عمل کرنے کے لیے [illegible] متبحر عالم ہو [illegible] اس سے [illegible] علوم میں [illegible] علم حدیث [illegible] اصول [illegible] اصول فقہ کا [illegible]

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ جس حدیث [illegible] مجتہد [illegible] کے متعلق [illegible] وہ مذہب تمام ائمہ مذاہب کے اصول کے مطابق صحیح ہے کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ [illegible] کے [illegible] حدیث پر عمل [illegible] ایسی صورت [illegible] حدیث پر عمل کرنا [illegible] صحت [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس حدیث کے معارض قرآن مجید کی کوئی آیت یا حدیث صحیح نہ ہو [illegible] کے نزدیک [illegible] ربعہ کا اجماع نہ ہو کیونکہ [illegible] کی دلیل ہے کہ وہ حدیث [illegible] ہے۔

(۴)۔ اس حدیث کا مفہوم [illegible] مشتبہ ہو اور وہ متعدد معانی کی حامل [illegible] کیونکہ [illegible] عبارت سے حدیث کے متعدد معانی [illegible] سے کسی ایک معنی کو متعین [illegible] کسی [illegible] معنی [illegible] حدیث کو مجتہد کے قول کے خلاف نہیں کہا جا سکتا۔

علامہ نووی اس مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شیخ ابو عمرو [illegible] فرماتے ہیں کہ اگر کسی شافعی مسلک [illegible] کوئی ایسی حدیث [illegible] کے خلاف ہو تو اگر اس شخص میں اجتہاد مطلق کی شرائط پائی جاتی ہیں [illegible] کا ملکہ حاصل ہو گیا ہے تو وہ شخص اس حدیث پر عمل کر سکتا ہے اور اگر [illegible] شرائط اجتہاد پوری نہ [illegible] بلوری جستجو کے بعد [illegible] حدیث [illegible] اس حدیث پر عمل کر سکتا ہے [illegible] عمل کرنا [illegible] جائے گا [illegible] شیخ ابو عمرو [illegible] نقل کیا جاتا ہے۔

[illegible]

تقلید کی ضرورت

صحیح یہ ہے کہ قرآن مجید [illegible] جیسا کہ ہم نے پہلے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے [illegible] کہ وہ بذات خود تمام احکام شرعیہ قرآن مجید کی آیات سے مستنبط کر سکے [illegible] صرف و نحو [illegible] حاصل کرنا ایک طویل [illegible] کام ہے [illegible] قرآن مجید میں [illegible] کا صیغہ [illegible] منتقل کیا گیا [illegible] دقت نظری کی ضرورت ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔

[illegible]

سے بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔

[illegible]

میں سند متواتر سے لے کر سند غریب تک اور سند صحیح سے لے کر سند ضعیف تک احادیث ذخیرہ کتب میں موجود ہیں بلکہ موضوع روایات بھی ہیں جس طرح ایک عطائی [illegible] میں ایک مفید [illegible] کا مادہ [illegible] مادہ کی تاثیر [illegible] کسی دوا میں مفید مواد اور دوسرا مادہ اس میں مضر ہو تو ان مادوں [illegible] کرنے کے لیے کیمسٹری [illegible] مہارت نہ ہو [illegible] تجربات کے بعد فیصلہ کرے گا [illegible] اسی طرح جب کوئی شخص علم حدیث میں مہارت حاصل کیے بغیر احادیث پر عمل کرے گا تو اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ صحیح حدیث کے مقابلہ میں کسی ضعیف یا منسوخ حدیث پر عمل کرے گا۔

احادیث سے احکام مستنبط کرنے میں ایک اور ضرورت یہ ہے کہ احادیث سے احکام [illegible] حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ احکام سے متعلق تمام احادیث پر اس کی نظر ہو کیونکہ جس حدیث پر وہ عمل کر رہا ہے ہوسکتا ہے [illegible] اس کے خلاف حدیث [illegible] [illegible] [illegible] احادیث سے [illegible] عمل کرنے کے لیے [illegible] کہ احکام سے متعلق تمام احادیث [illegible] [illegible] عمل کرنے [illegible] کرنے کے لیے جس وسعت علم [illegible] [illegible] مجتہدین کی اس پر شور [illegible] کے پار اتر سکتے ہیں [illegible] ائمہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرے۔

تقلید پر دلائل

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [illegible]

[illegible] حاصل کرنے کے لیے [illegible] [illegible] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعض مسلمانوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ [illegible] حاصل کرنے کے بعد [illegible] [illegible] حاصل کریں اور باقی تمام مسلمان ان کے اقوال پر عمل کریں [illegible] [illegible] سے ہٹ کر موافق ہے اور یہی تقلید ہے۔

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] سے یہ پتا چلتا ہے کہ عام آدمی جو احکام شرعیہ خود حاصل نہیں کر سکتا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علامہ سیوطی نے الاکلیل میں اس آیت [illegible] استدلال کیا ہے کہ عام آدمی [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک مقلد کے لیے متعدد ائمہ کی تقلید کا عدم جواز اور تقلید شخصی کا وجوب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقلید شخصی پر شیخ ابن تیمیہ کی تصریحات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور یہ بات باعث مذمت نہیں ہے لہ

[illegible]

امام کے مذہب کو قبول کرنا واجب ہے ۲ھ

[illegible]

لہ [illegible]

۲ھ " " " " مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۲۲ "

۳ھ " " " " مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۲۳ " " "

۴ھ " " " " مجموع الفتاوی ج ۲۰ ص ۲۲۳-۲۲۴

اس کے بعد شیخ ابن تیمیہ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی مثال بیان کی ہے کہ اس [illegible] ایک مسئلہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر کھل گیا تھا جب کہ حضرت داؤد پر وہ مسئلہ اس طرح نہیں منکشف ہوا تھا [illegible]

جب شخص پر کسی مسئلہ میں حق واضح ہو جائے اس کے باوجود وہ اپنی عادت کی وجہ سے تقلید کرے [illegible] مذمت ہے اور جو لوگ قرآن اور حدیث سے براہ راست [illegible] نہیں حاصل کر سکتے اور وہ ان مسائل میں [illegible] کی اتباع کرتے ہیں جس سے زیادہ کسی اور کے [illegible] کے نزدیک راجح نہیں ہے تو ان کا یہ فعل [illegible] اور موجب ثواب ہے۔ [illegible] تقلید شخصی سے [illegible] اور جو لوگ قرآن اور حدیث سے احکام حاصل کرنے پر [illegible] ان کے بارے میں اختلاف ہے، امام احمد اور امام شافعی کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں [illegible] امام محمد بن حسن نے کہا ہے کہ ان کے لیے مطلقاً تقلید جائز ہے۔

شیخ ابن تیمیہ کی ان تمام عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ عام آدمی کے لیے تقلید شخصی واجب ہے کیونکہ اگر وہ کسی ایک امام کی تقلید نہیں کرے گا تو اس کا [illegible] ہو جائے گا۔

تقلید کی بحث کے آخر میں شیخ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ یہ بھی واجب نہیں ہے کہ کوئی عامی ہر [illegible] کی تقلید کرے [illegible] تقلید شخصی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ان کے [illegible] ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ کسی امام [illegible] کے مسائل [illegible] اس کے [illegible] کی اتباع کرے [illegible]۔

کن صورتوں میں مقلد دوسرے امام کے قول پر عمل کر سکتا ہے؟

علامہ [illegible] کے حوالے سے [illegible] ذکر [illegible] ہے «اختلاف امتی رحمۃ» میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ علامہ مناوی نے اس کی شرح [illegible] اصول اور عقائد میں اختلاف [illegible] ہے اور اعمال فرعیہ میں اختلاف رحمت ہے کیونکہ [illegible] بعض [illegible] مقلد [illegible] کے وقت دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرے، علامہ [illegible] کہ علامہ سبکی رحمہ اللہ نے [illegible] ہے اور دوسرے امام کے مذہب کی طرف منتقل ہونے کی متعدد صورتیں ہیں:

ا۔ ایک امام کا مقلد دوسرے امام کے مذہب کو ترجیح دے کر اس امام کے مذہب کی طرف منتقل ہو جائے [illegible] جیسے امام [illegible] شافعی مذہب چھوڑ کر حنفی ہو گئے یہ صورت جائز ہے۔

ب۔ دوسرے امام کے کسی مسئلہ [illegible] ترجیح دے کر اس مسئلہ کو اختیار کر لیتا ہے [illegible]

ج۔ مقلد کو دوسرے کسی امام کے قول میں [illegible] دوسرے امام کے یہاں [illegible] اور وہ کسی [illegible] کی وجہ سے اس امام کے قول پر عمل کرے [illegible] جیسے عقود [illegible] میں مالکی مذہب پر عمل کرے۔

د۔ محض آسانی کی وجہ سے دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا [illegible] جائز نہیں ہے کیونکہ وہ [illegible] کی [illegible]

ا۔ شیخ ابن تیمیہ [illegible] مجموع الفتاویٰ ج ۲۰ ص ۲۲۵ [illegible]

۲۔ مجموع الفتاویٰ ج ۲۰ ص ۲۰۹

۳۔ علامہ [illegible] ص ۲۰۵ [illegible]

یہیں سے مثلاً حنفی کا وضو خون نکلنے سے ٹوٹ گیا ہو تو [illegible] مشقت سے بچنے کے لیے شافعی مذہب پر [illegible] کر سکتا ہے۔ آسانی و سہولت [illegible] دوسرے مذہب کے قول پر [illegible] عمل کرنا بھی جائز نہیں ہے

و۔ دو اماموں کے قول سے ایسی حقیقت مرکب [illegible] بالاتفاق باطل [illegible]۔ [illegible] شخص [illegible] تو [illegible] نکل آئے تب بھی وہ شافعی [illegible] مذہب [illegible] کرے۔

ز۔ ایک ہی مسئلہ میں کبھی ایک امام کے قول پر اور کبھی دوسرے کے قول پر عمل کرے [illegible] سکتا ہے [illegible] کے قول پر عمل کرے اور [illegible]

علامہ حلبی حنفی نے تصریح کی ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی سے [illegible] جنس کی [illegible]۔ [illegible] شافعی سے [illegible] مجتہد ہیں سے کہ اس میں زیادہ وسعت ہے اور [illegible] کے وقت اس قول پر عمل کیا جا سکتا ہے۔[1]

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ علامہ [illegible] نے کہا ہے کہ کسی شخص کے لیے [illegible] اس قول میں وسعت ہے بس اسی پر عمل [illegible] مذہب [illegible] ضرورت کے وقت آسان دوسرے مذہب کے قول پر عمل کرنے میں [illegible] علامہ شامی [illegible] [illegible] کہ [illegible] ہے کہ [illegible] ہے۔[2]

علامہ مناوی شافعی، علامہ سبکی شافعی [illegible] شافعی، علامہ [illegible] شافعی [illegible] سے پہلے گزر چکے ہیں، علامہ حلبی حنفی، صاحب بحر حنفی، علامہ [illegible] حنفی، علامہ [illegible] حنفی، علامہ شامی حنفی [illegible] نزدیک [illegible] مذہب [illegible] عمل کر سکتا ہے

فقہ حنفی کی ترجیح

فقہ حنفی [illegible] مذہب [illegible] [illegible] کے سبب سے [illegible] امام ابو یوسف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کسی [illegible] [illegible] [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، ردالمحتار ج ۱ ص ۲۰۰

[illegible]

تھے چنانچہ جب امام شافعی امام اعظم کے مزار پر جاتے تو قنوت نازلہ نہیں پڑھتے تھے نہ رفع یدین کرتے۔

مذہب احناف کی ترجیح غیر مقلدین کو بھی مسلم ہے نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں [illegible] مذاہب مشہورہ جن کو تمام امت نے قبول کر لیا ہے اور اہل اسلام کا ان کی صحت پر اتفاق ہے چار مذاہب ہیں جو چار ائمہ کی طرف منسوب ہیں، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل، اور ان مذاہب میں سب سے زیادہ حق اور صحیح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ کا مذہب باقی مذاہب میں کتاب و سنت کی کثرت معرفت، علم، احکام میں رائے کی صحت، متعدد مسائل میں [illegible] قوت اور پختگی [illegible] سب میں قوی ہے اور جو شخص کسی مذہب معین کی تقلید کرے [illegible] مذہب [illegible] اور صحت کا احتمال [illegible]

[illegible] کہ ائمہ [illegible]

تقلید پر سوالات اور ان کے جوابات

[illegible] تقلید کیوں نہیں کی جاتی [illegible] جواب [illegible] تمام جزئیات اور [illegible] مسائل [illegible] کیوں کہ [illegible] تمام جزئیات [illegible] مذاہب تمام جزئیات [illegible] حادثہ یا واقعہ ہوگا ائمہ اربعہ [illegible] مذہب [illegible]

دوسرا سوال یہ کیا جاتا ہے کہ [illegible] کسی [illegible] جزئیات اور تفریعات کے لیے [illegible] کیوں نہیں [illegible] ائمہ کا دور [illegible] مثلاً حضرت ابوبکر [illegible] خلافت [illegible] کے اندر [illegible] فتنوں کا سامنا [illegible] فتوحات کا سلسلہ آگے بڑھا [illegible] اس قدر کثرت سے مسائل پیدا نہیں ہوئے تھے [illegible] کے دور میں [illegible] نہیں ہوا۔

تیسرا سوال [illegible] کہ ائمہ اربعہ سے منقول ہے [illegible] تقلید سے منع [illegible] کہ ائمہ اربعہ نے مطلقاً تقلید سے منع نہیں کیا [illegible] تقلید [illegible]

[illegible] دین کے بنیادی عقائد میں کسی کی تقلید نہیں ہے۔

ا [illegible] صدیق حسن خان [illegible] متوفی ۱۳۰۷ھ [illegible] طبع [illegible]

(۲)۔ جو احکام شرعیہ قرآن و حدیث سے ثابت ہوں ان میں کسی کی تقلید نہیں ہے۔

(۳)۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے وہ صریح احکام جو قطعی الدلالۃ ہیں مثلاً صوم و صلوٰۃ کی فرضیت [illegible] ایک ماہ کے روزے، مقدار نصاب زکوٰۃ [illegible] وغیرہ، جن کا کوئی معارض بھی نہیں [illegible] کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں ہے۔

حقیقت یک بار پھر پیش نظر رہنی چاہیے کہ تقلید صرف اس غرض سے کی جاتی ہے کہ قرآن و حدیث میں [illegible] ایک لفظ کے متعدد معانی ہوں تو کسی ایک معنی کی تعیین کے لیے اپنے ذہن کی بجائے کسی مجتہد کے فہم پر [illegible] کیا جاتا ہے۔ اگر قرآن مجید کی آیات میں یا احادیث میں تعارض ہو تو کسی ایک آیت یا حدیث کو [illegible] اپنی عقل کی بجائے مجتہد پر اعتماد کیا جائے [illegible] یا جب کسی پیش آمدہ مسئلہ کا قرآن اور حدیث میں [illegible] تو قرآن اور حدیث سے خود اس کا حل تلاش کرنے کے بجائے مجتہد کے استنباط کردہ حل کو قبول کر لیا جائے۔ [illegible] یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ کسی کے نزدیک بھی مجتہد معصوم اور خطا سے پاک نہیں [illegible] [illegible] غلطی کا احتمال موجود ہے۔ [illegible] اگر کسی متبحر عالم کو اپنے امام کے کسی قول کے خلاف کوئی صحیح [illegible] حدیث [illegible] کے ساتھ مل جائے [illegible] امام کا قول چھوڑ کر حدیث پر عمل کرے۔

عام مسلمانوں کا بغیر تقلید کے گزارہ نہیں ہے

[illegible] کے خلاف [illegible] کرتے ہیں کیونکہ غیر مقلد حضرات کا [illegible] مجتہد نہیں ہوتا اور جو عالم ہیں وہ بھی ہر مسئلہ میں قرآن اور احادیث کے پورے ذخیرے کی [illegible] نہیں ہیں اور جو عالم نہیں ہیں وہ غیر مقلد علماء [illegible] ان کی تقلید کرتے ہیں [illegible] اسی سبب سے [illegible] جیسے ہوتے ہیں [illegible] [illegible] اگر وہ بھی تو [illegible] [illegible] علماء نے [illegible] [illegible] صحیح [illegible] غلط [illegible] علماء کے [illegible] ان کے قول پر عمل کرتا ہے اور اسی کا نام تقلید ہے۔

[illegible] غیر مقلد [illegible] سے کہتے ہیں کہ کیا وہ ہر پیش آمدہ مسئلہ میں قرآن اور حدیث سے [illegible] [illegible] کے بجائے [illegible] غیر مقلد [illegible] [illegible] حنفی یا شافعی مسلک [illegible] [illegible] حنفی ہو کر [illegible] [illegible] ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں [illegible] غیر مقلدین کا کام ہے [illegible] سے ہی کام چلا لیتے ہیں۔

[illegible] قرآن اور حدیث سے [illegible] [illegible] کا [illegible] کرتے ہیں بلکہ تقلید [illegible] [illegible] مسلمانوں اور [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] کے رسول کے [illegible] [illegible] کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] احکام ایسے ہیں جن کو بعض لوگ نہیں جانتے [illegible] کرتے ہیں جو [illegible] اللہ اور رسول کے احکام [illegible] اس سبب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] [illegible] مسلمان [illegible] تابع کرتے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] جو لوگوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] کی احادیث [illegible] ہیں اور اپنے اجتہاد سے ان احادیث کے خلاف [illegible] حکم بیان کرتے [illegible] [illegible] کسی [illegible] سے [illegible] دوسرے کے پاس نہیں [illegible]

[illegible] بعد [illegible] یا ان کے [illegible] ہے۔

بَابُ ۳۵۱ مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

محرم اور غیر محرم کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا مارنا جائز ہے

۲۷۵۰ - حَدَّثَنَا [illegible] بْنُ سَعِيدٍ [illegible] [illegible] يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا

[illegible] نے [illegible] فرمایا [illegible] محرم [illegible] اور سانپ کے متعلق بتلائیے۔ انھوں نے کہا اس کو [illegible] قتل [illegible]

۲۷۵۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا [illegible] وَاللَّفْظُ لَهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ

[illegible] رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (موذی) ہیں [illegible] حرم [illegible] قتل [illegible] سیاہ اور سفید رنگوں والا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

[illegible] مطبوعہ [illegible] ج ۲ ص [illegible]

رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] خمس فواسق یقتلن
فی الحل والحرم [illegible]
[illegible]

۲۰۵۹- وَحَدَّثَنَا أبو الربيع الزهرانی [illegible] عائشة رضي الله عنها [illegible] خمس فواسق يقتلن في الحرم [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (موذی) [illegible] قتل کر دیا جائے [illegible] چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۲۰۶۰- وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] سے بھی [illegible]

۲۰۶۱- وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں [illegible] قتل کر [illegible] کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۲۰۶۲- وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible] روایت ہے۔

۲۰۶۳- وَحَدَّثَنِي [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور کل کے کل فاسق ہیں۔ انھیں حرم میں (بھی) قتل کر دیا جائے، کوا [illegible]

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ [illegible]
كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَ
[illegible] وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَ الْعَقْرَبُ
وَ [illegible]

۲۷۶۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ
أَبِي عُمَرَ [illegible] عُيَيْنَةَ [illegible]
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ۔

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى [illegible]
ابْنُ وَهْبٍ [illegible] يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ
عُمَرَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الْعَقْرَبُ [illegible]
وَالْحُدَيَّا وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

۲۷۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ [illegible] رَضِيَ اللهُ [illegible]
[illegible] مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي
[illegible]
[illegible]
الْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا [illegible]

۲۷۶۷۔ حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible] زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت حفصہ رضی
[illegible]
[illegible]
کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [illegible]
اور کاٹنے والا کتا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ چوہے، بچھو، چیل
کاٹنے والے کتے اور کوے کو قتل کر دیا جائے۔

[illegible] بن جبیر کہتے ہیں [illegible]
[illegible]

[illegible] عمر رضی اللہ عنہما [illegible] یقتل الرجل من الدواب وھو محرم قال حدثتنی احدی نسوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یامر بقتل [illegible] [illegible] والفارۃ والعقرب والحدیا والغراب [illegible] الحیۃ قال وفی الصلاۃ ایضا۔

٢٧٦٨ - وحدثنا یحیی بن یحیی [illegible] قرأت علی مالک عن نافع عن ابن عمر [illegible] رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب لیس علی المحرم فی قتلھن جناح الغراب [illegible] [illegible] والکلب العقور۔

٢٧٦٩ - وحدثنا [illegible] حدثنا [illegible] [illegible] سمعت [illegible] [illegible] من الدواب [illegible] [illegible] قال [illegible] [illegible] [illegible] علی من قتلھن فی قتلھن [illegible] [illegible] [illegible] والکلب العقور۔

٢٧٧٠ - وحدثنا [illegible] [illegible] [illegible] حدثنا [illegible] ابن عمر وحدثنا جریر یعنی ابن حازم [illegible] عن نافع ح وحدثنا ابو بکر [illegible] [illegible] حدثنا علی بن مسھر ح وحدثنا [illegible] حدثنا [illegible] عن عبید اللہ [illegible] [illegible] [illegible] حدثنا [illegible] [illegible] حدثنا یزید [illegible] اخبرنا یحیی بن سعید [illegible]

کو قتل کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی ایک نے خبر دی [illegible] کہ آپ نے کاٹنے والے کتے، [illegible] بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا کہ نماز میں بھی ان کو قتل کر دیا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ایسے ہیں جن کو قتل کرنے میں محرم [illegible] [illegible] [illegible] علیہ [illegible] وسلم [illegible]

[illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] [illegible] پوچھا [illegible] حضرت ابن عمر [illegible] [illegible] بارے میں کچھ سنا ہے جن کو محرم قتل کر [illegible] نافع نے کہا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسانید سے بھی نافع نے حضرت ابن عمر سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

هذا ... عن زيد بن جبير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك وابن جريج ولم يقل أحد منهم عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم إلا ابن جريج وحده وقد تابع ابن جريج على ذلك ابن إسحاق

۲۷۶۱ - **وَحَدَّثَنِيهِ** فضل بن سهل حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا محمد بن إسحاق عن نافع وعبيد الله بن عمر عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول خمس لا جناح في قتل ما قتل منهن في الحرم فذكر بمثله

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم میں قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے

۲۷۶۲ - **وَحَدَّثَنَا** يحيى بن يحيى ويحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر قال يحيى بن يحيى أخبرنا وقال الآخرون حدثنا إسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار أنه سمع عبد الله بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس **مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حالت احرام میں قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے ان میں بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل ہے

موذی جانوروں کی تعداد

حدیث نمبر ۲۷۵۰ میں چار موذی جانوروں کا ذکر ہے [illegible] کاٹنے والا کتا۔ اور حدیث نمبر ۲۷۵۱ میں پانچ جانوروں کا ذکر ہے ان میں ایک سانپ ہے اور حدیث نمبر ۲۷۵۹ میں بھی پانچ موذی جانوروں کا ذکر ہے جن میں سانپ [illegible] ذکر ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ موذی جانور جن کو حرم یا غیر حرم میں قتل کیا جائے گا ان کی تعداد [illegible] ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ حافظ ابو عوانہ نے مستخرج میں [illegible] سند سے [illegible]

کا ذکر کیا ہے اور اس میں سانپ سمیت چھ جانوروں کا ذکر کیا ہے[1]

موذی جانوروں کو قتل کرنے میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کا یہ نظریہ ہے کہ ان چھ موذی جانوروں کو اور دیگر موذی جانوروں کو حل اور حرم میں قتل کرنا جائز ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ جن جانوروں میں ان کی صفت ہو ان کو قتل کرنا بھی جائز ہے البتہ اس صفت کے تعین میں اختلاف ہے، امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ صفت یہ ہے کہ اس جانور کا گوشت حلال نہ ہو لہٰذا جس جانور کا گوشت حلال نہیں ہے اس کو محرم قتل کر سکتا ہے اور اس کا کوئی فدیہ نہیں ہے اور امام مالک فرماتے ہیں کہ وہ صفت ایذا دینا ہے لہٰذا محرم کے لیے ہر موذی جانور کو قتل کرنا جائز ہے اور کلب عقور (کاٹنے والے کتے) کی تفسیر میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عام درندہ جانور ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد بھیڑیا ہے[2]

علامہ ابن قدامہ نے خرقی حنبلی سے نقل کیا ہے کہ محرم چیل، کوے، چوہے، بچھو اور کاٹنے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے، اسی طرح ہر اس جانور کو قتل کر سکتا ہے جو اس پر حملہ کرے یا اس کو ایذا دے۔ علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے صرف غراب ابقع (وہ کوا جس کی پیٹھ اور پیٹ سفید ہو) کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے کیونکہ صحیح مسلم میں غراب ابقع کا ذکر ہے لیکن متعدد احادیث میں مطلق غراب (کوے) کا ذکر آیا ہے اس لیے علامہ ابن قدامہ نے اس قید کو قید اتفاقی قرار دیا ہے[3]

موذی جانوروں کے قتل میں احناف کا مذہب

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ اگر محرم پر درندہ حملہ کرے تو وہ اس کو قتل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ موذی جانوروں کا استثناء فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے پانچ فاسق جانور ہیں جن کو حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے اور دوسری حدیث میں ہے کہ محرم سانپ، بچھو، چوہے، چیل، کوے، اور کاٹنے والے کتے کو قتل کرے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے اور اگر غیر محرم ان جانوروں کو حرم میں قتل کر دے تو اس پر بھی کوئی فدیہ نہیں ہے کیونکہ ان جانوروں کا قتل مطلقاً مباح ہے۔ قرآن مجید میں جو اللہ تعالیٰ نے محرم کو شکار سے منع کیا ہے یہ حدیث اس کے ساتھ بمنزلہ ملحق اور بیان ہے۔ البتہ ان پانچ جانوروں کے سوا جو دوسرے درندے ہیں جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا اگر محرم ان کو ابتداءً قتل کر دے تو ہمارے نزدیک اس پر فدیہ ہے، اور امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچ جانوروں کا اس لیے استثناء کیا ہے کہ ان کی طبیعت میں ایذاء ہے اور دوسرے درندوں کی طبیعت میں بھی ایذاء ہے لہٰذا وہ ان پانچ جانوروں کے حکم میں ہیں اور قرآن مجید کی نص سے مستثنیٰ ہیں۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موذی جانوروں کے سوا شکار نہ کرو؛ اور جب نص اس معنی میں ہو تو زائد نص صرف ان جانوروں کا شکار ممنوع ہوگا جن کا گوشت کھایا نہیں جاتا اور جو غیر موذی ہیں ایک اور دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ... ابی

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص ۳۶، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

[3] علامہ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۱۲۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

[illegible]

کوے اور کتے وغیرہ کو فاسق کہنے کی وجہ

[illegible]

عام کوے اور زاغ (غراب الزرع) میں فرق

اس باب کی احادیث سے ظاہر ہو گیا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کرنا صحیح نہیں ہے۔

[illegible] اچانک [illegible]

[illegible] علامہ قزوینی لکھتے ہیں [illegible]

[illegible] علامہ دمیری لکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

[illegible]

وقد اتفق العلماء علی اخراج الغراب الصغیر الذی یأکل الحب من ذلک یقال له غراب الزرع ویقال له الزاغ وافتوا بجواز اکله فبقی ما عداه من الغربان ملتحقاً بالابقع [1]

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ چھوٹا کوا جو دانہ [illegible] نے اس کے کھانے کا فتویٰ دیا ہے۔ اس کے علاوہ کوّے کی جتنی اقسام ہیں وہ سب ابقع (وہ کوا جس کا پیٹ اور پیٹھ سفید ہو) کے ساتھ لاحق ہیں، یعنی ان کا قتل کرنا جائز ہے۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں:

اما الغراب الزرعی الذی یلتقط الحب فهو طیب مباح لانه غیر مستخبث طبعاً وقد یألف الآدمی کالحمام [2]

[illegible] ہے کیونکہ وہ طبعاً خبیث نہیں ہے اور کبوتر کی طرح آدمی سے مانوس ہوتا ہے۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

خرج الزاغ وهو اسود محمر المنقار والرجلین ویسمی غراب الزرع [3]

[illegible] سرخ ہوتے ہیں اور اس کو غراب الزرع کہتے ہیں۔

شیخ خلیل احمد سہارنپوری نے [illegible] [4]

[illegible] مکروہ ہے اور امام ابوحنیفہ کے [illegible] [5] [illegible] کیونکہ اس میں غراب الزرع کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

کوے کی اقسام اور عقعق کا حکم

[illegible]

---

1. [illegible]
2. [illegible]
3. ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، مرقات ج ۵، ص ۳۸۸، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۳۹۰ھ۔
4. [illegible]
5. [illegible]

[illegible] جس جانور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق فرمایا اس کے حرام ہونے میں کسی مسلمان کو [illegible] شیخ عثمانی کی مکمل عبارت ہم نقل کر رہے ہیں۔ شیخ عثمانی لکھتے ہیں۔

وقد اتفق العلماء على اخراج الغراب الصغير الذي يأكل الحب من ذلك يقال له غراب الزرع ويقال له الزاغ وافتوا بجواز اكله فبقي ما عداه من الغربان ملتحقا بالابقع وانواع الغراب على ما في فتح الباري خمسة العقعق قال في القاموس هو طائر ابيض فيه سواد وبياض يشبه صوته العين والقاف والابقع في ظهره او بطنه بياض والغداف وهو معروف عند اهل اللغة بالابقع ويقال له غراب البين لانه بان عن النوح عليه السلام واشتغل بجيفة حين ارسله ليأتي بخبر الارض والاعصم هو في رجله او جناحه او بطنه بياض او حمرة والزاغ ويقال له غراب الزرع هو الغراب الصغير الذي يأكل الحب[1]

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ کوے کو قتل کرنے کے حکم سے وہ چھوٹا کوا مستثنیٰ ہے جو دانہ کھاتا ہے اس کو غراب زرع اور زاغ کہا جاتا ہے اس کے کھانے پر جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے، اس کے علاوہ کوے کی جتنی قسمیں ہیں ان سب کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ فتح الباری کے مطابق کوے کی پانچ قسمیں ہیں ایک عقعق ہے قاموس میں لکھا ہے کہ یہ سفید اور سیاہ رنگ کا پرندہ ہے اس کی آواز عین اور قاف کے مشابہ ہے اور دوسرا ابقع ہے جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہے۔ تیسرا غداف ہے۔ اہل لغت اس کو ابقع کہتے ہیں اور اس کو غراب البین بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جب نوح علیہ السلام نے اس کو زمین کی خبر لانے کے لئے بھیجا تو یہ ان سے جدا ہو کر مردار کھانے میں مشغول ہو گیا۔ چوتھی قسم اعصم ہے جس کے پاؤں یا پروں یا پیٹ میں سفیدی یا سرخی ہو اور پانچویں قسم زاغ ہے اس کو غراب زرع [illegible]

شیخ عثمانی کی اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ زاغ اور غراب [illegible] عقعق کہتا ہے۔ علامہ دمیری لکھتے ہیں کہ عقعق کبوتر کے [illegible] کبوتر سے بڑے ہوتے ہیں [illegible] سیاہ [illegible] عقعق ہوتی ہے [illegible] شیخ عثمانی نے عقعق [illegible] وہ اس کا حاصل ہے۔

علامہ [illegible] لکھتے ہیں کہ عقعق کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ دانہ [illegible]

۱؎ علامہ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ، فتح الملہم ج ۳ ص [illegible] مطبوعہ مکتبہ [illegible] کراچی

۲؎ علامہ [illegible] دمیری [illegible] حیوۃ الحیوان [illegible] ج ۲ ص ۲۱ مطبوعہ مطبعہ [illegible]

[illegible] یہ مرغی کے مشابہ ہے [illegible] کیونکہ یہ مردار کھاتا ہے۔
شیخ عثمانی نے زاغ، غراب زرع کے سوا کوے کی باقی قسموں کو حرام قرار دیا ہے اور فقہاء کی عبارات سے ثابت ہوتا ہے کہ زاغ، غراب زرع، اور عقعق کے سوا کوے کی باقی قسمیں حرام ہیں، یہ بات واضح رہے کہ زاغ، غراب زرع، اور عقعق [illegible] عام کوے سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

قرآن مجید سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خبیث چیزوں کو حرام فرمایا ہے: ویحرم علیہم الخبائث [illegible]

[illegible] رسول [illegible] خبیث [illegible] کوے کو خبیث ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ بابرتی[2] اور ملا علی قاری[3] نے یہ تصریح کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے اور باقی چار جانوروں کو خبیث ہونے کی وجہ سے فاسق فرمایا۔ پس واضح ہو گیا کہ کوا خبیث ہے اور خبیث جانوروں کو قرآن مجید نے حرام قرار دیا ہے لہٰذا کوا حرام ہے۔ دوسرا استدلال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کو فاسق فرمایا ہے اور قرآن مجید نے فاسق جانوروں کو حرام قرار دیا ہے [illegible] حرام ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق [illegible] جن جانوروں پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہے [illegible] فاسق فرمایا ہے [illegible] نے بھی کوے کی حرمت پر اس آیت سے استدلال کیا ہے۔[4]

احادیث سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت

کوے کے حرام ہونے پر صحاح ستہ کی [illegible] احادیث دلیل ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کو حرم اور غیر حرم میں قتل کرنے کا حکم دیا ہے [illegible] فرمایا ہے [illegible] علیہ وسلم نے کوے کو فاسق فرمایا [illegible]

فقہاء اسلام کے حوالوں سے عام کوے کے حرام ہونے کا ثبوت

علامہ سرخسی، علامہ عسقلانی، علامہ [illegible] عثمانی کے حوالوں سے [illegible] زاغ، غراب زرع، اور عقعق کے سوا [illegible]
میں چند مزید حوالے پیش خدمت ہیں۔
شیخ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

۱۔ [illegible]
۲۔ [illegible]
۳۔ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ [illegible] ج ۷ ص ۲۸۶ [illegible]
۴۔ [illegible] متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۴ ص ۳۰ [illegible]

وقد اتفق العلماء على اخراج غراب الصغير الذي يأكل الحب من ذلك ويقال له غراب الزرع وافتوا بجواز اكله فبقي ما عداه من الغربان ملحقا بالابقع۔

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ چھوٹا کوا جو دانہ کھاتا ہے کوے کو قتل کرنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے، اس کو غراب الزرع کہتے ہیں اور اس کے کھانے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس کووں کی باقی اقسام قتل کرنے کے حکم میں باقی ہیں۔

شیخ ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

وقد اتفق العلماء على اخراج غراب الصغير الذي يأكل الحب من ذلك ويقال له غراب الزرع ويقال له الزاغ وافتوا بجواز اكله فبقي ما عداه من الغربان ملحقا بالابقع۔

علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ چھوٹا کوا جو دانہ کھاتا ہے کووں کو قتل کے حکم سے خارج ہے، اس کو غراب الزرع اور زاغ کہتے ہیں اور اس کے کھانے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس کووں کی باقی اقسام قتل کرنے کے حکم میں باقی ہیں۔

شیخ خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں:

وخرج الزاغ وهو [illegible] المحمر المنقار والرجلين ويسمى غراب الزرع [illegible]

کووں کو قتل کرنے کے حکم سے زاغ مستثنیٰ ہے یہ سیاہ رنگ کا چھوٹا کوا ہے اس کی چونچ اور پیر سرخ ہوتے ہیں اور اس کو غراب الزرع کہتے ہیں۔

شیخ شبیر احمد عثمانی، شیخ شمس الحق عظیم آبادی، شیخ ظفر احمد عثمانی اور شیخ خلیل احمد سہارنپوری کی ان عبارات سے واضح ہو گیا کہ غراب الزرع یا زاغ جو دانہ کھاتا ہے [illegible] اور اس کے علاوہ باقی کووں کو [illegible] فسق و خبث کی وجہ سے حرم اور غیر حرم میں قتل کرنا جائز ہے اور اس کا کھانا [illegible]

بعض علماء کا کوے کو حلال کہنے میں تشدد

عام مسلمانوں کو جس کوے کے حرام ہونے کا معروف ہے اور جس کو کھانا ناپسند [illegible] [illegible] شیخ رشید احمد گنگوہی نے اس کوے کے کھانے کو ثواب قرار دیا ہے، لکھتے ہیں:

سوال: جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا فقط۔

۱۴۔ شیخ شمس الحق عظیم آبادی متوفی ۱۳۲۹ھ عون المعبود ج ۲ ص ۱۰۸ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

۱۵۔ شیخ ظفر احمد عثمانی متوفی ۱۳۹۴ھ اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۴۹۹ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی

۱۶۔ شیخ خلیل احمد سہارنپوری متوفی ۱۳۴۶ھ بذل المجہود ج ۳ ص ۱۰۱ مطبوعہ مکتبہ [illegible] ملتان

۱۷۔ شیخ رشید احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب ص ۵۹۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی

شیخ گنگوہی کے متبعین اس [illegible] کی حلت ثابت کرنے کے لیے کبھی اس کو حقیقی قرار دیتے ہیں کبھی رنگ دعفران زدہ قرار دیتے ہیں حالانکہ [illegible] واضح ہو چکا ہے کہ [illegible] اور [illegible] میں بہت فرق ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ [illegible] کے مشابہ ہے [illegible] دانہ بھی کھاتا ہے اور [illegible] اسی طرح [illegible] بھی کھاتا ہے [illegible] لیکن اس دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے کیونکہ [illegible] تو کوئی شخص [illegible] کہ مرغی حلال کہ [illegible] اور گوشت کے ٹکڑے [illegible] مردار اور گندگی بھی!

حرم میں قصاص لینے میں مذاہب اور احناف کا موقف

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک حرم کعبہ میں [illegible] لیے جس پر قصاص، رجم یا کوئی اور حد واجب ہو تو حرم میں اس پر حد واجب کر دی جائے گی [illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرم کعبہ میں کسی کو سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [illegible] جو شخص بھی کعبہ میں داخل ہو گیا وہ مامون ہو گیا۔ علامہ نووی نے امام شافعی کے مسلک پر اس باب کی احادیث سے استدلال کیا ہے کہ [illegible] وغیرہ کو قتل کیا جا سکتا ہے [illegible] مسلمان کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے [illegible] اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] مجید کی عبارت [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] ہیں اس سے اپنے مورد میں منحصر رہے گی [illegible] کرتے ہیں لیکن قرآن مجید اور حدیث صحیح کی عبارت کے مقابلہ میں قیاس نہیں کرتے [illegible] لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے [illegible] کے مطابق ہیں [illegible] امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو صاحب الرائے کہتے ہیں۔

بَابُ ۳۵۲ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ وَبَيَانِ قَدْرِهَا

تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا بیان

۲۷۰۳ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت پتیلی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے چہرے پر [illegible]

سے علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ قِدْرٍ لِي وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ.

نے فرمایا کیا تم کو جوؤں نے بہت ستا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا جی! آپ نے فرمایا تو سر منڈوا دو اور تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک قربانی کرو۔ راوی ایوب کہتے ہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ آپ نے پہلے کس چیز کا ذکر فرمایا تھا۔

۲۰۰۴ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

۲۰۰۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظُنُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ (ترجمہ:) جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو وہ اس کے فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: قریب ہو! میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا: قریب آؤ! میں قریب ہوا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں جوئیں بہت تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا جی! پھر آپ نے فرمایا روزے، صدقہ یا قربانی میں سے جو آسان ہو کر لو!

۲۰۰۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میں اس حال میں تھا کہ میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی

كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ.

کعب! آپ نے فرمایا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا جی! آپ نے فرمایا تم اپنا سر منڈوا دو۔ اور یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی، (ترجمہ:) تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ منڈوا کر اس کے بدلہ میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تین دن کے روزے رکھو یا ایک فرق چھ مسکینوں میں خیرات کر دو یا جو قربانی میسر ہو اس کی قربانی کر دو۔

۲۷۷۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور اس وقت تک مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ میں حالت احرام میں بیٹھا دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کیا تمہاری جوئیں تم کو تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا سر منڈوا دو اور چھ مسکینوں میں ایک فرق کی مقدار تقسیم کر دو اور فرق تین صاع کا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر کا ہے) یا تین دن روزے رکھو یا قربانی کرو۔ ابن ابی نجیح کی روایت ہے: ایک بکری ذبح کر دو۔

۲۷۷۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے اور پوچھا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا جی! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈا دو پھر ایک بکری ذبح کر دو یا تین دن کے روزے رکھو یا تین صاع کھجوریں چھ

قال فقال له النبي صلى الله عليه وسلم احلق ثم اذبح شاة نسكا أو صم ثلاثة أيام أو أطعم ثلاثة آصع من تمر على ستة مساكين

٢٧٧٩ - وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قال ابن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن معقل قال قعدت إلى كعب رضي الله تعالى عنه وهو في المسجد فسألته عن هذه الآية ففدية من صيام أو صدقة أو نسك فقال كعب نزلت في كان بي أذى من رأسي فحملت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم والقمل يتناثر على وجهي فقال ما كنت أرى أن الجهد بلغ منك ما أرى أتجد شاة فقلت لا فنزلت هذه الآية ففدية من صيام أو صدقة أو نسك قال صوم ثلاثة أيام أو إطعام ستة مساكين نصف صاع طعاما لكل مسكين قال فنزلت في خاصة وهي لكم عامة.

٢٧٨٠ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبد الله بن نمير عن زكرياء بن أبي زائدة حدثنا عبد الرحمن الأصبهاني حدثني عبد الله بن معقل حدثني كعب بن عجرة رضي الله عنه أنه خرج مع النبي صلى الله عليه وسلم محرما فقمل رأسه ولحيته فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فأرسل إليه فدعا الحلاق فحلق رأسه ثم قال

مسکینوں کو کھلا دو۔

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے اس آیت کے متعلق پوچھا ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک حضرت کعب نے کہا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی میں سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا درآں حالیکہ جوئیں میرے چہرے پر جھڑ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے، میرے خیال میں تمہیں بکری نہیں مل سکتی۔ میں نے کہا نہیں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) اس کا فدیہ روزے ہیں یا صدقہ ہے یا قربانی۔" آپ نے فرمایا: تین دن کے روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، ہر مسکین کو نصف صاع کھانا۔ حضرت کعب نے کہا کہ یہ آیت خاص میرے سبب نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تمہارے لئے بھی عام ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ آپ نے مجھے بلا بھیجا اور ایک نائی کو بلایا جس نے میرا سر مونڈ دیا پھر فرمایا کیا تمہارے پاس قربانی کے لیے کوئی جانور ہے؟ میں نے کہا میں قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا! پھر آپ نے مجھے حکم دیا کہ تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں

[illegible]

کو کھانا کھلاؤں، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ... پھر اس آیت کا حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہو گیا۔

احادیث میں تطبیق

[illegible]

حدیث نمبر ۲۷۷۹ اور حدیث [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شارع ہونا اور آپ کا اجتہاد

[illegible]

مسئلہ احصار میں موقف احناف کی تائید

[illegible]

[illegible] کا کل جز بیہ ہے [illegible] اور یہ آیت [illegible]
متعلق ہے [illegible] اگر آیت کا پہلا جز [illegible] کے عذر کے حکم کی نفی کرے اور دوسرا جز [illegible] کے عوض [illegible]
[illegible] آیت کریمہ [illegible] ربط [illegible] قرآن کے خلاف ہے [illegible]
احناف کا بیان کردہ موقف ہی صحیح ہے۔

سر کے بالوں کے علاوہ باقی بالوں کے مونڈنے میں مذاہب

علامہ بدر الدین عینی [illegible] اس آیت [illegible]
[illegible] حدیث کے تحت اس مسئلہ میں [illegible] کا اتفاق ہے اگر کسی [illegible] تکلیف [illegible]
[illegible] سر کے بال مونڈا [illegible] ہے۔ لیکن اگر کسی ضرورت کی [illegible] اور جسم کے بال مونڈ [illegible]
[illegible] اہل علم [illegible] ہے [illegible] کے نزدیک وہ شخص بھی فدیہ دے کر بدن کے باقی [illegible]
[illegible] اختلاف کیا ہے۔

محرم کے سر منڈانے سے متعلق مسائل

اگر محرم کسی غیر محرم [illegible] مونڈ دے تو [illegible]
[illegible] کسی [illegible] فدیہ نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ [illegible]
[illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر صدقہ [illegible]
[illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] امام شافعی کے [illegible]
[illegible] امام مالک کے نزدیک [illegible]

[illegible] اس بات پر اتفاق ہے کہ قربانی [illegible] میں ترتیب ضروری نہیں ہے [illegible]
ان میں سے جس چیز کا چاہے فدیہ دے دے۔[illegible]

[illegible] کے نزدیک [illegible] مسکینوں [illegible] صدقہ [illegible] مسکین کو نصف صاع [illegible]
[illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک [illegible] نصف صاع [illegible]
[illegible] مسکین [illegible] صاع [illegible] جائے [illegible]
[illegible]

فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ روزے حرم اور غیر حرم میں سے کسی بھی جگہ رکھے جا سکتے ہیں [illegible]
[illegible] قربانی حرم میں ادا کرنی چاہیے اور صدقہ [illegible] اختیار ہے [illegible] امام مالک [illegible]
[illegible] قربانی صدقہ اور روزے [illegible] اختیار ہے [illegible] امام شافعی کہتے ہیں کہ صدقہ [illegible]
[illegible] اختیار ہے۔

[illegible] علامہ [illegible] متوفی ۸۵۵ھ [illegible]
۲ عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۱۵۳–۱۵۲
۳ [illegible] متوفی [illegible] ص ۲۸۲ [illegible]
۴ احکام القرآن ج ۱ ص ۲۸۲

باب ۲۳۳ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانے کا جواز

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ محرم تھے۔

۲۰۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ.

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں سر کے درمیان پچھنے لگوائے درانحالیکہ آپ محرم تھے۔

پچھنے لگوانے میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ حالت احرام میں محرم کے پچھنے لگوانے کے متعلق تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ پچھنے لگوانے سے اگر بال کٹ جائیں تو اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا، دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک "تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی کرکے فدیہ دے"۔ اور دوسری دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت احرام میں پچھنے لگوانا ہے۔

اگر محرم بلاضرورت پچھنے لگوائے اور اس سے کوئی بال نہ کٹے تو یہ جائز ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، اور اگر بال کٹ جائیں تو یہ ناجائز ہے اور اس پر فدیہ ہے۔[1]

امام ابوحنیفہ کے نزدیک پچھنے لگوانے سے جس جگہ کے بال مونڈے جائیں اس پر دم واجب ہے اور امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک اس پر صدقہ ہے۔ (ہدایہ اولین ص ۲۴۸ مطبوعہ کراچی)

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے۔

۲۷۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ.

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے جب مقام ملل پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں اور جب مقام روحاء پر پہنچے تو ان میں شدید درد ہوا۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا، انہوں نے جواب میں کہا ایلوے کا لیپ لگالو، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کی آنکھیں دکھتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کیا تھا درآنحالیکہ وہ محرم تھا۔

۲۷۸۴ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ.

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں وہ سرمہ لگانا چاہتے تھے تو ابان بن عثمان نے انہیں منع کیا اور کہا کہ ایلوے کا لیپ لگالو کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

محرم کے علاج میں مذاہب

ایلوا یا کوئی اور ایسی چیز جس میں خوشبو نہ ہو اس سے محرم کا علاج کرنا بالاتفاق جائز ہے اور اگر علاج میں کسی ایسی چیز کے سبب [illegible] کی ضرورت ہو جس میں خوشبو ہو تو وہ بھی جائز ہے لیکن اس میں فدیہ لازم ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ [illegible]

محرم کے لیے ایسا سرمہ لگانے میں علماء کا اتفاق ہے جس میں خوشبو نہ ہو، البتہ زینت کے لیے سرمہ لگانا امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے، امام احمد ناجائز قرار دیتے ہیں، اور امام مالک کے دو قول ہیں اور فدیہ واجب ہونے میں علماء کا اختلاف ہے۔[1]

محرم کے علاج میں احناف کا موقف

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ محرم کے لیے ایسا سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں خوشبو نہ ہو اور اگر اس میں خوشبو ملی ہوئی ہو تو اس پر صدقہ لازم ہے اور اگر خوشبو زیادہ ہو تو اس پر دم (قربانی) واجب ہے۔ اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے خوشبودار سرمہ لگائے تو اس پر تین متبادل، صدقہ اور قربانی میں سے کوئی ایک کفارہ واجب ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جس چیز میں محرم پر دم واجب ہوتا ہے اگر اس میں وہ معذور ہو تو تین کفاروں میں سے کسی ایک کو ادا کر دے اور اگر معذور نہیں ہے تو اس پر دم واجب ہے، اسی طرح اگر وہ کوئی خوشبودار دوا لگاتا ہے جو اس کے زخم سے چپٹ جاتی ہے یا کوئی خوشبودار دوا پیتا ہے تو اس میں بھی تین کفاروں میں سے کسی ایک کو ادا کرے کیونکہ علاج ضرورت کی بنا پر کیا جاتا ہے۔

محرم اگر زخم کو چیرتا ہے یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ کر اس پر پٹی باندھتا ہے یا تکلیف کی بنا پر اپنی ڈاڑھ نکلواتا ہے یا پچھنے لگواتا ہے یا غسل کرتا ہے اور حمام میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے یہ سب کام جائز ہیں کیونکہ یہ چیزیں علاج اور معالجہ کے باب سے ہیں اور اس میں محرم اور غیر محرم برابر ہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں مقام قاحہ میں پچھنے لگوائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام جحفہ میں حمام میں داخل ہوئے درآں حالیکہ وہ محرم تھے۔[2]

بَابُ ۳۵۵ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ وَبَدَنَهُ

محرم کو غسل کی اجازت

٢٧٦٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ کے درمیان مقام ابواء میں اختلاف ہو گیا، حضرت ابن عباس نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، حضرت ابن عباس نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے یہ مسئلہ معلوم کروں، میں گیا تو دیکھا کہ وہ غسل کر رہے تھے اور دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ کیے

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، المبسوط ج ۴ ص ۲۲، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، طبع ثالثہ ۱۳۹۸ھ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

ہوئے غسل کر رہے تھے۔ میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں عبداللہ بن حنین۔ حضرت ابن عباس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ سے یہ پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں سر کیسے دھوتے تھے؟ حضرت ابو ایوب نے میرا سوال سن کر ہاتھ سے کپڑے کو نیچا کیا حتی کہ ان کا سر مجھے نظر آنے لگا پھر انھوں نے پانی ڈالنے والے سے کہا پانی ڈالو اس نے سر پر پانی ڈالا، حضرت ابو ایوب نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سر ملا پھر ہاتھوں کو سر کے آگے سے پیچھے لائے اور پیچھے سے آگے لائے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

٢٧٨٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا.

ایک اور سند سے یہ روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر آگے اور پیچھے پھیرے۔ حضرت مسور نے ابن عباس سے کہا آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہیں کروں گا۔

محرم کے غسل سے متعلق مسائل اور احکام

اس حدیث سے حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

- محرم کا غسل کرنا جائز ہے اور اس کا سر دھونا جائز ہے سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے البتہ شدت سے ملنا منع ہے۔
- خبر واحد کا قبول کرنا جائز ہے اور صحابہ کرام میں خبر واحد کا قبول کرنا مشہور تھا۔
- جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو نص کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور جب نص مل جائے تو [illegible]

کو ترک کر دینا چاہیے۔

- وضو اور غسل کے دوران سلام کرنا جائز ہے اور جو شخص قضائے حاجت میں مشغول ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔
- وضو اور غسل میں دوسرے شخص سے استعانت جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ استعانت نہ لی جائے، اس مسئلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص معذور ہو اور دوسرا آدمی اس کے اعضاء وضو کو اپنے ہاتھوں سے مل کر دھوئے تو جائز ہے اور بلا عذر مکروہ ہے اور اگر استعانت میں صرف پانی ڈالے یا پانی مہیا کرنا ہو تو یہ بلا عذر بھی جائز ہے لیکن اولیٰ اس کا ترک ہے۔
- علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ محرم اگر جنبی ہو تو اس کا غسل کرنا واجب ہے، اور اگر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرے تو یہ بھی بالاتفاق بلا کراہت جائز ہے اور بیری کے پتوں، خطمی یا صابن سے سر دھونے میں اختلاف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ناجائز ہے اور فدیہ کا موجب ہے۔ خوشبودار صابن اگر بلا عذر استعمال کیا جائے تو دم واجب ہے اور اگر عذر ہو تو تین روزے، چھ مسکینوں کا کھانا یا قربانی میں سے کوئی ایک کفارہ واجب ہے۔

محرم کا خوشبودار صابن سے غسل اور شیمپو سے سر دھونے کا حکم

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ اگر محرم اپنے سر اور ڈاڑھی کو خطمی سے جو کہ ایک جڑی بوٹی ہے دھوئے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر دم واجب ہے، اور امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک اس پر صدقہ واجب ہے کیونکہ خطمی خوشبو نہیں ہے علاوہ ازیں اشنان کی طرح ایک جڑی بوٹی ہے جس سے غسل کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس سے جوئیں مر جاتی ہیں اس لیے صدقہ لازم ہے اور امام ابویوسف سے ایک روایت یہ ہے کہ اس پر کچھ لازم نہیں اور اس روایت کی دلیل یہ ہے کہ جب اس نے قربانی کے دن رمی کے بعد سر دھویا ہو، لیکن اگر اس سے پہلے دھویا ہو تو امام ابویوسف کے نزدیک صدقہ لازم ہے اور امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں کہ خطمی خوشبودار چیزوں میں سے ہے کیونکہ اس کی بو عمدہ ہے ہرچند کہ اتنی تیز نہیں ہوتی اور یہ جوؤں کو بھی مار دیتا ہے اور ان دو وجہوں سے محرم کی جنایت کامل ہو گئی اس لیے اس پر دم واجب ہو گا۔[1]

علامہ سرخسی نے خطمی کے متعلق سے دم واجب ہونے کی جو وجہ بیان کی ہے وہ خوشبودار صابن اور شیمپو میں بھی ہے، اس لیے خوشبودار صابن اور شیمپو سے بلا عذر غسل کرنے سے دم لازم ہوگا اور اگر عذر ہو تو صدقہ واجب ہوگا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

بَابُ ٢٥٦ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم کی موت کے بعد کے احکام

٢٧٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو

---

[1] علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ٤٨٣ھ، المبسوط ج ٤ ص ٧٥، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، طبعہ ثالثہ ١٣٩٨ھ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھائے گا۔

٢٠٨٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو لگاؤ نہ سر ڈھکو، کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

٢٠٨٩ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص احرام باندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٢٠٩٠ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص احرام باندھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا اپنے اونٹ سے

[illegible]
[illegible] رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بِاَنِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ۔

٢٧٩١۔ وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
[illegible]
ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ
سَعِيْدَ [illegible]
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ
حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ
حَيْثُ خَرَّ۔

٢٠٩٢۔ وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
[illegible]
عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَ
هُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
[illegible]
وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ
وَلَا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مُلَبِّيًا۔

٢٠٩٣ وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کو اسی کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے آیا...... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] وہ اسی وقت فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو [illegible] کا چہرہ اور سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا [illegible] دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا
فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَ
لَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مُلَبِّيًا.

نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، [illegible] اس کو [illegible] نہ اس کا سر ڈھکو کیونکہ قیامت کے [illegible] یہ اٹھے گا [illegible]۔

٢٠٩٤ - وَحَدَّثَنِي [illegible]
[illegible]
[illegible]
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا [illegible]
بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑ دی درآں حالیکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے خوشبو لگائی جائے نہ اس کا سر ڈھکا جائے کیونکہ یہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔

٢٧٩٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ [illegible]
[illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible]
[illegible]
قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ [illegible]
[illegible] فَإِنَّهُ يُبْعَثُ [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دیا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور دو کپڑوں میں اس طرح کفن دیا جائے کہ اس کا سر اور چہرہ باہر رہے اسے خوشبو نہ لگائی جائے، کیونکہ یہ قیامت کے دن جمے ہوئے بالوں کے ساتھ اٹھے گا۔

مَيِّتٌ .

۲۰۹۶ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
[illegible] اَنْ يَغْسِلُوْهُ [illegible]
وَّسِدْرٍ وَاَنْ يَكْشِفُوْا وَجْهَهٗ حَسِبْتُهٗ
[illegible]
وَهُوَ [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ [illegible] کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کا چہرہ اور سر کھلا رکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

۲۰۹۷ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ وَلَا
[illegible]
[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص تھا، اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، وہ مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو غسل دو، خوشبو نہ لگاؤ اور چہرہ نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

محرم کی تکفین میں مذاہب اور موقف حنفی کی وضاحت

[illegible] ایک شخص حالت احرام میں اونٹنی سے گر کر فوت ہو گیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
احکام کی طرح نہیں کی جائے گی [illegible]
کی وفات کے بعد اس کا احرام قائم نہیں رہتا اور اس کی [illegible] اموات کی طرح کی جائے گی۔

علامہ نووی ... حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ... امام شافعی ... [illegible]

[illegible]

حدیث میں ان کے نظریہ کا رد ہے۔ [1]

امام شافعی اور امام احمد کی پیش کردہ حدیث کا جواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محرم کا سر ڈھانپنے کی بحث

[illegible]

[illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۴، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

[illegible]

مردہ محرم کا سر ڈھانپنے میں امام شافعی اور امام احمد کا نظریہ

علامہ نووی کہتے ہیں کہ زندہ محرم کا [illegible]

[illegible]

علامہ نووی کے اعتراض کا جواب

[illegible]

کی طرح ہے اس لیے یہ حدیث ان کے مخالف نہیں ہے

[illegible]

شرح مسلم ج ۱ ص ۳۸۴

[illegible]

محرم کی وفات کے بعد بھی اجر کی توقع

[illegible] حدیث [illegible] شخص [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] کفن [illegible] اس حدیث سے [illegible] معلوم ہوا کہ اگر [illegible] محرم [illegible] کرے گا [illegible] پہلے فوت ہو جائے تو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ثابت ہو گیا"

بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ

[illegible] مریض [illegible] ہوا [illegible]

کھول دوں گا

[illegible]

حضرت ضباعہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں

۲۰۹۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ.

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پاس تشریف لے گئے۔ [illegible] کرنے کا [illegible] مقام سے [illegible] گا۔

۲۰۹۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible] حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي.

۲۸۰۰ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۰۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهِلِّي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ فَأَدْرَكَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے، آپ اس بارے میں مجھے [illegible] [illegible] [illegible] نے کہا کہ انھوں نے وہ حج پا لیا تھا۔

۲۸۰۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج [illegible] کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں شرط لگانے کا حکم دیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا ہی کیا۔

[illegible]

۲۸۰۳ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا حج کرو اور شرط لگا لو کہ میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک دے گا۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کو اس بات کا حکم دیا تھا۔

احرام کی نیت میں خوف مرض کی بناء پر [illegible] کی شرط میں مذاہب

امام شافعی اور امام احمد بن [illegible]

[illegible]

یہ ہے کہ احرام کی نیت میں یہ شرط لگانا صحیح نہیں ہے۔

شوافع اور حنابلہ کے دلائل اور [illegible]

شوافع نے حضرت ضباعہ بنت زبیر کی روایت سے [illegible]

میں مذکور ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] احتراضات کا جواب نہ دیا جائے۔

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے اس کے مریض کو شفا دی تو وہ ایک [illegible] رکھے گا تو اس کی شرط صحیح ہے

[illegible]

بَابُ ۳۵۰ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضِ

٢٩٠٤ - حَدَّثَنَا [illegible] عَنْ عَبْدَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ [illegible] أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ [illegible]

٢٩٠٥ - حَدَّثَنَا [illegible] يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ [illegible] رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا [illegible] أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ [illegible]

حیض اور نفاس والی عورتوں کے احرام کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت [illegible] محمد بن ابی بکر کی ولادت سے نفاس شروع ہو [illegible] اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان سے کہیں کہ وہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو جب مقام ذوالحلیفہ میں نفاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسماء سے کہو کہ غسل کرکے احرام [illegible]

[illegible]

اور نفاس والی عورتوں کا [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ [illegible] سے فرمایا تھا: اصنعی ما یصنع الحاج غیر ان لا تطوفی

باب ٣٥٩ بیانِ وجوہِ اِحرام

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

احرام کی اقسام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ پھر میں مکہ میں آئی دراں حالیکہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ [illegible] اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی [illegible] بیت کی، آپ نے فرمایا: اپنے سر کے بال کھول ڈالو، کنگھی کر دو، حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی [illegible]

[illegible] نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق کے ساتھ مقام تنعیم میں بھیجا، پھر میں نے عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے۔ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام [illegible]

[illegible]
فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ [illegible]
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا
[illegible]
[illegible]
[illegible] طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا

۲۸۰۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ
[illegible]
عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا
[illegible]
حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وَلَمْ اُهِلَّ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ
[illegible]
[illegible] حَجِّيْ
بَعَثَ مَعِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ [illegible]
اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ
[illegible]
[illegible]

کیا، پھر وہ حلال ہو گئے۔ پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد
انھوں نے اپنے حج کے لیے ایک اور طواف کیا اور جن
[illegible]
نے ایک قسم کا طواف کیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے کسی نے
حج کا احرام باندھا اور کسی نے عمرہ کا۔ مکہ پہنچنے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا احرام
باندھا ہے اور ہدی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس
[illegible]
ذبح کرنے سے پہلے احرام نہ کھولے اور جس نے
[illegible] حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور
عرفہ کے دن تک میں حائضہ رہی۔ میں نے عمرہ کا احرام
باندھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ
میں چوٹی کھول دوں اور کنگھی کر لوں، اور حج کا احرام
باندھ لوں اور عمرے کو چھوڑ دوں، میں نے ایسا ہی کیا۔ جب
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس [illegible] کے بدلے میں تھا جس کو میں نے
(حیض کی وجہ سے) پورا نہیں کیا تھا اور اس کا احرام کھولنے
سے پہلے میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

٢٨٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا [illegible]
[illegible]
وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ [illegible]
[illegible]
صَنَعُ بِحَجَّتِي فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ [illegible] وَامْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهِلِّي [illegible]
[illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ میں ہدی نہیں لائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انھیں حیض آگیا تھا۔ پھر عرفہ کی شب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اب میں حج کس طرح کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر کے بال کھول ڈالو، کنگھی کرو اور عمرہ کے افعال چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو۔ حضرت عائشہ نے کہا: جب میں نے حج کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر کو حکم دیا وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مجھے تنعیم سے عمرہ کرایا یہ اس عمرہ کی جگہ تھا جس کے افعال میں نے چھوڑ دیے تھے۔

٢٨٠٩ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ فَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ [illegible]
[illegible] أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ احرام باندھے اور جو حج کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ عمرہ کا احرام باندھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔ اور بعض صحابہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا، اور میں ان لوگوں میں تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۲۸۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے چاند کے مطابق، حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] سے حلال نہیں ہوئی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: عمرہ کو چھوڑ [illegible] تھی، صدقہ تھا نہ روزہ۔

۲۸۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے چاند کے [illegible] ساتھ گئے۔ ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ [illegible] ہے۔

[illegible]

۲۸۱۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُوكُرَيْبٍ [illegible]
[illegible]
اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ
ذِى الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا
[illegible]

[illegible]
کے چاند کے مطابق ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا
ہوا تھا۔ بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، بعض نے صرف
[illegible]
تھا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ عروہ کہتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کے حج اور عمرہ دونوں
کو پورا کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ (حیض آنے کے باوجود)
[illegible]

۲۸۱۳ - حَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ
فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْجَمَعَ بَيْنَ
[illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع
کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے
[illegible]
بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، بعض نے حج کا احرام
باندھ رکھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible]
کا احرام باندھا ہوا تھا وہ تو حلال ہو گئے اور جنھوں نے
صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا وہ یوم
[illegible]

۲۸۱۴ - وَحَدَّثَنَا [illegible]
[illegible]
عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
[illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور ہمارا
صرف حج کا ارادہ تھا، حتیٰ کہ جب ہم مقام سرف یا اس
کے قریب آئے تو میں حائضہ ہو گئی۔ رسول اللہ صلی
[illegible] میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ

[illegible] **يسرف** [illegible] **حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] **نَا أَبْكِي** [illegible] **الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا** [illegible] صَلَّى **اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** [illegible]

میں رو رہی تھی. آپ نے پوچھا کیا تمہیں حیض (ماہواری کا خون) آگیا ہے؟ میں نے عرض کی جی! آپ نے فرمایا [illegible] کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے. لہٰذا حج کرنے والوں کے سارے کام کرو البتہ غسل (طہارت) کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا. حضرت عائشہ کہتی ہیں [illegible]

۲۸۱۵ - **حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ** [illegible] **أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ** [illegible] **عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ** [illegible] **تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ** [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ہم صرف [illegible] پاس تشریف لائے، اس وقت میں رو رہی تھی. آپ نے استفسار فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض [illegible] ہوا؟ کہتا ہے تمہیں حیض آگیا! میں نے عرض کیا جی! [illegible] آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے! [illegible] البتہ پاکیزگی کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا. حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب میں مکہ میں آئی تو رسول اللہ [illegible] احرام کو عمرہ کا احرام کر لو، پھر جن لوگوں کے پاس ہدی تھی [illegible] وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور دوسرے مالدار لوگوں کے پاس ہدی تھی جب وہ روانہ ہوئے تو انہوں نے

[illegible] وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ [illegible] اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ [illegible] يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ [illegible] عَبْدَ الرَّحْمَنِ [illegible] حَتَّى [illegible] فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا [illegible]

٢٩١٩ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے میں نے طواف زیارت
[illegible]
کیا گیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا:
[illegible]
صرف حج کر کے واپس ہوں گی؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں: آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا وہ مجھے اپنے اونٹ پر اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے، حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھے یاد ہے میں ان دنوں کم عمر لڑکی تھی، اور مجھے (سواری پر سفر کرتے
[illegible]
سے آ لگا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے حج کا احرام باندھا، حتیٰ کہ جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں رو رہی تھی ... اس کے بعد ماجشون کی روایت کے مطابق حدیث ہے، البتہ حماد کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق اور دوسرے مالدار صحابہ کے ساتھ ہدی تھی، اور نہ ہی حضرت عائشہ کا یہ قول ہے کہ میں کم سن
[illegible]
کجاوے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

٢٨١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج (افراد) کیا ہے۔

٢٨١٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں، حج کی راتوں اور حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے ہوئے گئے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس گئے اور فرمایا: تم میں سے جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ اس حج کو عمرہ کا احرام کرنا پسند کرے تو وہ ایسا کرے، اور جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے، جن کے پاس ہدی نہیں تھی ان میں سے بعض نے اس پر عمل کیا اور بعض نے عمل نہیں کیا، بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدی تھی اور آپ کے ساتھ کچھ اصحاب تھے جن کو ہدی کی طاقت تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں حائضہ ہونے کی وجہ سے رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ نے صحابہ سے جو فرمایا ہے وہ میں نے سن لیا ہے، میں نے عمرہ کے بارے میں آپ کی بات سنی ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے کوئی ضرر نہیں ہوگا۔ تم اپنے حج کے افعال میں مصروف رہو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ تمہیں عمرہ بھی عطا کر دے گا، بات یہ ہے کہ تم حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی وہی مقدر کیا ہے جو حضرت آدم کی دوسری بیٹیوں کے لیے مقدر کیا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں اپنے حج کے افعال میں مشغول رہی حتیٰ کہ ہم

أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

منیٰ پہنچ گئے۔ وہاں میں پاک ہو گئی پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محصب میں پہنچے اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا کر فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے لے کر جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لیں پھر بیت اللہ کا طواف کریں اور میں تمہارا یہاں انتظار کروں گا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ہم گئے میں نے احرام باندھا پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کے وقت اپنی قیام گاہ پر تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان کر دیا۔ چلتے چلتے جب آپ بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ مدینہ کی طرف چلے گئے۔

٢٨١٩ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے بعض نے صرف حج کا احرام باندھا، بعض نے قران کا احرام باندھا اور بعض نے تمتع کا۔

٢٨٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا حَاجَّةً.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

٢٨٢١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالقعدہ گزرنے سے پانچ دن پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ہمارا حج کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں تھا حتیٰ کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی

تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یوم قربانی کو ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا، میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی جانب سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا بخدا! تم نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

۲۸۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۲۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِيْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں کر کے لوٹیں گے اور میں ایک عبادت کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا انتظار کرو، جب تم پاک ہو جاؤ تو مقام تنعیم جانا اور وہاں سے احرام باندھنا اور ہم سے فلاں مقام پر آ کر ملنا، راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کل، اور لیکن اس عبادت کا ثواب تمہاری مشقت یا تمہارے خرچ کے مطابق ہے۔

۲۸۲۴ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الآخَرِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں کر کے لوٹیں گے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۸۲۵ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور ہمارا حج کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں تھا جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جو شخص ہدی ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے انہوں نے احرام کھول ڈالا آپ کی ازواج مطہرات بھی ہدی ساتھ نہیں لائی تھیں انہوں نے بھی احرام کھول دیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب شب محصب ہوئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی، آپ نے فرمایا: کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے کہا جی نہیں، آپ نے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ کر فلاں مقام پر آ کر ہم سے مل جانا، حضرت صفیہ نے کہا میرا خیال ہے کہ میں تم لوگوں کو روک لوں گی، آپ نے فرمایا: بانجھ ہو اور سر منڈی اور بیچارے! کیا تم نے یوم نحر کو طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے اب چلو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی، یا میں چڑھ رہی تھی اور

مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَقَالَ إِسْحَاقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ

تھی اور آپ اتر رہے تھے۔

٢٨٢٦- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے ہمارا ارادہ حج کا تھا نہ عمرہ کا۔ (باقی حسب سابق ہے)

٢٨٢٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چار یا پانچ ذوالحجہ کو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم میں ڈالے، آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا تھا اور وہ اس کے کرنے میں تردد کر رہے ہیں۔ راوی حکم کہتے ہیں میرا گمان ہے آپ نے فرمایا جس چیز کا مجھے بعد میں علم ہوا ہے اگر مجھے اس کا پہلے علم ہوتا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ حتی کہ میں ہدی کو خرید لیتا پھر میں احرام کھولتا جس طرح انہوں نے احرام کھولا ہے۔

٢٨٢٨- وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چار یا پانچ تاریخ کو تشریف لائے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ.

۲۹۲۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا وہ مکہ مکرمہ آئیں اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے حائضہ ہو گئیں پھر انہوں نے احرام باندھ کر حج کی تمام عبادات ادا کیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کوچ کے دن فرمایا تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہو جائے گا حضرت عائشہ اس پر راضی نہیں ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم بھیج دیا تاکہ وہ حج کے بعد عمرہ کریں۔

۲۹۳۰ - وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مقام سرف میں حیض آگیا اور وہ عرفہ کے دن پاک ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا: صفا اور مروہ میں طواف تمہارے حج اور عمرہ کے طواف سے کفایت کرے گا۔

۲۹۳۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لوگ دو اجر لے کر جائیں گے اور میں ایک اجر لے کر لوٹوں گی تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ کو لے کر تنعیم جائیں حضرت عائشہ کہتی ہیں وہ مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا

أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ۔

کرنے لگے۔ میں اپنے دوپٹہ کو اپنی گردن سے ہٹا دیتی تھی اور وہ سواری کے بہانے سے میرے پیر پر مارتے تھے۔ میں ان سے کہتی تھی، کیا یہاں کوئی نظر آتا ہے؟ پھر حضرت عائشہ نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا، حتیٰ کہ وادی حصبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر انھیں تنعیم سے عمرہ کرا کر لائیں۔

۲۱۳۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلاَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھ کر گئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عمرہ کا احرام باندھ کر گئیں، جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو ہم نے کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے، ہم نے پوچھا کون سی چیزیں حلال ہوں گی؟ آپ نے فرمایا سب چیزیں حلال ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی بیویوں سے جنسی عمل کیا، خوشبو لگائی اور سلے ہوئے کپڑے پہن لیے اس وقت یوم عرفہ میں چار دن باقی تھے پھر یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو وہ رو رہی

أَذْهَبَ بِهِ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

نہیں، آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا بات یہ ہے کہ مجھے حیض آ گیا ہے اور لوگ (احرام سے) حلال ہو چکے ہیں اور میں حلال نہیں ہوئی اور میں نے بیت اللہ کا طواف کیا ہے اور لوگ اب حج کے لیے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے تم غسل کر لو اور حج کا احرام باندھ لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تمام مواقف پر ٹھہریں۔ جب وہ پاک ہو گئیں تو انہوں نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں۔ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں خلش محسوس کرتی ہوں کہ میں نے حج سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا اے عبدالرحمن جاؤ اور ان کو تنعیم سے عمرہ کراؤ اور یہ واقعہ شب محصب کو پیش آیا۔

۲۸۳۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے در آں حالیکہ وہ رو رہی تھیں اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۸۳۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے [illegible] اس کے بعد [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اللہ تعالیٰ عنها في حجة النبي صلى الله عليه وسلم أهلت بعمرة وساق الحديث بمعنى حديث الليث وزاد في الحديث قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا سهلا إذا هويت الشيء تابعها عليه فأرسلها مع عبد الرحمن بن أبي بكر فأهلت بعمرة من التنعيم قال مطر قال أبو الزبير فكانت عائشة إذا حجت صنعت كما صنعت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم۔

تھے۔ حضرت عائشہ جب بھی آپ سے کچھ درخواست کرتیں تو آپ اس کو پورا کر دیتے۔ آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھیجا اور تنعیم سے عمرہ کر کے آئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتیں اسی طرح کرتیں جیسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا۔

۲۸۳۶۔ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير حدثنا أبو الزبير عن جابر ح وحدثنا يحيى بن يحيى واللفظ له أخبرنا أبو خيثمة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج معنا النساء والولدان فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت وبالصفا والمروة فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن معه هدي فليحلل قال قلنا أي الحل قال الحل كله قال فأتينا النساء ولبسنا الثياب ومسسنا الطيب فلما كان يوم التروية أهللنا بالحج وكفانا الطواف الأول بين الصفا والمروة فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نشترك في الإبل والبقر كل سبعة منا في بدنة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم حج کا احرام باندھے ہوئے نکلے۔ ہمارے ساتھ عورتیں و بچے بھی تھے جب ہم مکہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے۔ ہم نے پوچھا کس طرح حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔ تو ہم نے بیویوں سے مباشرت کی، سلے ہوئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی، یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا اور صفا و مروہ کا پہلا طواف ہی ہمیں کافی ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے میں ہم سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۲۸۳۷۔ وحدثني محمد بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج أخبرني

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ

سے ہمیں احرام باندھ کر منیٰ جانے کا حکم دیا، ہم نے مقام ابطح سے ہم نے احرام باندھا۔

۲۹۳۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان ایک (قسم کا) ہی طواف کیا۔

۲۹۳۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ذوالحجہ کی صبح کو تشریف لائے [illegible] حلال ہو جاؤ [illegible] عورتوں سے [illegible] کے پاس [illegible] یہ حکم ان پر واجب نہیں تھا، البتہ ان کی عورتوں کو ان پر حلال کر دیا تھا، حضرت جابر نے کہا اب عرفہ میں پانچ دن رہ گئے [illegible] ہمیں بیویوں سے [illegible] دے دی ہے اور ہم اس حال میں عرفہ جائیں گے ہم سے جنسی عمل کے آثار ظاہر ہو رہے ہوں گے۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں [illegible] روایت [illegible] اس کی طرف پہلے توجہ کر لیتا جس کی طرف بعد میں توجہ

بِيَدِهِ [illegible] فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي
أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلاَ
هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْىَ
فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ
[illegible] فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ
فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا
قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ
بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا
هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ

٢٨٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا
مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نُحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً
فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا
فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا نَدْرِي أَشَىْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ
أَمْ شَىْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ
أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلاَ الْهَدْىُ
الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا
حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ
الْحَلاَلُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا
مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ .

٢٨٣١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا [illegible]

کی ہے تو میں ہدی ہی روانہ نہ کرتا، پس اب احرام کھول دو
[illegible] احرام کھول دیے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا نیت کی تھی۔ حضرت علی نے کہا میں نے یہ نیت کی
تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] احرام باندھے [illegible]
[illegible]
سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یہ (قران)
[illegible]
لیے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ
کے لیے ہے۔

[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] عمرہ کا احرام [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] ہمیں یہ حکم دشوار معلوم ہوا اور ہمارے سینوں میں
[illegible]
[illegible]
ہوا یا لوگوں میں سے کسی نے بتایا۔ آپ نے فرمایا اے
لوگو! [illegible]
میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ
[illegible] نے احرام کھول دیا اور اپنی بیویوں سے جنسی
[illegible]
[illegible] کو ہم نے مکہ [illegible]
کا [illegible] کیا۔

[illegible] نافع کہتے ہیں کہ [illegible]

نُعْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا.

کے یوم ترویہ سے چار روز پہلے مکہ آیا لوگوں نے کہا اب تمہارا حج اہل مکہ کی طرح کا ہوگیا ہے۔ میں نے جا کر عطاء بن ابی رباح سے پوچھا، عطاء نے کہا مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لے کر آئے تھے انہوں نے اس سال حج کیا تھا اور بعض صحابہ نے حج افراد کا احرام باندھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا احرام کھول دو، بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور بال کٹوا کر احرام سے حلال ہو کر رہو اور یوم ترویہ کو حج کا احرام باندھ لینا۔ اور جس عمرہ کے ساتھ تم آئے ہو اس کو تمتع کر لو، لوگوں نے کہا ہم اس کو تمتع کیسے کریں حالانکہ ہم نے حج کی نیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا، وہی کرو جس کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے! اور اگر میں نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو میں بھی یہی کرتا جس کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے لیکن میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے، پھر صحابہ نے اسی طرح کیا۔

۳۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ ابْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ کر کے اس احرام سے حلال ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چونکہ ہدی تھی اس لیے آپ اس کو عمرہ نہ کر سکے۔

۲۸۴۳ - وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قال ابن المثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أبي نضرة قال كان ابن عباس رضي الله تعالى عنهم يأمر بالمتعة وكان ابن الزبير ينهى عنها قال فذكرت ذلك لجابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فقال على يدي دار الحديث تمتعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قام عمر قال إن الله كان يحل لرسوله صلى الله عليه وسلم ما شاء بما شاء وإن القرآن قد نزل منازله فأتموا الحج والعمرة كما أمركم الله وأبتوا نكاح هذه النساء فلن أوتى برجل نكح امرأة إلى أجل إلا رجمته بالحجارة.

ابو نضرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع کا حکم دیتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع سے منع کرتے تھے۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا یہ حدیث تو میرے ہی ہاتھوں سے لوگوں میں پھیلی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جس چیز کو چاہتا تھا حلال کر دیتا ہے اور قرآن مجید نے مختلف احکام نازل کر دیئے ہیں لہذا تم حج اور عمرہ کو پورا کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور ان عورتوں سے نکاح کرو۔ میرے پاس جو بھی شخص لایا گیا جس نے مدت معین تک نکاح کیا ہوگا میں اس کو پتھر مار مار کر رجم کردوں گا۔

۲۸۴۴ - وحدثنيه زهير بن حرب حدثنا عفان حدثنا همام حدثنا قتادة بهذا الإسناد وقال في الحديث فافصلوا حجكم من عمرتكم فإنه أتم لحجكم وأتم لعمرتكم.

ایک اور سند سے یہ روایت ہے جس میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: حج اور عمرہ کو الگ الگ کرو اس طرح حج بھی پورا ہوگا اور عمرہ بھی۔

۲۸۴۵ - وحدثنا خلف بن هشام وأبو الربيع وقتيبة جميعا عن حماد قال خلف حدثنا حماد بن زيد عن أيوب قال سمعت مجاهدا يحدث عن جابر بن عبد الله قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نقول لبيك بالحج فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نجعلها عمرة.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دینے کا حکم دیا۔

افراد، تمتع اور قران کے معنی

افراد کا معنی ہے صرف حج کرنا، تمتع کا معنی ہے عمرہ کر کے [illegible] کے بعد حج کا احرام باندھنا اور قران کا معنی ہے حج اور عمرہ [illegible] احرام باندھنا [illegible] تمام ہونے کے بعد بدستور احرام [illegible] حج سے فارغ ہونے تک [illegible]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں ائمہ کا اختلاف آیا آپ کا حج افراد تھا، تمتع تھا یا قران؟

اس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا، تمتع کیا یا قران [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا [illegible] امام مالک [illegible] کی تحقیق [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا [illegible] کی تحقیق یہ ہے کہ آپ نے حج تمتع کیا [illegible] مختلف روایات [illegible] افراد کی تائید ہوتی ہے جن سے تمتع کی اور بعض سے قران کی۔

آپ کے حج کے بارے میں روایات کے اختلاف کی توجیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حج کے بعد [illegible] کو مختلف انواع کے [illegible] ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ [illegible] ایک حج کیا [illegible] اس قدر اختلاف کیوں ہے [illegible] کا جواب یہ ہے کہ یہ اختلاف [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج [illegible] کیا تھا [illegible] عمرہ اور حج دونوں کا ایک احرام [illegible] حج اور عمرہ دونوں کی نیت [illegible] تلبیہ [illegible] نے لبیک بحجۃ فرمایا [illegible] اور جب آپ نے [illegible] اور جب آپ نے لبیک بحج و عمرۃ فرمایا [illegible] حج قران کی روایت [illegible] کے تحت صحیح [illegible] مطابق قران [illegible] ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قران ہونے پر دلائل اور افراد اور تمتع کی روایات کی توجیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا تھا وہ حج افراد یا تمتع نہیں تھا بلکہ حج قران تھا [illegible] احادیث [illegible] سے ثابت ہے۔ [illegible] مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے [illegible] جس سے [illegible] سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کا احرام باندھا تھا، وہ احادیث حسب ذیل ہیں۔

(۱) بخاری اور مسلم میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] عمرہ کا حج کے ساتھ تمتع کیا اور [illegible] ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ ہدی لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا، پھر حج کا احرام باندھا۔

(۲) بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عبد اللہ بن عمر کی مثل روایت ہے۔

(۳) صحیح مسلم میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حج کا عمرہ [illegible]

اور ان کے بعد کسی ... [illegible]

(۴) سنن ابوداؤد میں ہے مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا ... [illegible] ... حضرت عائشہ نے فرمایا ... [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... حج کے ساتھ ... [illegible]

ابن قیم لکھتے ہیں کہ حضرت ... [illegible]

[illegible]

عمرۃ القران، (د) وہ عمرہ جس سے آپ روک دیئے گئے۔

(ھ) سفیان ثوری نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم نے ... حج کیے ... دو حج ہجرت سے پہلے ... [illegible]

[illegible]

(و) سنن ابوداؤد میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible]

حج کے ساتھ قران کیا۔

(ز) صحیح بخاری میں ہے حضرت عمر بن الخطاب ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

نماز پڑھیے اور کہیے عمرہ حج میں ہے۔

(ح) سنن ابوداؤد میں ہے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

(ط) سنن نسائی میں ہے ... [illegible]

[illegible]

عمرہ کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو لوگوں سے سنا کو بہت تب چھوڑ سکتا۔

(۱۰) امام مسلم نے بہ سند روایت کیا ہے کہ ابن حصین نے کہا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں ... ان سے منع فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اور وفات تک اس سے منع نہیں کیا۔

(۱۱) امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام سفیان بن عیینہ اپنی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ... رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔

(۱۲) امام احمد حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے۔

(۱۳) امام احمد اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع فرمایا ہے۔

(۱۴) امام احمد نے ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع فرمایا ہے۔

(۱۵) امام بزار نے سند صحیح سے روایت کیا کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو اس لیے جمع کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ اس سال کے بعد حج نہیں کریں گے۔

(۱۶) امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کا قران کیا اور ان کے لیے ایک طواف کیا۔ یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی ہے۔

(۱۷) امام احمد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اے آل محمد! تم حج میں عمرہ داخل کر کے احرام باندھو۔

(۱۸) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ لوگ حلال ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور ہدی کے جانور کو قلادہ ڈال دیا ہے، لہٰذا میں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔ شیخ ابن قیم فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام سے عمرہ اور حج کیا تھا، کیونکہ آپ عمرہ سے اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ حج سے حلال نہیں ہوئے اور امام مالک اور امام شافعی کے قواعد کے اعتبار سے یہ حدیث زیادہ واضح ہے کیونکہ جو شخص عمرہ مفرد کرے اس کے لیے ہدی حلال ہونے سے مانع نہیں ہے، اور ان کے نزدیک صرف عمرہ قران میں مانع ہوتی ہے، لہٰذا ان قواعد کے مطابق یہ حدیث حج قران پر صریح دلیل ہے۔

(۱۹) جامع ترمذی اور سنن نسائی میں ہے کہ جس سال حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا اس سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس عمرہ اور حج کے قران پر گفتگو کر رہے تھے، ضحاک

نے کہا قران وہی شخص کرے گا جو احکام سے جاہل ہو حضرت سعد نے فرمایا: اے بھتیجے تم نے بری بات کہی۔ ضحاک نے کہا حضرت عمر اس سے منع کرتے تھے حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ قران کیا... امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے شیخ ابن تیمیہ نے کہا حضرت سعد کی تمتع سے مراد تمتع کی ایک قسم تھی یعنی تمتع بقران اور یہی قرآن مجید اور صحابہ کرام کی لغت ہے جس کے ساتھ قرآن مجید نازل ہوا یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کو حج کے ساتھ متمتع کیا۔ آپ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ اسی طرح حضرت عائشہ نے فرمایا [illegible] نے تصریح کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا وہ تمتع بقران تھا اور اس پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا اور حضرت عمران بن حصین نے مطرف سے کہا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں شاید اللہ تم کو اس سے نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا حتی کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے [illegible] قول سے قران کو تمتع اور حج و عمرہ کے جمع کرنے سے تعبیر کیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سعید بن مسیب کی یہ روایت بھی اس پر دلیل ہے۔ حضرت علی اور عثمان عسفان میں جمع ہوئے حضرت عثمان تمتع یا عمرہ سے منع کرتے تھے۔ حضرت علی نے فرمایا جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تم اس سے کیوں منع کرتے ہو؟ حضرت عثمان نے کہا اس بات کو چھوڑو حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کو نہیں چھوڑ سکتا پھر جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ یہ صحیح مسلم میں ہے اور صحیح بخاری میں یہ الفاظ ہیں عسفان میں حضرت علی اور حضرت عثمان کے درمیان تمتع میں اختلاف ہوا [illegible] سے کیا ارادہ کرتے ہو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، پھر جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا [illegible] اور امام بخاری نے اپنی سند سے بیان کیا کہ میں حضرت علی کے پاس حاضر تھا حضرت عثمان تمتع یعنی حج و عمرہ کو جمع کرنے سے منع کرتے تھے جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کہا لبیک بحجۃ و عمرۃ اور کہا میں کسی شخص کے قول سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا [illegible] یہ ثابت ہو گیا کہ [illegible] تمتع [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] متعلق [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ [illegible] کیونکہ جب ان سے کہا گیا [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نہ کرتے تو اس کا رد کرتے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حج و عمرہ دونوں کا [illegible] حضرت [illegible] یہ ایک مستقل باب ہے جس سے طبیعت ملول ہو گئی۔

۱۱۴۲ امام مالک موطا میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ کو ملا کر احرام باندھے پھر اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک کہ دونوں سے حلال ہو جائے۔

شیخ ابن قیم کہتے ہیں کہ ... معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدی تھی اور اپنے ... [illegible]

[illegible]

۲۲ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ... [illegible]

[illegible]

روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ... [illegible]

[illegible]

بن حسین ابو قزعہ سوید بن حجر باہلی یہ دو راوی ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے آپ نے حج اور عمرہ کا [illegible]
علی اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران [illegible]
عنہ بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے رب عزوجل نے قران کا حکم دیا [illegible]
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] لوگوں نے ہدی [illegible] حج اور عمرہ دونوں کا [illegible]
[illegible] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے حج قران کیا تھا یہ ہیں حضرت ام المؤمنین [illegible]
عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمران بن حصین، حضرت
علی بن ابی طالب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عمر، [illegible] حضرت براء بن عازب، حضرت [illegible]
حضرت [illegible] حضرت ابن ابی اوفیٰ، حضرت ابو طلحہ، حضرت [illegible] حضرت [illegible]
حضرت [illegible] رضی اللہ عنہم۔ یہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج [illegible]
ہے۔ بعض صحابہ نے آپ کے قول کا بیان [illegible] بعض نے [illegible] کا بیان کیا۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت [illegible] حضرت عائشہ اور حضرت [illegible]
حج افراد کے بارے میں احادیث مروی ہیں [illegible] کے بارے میں بھی احادیث [illegible]
بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا [illegible]
علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ کہا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کا احرام [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔ اس کا جواب [illegible]
ان صحابہ کی روایات [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] روایات [illegible] قران کے بارے میں [illegible] سے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قابل قبول [illegible]۔

[illegible] جواب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دیکھ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ کے جمع کرنے والے کو وہ متمتع کہتے تھے اور جس فعل کو صحابہ متعہ کہتے تھے[1] وہ فعل سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور حضرت عثمان نے بھی حضرت علی کی بات سے اتفاق کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل کیا تھا لیکن ان کا اختلاف اس بات میں تھا کہ آیا ہمارے لیے بھی افضل ہے یا حج افراد اور عمرہ سے فسخ کر دینا یہ ہمارے لیے مخصوص ہے یا نہیں، جیسا کہ فقہاء کا اس میں اختلاف ہے۔ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں کا اس پر اتفاق تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے اور تمتع سے مراد ان کی قران ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مطرف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع کیا اور اس کے بعد اس سے منع نہیں کیا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ ہی اس کی حرمت کے بارے میں قرآن مجید میں کوئی آیت نازل ہوئی۔ اور ان ہی سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی تمتع کیا۔ ان روایات سے واضح ہو کہ حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع کیا اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام قران کو تمتع کہتے ہیں اور حضرت عمر سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا، اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور کہیے عمرہ حج میں ہے۔ پس صحابہ میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عمران بن حصین سند صحیح سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا قران کیا اور اسی کو صحابہ متعہ کہتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت بکر بن عبد اللہ مزنی نے حضرت ابن عمر سے بیان کی ہے اس کے برخلاف اکثر ثقہ راوی جو حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بیٹے حضرت سالم اور ان کے غلام حضرت نافع وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع کیا۔[2]

اسی طرح جن صحابہ سے افراد کی روایت ہے ان سے مراد حج افراد کا لغوی یا اصطلاحی معنی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اعمال حج الگ کیے یعنی حج اور عمرہ کے اعمال کو الگ الگ ادا کیا۔

افراد، تمتع اور قران میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ افراد، تمتع اور قران تینوں جائز ہیں، البتہ ان کی افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور بہت سے علماء کے نزدیک افراد افضل ہے، امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ، مزنی، ابن منذر اور ابو اسحاق مروزی کے نزدیک قران افضل ہے، امام احمد بن حنبل کے مذہب میں تمتع افضل ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک تمتع اور قران دونوں افراد سے افضل ہیں۔[3]

---

[1] شیخ ابو العباس احمد بن عمر قرطبی متوفی ۶۵۶ھ، المفہم ج ۳ ص ۳۲-۳۳، مطبوعہ ... ۱۴۱۷ھ

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۹۱، مطبوعہ ...

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تینوں میں سے جس کا احرام بھی باندھا جائے وہ جائز ہے، البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ ہمارے امام، امام احمد بن حنبل کا نظریہ یہ ہے کہ افضل تمتع ہے، پھر افراد ہے، پھر قران ہے۔ حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، ابن زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے بھی تمتع کو افضل قرار دیا ہے۔ مروزی نے امام احمد سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اگر ہدی روانہ کر دی ہے تو قران افضل ہے ورنہ تمتع افضل ہے کیونکہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی روانہ کر دی تو قران کیا اور جو شخص ہدی روانہ کر چکا ہو تو اس کو اس وقت تک حلال ہونے سے روک دیا جاتا ہے جب تک ہدی کو ذبح نہ کر دیا جائے۔ امام ثوری اور اصحاب الرائے کا نظریہ یہ ہے کہ قران افضل ہے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور فرمایا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک عمرۃ وحجا فرما رہے تھے۔ [1]

شیخ ابن تیمیہ حنبلی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے یہ نہیں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا تھا بلکہ امام احمد نے اس پر تصریح کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا۔ امام احمد نے کہا مجھے اس میں بالکل شک نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور تمتع میرے نزدیک زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا جس چیز کا مجھے بعد میں علم ہوا ہے اگر اس کا مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کا احرام باندھتا [2] (یعنی تمتع کرتا)۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ افراد افضل ہے یا قران افضل ہے یا تمتع؟ اور اس اختلاف کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی تفسیر میں اختلاف ہے کیونکہ یہ بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے تمتع کیا اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ قارن تھے۔ امام مالک نے افراد کو اختیار کیا، ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے ہے: حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم میں سے بعض نے (صرف) عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث اسانید کثیرہ سے مروی ہے۔ ابو عمر بن عبد البر نے کہا متعدد اسانید صحیحہ کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے افراد مروی ہے اور یہی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں کہ جن علماء کی یہ تحقیق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کیا اور قربانی کی اور آپ نے ذوالحلیفہ سے ہدی روانہ کی تھی۔ یہ حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر کا مسلک ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تمتع اور افراد کی متعارض روایات ہیں۔

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں کہ جن علماء کی یہ تحقیق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا ان کے لیے بہت زیادہ احادیث ہیں ان میں سے صحیح بخاری میں حضرت عمر بن الخطاب کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ

---

[1] علامہ عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ، مغنی ج ۳ ص ۲۲۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ

[2] شیخ احمد بن تیمیہ حنبلی متوفی ۷۲۸ھ، مجموعۃ الفتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۶ ص ۳۴، ۳۵ مطبوعہ با مر فہد بن عبدالعزیز آل سعود

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: میں وادی عقیق میں تھا کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے، اور کہا گیا کہ عمرہ حج میں ہے۔ اور صحیح بخاری میں ہے مروان بن حکم کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے پاس تھا حضرت عثمان متعہ اور حج و عمرہ کو جمع کرنے سے منع کرتے تھے، حضرت علی نے جب یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کہا لبیک بعمرۃ و حجۃ اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے قول کی بناء پر نہیں چھوڑ سکتا۔ نیز صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: لبیک بعمرۃ و حجۃ اور امام مالک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج و عمرہ کا احرام ملا کر باندھے پھر جب تک دونوں سے حلال نہ ہو [illegible] یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدی تھی [illegible] آپ ان کو قران کا حکم دیں اور آپ [illegible] اور امام مالک حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا جب تک [illegible] اور امام محمد کہتے ہیں کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے قارن ہونے میں کوئی شک نہیں ہے [illegible] کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے یہ چیز [illegible] نیت کر لیتا۔

افضلیت قران پر احناف کے دلائل

علامہ سرخسی لکھتے ہیں: قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ [illegible] دونوں کا [illegible] احرام باندھے [illegible] کے بعد [illegible] کی ادائیگی سے پہلے حج کا احرام باندھے اور تمتع یہ ہے کہ ایک سفر میں [illegible] دو عبادتیں ادا کرے [illegible]

علامہ سرخسی لکھتے ہیں: ہمارے نزدیک قران افضل ہے اس کے بعد تمتع [illegible] سے ایک روایت [illegible] تمتع [illegible] افضل ہے۔ امام شافعی کے نزدیک افراد قران سے افضل ہے اور امام مالک کے نزدیک تمتع قران سے افضل ہے۔ امام شافعی کا استدلال حضرت جابر کی روایت سے ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد [illegible] افضل [illegible]

۱۔ [illegible]

عزیمت ہے اور رخصت پر عمل کرنے کی بہ نسبت عزیمت پر عمل کرنا زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم کو تمہاری مشقت کے اعتبار سے اجر ملے گا اور افراد میں زیادہ مشقت ہے کیونکہ افراد میں احرام سعی اور حلق زیادہ ہیں کیونکہ قران دو عبادتیں ایک سفر میں ادا کرنا ہے اور حج اور عمرہ کا ایک تلبیہ اتنا ہے اور اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے قران میں قربانی واجب ہوتی ہے [illegible] [illegible] کمال سے ادا کرنا ہے [illegible] عبادت کو ہر طرح کمال ادا کرنا [illegible] [illegible] [illegible] افضل ہے اور ہمارے امام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا حج کے ساتھ تمتع کیا۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ ہمارے علماء [illegible] حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم کی [illegible] روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ میں قران کیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] ہوئے تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اس کا لعاب میرے کندھے پر بہہ رہا تھا [illegible] [illegible] علیہ وسلم فرما رہے تھے: "لبیک بحجۃ وعمرۃ معا"

علامہ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] [illegible] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی روایات کو جمع کیا ہے [illegible] [illegible] آپ کے حج کو بیان کیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیان کیا کہ آپ نے تمتع کیا [illegible] روایت میں [illegible] [illegible] ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] عمرہ کے ساتھ تلبیہ کہا، جس کو بعض صحابہ نے سنا تو انہوں نے آپ کو حج کرنے والے [illegible] [illegible] گمان کیا کہ آپ نے تمتع کیا تھا اور انہوں نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حج کا تلبیہ کہا جس کو دوسرے صحابہ نے سنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور عمرہ کو ملا کر تلبیہ کہا جس کو ایک اور گروہ نے سنا [illegible] اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ [illegible] [illegible] [illegible] روایات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] احرام باندھنے [illegible] [illegible] بیان کر چکے ہیں۔ (المبسوط [illegible])

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مختلف روایات [illegible] [illegible] ہو تو ہم نے آپ کے حج کے متعلق قران کی روایت کو [illegible] [illegible] [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وادی عقیق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نماز پڑھیں اور حج اور عمرہ کو ملا کر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس لیے بھی افضل ہے کہ قران میں دو [illegible] [illegible] [illegible] الگ عبادت کرنے سے دو عبادتوں کو جمع کرنا افضل ہے جس طرح روزے اور اعتکاف کو [illegible] [illegible] [illegible] اور جیسے سرحد کی حفاظت اور تہجد [illegible] کو جمع کرنا افضل ہے اور اس لیے بھی افضل ہے کہ [illegible] [illegible] [illegible] زیادہ [illegible] [illegible] [illegible] ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افضل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حج [illegible] جس میں میں [illegible] قربانی [illegible] اور [illegible] کا [illegible] صحیح نہیں ہے کہ [illegible] قربانی [illegible]
[illegible] کرنے کے سبب سے کیونکہ [illegible] قربانی کسی [illegible] کو پورا کرنے کے سبب کی جاتی ہے [illegible]
کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس کا وقت معین نہیں ہوتا اور قران میں جو قربانی کی جاتی ہے [illegible]
وہ صرف قربانی کے ایام میں کی جا سکتی ہے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] نہیں ہے اور جب ثابت ہو [illegible]
جو [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے وہ قربانی اور عبادت سے [illegible] عبادت پر مشتمل ہے [illegible]
سے افضل قرار پایا۔

علامہ خفاجی لکھتے ہیں کہ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عمرہ اور حج کو ملانے سے منع کرتے [illegible]
نہیں تھی کہ ان کے نزدیک فی نفسہ قران یا تمتع مکروہ تھا بلکہ ان کو یہ ناپسند تھا کہ حج کے مہینوں کے [illegible]
کو [illegible] چھوڑ دیا جائے اور لوگ بیت اللہ کی زیارت کے سلسلے [illegible] کے نزدیک فی نفسہ [illegible]
تمتع مکروہ [illegible] کی [illegible] کہ صبی بن معبد بیان کرتے ہیں کہ [illegible] شخص تھا [illegible]
[illegible] نے [illegible] حج اور عمرہ کو جمع [illegible] انہوں نے حج و عمرہ کا قران کیا [illegible]
[illegible] زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہما [illegible] سے کسی شخص نے [illegible]
[illegible] کی وجہ سے اپنے اونٹ سے زیادہ [illegible] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] حضرت عمر کے سامنے [illegible] تو حضرت عمر نے [illegible] قران سے [illegible]
[illegible] کی سنت پر عمل کیا ہے۔

علامہ خفاجی لکھتے ہیں کہ قران کی فضیلت [illegible] ذکر کرنے کے بعد [illegible] بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قران [illegible]
[illegible] کی [illegible] نیابت [illegible] گے [illegible]
[illegible] سیف [illegible] نے بھی اپنے [illegible] حج [illegible]
[illegible] فمن تمتع بالعمرۃ [illegible] کیا [illegible]

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ فضیلت قران پر دلیل یہ ہے کہ صحیح بخاری [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: جس شخص کے پاس [illegible] حج و عمرہ [illegible] ۔ [illegible] فرمایا [illegible]
ان دونوں سے [illegible] وقت [illegible] قران کا [illegible] فرمایا ہے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کا حکم دیا ہے۔

بعض شارحین کا حج کی متعارض روایات کی تطبیق میں تسامح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حج [illegible] میں افراد، تمتع اور قران کی جو مختلف روایات
ہیں ان کی تطبیق [illegible] بعض علماء [illegible] لکھتے ہیں [illegible] کہ [illegible] روایت [illegible]

[illegible] علامہ شمس [illegible] متوفی ۸۲۴ھ [illegible] ج ۲ ص ۲۷ [illegible] ۲۵ مطبوعہ دار [illegible] بیروت [illegible] ۱۳۸ [illegible]
[illegible] علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ [illegible] ج ۵ ص ۸۴ مطبوعہ [illegible] ۱۳۴۸ھ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا، دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے تمتع کیا ایک اور روایت کے مطابق آپ نے قران کیا تو اختلاف کے دفع کا کیا طریقہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور اس میں متمتع رہے جو طواف سے پہلے حج کا علیحدہ احرام باندھا اور اس طرح آپ قارن ہو گئے۔

بعض علماء کے اس جواب میں یہ ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کس فعل کو افراد قرار دیا گیا اور کس فعل کو تمتع قرار دیا گیا؟ کیونکہ پہلے عمرہ کا احرام باندھنا اور پھر اسی میں متمتع (فائدہ اٹھاتے) ہونا نہ افراد ہے نہ حج تمتع اس لیے ان کی یہ عبارت اصل سوال کا جواب نہیں ہے نہ کسی مستند روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک الگ احرام باندھا تھا۔ اس سوال کا صحیح جواب وہ ہے جو ہم نے علامہ سرخسی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ میں مختلف کلمات کہے جب آپ نے لبیک بحج کہا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے حج افراد کیا ہے اور اسی طرح روایت کی جب آپ نے لبیک بعمرۃ کہا اور اس کے بعد حج کیا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے تمتع کیا ہے اور تمتع کی روایت کی اور جب آپ نے لبیک بعمرۃ وحجۃ کہا تو اس سے بعض صحابہ نے سمجھا کہ آپ نے قران کیا ہے اور قران کی روایت کی اور یہی صحیح بات ہے۔ دوسرا جواب وہ ہے جس کو ہم نے بہت تفصیل سے شیخ ابن قیم سے نقل کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمتع اور قران میں جو فرق کی اصطلاحات ہیں صحابہ نے اس اعتبار سے قران کے الفاظ نہیں بولے بلکہ یہ بعد کی اصطلاحات ہیں۔ صحابہ کرام قران پر بھی تمتع کا اطلاق کرتے تھے اس لیے قران اور تمتع کی روایات میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور حج افراد کی حدیث دراصل بکر بن عبداللہ مزنی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے اس کے برخلاف حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے سالم اور ان کے خاص شاگرد نافع نے حضرت ابن عمر سے حج تمتع کی روایت کی ہے اس لیے حج افراد کی روایت شاذ اور معلول ہے۔ اس اعتبار سے ان روایات کا ظاہری تعارض دور ہو گیا۔ علامہ نووی نے ان روایات میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ صحابہ کرام میں سے بعض نے افراد کیا، بعض نے تمتع اور بعض نے قران کیا اور ہر ایک کا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت اور آپ کی تعلیم سے تھا اس لیے انہوں نے ان افعال کی نسبت آپ کی طرف کر دی کہ آپ نے افراد کیا یا آپ نے تمتع کیا یا آپ نے قران کیا کیونکہ ان افعال کا حکم آپ نے دیا تھا جس طرح قرآن مجید میں ہے کہ فرعون بنو اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا حالانکہ فرعون نے صرف حکم دیا تھا اور ذبح قوم فرعون کرتی تھی لیکن چونکہ وہ حکم دینے والا تھا۔ اس لیے اس فعل کی نسبت فرعون کی طرف کر دی گئی۔ اسی طرح چونکہ آپ کے حکم دینے کی وجہ سے صحابہ کرام نے افراد اور تمتع کیا اس لیے ان کی نسبت آپ کی طرف کر دی حالانکہ آپ نے افراد اور تمتع نہیں صرف قران کیا تھا۔ ان تینوں جوابات سے ان احادیث کا ظاہری تعارض دور ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات

ہر چند کہ علامہ سرخسی کی عبارت میں شوافع اور حنابلہ کے دلائل کا جواب آ گیا ہے لیکن مزید وضاحت کے لیے ہم شوافع اور حنابلہ کے دلائل کا ذکر کر کے

۵۔ مولانا غلام رسول رضوی، تفہیم البخاری ج ۲ ص ۵۹۳، ۵۹۲ مطبوعہ مطبع ریاض حسین ...

ان کے جوابات پیش کر رہے ہیں۔ علامہ نووی نے [illegible] حضرت جابر [illegible] اور حضرت [illegible] کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اس لیے حج افراد افضل ہے [illegible] کا جواب یہ ہے کہ حضرت جابر، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس [illegible] نے جو افراد کی روایات نقل کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اللھم لبیک [illegible] لبیک بحجۃ [illegible] نہیں سنا۔ خود علامہ نووی [illegible] شافعی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ویحتمل ان بعضھم سمعہ یقول لبیک بحجۃ فخفی عنہ انہ افرد وخفی علیہ قولہ وعمرۃ فلم یحک الا ما سمع وسمع انس وغیرہ الزیادۃ وھی لبیک بحجۃ وعمرۃ ولا ینکر قبول الزیادۃ وانما [illegible] صاحبہ فاما اذا کان مثبتا لہ وزائدا علیہ فلیس فیہ تناقض۔ [1]

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لبیک بحجۃ کہتے ہوئے [illegible] [illegible] کر دی کہ آپ نے افراد کیا ہے [illegible] آپ کا قول وعمرۃ مخفی رہا۔ اس لیے انھوں نے جو سنا [illegible] حضرت انس اور [illegible] نے زیادہ الفاظ سنے انھوں نے "لبیک بحجۃ وعمرۃ" سنا۔ اور زیادتی کی نفی نہیں کی جاتی اور جب زیادتی کرنے والا اپنے صاحب کی نفی نہ کرے تو اس میں کوئی تضاد نہیں [illegible]۔

[illegible]

[illegible] حق یہ شافعیہ تو رہے

[illegible]

---

[1] [illegible]

رجلا من اهل الشام وهو يسأل عبد الله بن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله بن عمر ارأيت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم أامر ابي يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لقد صنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح.[1]

شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے [illegible] سے (سیدی) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جائز ہے۔ شامی نے کہا [illegible] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہو تو آیا [illegible] جائے گی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ہے! ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

عن ابی وائل قال قال الصبی بن معبد اهللت بهما معا فقال عمر هديت لسنة نبيك صلى الله عليه وسلم.[2]

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ صبی بن معبد نے کہا [illegible] عمر نے فرمایا تم نے اپنے نبی کی سنت کو پا لیا۔

اس حدیث کو امام نسائی،[3] امام ابن ماجہ،[4] امام ابن ابی شیبہ[5] [illegible]

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ امام دارقطنی نے کتاب العلل میں کہا ہے [illegible] سند عن ابی وائل عن الصبی عن عمر ہے[6]

حضرت عمر [illegible]

---

[1] [illegible]
[2] [illegible]
[3] [illegible]
[4] [illegible]
[5] [illegible]
[6] [illegible]

اس حدیث سے ہوتی ہے:-

عن مروان بن الحکم قال شهدت عثمان وعلیا وعثمان ینهى عن المتعة وان یجمع بینهما فلما رأى علی اهل بهما لبیك بعمرة وحجة قال ما كنت لادع سنة النبی صلى الله علیه وسلم لقول احد

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے پاس تھا، حضرت عثمان متعہ (حج) اور عمرہ کو ایک احرام میں جمع کرنے سے منع کر رہے تھے، جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھا اور کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کے قول کی بناء پر نہیں چھوڑ سکتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کے اس قول کا رد نہیں کیا کہ قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان بھی اس بات کو تسلیم کرتے تھے کہ قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ [illegible]

[illegible]

قران میں طواف کے متعلق ائمہ کے مذاہب

[illegible]

[illegible] اس حدیث کے پیش نظر امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مسلک یہ ہے کہ قران میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ فرماتے ہیں کہ قران میں دو طواف ایک حج کا اور ایک عمرہ کا اور دو سعی لازم ہیں صحابہ میں سے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا یہی مسلک ہے اور تابعین میں سے شعبی اور نخعی کا یہی نظریہ ہے۔

قران میں دو طوافوں پر احناف کا احادیث سے استدلال

امام ابو حنیفہ کے نزدیک قران میں دو طواف ہیں یعنی حج اور عمرہ کے الگ الگ طواف ہیں

احناف کا استدلال حسب ذیل احادیث سے ہے:

١- عن ابن عمر انه جمع بين حجته و عمرته معا و قال سبيلهما واحد قال فطاف لهما طوافين، وسعى لهما سعيين، و قال: هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت۔ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا اور کہا ان کا ایک ہی طریقہ ہے اور دونوں کے لیے دو طواف اور دو سعی کیں اور کہا جس طرح میں نے کیا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

٢- عن عبد الله قال، طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرته وحجته طوافين وسعى سعيين وابوبكر وعمر وعلى وابن مسعود [2]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرہ اور حج کے لیے دو طواف کیے اور دو سعی کیں اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن مسعود نے بھی دو طواف اور دو سعی کیں۔

٣- عن عمران بن الحصين ان النبى صلى الله عليه وسلم طاف طوافين وسعى سعيين [3]

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طواف اور دو سعی کیں۔

٤- عن ابى نصر قال، لقيت عليا وقد اهللت بالحج واهل هو بالحج والعمرة فقلت، هل استطيع ان افعل كما فعلت؟ قال، ذلك، لو كنت بدأت بالعمرة فقلت: كيف افعل اذا اردت ذلك؟ قال تأخذ اداوة من ماء فتفيضها عليك، ثم تهل بهما جميعا ثم تطوف لهما طوافين

ابو نصر کہتے ہیں کہ میری حضرت علی سے ملاقات ہوئی اس وقت میں نے صرف حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کیا میں بھی اسی طرح کر سکتا ہوں جیسا کہ آپ نے کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا یہ اس وقت ہو سکتا تھا جب تم عمرہ سے ابتدا کرتے۔ میں نے پوچھا اگر میں ایسا کرنا چاہوں تو کیسے کروں؟ فرمایا تم ایک برتن میں پانی لے کر

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۰۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ
[2] امام علی بن عمر دارقطنی متوفی ۳۸۵ھ، سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۵۸ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان
[3] " " ، سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۶۳ " "
[4] " " ، سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۶۳ " "

وتسعی لهما سعیین [illegible]

[illegible] رضی الله عنه قال [illegible] بالحج والعمرة فطف لهما طوافین واسع لهما سعیین [illegible] قال منصور [illegible] وهو [illegible] کنت [illegible]

فلا افتی الا بهما۔ [2]

[illegible] مسعود [illegible] [3]

[illegible] الحسن بن علی [illegible] والعمرة [illegible] طوافین واسعی سعیین [4]

[illegible] یسعی سعیین۔ [5]

اپنے اوپر ڈالو پھر حج اور عمرہ دونوں [illegible] کے لیے دو طواف اور دو سعی کرو

ابو نصر سلمی بیان کرتے ہیں کہ [illegible] نے فرمایا جب تم حج اور عمرہ کا [illegible]

[illegible] منصور کہتے ہیں کہ [illegible] دے سکتے [illegible] کا فتویٰ [illegible] نے کہا اگر میں نے پہلے [illegible] فتویٰ [illegible] کا فتویٰ [illegible]
فتویٰ دوں گا۔

[illegible] مالک کہتے ہیں [illegible] کرنے والے کے لیے [illegible] ہے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما [illegible] تم حج [illegible] کرو تو دو طواف [illegible]

ابو جعفر کہتے ہیں کہ [illegible] کرے۔

ہدی روانہ کرنے والے متمتع کے حلال ہونے میں مذاہب ائمہ

حدیث نمبر [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible]

ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا [illegible] حج کا [illegible] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہے [illegible] لیا وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام [illegible] اور وہ ہدی لایا ہے وہ اس وقت تک حلال [illegible] ہدی قربانی کے دن [illegible] کرے۔ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے وہ اپنا حج پورا کرے

[1] [illegible] دار قطنی متوفی ۳۸۵ھ، سنن دار قطنی ج ۲ ص ۲۷۵ [illegible] نشر السنۃ ملتان
[2] امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ، کتاب الآثار ص ۶۷ [illegible] کراچی [illegible]
[3] حافظ ابو بکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ، المصنف ج ۴ ص ۳۳۵ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی [illegible]
[4] " " المصنف ج ۴ ص ۳۳۵، "
[5] " " المصنف ج ۴ ص ۳۳۵، "

علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: یہ حدیث امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل اور ان کے موافقین کے مسلک پر حجت ہے۔ [illegible] کرتی ہے کہ تمتع کرنے والے کے پاس جب ہدی ہو تو وہ عمرہ سے اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی کے دن اس کی ہدی کو ذبح نہ کر دیا جائے اور امام مالک، امام شافعی اور ان کے موافقین کا مسلک یہ ہے کہ تمتع کرنے والا جب عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہو گیا اور اس نے [illegible] اس کے لیے ہر چیز حلال ہو گئی خواہ اس نے ہدی روانہ کی ہو یا نہیں۔[1]

شوافع اور مالکیہ کے دلائل

علامہ نووی لکھتے ہیں: ہمارے اس مسئلہ میں ہدی روانہ کرنے والے کو ہدی روانہ نہ کرنے والے پر قیاس کرتے ہیں [illegible] متمتع جب حج سے فارغ ہو جائے تو اس پر ہر چیز حلال ہو جاتی ہے جس طرح [illegible] [illegible] ہے اور اس حدیث کا شوافع [illegible] جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث [illegible] حدیث [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible] سوال کیا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عمرہ کا احرام [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] [illegible] اس وقت تک حلال نہیں [illegible] حلال نہ ہو جائے [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت تک [illegible] [illegible] [illegible] ہو گیا۔[2]

شوافع اور مالکیہ کے دلائل کا جواب

علامہ نووی نے [illegible] حدیث ذکر کی ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علامہ نووی کا [illegible] [illegible] [illegible] کہ اس حدیث [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عمرہ کے بعد حج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت تک حلال نہیں ہو [illegible] جب تک ہدی ذبح نہ کر دی جائے۔

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی [illegible] شرح مسلم ج ١ ص ٣٩٠ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع [illegible]

[2] علامہ یحییٰ بن شرف نووی [illegible] شرح مسلم ج ١ ص ٣٩٠ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع [illegible]

حنابلہ کے دلائل علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ اگر تمتع کرنے والے نے پہلے ہدی [illegible] کے بعد حلال ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگوں نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ کسی ایسی چیز سے حلال نہ ہو جو اس پر حرام ہو چکی ہے [illegible] اور جس شخص کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ میں طواف کرے [illegible] علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے [illegible] جس شخص کے پاس ہدی [illegible] اپنے احرام پر [illegible] پھر اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہ ہو جائے [illegible] کی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔[1]

احناف کے دلائل امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر تمتع کا ارادہ کرنے والے کے پاس ہدی ہو تو وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام نہیں کھولے گا [illegible] تمتع کا احرام [illegible] حج کا احرام باندھے گا [illegible] بشمول دیگر ان میں بکثرت احادیث ہیں [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، ہم نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ لے پھر اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہ ہو۔ میں مکہ میں آئی درآں حالیکہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا اور مروہ میں سعی کی۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اپنے بال کھول دو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو، میں نے ایسا ہی کیا، جب ہم نے حج کر لیا تو آپ نے مجھے (حضرت) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فأهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة وانا حائض ولم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة ففعلت فلما قضينا الحج ارسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين كانوا اهلوا

[1] علامہ [illegible] ابن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۱۹۵ [illegible]

بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى واما الذين جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا۔ [1]

عنہا کے ساتھ تنعیم بھیجا آپ نے فرمایا [illegible] مگر [illegible] حضرت عائشہ نے فرمایا جن [illegible] کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ [illegible] حلال ہو گئے [illegible] کے بعد دوسرا طواف کیا، اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا انھوں نے ایک (فرض کا) طواف کیا۔

اس حدیث پر غور کرنے سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا ہے جس کے بعد لوگوں نے حج [illegible] کہ جس تمتع میں تمتع کرنے والے کے پاس ہدی [illegible] ہدی کی قربانی ہو جائے گی پھر حلال ہو سکے گا۔

علامہ عینی حنفی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

وفيه ان المتمتع اذا فرغ من اعمال العمرة لم يحل حتى يحرم بالحج اذا كان معه هدي وهو مذهب اصحابنا عملا بقوله صلى الله عليه وسلم ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا۔ [2]

اس حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ تمتع کرنے والا جب عمرہ کے اعمال سے فارغ ہو جائے تو حلال نہ ہو حتی کہ حج کا احرام باندھ لے جب اس کے ساتھ ہدی ہو اور یہی ہمارے اصحاب کا مذہب ہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل ہو پھر (تمتع کرنے والا عمرہ کے بعد) حلال نہ ہو جب تک کہ حج اور عمرہ سے حلال نہ ہو جائے۔

اس سلسلہ میں دوسری حدیث یہ ہے:

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت يا رسول الله ما شان الناس حلوا بعمرة ولم تحلل انت من عمرتك قال اني لبدت راسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر۔ [3]

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ لوگ [illegible] ہو گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو چپکا لیا تھا اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا تھا میں اس وقت تک حلال نہیں [illegible]

[1] [illegible] بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص [illegible]
[2] علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۴ [illegible]
[3] [illegible] اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱۳ [illegible]

ایک اور حدیث یہ ہے:

عن ابن عباس انه سئل عن متعة الحج فقال اهل المهاجرون والانصار وازواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع واهللنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا اهلالكم بالحج عمرة الا من قلد الهدي فطفنا بالبيت وبالصفا والمروة واتينا النساء ولبسنا الثياب وقال من قلد الهدي فانه لا يحل حتى يبلغ الهدي محله۔ [illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا گیا۔ حضرت نے کہا کہ مہاجرین، انصار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور ہم نے بھی باندھا، جب ہم مکہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جو حج کا احرام باندھا ہے اس کو عمرہ کا کر دو مگر جو [illegible] ساتھ لایا ہے۔ تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ [illegible] اور اپنی عورتوں کے پاس گئے اور [illegible] کپڑے پہنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہدی کو قلادہ ڈالا ہے وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگا جب تک کہ [illegible] اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔

یہ دونوں احادیث [illegible] کے خلاف ہیں [illegible] تقلید کرنے اور قیاس کے [illegible] ہے۔

علمِ رسالت پر اعتراض اور تمتع پر [illegible] کی دلیل کا جواب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل

حدیث نمبر ۲۹ [illegible] اللہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

[illegible] میں سے جو شخص [illegible] کا [illegible] عمرہ کا [illegible] اگر [illegible] پہلے [illegible] عمرہ کا [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان [illegible]

[illegible] لہدی [illegible] کی طرف [illegible] اگر [illegible] کی طرف [illegible]

[illegible] ہدی [illegible] اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔

اس حدیث [illegible] ہے کہ جس شخص کے پاس ہدی ہو [illegible] جیسے [illegible]

[illegible] کے بعد [illegible] کے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا [illegible]

[illegible] قربانی [illegible] شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو [illegible]

[illegible] صحیح بخاری ج ۱ ص [illegible]

[illegible] ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲۲ ، [illegible]

[illegible]

کہ آپ نے بعد میں جانا۔ علامہ نووی اور علامہ ابی نے یہ جواب نقل کیا ہے لیکن یہ جواب کمزور ہے کیونکہ آپ کو تو پہلے ہی نسخ کا
علم پہلے ہی دے چکے تھے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کی دلجوئی کے سبب یہ فرمایا تھا [illegible]
گزشتہ زمانہ سے [illegible] تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ حدیث [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد [illegible]
کیونکہ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہدی روانہ کی ہوتی تو یہ نہ فرماتے کہ اگر مجھے پہلے اس چیز کا علم ہو جاتا
جس کا مجھے بعد میں پتا چلا ہے تو میں ہدی روانہ نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے اجتہاد سے ہدی [illegible]
کی تھی اور جن صحابہ کو ہدی روانہ کرنے کا حکم دیا تھا وہ بھی آپ کے اجتہاد سے تھا اور جن کو عمرہ کا [illegible]
دیا تھا وہ بھی اجتہاد سے تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے حج تمتع میں ہدی کی نفی کرنے کی توجیہ

حدیث نمبر ۲۹ [illegible] عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے میرے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا [illegible] ہدی تھی [illegible]
عنہا کے اس قول پر یہ اعتراض [illegible] کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج تمتع کیا تھا [illegible]
[illegible] ہے۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا [illegible] کی نفی کرنا کیسے [illegible] ہوگا۔ اس کا جواب [illegible]
عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] کہ انہوں نے [illegible] جس کی وجہ سے [illegible]
جیسے کوئی [illegible] بال کاٹنے سے یا [illegible] خوشبو لگانے [illegible]

طواف کے لیے طہارت کی شرط میں مذاہب

حدیث نمبر ۲۹ میں ہے [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] نے
علم ہو تو آپ نے فرمایا حج کے تمام افعال ادا کرو سوا اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ علامہ نووی [illegible]
[illegible] اتفاق ہے کہ حائضہ عورت بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی [illegible] کے سبب میں اختلاف ہے۔ امام
مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک طواف کے لیے طہارت شرط ہے اور امام ابو حنیفہ [illegible]
کے لیے طہارت شرط نہیں ہے اور حائضہ عورت کو طواف سے منع کرنے کی وجہ [illegible]
میں داخل نہیں ہو سکتی۔[1]

امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق طواف کا حکم دیا ہے [illegible]
ارشاد ہے: ولیطوفوا بالبیت العتیق [illegible] کسی شرط کے [illegible]
مطلق [illegible] مسجد میں داخل ہونے کے سبب [illegible] جنابت [illegible]
غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: [illegible] عابری سبیل حتی تغتسلوا [illegible]
حالت جنابت میں مسجد کے قریب نہ جاؤ [illegible] غسل کرو۔

[1] علامہ [illegible] نووی متوفی ۶۷۶ھ، [illegible] ص ۳۹۲ مطبوعہ [illegible]
[2] علامہ یحییٰ [illegible] متوفی [illegible] ص ۳۸۹ مطبوعہ [illegible]

عورت کا بغیر محرم کے حج کرنا

حدیث نمبر ۲۹۱۵ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے گئیں۔ علامہ نووی [illegible]

[illegible]

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحجن امراۃ الا ومعها ذو محرم[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت ... حج نہ کرے۔

حافظ ہیثمی ... نے اس حدیث کو ... ذکر کیا ہے۔

عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تسافر امراۃ ... او تحج الا ومعها زوجها[2]

حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کوئی عورت ... کا سفر ... نہ کرے۔

حافظ ہیثمی نے اس حدیث کو ... ذکر کیا ہے تاہم علامہ ہیثمی نے ان دونوں حدیثوں کو [illegible]

مکہ میں عمرہ کرنے والے کے میقات میں مذاہب

[illegible]

۱ـ [illegible]

۲ـ " " " سنن دارقطنی ج ۲ ص ۲۲۳۔

قول یہ ہے کہ اس تاویل صحیح سے ... [illegible]

حج کے احرام کو عمرہ کے ساتھ تبدیل کرنے میں مذاہب ائمہ

[illegible]

یا رسول اللہ! کس طرح حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا پورے پورے حلال ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم) ایک روایت میں اس طرح ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چار تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے، آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اپنے احرام کو عمرہ کر دے۔ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے سوا کسی صحابی کے ساتھ ہدی نہیں تھی اور حضرت علی یمن سے آئے تھے ان کے ساتھ ہدی تھی۔ اور انہوں نے کہا تھا کہ میرا احرام بھی وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کہا کہ وہ اس حج کو عمرہ کر لیں، طواف کریں اور سعی کریں، پھر بال کاٹ کر حلال ہو جائیں ما سوا ان کے جن لوگوں کے ساتھ ہدی ہے، صحابہ نے کہا کیا ہم ... منیٰ جائیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: جس بات کو میں نے بعد میں جانا اگر اس کو پہلے جان لیتا تو ہدی ساتھ نہیں رکھتا اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... میں سے ... حائضہ ہو گئیں ... انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ... آپ نے فرمایا نہیں ... (بخاری و مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ... حج کا ذکر کر رہے تھے ... پر پہنچے تو ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... فرمایا: اس احرام کو عمرہ کا ... جن کے پاس ہدی نہیں ... سب لوگ حلال ہو گئے، حضرت عائشہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... صحابہ کے ساتھ ہدی تھی ... لوگ منیٰ روانہ ہوئے تو انہوں نے حج کا احرام باندھا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ... کا تلبیہ پڑھ رہے تھے ... پہنچے ... یہ حکم دیا گیا کہ جن لوگوں کے ساتھ ہدی ہے ان کے سوا باقی تمام لوگ ... عمرہ کر دیں ... حج کو ... نے حج کا ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ... نے کہا مہاجرین، انصار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... حج کے احرام کو عمرہ کا ... لوگوں کے ... قلادہ ڈال دیا ہے ... ان تمام احادیث ... حج کے احرام کو اب بھی فسخ کر کے عمرہ کے ساتھ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب شافعیہ اور ان کے موافقین احناف اور مالکیہ ... حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ ... کے ساتھ خاص تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ... عمرہ کا احرام باندھنے کا حکم ... کا یہ عقیدہ تھا کہ حج کے دنوں میں عمرہ ... ہے اور وہ اس کو بدترین گناہ سمجھتے تھے تو آپ نے ان کا رد کرنے کے سبب ان کی مخالفت میں ... دلیل یہ ہے کہ حارث بن بلال ... حدیث کے راوی نے کہا یا رسول اللہ ... بتلائیے کہ یہ حج کے ...

[illegible]

امام احمد کی موافقت میں شیخ ابن تیمیہ کے دلائل اور ان کے جوابات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عمر کے تمتع سے منع کرنے کی روایات کی توجیہات

[illegible]

نووی لکھتے ہیں:

[illegible]

[illegible]

وسلم کی سنت پر عمل کیا گیا ہے

یہ حدیث اختصار کے ساتھ سنن ابوداؤد میں ہے

بَابُ ۳۶ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ
[illegible]

كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ
[illegible]

بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ
[illegible]

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ
[illegible]

فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ ابْنَ
[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج [illegible]

جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں

[illegible]

میں بتلائیے۔ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے نو کا اشارہ
[illegible]

تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج پڑھ جانا
[illegible]

[illegible]

بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ

[illegible]

رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ

عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي

[illegible]

وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ

[illegible]

يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ

[illegible]

وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ

[illegible]

مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

[illegible]

[illegible] بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

ساتھ تلبیہ پڑھا لبیک اللھم لبیک لاشریک لک

لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک

لا شریک لک - لوگوں نے بھی اسی [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا
[illegible]
عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى
[illegible]
لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا
عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ
بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ

کو صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی ان
الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ پھر آپ
نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ
[illegible]
اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ
کی طرف منہ [illegible]
[illegible] اور فرمایا: (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق
[illegible]
کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کر عمرہ کر دیتا، پس تم میں سے جس
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بہتر کے لیے ہے، رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ

تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ

تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَ

حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ

اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا

حضرت علی جو یمن سے اونٹ لائے تھے اور جو اونٹ

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سب مل کر سو

صلى الله عليه وسلم حتى أتى
عرفة فوجد القبة قد ضربت له
بنمرة فنزل بها حتى إذا زاغت
الشمس أمر بالقصواء فرحلت له
فأتى بطن الوادي فخطب الناس و
قال إن دماءكم وأموالكم
حرام عليكم كحرمة يومكم هذا
في شهركم هذا في بلدكم هذا ألا
كل شيء من أمر الجاهلية تحت
قدمي موضوع ودماء
الجاهلية موضوعة وإن أول
دم أضع من دمائنا دم ابن
ربيعة بن الحارث كان مسترضعا
في بني سعد فقتلته هذيل وربا
الجاهلية موضوع وأول ربا
أضع ربانا ربا عباس بن عبد
المطلب فإنه موضوع كله
فاتقوا الله في النساء فإنكم
أخذتموهن بأمان الله و
استحللتم فروجهن بكلمة
الله ولكم عليهن أن لا يوطئن
فرشكم أحدا تكرهونه فإن
فعلن ذلك فاضربوهن ضربا
غير مبرح ولهن عليكم رزقهن
وكسوتهن بالمعروف وقد تركت
فيكم ما لن تضلوا بعده إن
اعتصمتم به كتاب الله وأنتم
تسألون عني فما أنتم قائلون
قالوا نشهد أنك قد بلغت و

اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن
[illegible]
جائیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام
[illegible]
سو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے
[illegible]
ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ
[illegible]
تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ
جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے
میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا
[illegible]
دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے
[illegible]
[illegible]
کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ
[illegible]
[illegible]
سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے! اور ان کا تم پر یہ حق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو گے [illegible] کتاب اللہ [illegible]
قیامت کے دن [illegible]
تو تم کیا جواب دو گے [illegible]
[illegible]
[illegible]
انگشت شہادت [illegible] آسمان کی طرف [illegible]
[illegible]

أَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ
السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا
إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ
ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ
نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ
الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلاً حَتَّى
غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ
وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ
حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ
رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا
النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا
أَتَى حَبْلاً مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلاً
حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ
فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ
وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ
فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ
بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ
حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ

ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت ہوئی
اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے
بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سوار ہو کر موقف میں آئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء
کا پیٹ پتھروں کی جانب کر دیا اور جبل المشاۃ کو
اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور وہاں ٹھہرے
رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تھوڑی زردی
جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی تب آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا
اور لوٹے اور آپ نے قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر
کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے مورک سے لگ
گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے
لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے۔ جب کسی
ریت کے ڈھیر پر آتے تو اونٹنی کی مہار ذرا ڈھیلی کر دیتے
تاکہ اونٹنی آسانی سے چڑھ سکے یہاں تک کہ مزدلفہ
میں آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور
دو اقامت سے پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے
درمیان نفل کچھ نہیں پڑھے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اور جب صبح کی
روشنی ظاہر ہو گئی آپ نے فجر کی نماز اذان اور اقامت
کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار
ہو کر مشعر الحرام میں آئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے
اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الٰہ الا اللہ کہا
اور اس کی توحید بیان کی اور خوب روشنی ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے پھر
طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے اور حضرت
فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھایا۔
حضرت فضل کے بال خوبصورت تھے اور رنگ گورا تھا اور
وہ ایک خوبصورت نوجوان تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے
تو عورتوں کی ایک جماعت بھی جا رہی تھی۔ آپ

جدًّا فدفع قبل أن تطلع الشمس
وأردف الفضل بن عباس رضي الله
تعالى عنهما وكان رجلا حسن الشعر
أبيض وسيما فلما دفع رسول الله
صلى الله عليه وسلم مرت ظعن
يجرين فطفق الفضل ينظر إليهن
فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يده على وجه الفضل فحول الفضل وجهه
إلى الشق الآخر ينظر فحول رسول الله صلى
الله عليه وسلم يده من الشق الآخر على
وجه الفضل فصرف وجهه من الشق الآخر
ينظر حتى أتى بطن محسر فحرك قليلا ثم
سلك الطريق الوسطى التي تخرج على الجمرة الكبرى حتى
أتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع
حصيات يكبر مع كل حصاة منها مثل
حصى الخذف رمى من بطن الوادي ثم
انصرف إلى المنحر فنحر ثلاثا وستين
بيده ثم أعطى عليا رضي الله تعالى عنه
فنحر ما غبر وأشركه في هديه ثم أمر
من كل بدنة ببضعة فجعلت في قدر فطبخت
فأكلا من لحمها وشربا من مرقها ثم ركب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فأفاض
إلى البيت فصلى بمكة الظهر فأتى بني عبد
المطلب يسقون على زمزم فقال انزعوا
بني عبد المطلب فلولا أن يغلبكم الناس
على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه
دلوا فشرب منه.

۲۹۴۷ - وحدثنا عمر بن حفص بن
غياث حدثنا أبي حدثنا جعفر بن

اونٹ پر ایک ایک عورت سوار تھی حضرت فضل ان
کی جانب دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، حضرت فضل اپنا منہ دوسری
طرف کر کے دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور ان کا چہرہ دوسری
طرف پھیر دیا یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچ گئے
آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جو راستہ جمرہ کبریٰ کی
درمیانی راہ تھی اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ
ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں، ہر
ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں
تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے
وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ قربان گاہ
گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے
نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
نحر کے لیے دیئے، آپ نے حضرت علی کو اپنی قربانی
میں شریک کر لیا تھا، پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر اونٹ سے
ایک بوٹی کاٹ کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا
جائے، پھر آپ نے اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت
کو کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ اس کے بعد آپ سوار
ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا، آپ نے مکہ میں ظہر
کی نماز پڑھی اور بنو عبد المطلب کے پاس آئے
وہ لوگ زمزم سے پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا
اے بنو عبد المطلب پانی کھینچو، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا
کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آ جائیں گے اور
تم سے یہ منصب چھین لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ
پانی کھینچتا، انھوں نے ایک ڈول آپ کو دیا تو آپ
نے اس سے پانی پیا۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے

مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ۔

پاس گیا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا [illegible] کی طرح حسب سابق حدیث بیان کی اس میں یہ مزید بیان کیا [illegible] سے مشعر حرام کی طرف بڑھ گئے [illegible] آپ آگے بڑھ گئے اور اس جگہ پر کوئی توجہ نہیں کی [illegible] عرفات پہنچ کر ٹھہرے۔

۲۸۴۸ - وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] حرام اور مزدلفہ سب قیام کے [illegible] نے بھی یہیں قیام کیا ہے۔

۲۸۴۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے تو [illegible] اسود کو بوسہ دیا [illegible] اور تین طوافوں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول چل کر طواف کیا۔

۲۸۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش اور ان سے مناسبت رکھنے والے مزدلفہ میں قیام کرتے تھے [illegible]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضُ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

اور باقی عرب عرفہ میں قیام کرتے تھے، جب دین اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ عرفات میں آکر وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ثم افیضوا من حیث افاض الناس۔ کا یہی مطلب ہے کہ جس جگہ سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو۔

۲۸۵۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُوْنَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِمْ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ لَا نُفِيْضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ رَجَعُوْا إِلٰى عَرَفَاتٍ۔

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حمس (قریش) کے علاوہ باقی عرب بیت اللہ کا برہنہ طواف کرتے تھے۔ حمس قریش اور ان کی اولاد کو کہتے ہیں [illegible] طواف کرتے تھے۔ مرد مردوں کو کپڑے تقسیم [illegible] [illegible] اور باقی لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حمس وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ثم افیضوا من حیث افاض الناس "جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں وہیں سے لوٹو" حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حمس مزدلفہ سے لوٹتے تھے اور باقی عرب عرفات سے۔ حمس کہتے تھے کہ ہم حرم کے سوا اور کسی جگہ سے نہیں لوٹتے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: افیضوا من حیث افاض الناس۔ "جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں وہیں سے لوٹو۔"

۲۸۵۲ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهُ هٰهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا میں یوم عرفہ کو اس کی تلاش میں نکلا، کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑے ہیں (میں نے دل میں) کہا خدا کی قسم یہ تو حمس (قریش) میں سے ہیں یہ یہاں کیسے آ گئے، اور قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے۔

ہر شخص سے حسب مرتبہ سلوک کرنا

حدیث نمبر ۲۹۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل روایت ہے جس میں تفصیل کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت کا بیان ہے اس حدیث سے علماء کرام نے ڈیڑھ سو سے زیادہ فوائد اور مسائل مستنبط کیے ہیں ان میں سے بہت سے مسائل احادیث سابقہ کی تشریح میں گزر چکے ہیں اس لیے ہم ان سے احتراز کرتے ہوئے باقی مسائل پر گفتگو کریں گے۔ اس حدیث کے شروع میں ہے: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت جابر نے ہمارا نام پوچھا ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس کوئی مہمان آئے وہ ان کا ... اور ان کے مرتبہ کے مطابق سلوک کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... لوگوں سے ان کے مرتبہ کے مطابق پیش آؤ۔

نابینا کی امامت میں مذاہب ائمہ

اس حدیث میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو نابینا تھے ... نماز پڑھائی اس لیے اس حدیث میں نابینا کی امامت کا بھی ثبوت ہے۔ نابینا کے نماز پڑھانے کے مسئلہ میں علامہ نووی لکھتے ہیں ہمارے اس مسئلہ میں تین قول ہیں ایک یہ کہ نابینا کی امامت بینا سے افضل ہے کیونکہ وہ ... اور دوسری ناجائز چیزوں کو دیکھنے کی وجہ سے اس کا خشوع زیادہ کامل ہوتا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ بینا کی امامت افضل ہے ... ہونے کے سبب وہ نجاستوں سے زیادہ احتراز کرتا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ دونوں مساوی ہیں ... قول ہمارے اصحاب شافعیہ کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ اور امام شافعی نے بھی یہی لکھا ہے۔[1]

علماء احناف کی اس مسئلہ میں حسب ذیل عبارات ہیں۔

علامہ علاء الدین حصکفی لکھتے ہیں: اور نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔[2]

۱۔ علامہ یحیی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۹۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

۲۔ علامہ علاؤ الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ، در مختار علی ہامش رد المحتار ج ۱ ص ۳۷۶ مطبوعہ مطبعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

علامہ شرنبلالی لکھتے ہیں کہ نابینا چونکہ قبلہ کی سمت متعین نہیں کر سکتا اور نہ اپنے کپڑوں کو نجاست سے بچا سکتا ہے اس لیے اس کی امامت مکروہ ہے ورنہ اگر اس سے افضل شخص نہ ملے تو پھر اس کی امامت میں کوئی کراہت نہیں ہے۔[1]

علامہ طحطاوی لکھتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک گئے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم اور حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہما کو امام بنایا تھا۔[2]

علامہ حلبی لکھتے ہیں: نابینا کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ نجاست کو نہیں دیکھ سکتا تاکہ اس سے بچ سکے اور کبھی وہ قبلہ سے منحرف ہو جاتا ہے اور اس کو پتا نہیں چلتا۔ باقی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نابینا کی امامت مکروہ نہیں ہے۔ محیط میں ہے کہ نابینا کی امامت میں کوئی حرج نہیں ہے اور بینا کی امامت اولیٰ ہے۔ [illegible] یہی مبسوط میں ہے [illegible] کہ جب نابینا سے افضل شخص موجود ہو تب نابینا کی امامت مکروہ ہے [illegible] اور یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امام بنایا [illegible] اور وہ نابینا تھے۔[3]

رکعات طواف میں شوافع کے اقوال

حدیث مذکور میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں [illegible] بیت اللہ کے درمیان [illegible] اتفاق ہے کہ [illegible] جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی دو رکعت پڑھے اور اس میں اختلاف ہے کہ [illegible] واجب ہیں یا سنت [illegible] صحیح ترین قول یہ ہے کہ یہ دو رکعات سنت ہیں [illegible] قول یہ ہے کہ یہ دو رکعات واجب ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر طواف واجب ہو تو یہ دو رکعات واجب ہیں اور اگر طواف سنت ہو تو یہ دو رکعات سنت ہیں [illegible] ان کے ترک سے طواف باطل نہیں ہوتا اور ان کا [illegible] یہ ہے کہ ان کو مقام کے پیچھے پڑھے، اگر وہاں نہ پڑھ سکے تو حطیم میں پڑھے اور اگر وہاں بھی نہ پڑھ سکے تو مسجد میں پڑھے [illegible] اگر وہاں بھی نہ پڑھ سکے تو حرم میں [illegible] پڑھ سکتا ہے اور اگر خارج حرم کسی جگہ یہ دو رکعتیں پڑھے تب بھی جائز ہے لیکن فضیلت فوت ہو جائے گی [illegible] زندگی تک [illegible] جب دو طواف کرے [illegible] مستحب ہے کہ ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھے [illegible] طوافوں کے بعد [illegible] صحابہ نے [illegible] خلاف اولیٰ ہے [illegible] مکروہ نہیں کہا [illegible][4]

---

[1] علامہ حسن بن عمار شرنبلالی متوفی ۱۰۶۹ھ، مراقی الفلاح علی ہامش طحطاوی ص ۱۶۰، مطبوعہ مصر ۱۳۵۶ھ

[2] علامہ احمد بن محمد طحطاوی متوفی ۱۲۳۱ھ، حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۶۰، مطبوعہ مطبع مصطفی البابی واولادہ مصر ۱۳۵۶ھ

[3] علامہ ابراہیم حلبی متوفی ۹۵۶ھ، غنیۃ المستملی ص ۵۱۴، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۳۳ھ

[4] علامہ یحیی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۳۵۵، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

رکعات طواف میں احناف کا نظریہ

علامہ سرخسی حنفی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں طواف کے بعد مقام ابراہیم پر آکر دو رکعات نماز پڑھو یا مسجد میں جس جگہ بھی میسر ہو، کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی [illegible] مقام ابراہیم مصلی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام کے پاس دو رکعات نماز پڑھی [illegible] کے بعد ان دو رکعات کو پڑھنا واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] سبوع رکعتین [illegible] طواف کرنے والا ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعات نماز پڑھے [illegible] اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے [illegible] کہ آپ نے حضرت ام سلمہ سے [illegible] کے بعد طواف [illegible] چل گئے [illegible] مقام ذی طویٰ پر پہنچیں تو دو رکعات نماز پڑھی [illegible] دو رکعات طواف [illegible] امام محمد نے [illegible] دو رکعات مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہے [illegible] مقام کے پاس [illegible] زیادہ ہوتی ہے اس لیے وہاں رکعات طواف پڑھنے کے بے مشقت [illegible] کی ضرورت [illegible] مسجد میں نماز پڑھنے کی جگہ ہے [illegible] ہو نماز پڑھ لے۔

علامہ نووی شافعی اور علامہ سرخسی کی عبارات سے یہ واضح ہو گیا کہ شوافع کے نزدیک رکعات طواف [illegible] ہیں اور احناف کے نزدیک رکعات طواف واجب ہیں اور [illegible] اس پر اتفاق ہے کہ رکعات طواف [illegible] میں پڑھی جائیں تو خارج حرم بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور [illegible] جائز ہیں۔

صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب

حدیث [illegible] سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے تو [illegible] آپ نے [illegible] پڑھی [illegible] اور [illegible] ذکر سے اللہ تعالیٰ نے [illegible] [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صفا اور مروہ کی سعی میں [illegible] تعداد [illegible] ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام [illegible] کا یہی نظریہ ہے [illegible] سنن نسائی میں سند صحیح کے ساتھ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] تین بار [illegible] دہرایا کرو۔ اس حدیث میں [illegible] اللہ تعالیٰ کا [illegible] دعا مانگے اور اس کا تین بار تکرار کرے۔

خاوند کی اجازت کے بغیر عورت سے ملنے کے لیے آنے کا حکم

[illegible] حدیث میں [illegible] عورتوں [illegible] کہ وہ تمہارے بستروں پر اس کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے۔ علامہ مازری کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورتیں مردوں سے خلوت میں [illegible]

ا۔ علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، مبسوط ج ۴ ص [illegible] مطبوعہ [illegible]

آپ کی مراد زنا نہیں ہے، کیونکہ زنا سے مراد جب ہوتی ہے تو جس کے ساتھ یہ فعل ہو اس کو عورت کا ہونا پسند کرتا ہو یا ناپسند کرتا ہو، قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ عورتوں کے ساتھ [illegible] بیٹھتے تھے اس کو وہ عیب نہیں سمجھتے تھے اور اس کو برا نہیں جانتے تھے اور کوئی شک و شبہ نہیں کرتے تھے اور جب پردے کے احکام نازل ہوئے تو ان کو بیگانی عورتوں کے ساتھ باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ تم ان لوگوں کو تمہارے گھر میں آنے کی اجازت نہ دو جن کے گھر آنے اور ان کے بیٹھنے کو تم ناپسند کرتے ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو یا عورت کے محارم میں سے ہو۔ علامہ [illegible] نے یہ کہا ہے کہ جس شخص کے گھر آنے کو شوہر ناپسند کرتا ہو اس کو عورت گھر میں آنے نہ دے خواہ وہ عورت محرم ہو یا غیر محرم۔ [۱]

الغرض خاوند کو حق ہے کہ وہ عورت کے محرم کو گھر آنے سے روک دے۔

حج میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم

اس حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں آ کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے پڑھا۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنے پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ حج کی خصوصیت ہے اور امام شافعی کے نزدیک اس کا سبب سفر شرعی ہے۔ امام ابو حنیفہ چونکہ دو نمازوں کو جمع کرنے کا سبب [illegible] قرار دیتے ہیں اس لیے ان کے نزدیک مکہ کے رہنے والے بھی ان نمازوں کو جمع کر کے پڑھیں گے۔ اور امام شافعی چونکہ نمازوں کو جمع کرنے کا سبب سفر [illegible] قرار دیتے ہیں اس لیے ان کے نزدیک مکہ والے اور جن لوگوں نے مسافت قصر کو طے نہ کیا ہو وہ ان نمازوں کو جمع کر کے نہیں پڑھیں گے۔ [illegible] اور مزدلفہ میں نمازوں کا جمع کر کے پڑھنا [illegible] وجہ سے ہے [illegible] سنت [illegible] اور حج کے علاوہ کسی اور وقت یا کسی اور سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے [illegible] قول [illegible] وقت [illegible] مسلمانوں [illegible] حج کے علاوہ کسی سفر میں ایک وقت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا ثبوت [illegible] ہے۔

امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک [illegible] کے ساتھ [illegible] امام [illegible] نظریہ ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ اذان اور اقامت کہی جائے۔ [illegible] امام محمد کہتے ہیں کہ ایک اذان اور ایک اقامت سے دونوں نمازوں کو جمع کیا جائے۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے

---

۱ علامہ یحییٰ بن شرف نووی [illegible] شرح مسلم ج ۱ ص [illegible] مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

بعض فقہاء نے کہا ہے کہ دونماز وں کو پے در پے پڑھنا نماز وں کو جمع کرنے کی شرط ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ [illegible]۔

مزدلفہ میں رات گذارنے کا حکم

اس حدیث میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صبح کے روشن ہونے کے بعد آپ نے صبح کی نماز [illegible] کے ساتھ پڑھی۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عرفات سے لوٹنے کے بعد قربانی کی رات مزدلفہ میں [illegible] حج میں سنت ہے، اور یہ اتفاقی ہے لیکن علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے، رکن ہے، یا سنت ہے [illegible] شافعی کے دو قولوں میں سے صحیح یہ ہے کہ یہ سنت ہے اگر اس کو ترک کر دیا تو گنہگار ہوگا [illegible] صحیح [illegible] قول یہ ہے کہ یہ سنت ہے اس کے ترک کرنے میں کوئی گناہ ہے نہ اس پر دم واجب ہے [illegible] رات [illegible] مستحب ہے، اور ہمارے بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ یہ دقوت عرفات کی طرح حج کا رکن ہے [illegible] میں [illegible] اور سنت یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھنے تک مزدلفہ میں ٹھہرا جائے ماسوا عورتوں کے [illegible] سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہو جانا سنت ہے۔[1]

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ [illegible] [illegible] واجب [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقت میں پڑھنا زیادہ اولیٰ ہے۔[2]

مزدلفہ میں رات گذارنے کے [illegible] تین قول ہیں [illegible] سنت ہے۔ علامہ شامی نے [illegible] ثابت کیا ہے۔[3]

باب ۳۶۱ جَوَازِ تَعْلِيقِ الْمُحْرِمِ وَهُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ

احرام کو معلق کرنے کا بیان

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible]

۲۸۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى [illegible] بْنُ

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۹ [illegible] ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ شمس الائمہ سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، المبسوط ج ۴ ص ۶۵ [illegible] ۱۳۹۸ھ

[3] علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، [illegible] ج ۲ ص ۴۴۰ [illegible] ۱۲۷۶ھ

بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ [illegible] أَبِي مُوسَى رَضِيَ [illegible] رَسُولِ [illegible] وَهُوَ مُنِيخٌ [illegible] كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [illegible] لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ [illegible]

[illegible] - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا [illegible]

[illegible] آپ بطحائے مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے حج کی نیت کر لی ہے؟ میں نے عرض [illegible] ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اب بیت اللہ کا طواف [illegible] پس کہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا مروہ کی سعی کی۔ [illegible] زمانہ آگیا، مجھ سے ایک شخص نے کہا اے ابو موسیٰ یا [illegible] عنہ آئے تو میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا حضرت [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

بإسناده نحوه.

٢١٥٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَائْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

٢١٥٦ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ بطحاء میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے، آپ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے کہا میں نے اس چیز کی نیت کی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام ہے، آپ نے پوچھا کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو پھر حلال ہو جاؤ، میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا، میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دور خلافت میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا تھا، ایک مرتبہ میں حج کے موسم میں کھڑا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا تمہیں معلوم نہیں امیر المومنین نے حج کے بارے میں کیا نیا حکم جاری کیا ہے؟ میں نے کہا: اے لوگو! ہم نے جس شخص کو کوئی فتویٰ دیا ہے وہ ٹھہر جائے، امیر المومنین آنے والے ہیں تم ان کی اقتداء کرنا، جب امیر المومنین آگئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ نے حج کے متعلق یہ کیا نیا حکم جاری کیا ہے؟ حضرت عمر نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو، اور اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہیں کر لی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تھا اور میں اس سال واپس آیا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج

أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ

کیا تھا آپ نے پوچھا اے ابوموسیٰ تم نے احرام [illegible] کیا نیت کی تھی میں نے عرض کیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام ہے وہی میرا احرام ہے [illegible] آپ نے فرمایا جاؤ! بیت اللہ کا طواف کرو، صفا اور مروہ کی سعی کرو، پھر حلال ہو جاؤ [illegible] ہے۔

۲۸۵۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے، ایک شخص نے ان سے کہا آپ اپنے [illegible] نے تمہارے بعد حج میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اس کے بعد حضرت عمر سے ملے اور ان سے اس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے [illegible] درختوں کے نیچے اپنی عورتوں سے عمل زوجیت کریں اور [illegible] سے (غسل جنابت کے سبب) پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں!

احرام کو معلق کرنے کی وضاحت

[illegible] احرام باندھا ہے تو اس کا احرام تمتع کا ہوگا۔

[illegible]

حکم دیا اور حضرت ابوموسیٰ کو حکم دیا کہ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ اس فرق کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علی کے ساتھ ہدی تھی اور حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ ہدی نہیں تھی اور قران میں شغل یہ ہے کہ قران کرنے والے نے ہدی روانہ کر دی ہو اور تمتع میں یہ حکم نہیں ہے۔ اس لیے آپ نے حضرت علی کو قران کا حکم دیا اور حضرت ابوموسیٰ کو تمتع کا۔

صحابہ کی بعض روایتوں میں جو یہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کے احرام کھولنے کے بعد ان کے قبیلہ کی ایک عورت سے بال دھلوائے یا کنگھی کی … دیکھیں، یہ عورت حضرت ابوموسیٰ کی محرم تھی۔

اس باب کی حدیث نمبر ۲۸۵۷ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا اور صحابہ نے حج تمتع، بعض نے حج قران کیا تھا، اس کے باوجود حضرت عمر حج تمتع اور قران سے منع کرتے تھے اور حج افراد کا حکم کرتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بعض وجوہ سے افراد کو اولیٰ قرار دیتے تھے۔ یہ ان کی اجتہادی غلطی تھی اور … رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے … کرنے کا حکم دیا … اس کی مکمل وضاحت ہم سابقہ ابواب میں کر چکے ہیں۔

بَابُ ۲۶۲ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

حج تمتع کا جواز

۲۸۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان حج تمتع سے منع کرتے تھے اور حضرت علی اس کا حکم دیتے تھے، حضرت عثمان نے اس سلسلہ میں حضرت علی سے کچھ کہا، حضرت علی نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے، حضرت عثمان نے کہا: ہاں، لیکن ہم اس وقت خوف زدہ تھے۔

۲۸۵۹ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۸۶۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفان میں جمع ہوئے، حضرت عثمان تمتع یا عمرہ کے بارے میں منع کرتے تھے، حضرت علی نے فرمایا: یہ بات … آپ اس کام سے منع کرتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے،

الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذٰلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

حضرت عثمان نے کہا میں متعہ [illegible] حضرت علی نے فرمایا میں تم کو نہیں چھوڑ [illegible] حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام [illegible]

۲۸۶۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ خاص تھا۔

۲۸۶۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے [illegible] تمتع کی ہمارے لیے رخصت تھی۔

۲۸۶۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو [illegible] متعے ہمارے [illegible] متعہ [illegible] گزر چکی ہے [illegible] انشاء اللہ کتاب النکاح میں آئے گی)۔

۲۸۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لٰكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا

عبد الرحمن بن ابی الشعثاء بیان کرتے [illegible] تیمی اور ابراہیم نخعی کے پاس گیا [illegible] حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کر لوں۔ ابراہیم نخعی نے [illegible] والد تو [illegible] نہیں [illegible] رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے ان سے

جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ۔

اس کا ذکر کیا۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا یہ ہمارے ساتھ خاص تھی یہ تمہارے لیے نہیں ہے۔

۲۸۶۵۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ۔

غنیم ابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے متعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نے تمتع کیا ہے اور یہ (حضرت معاویہ) اس وقت مکہ کے مکانوں میں حالت کفر میں تھے۔

۲۸۶۶۔ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۸۶۷۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں تمتع فی الحج کا ذکر ہے۔

۲۸۶۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى

مطرف کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا آج میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں آج کے بعد نفع دے گا۔ جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک جماعت کو عشرہ ذی الحجہ میں عمرہ کرایا، پھر اس کے بعد کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کیا ہو اور نہ بعد میں آپ نے اس سے منع فرمایا حتی کہ آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے

مَضَى لِوَجْهِهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَئِيَ.

اس کے بعد (اس مسئلہ میں) جس شخص نے بھی (اس کے خلاف) کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

یہ حدیث دو [illegible] حضرت عمران رضی اللہ عنہ [illegible] سے ۔

۲۸۶۹ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ.

[illegible] جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمر نے ۔

۲۸۷۰ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ.

[illegible] کہتے ہیں کہ حضرت عمران [illegible] میں تمہیں ایک حدیث [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ [illegible] سے منع نہیں کیا [illegible] [illegible] [illegible] سلام کرتے تھے جب تک میں نے (علاج [illegible] کی وجہ سے) داغ لگوایا تو یہ سلام موقوف [illegible] [illegible] داغ لگوانے کو چھوڑ دیا تو یہ سلسلہ [illegible] فرشتوں کی طرف سے سلام اس وقت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] سے منع نہیں کیا [illegible] [illegible] [illegible] سمجھتے تھے)۔

ایک اور سند سے بھی حضرت عمران کی یہ حدیث [illegible] ہے ۔

۲۸۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا

وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

۲۸۶۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

مطرف کہتے ہیں کہ جب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں ان کا وصال ہو گیا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا میں تم سے چند احادیث بیان کروں گا شاید اللہ تعالی تمہیں ان سے میرے بعد فائدہ پہنچائے اگر میں زندہ رہ گیا تو ان کو پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مر گیا تو اگر تم چاہو تو بیان کر دینا مجھ پر فرشتوں کا سلام پڑھا گیا اور جان لو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس کے بعد اللہ کی کتاب میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا، اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

۲۸۶۳ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس کے بعد کتاب اللہ میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جس میں اس سے روکا ہو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

۲۸۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اور اس کی ممانعت میں قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

۲۸۷۵ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔

۲۸۷۶ - وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ متعہ کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم دیا پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے حج تمتع کو منسوخ کر دیا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا، اس کے بعد ایک شخص نے جو چاہا اپنی رائے سے (اس کے خلاف) کہہ دیا۔

۲۸۷۷ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرَنَا بِهَا.

ایک اور سند سے یہ روایت معمولی فرق کے ساتھ مروی ہے۔

تمتع کے بارے میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے مذاکرہ کی تفصیل

حدیث نمبر ۲۸۵۹ میں ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے منع کرتے تھے، اس کی تشریح [illegible] کر چکے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا تمتع سے منع کرنا ان کے اجتہاد کی وجہ سے تھا [illegible] رکھتے تھے تحریماً منع نہیں کرتے تھے۔ [illegible]

علی رضی اللہ عنہ نے ان سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قران کیا ہے حضرت عثمان [illegible] اس وقت خوف زدہ تھے [illegible] تمتع [illegible] مسلمانوں کے خوف زدہ ہونے کا [illegible] حضرت عثمان [illegible] حضرت علی [illegible]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے [illegible] حضرت عثمان [illegible] حضرت علی نے فرمایا [illegible] سنت رسول پر عمل کی دعوت [illegible]

[illegible]

فرق بعد کی اصطلاح سے)

حج کے احرام کو فسخ کرنے کی صحابہ کے ساتھ خصوصیت

حدیث نمبر ۲۷۶۱ سے ۲۷۶۳ تک حضرت ابوذر [illegible]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے [illegible] صحابہ کے ساتھ خاص [illegible] احرام کو فسخ کر کے عمرہ کرنا صحابہ کے ساتھ خاص تھا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] انشاء اللہ ہم اس مسئلہ پر مکمل بحث کریں گے۔

عمرے پر تمتع کا اطلاق

حدیث نمبر ۲۷۶۵ میں ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے تمتع کیا [illegible] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت معاویہ [illegible]

حضور سید اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمتع کیا ہے کیونکہ جس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے جو کہا ہے وہ درست ہے کیونکہ اس وقت یہ کافر تھے ان کی تمتع سے مراد عمرۃ القضاء ہے اسی طرح حضرت عثمان سے جو مروی ہے کہ تمتع کا ... ہے جیسا کہ ہم نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ ۲۶۳ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ

تمتع کرنے والے پر قربانی یا دس روزوں کے واجب ہونے کا بیان

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ
اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ
بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
وَأَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ
وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ
تَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى فَسَاقَ
الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ
قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ
لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ
لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج
اور عمرہ کو ملا کر تمتع کیا اور ہدی کی (یعنی قربانی
کے جانور) کو ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا تلبیہ کیا اور
اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا بعض لوگوں کے ساتھ
ہدی تھی اور انہوں نے ہدی روانہ کر دی تھی اور بعض لوگوں
کے پاس ہدی نہیں تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم میں
سے جو شخص ہدی روانہ کر چکا ہے وہ اس وقت تک ان
چیزوں سے حلال نہ ہو جو اس پر حج میں حرام ہو چکی ہیں
جب تک کہ اپنے حج سے فارغ نہ ہو جائے اور تم میں سے
جس شخص نے ہدی روانہ نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ
وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے
اور بال کاٹ کر حلال ہو جائے اور اس کے بعد حج کا
احرام باندھے اور قربانی کرے اور جس شخص کو قربانی
میسر نہ ہو وہ ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے
اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھے تب

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا، آپ نے سب سے پہلے حجر اسود کو استلام کیا، پھر آپ نے طواف کے سات چکروں میں سے تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر معمول کے مطابق چل کر لگائے پھر جب آپ نے طواف کر لیا تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ نے سلام پھیرا [illegible] اس کے بعد آپ صفا پر آئے اور آپ نے صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے اور جو چیزیں آپ پر حرام ہو گئی تھیں آپ ان میں سے کسی سے حلال نہیں ہوئے حتیٰ کہ آپ نے حج پورا کیا اور قربانی کے دن اپنی ہدی کو ذبح کیا، پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف افاضہ کیا، پھر آپ ان تمام چیزوں سے حلال ہو گئے جو حج میں آپ پر حرام تھیں، اور صحابہ میں سے جن لوگوں نے ہدی روانہ کی تھی انہوں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

۲۹۰۹ ۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ [illegible] بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کر کے تمتع کیا اور لوگوں نے بھی [illegible] جیسا کہ [illegible] نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

قران اور تمتع کی روایات میں تطبیق

حدیث نمبر ۲۹۰۸ میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ [illegible] ہم اس سے پہلے بکثرت احادیث میں بیان کر چکے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ہے اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہاں تمتع سے مراد تمتع کا لغوی اور حقیقی معنی مراد نہیں ہے بلکہ [illegible] معنی کے خلاف [illegible] دوسرا جواب یہ ہے کہ تمتع اور قران کا [illegible] احادیث میں [illegible]

تمتع اور قران کا ایک دوسرے پر اطلاق کرتے تھے۔

اس حدیث میں ہے کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے دوران حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔

تمتع کی ہدی کے لیے شرائط

تمتع کی ہدی پر بحث کرتے ہوئے علامہ نووی لکھتے ہیں کہ تمتع کی ہدی [illegible] کے نزدیک چار شرائط ہیں جن میں سے تین اتفاقی ہیں ایک [illegible] مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے دوسری شرط یہ ہے کہ اسی سال حج کرے تیسری شرط یہ ہے کہ [illegible] دوسرے شہر سے آئے اور چوتھی شرط یہ ہے کہ حج کا احرام باندھنے کے لیے [illegible]

ہدی کی بجائے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو ہدی [illegible] وہ [illegible] تین دن کے روزے [illegible] کے سات روزے رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان قرآن مجید کے موافق ہے علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible] یوم نحر قربانی کے دن [illegible] افضل یہ ہے کہ یہ تین روزے عرفہ کے دن سے پہلے رکھے [illegible] اگر کسی شخص نے عمرہ سے [illegible] کے مطابق [illegible] کافی ہے [illegible] حج کا احرام [illegible] روزوں کے [illegible] جائز نہیں ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں [illegible] مذہب [illegible] [illegible] اور اگر اس نے یہ تین روزے نہیں رکھے [illegible] لازم ہے اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں [illegible]

ہے۔

[illegible] روزوں کے بارے میں بحث [illegible] سات روزے [illegible] جانے کے بعد [illegible] میں اختلاف ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک واپسی سے مراد [illegible] جیسا کہ اس باب اور دیگر احادیث سے ثابت ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جب حج سے فارغ [illegible] یہ دو قول امام شافعی اور امام مالک کے ہیں امام ابو حنیفہ نے بھی دوسرے قول کو اختیار کیا ہے [illegible] رکھے۔ سات روزے رکھے [illegible] کے بعد [illegible] سات کے [illegible] میں بھی اختلاف ہے [illegible]

روزوں کا وقفہ کرنا چاہیے۔[1]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی [illegible] شرح مسلم [illegible]

قران اور تمتع میں ہدی کی جگہ روزے رکھنے میں احناف کا موقف

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة كاملة (البقرہ: ۱۹۶)

"جو شخص عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کرے اس پر وہ قربانی لازم ہے جو آسانی سے میسر ہو سکے اور جس شخص کو قربانی میسر نہ ہو وہ ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے اور حج سے لوٹنے کے بعد یعنی حج سے فراغت کے بعد سات دن کے روزے رکھے یہ پورے دس روزے ہیں۔"

علماء احناف کے نزدیک جو شخص متمتع یا قران میں وہاں کی قربانی نہ رکھتا ہو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تین روزے سات، آٹھ اور نو ذی الحجہ کو رکھے تاکہ آخری روزہ یوم عرفہ کو ہو، اگر ان دنوں میں روزے رکھنے سے ایام حج کے افعال میں ضعف واقع ہو تو ان سے پہلے روزے رکھ لے ... اگر ان دنوں میں روزے رکھنے سے افعال حج میں ضعف لاحق ہو ... اور یوم النحر کے بعد افعال حج سے فارغ ہونے کے بعد روزے رکھے ... بعد ہر روزے رکھے خواہ کسی جگہ رہے کیونکہ احناف کے نزدیک رجعتم کا معنی ہے اذا فرغتم من افعال الحج یعنی جب تم افعال حج سے فارغ ہو جاؤ اور اگر قربانی کرنے والا یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ سے پہلے تین روزے نہیں رکھ سکا تو اس پر قربانی کرنا متعین ہو گیا ... اللہ تعالیٰ نے ایام حج میں روزے فرض کیے تھے۔[1]

علامہ ابوبکر جصاص حنفی نے ... روزوں کو ... تک مؤخر کرنے کے استحباب کی وجہ بیان کی ہے کہ جس طرح جب کسی شخص کو پانی نہ ملے تو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ آخری وقت میں تیمم کرے اسی طرح جس شخص کو ہدی میسر نہ ہو ... شاید ... اس کو ہدی مل جائے۔[2]

باب ۲۶۴ بيان ان القارن لا يتحلل الا في وقت تحلل الحاج المفرد

قارن کے احرام کھولنے کا وقت

۲۸۶۰۔ حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت يا رسول الله ما شأن الناس حلوا ولم تحلل انت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ لوگ حلال ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو چپکا لیا اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے اس لیے میں ہدی

---

[1] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، منحة الخالق، ج ۲ ص ۳۶۵، مطبوعہ ...

[2] علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص الحنفی المتوفی ۳۷۰ھ، احکام القرآن ج ۱ ص ۲۹۳، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ...

مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

کو ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوں گا۔

٢٨٨١ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٢٨٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ تو اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے اور آپ حلال نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: میں نے قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے اور اپنے سر کے بال جمائے ہیں اس لیے میں اس وقت تک حج سے فارغ ہونے سے پہلے حلال نہیں ہوں گا۔

٢٨٨٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

ایک اور سند سے بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت ہے۔

٢٨٨٤ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو حلال ہونے سے کیا چیز مانع ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے تو میں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا جب تک میں اپنی قربانی ذبح نہ کر لوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قران ہونے پر دلیل

عمرہ کر لینے کے بعد احرام کھولنا بھی [illegible] حلال اور ہدی سے [illegible]

بسا اوقات احرام کھولنا حج قران میں ہوتا ہے اور ان احادیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے بعد احرام نہیں کھولا اور ہدی ذبح کرنے کے بعد آپ نے احرام کھولا ہے، اس لیے ان احادیث میں آپ کے قارن ہونے پر واضح اور قوی دلیل ہے۔ علامہ نووی نے بھی اس کا اقرار کیا ہے[1]۔
اور جب ثابت ہو گیا کہ آپ کا حج قران تھا تو حج میں یہی افضل ہے۔

بَابُ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعْيٍ وَاحِدٍ

٢٨٨٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدَى

٢٨٨٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ

احصار کے وقت احرام کھولنے کا جواز اور قران کا بیان

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کرنے کے لیے گئے اور فرمایا اگر مجھے بیت اللہ تک جانے سے روک دیا گیا تو ہم اسی طرح کریں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، پھر حضرت ابن عمر نے عمرہ کا احرام باندھا اور گئے حتیٰ کہ جب مقام بیداء پر پہنچے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: حج اور عمرہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا، پھر بیت اللہ پہنچ کر طواف کے سات چکر لگائے اور صفا و مروہ کے سات چکر لگائے اور اس پر زیادتی نہیں کی، ان کا خیال تھا کہ یہ چکر کافی ہیں، اور انہوں نے ہدی کو ذبح کر دیا۔

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں حجاج حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کرنے کے لیے آیا ہوا تھا، عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ (حضرت ابن عمر کے صاحبزادے) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں ہو گا، ہمیں خدشہ ہے کہ مسلمانوں میں جنگ ہو گی اور آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ پیدا ہو گی

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۰۴، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر میرے اور حج کے درمیان جنگ حائل ہو گئی تو میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے تھے اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے۔ پھر ذوالحلیفہ پہنچ کر عمرہ کا احرام باندھا، پھر کہا اگر میرا راستہ صاف رہا تو میں عمرہ پورا کر لوں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی تو میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور میں اس وقت آپ کے ساتھ تھا، پھر یہ آیت تلاوت کی۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ "تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے" پھر چلے حتیٰ کہ بیداء پہنچے اور کہا حج اور عمرہ کا ایک ہی حکم ہے اگر میرے اور عمرہ کے درمیان کوئی رکاوٹ ہوئی تو میرے اور حج کے درمیان بھی رکاوٹ ہو گی میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے پھر انہوں نے قدید جا کر ہدی خریدی پھر ان دونوں کے لیے بیت اللہ کا ایک طواف (قدوم) کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک یوم نحر (قربانی کے دن) کو حج سے حلال نہیں ہو گئے۔

۲۹۸۷۔ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ

نافع بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حجاج نے حضرت عبد اللہ بن زبیر سے جنگ کی تو حضرت ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا، اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح حدیث ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے جس نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ایک طواف (قدوم) کافی ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔

حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

٢٨٨١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٨٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ

نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر حملہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال کے حج کا ارادہ کیا، حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں یہ خدشہ ہے کہ یہ لوگ آپ کو حج سے روک دیں گے، حضرت ابن عمر نے کہا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے میں اسی طرح کروں گا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے، پھر حضرت ابن عمر چلے گئے حتیٰ کہ جب مقام بیداء پر پہنچے تو کہا حج اور عمرہ دونوں کا ایک حکم ہے، ابن رمح کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی نیت کر لی ہے، حضرت ابن عمر نے مقام قدید میں ہدی خریدی پھر وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے کہ مکہ پہنچ گئے پھر انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، انہوں نے اس پر کوئی زیادتی نہیں کی نہ قربانی کی نہ سر منڈایا نہ بال کٹوائے اور جو چیزیں ان پر احرام کے سبب حرام ہوئی تھیں ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئے حتیٰ کہ قربانی کا دن آگیا، پھر انہوں نے قربانی کی اور سر منڈایا اور ان کا خیال تھا کہ ان کے پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا (طواف) پورا ہو گیا ہے، حضرت ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے یہ قصہ روایت کیا گیا ہے اس حدیث کے شروع میں ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو روک دیں گے، انہوں نے کہا میں اس وقت وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اس حدیث کے آخر میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا تھا۔

عن ابن شہاب قال ... فعل کذا فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم
یذکر فی حدیثہما فعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ذکرہ
اللیث

قیاس اور اجتہاد پر ایک دلیل

اس باب کی احادیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر نے حج کے ساتھ [illegible] اس سال حج [illegible] حضرت ابن عمر [illegible] درمیان [illegible] حج سے روک دیا جائے [illegible] حج اور عمرہ کا حکم ایک [illegible] ثابت کرتے [illegible] اجتہاد [illegible]

احصار حج میں رکاوٹ میں احناف کا موقف

فقہاء اسلام نے مرض کے سبب سے رکاوٹ کو تسلیم کیا [illegible] رکاوٹ [illegible] علامہ [illegible] دشمن کی وجہ سے [illegible] کے لیے [illegible] رکاوٹ [illegible] کے سبب سے [illegible]

ہماری دلیل یہ ہے کہ [illegible] کے سبب سے [illegible] احرام کی پابندی سے [illegible] زیادہ [illegible] حرم میں ذبح [illegible] جس شخص کے [illegible] بکری بھیجوا سکے [illegible] حرم میں بکری ذبح کی جائے گی [illegible] ہو جائے گا۔[1]

قران میں دو طوافوں پر اعتراض کا جواب

اس باب کی احادیث میں ہے [illegible] کے لیے ایک طواف [illegible] کرتے ہیں [illegible] ایک سوال ہوتا ہے [illegible] طواف کرنے کے بعد حج میں طواف کرنے کی [illegible] اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابن عمر نے [illegible] طواف قدوم کیا [illegible] طواف قدوم نہیں کیا [illegible] حج میں کسی قسم کا [illegible] نہیں [illegible] دونوں کا [illegible] حج میں عمرہ کے افعال [illegible]

---

[1] علامہ [illegible] فتح القدیر ج 3 ص [illegible] مکتبہ [illegible]

[illegible] کسی قسم کے طواف کی ضرورت نہیں [illegible] عمرہ کر کے حرم [illegible] ضرورت [illegible] میں [illegible] کرے یوم النحر کو طواف [illegible] تو قران ہو جائے گا۔

حضرت ابن عمر نے حج اور عمرہ کا ایک طواف کیا تھا وہ طواف قدوم تھا [illegible] ذکر کرتے ہوئے [illegible] ہیں: امام طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر نے یوم النحر سے پہلے اپنے حج کے لیے طواف [illegible] سے پہلے حج [illegible] قدوم کیا جو [illegible] حج کے اجزاء میں سے نہیں ہے اس طرف کے سبب حضرت ابن عمر نے عمرہ کے طواف قدوم کو کافی [illegible] حج میں [illegible] نہیں کیا [illegible] یہ ہے کہ حضرت ابن عمر جب مکہ میں آتے تو بیت اللہ میں پہلے رمل کرتے اور [illegible] میں سعی کرتے [illegible] حج کا تلبیہ [illegible] سنتے [illegible] یوم النحر تک [illegible] یوم النحر کو رمل نہیں کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمر جب مکہ [illegible] یوم النحر تک حج کا طواف نہیں کرتے [illegible] نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی [illegible] کا بھی یہی مطلب ہے کہ آپ نے یوم النحر تک حج کا [illegible] نہیں کیا [illegible] کے لیے حضرت [illegible] سے [illegible] نہیں ہوتا کہ قران [illegible]

بَابٌ ٣٦٦ فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ

افراد اور قران

٢٨٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ يَحْيَى فِي رِوَايَتِهِ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے حج [illegible] ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کا احرام باندھا۔

٢٨٩١ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے [illegible] بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا تھا۔ بکر کہتے [illegible] سے یہ [illegible] ملاقات ہوئی [illegible] کا قول [illegible] حضرت انس نے کہا [illegible] میں نے خود سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عُمْرَةً وَحَجًّا.

فرمایا: لبیک عمرۃ وحجا یعنی آپ نے حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تلبیہ کیا۔

۲۱۹۲ - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کو جمع کیا [illegible] سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہم نے حج کا [illegible] انس کو بتایا کہ حضرت ابن عمر نے [illegible] نے ذرا [illegible] اس وقت [illegible]۔

افراد اور قران کی متعارض روایات کے جوابات

[illegible] حضرت ابن عمر اور حضرت انس [illegible] کی متعارض [illegible]

[illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبیہ میں مختلف کلمات کہے تھے اللھم لبیک بحجۃ [illegible] فرمایا تھا اور اللھم لبیک بحجۃ و عمرۃ [illegible] حضرت ابن عمر نے اللھم لبیک بحجۃ [illegible] کیا اور حضرت انس نے اللھم لبیک بحج و عمرۃ [illegible] کو روایت کر دیا [illegible] جواب [illegible] دوسرا جواب یہ ہے [illegible] حضرت انس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت ابن عمر [illegible] پر [illegible] تیسرا جواب [illegible] نے حضرت ابن عمر سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت ابن عمر کے صاحبزادے سالم [illegible] ابن عمر سے یہ روایت [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ [illegible] کی روایت سے قران [illegible] سالم کی روایت [illegible]:

عن ابن شهاب ان سالم بن عبد الله حدثه انه سمع رجلا من اهل الشام وهو يسال عبد الله بن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال عبد الله بن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك قد نهى عنها فقال عبد الله بن عمر ارايت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم امر ابي يتبع ام امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل بل امر رسول الله صلى [illegible]

سالم [illegible] نے [illegible] عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا آیا عمرہ کو حج کے ساتھ [illegible] جائز ہے؟ حضرت ابن عمر نے [illegible] جائز ہے! اس نے کہا آپ کے والد تو اس سے منع کرتے تھے حضرت ابن عمر نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ ایک کام سے میرے والد نے منع کیا اور اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو تو کیا میرے باپ کی پیروی کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ اس شخص نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اللہ علیہ وسلم فقال لقد صنعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذا حدیث حسن صحیح [1]

ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کیا [illegible] کہتے ہیں [illegible]۔

بَابُ ۳۶۷ اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهٗ

طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کا استحباب

۲۸۹۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

وبرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر [illegible] سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا صحیح ہے؟ [illegible] اللہ عنہما نے کہا ہاں، اس نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو کہتے ہیں کہ عرفات جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف مت کرو، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا [illegible] سے پہلے آپ نے طواف کیا، اب تم [illegible] علیہ وسلم کے قول پر عمل کرو گے [illegible] والے ہو [illegible] اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہو۔

۲۸۹۴ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَأَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ

وبرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں نے حج کا احرام باندھا ہوا ہے کیا میں طواف کر سکتا ہوں؟ [illegible] اس نے کہا میں نے ابن فلاں کو دیکھا ہے وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور آپ ہمیں ان سے زیادہ عزیز ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ دنیا کی محبت نے ان کو غافل کر دیا ہے، حضرت ابن عمر نے کہا ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے جس کو دنیا نے غافل نہ کیا ہو! پھر فرمایا کہ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۱۴۱، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا۔

نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ میں سعی کی اور اللہ اور رسول کی سنت پیروی کرنے کے زیادہ لائق ہے بہ نسبت اس ابن فلاں کے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ بشرطیکہ تم اپنے اسلام کے دعویٰ میں سچے ہو۔

طواف قدوم میں مذاہب [illegible]

حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراضات کی وجہ [illegible]

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ

عمرہ کرنے والا سعی سے [illegible] طواف قدوم سے پہلے احرام [illegible]

٢٨٩٥ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں [illegible] زیادہ اپنی بیوی کے قریب جاسکتا ہے؟ حضرت ابن عمر نے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا سات مرتبہ طواف کیا [illegible] نماز پڑھی اور صفا و مروہ میں سات مرتبہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

٢٨٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا

ایک اور سند سے حضرت ابن عمر [illegible] کی روایت ہے۔

[illegible] محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج [illegible] عن عمرو بن دينار [illegible] ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث ابن عيينة

۲۱۹۶ - حَدَّثَنِي هَارُونُ [illegible] الأيلي حدثنا ابن وهب أخبرني عمرو [illegible] محمد بن عبد الرحمن [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible] الزبير [illegible]

محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں [illegible] نے ان سے کہا [illegible] پوچھو جس شخص نے [illegible] بیت اللہ کے طواف کے بعد [illegible] اگر وہ کہے [illegible] وہ حلال نہیں ہوسکتا [illegible] کہتا ہے کہ وہ حلال ہوسکتا ہے۔ محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں نے [illegible] سے سوال کیا عروہ نے کہا جس شخص نے [illegible] وہ [illegible] کے بغیر حلال نہیں ہوسکتا [illegible] شخص [illegible] وہ حلال ہوسکتا [illegible] [illegible] عراق [illegible] کہا ایک شخص کہتا ہے کہ رسول [illegible] کہا۔ محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں میں [illegible] گیا اور ان سے یہ بیان کیا، انھوں نے پوچھا یہ شخص کون [illegible] نہیں جانتا [illegible] میرا خیال ہے وہ عراقی ہوگا! میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ عروہ نے کہا وہ جھوٹ بولتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا [illegible] بیان کی کہ مکہ پہنچ کر آپ نے سب سے پہلے وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر حضرت ابوبکر رضی [illegible] نے حج کیا اور انھوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر حج کے سوا کچھ نہیں [illegible] نے دیکھا [illegible] انھوں نے بھی سب سے پہلے [illegible] کیا [illegible] کے علاوہ کچھ نہیں کیا [illegible]

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُوْنَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يُحِلُّوْنَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تُحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا وَقَدْ كَذَبَ فِيْمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

٢٨٩٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِيْنَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حج کیا پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف ہی کیا اور کچھ نہیں کیا پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی یہی کرتے دیکھا، وہ اس کے سوا کچھ نہیں کرتے تھے۔ اور سب سے آخر میں نے جس کو یہ کرتے ہوئے دیکھا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے انہوں نے بھی عمرہ کر کے حج کے احرام کو نہیں کھولا اور حضرت ابن عمر ان کے پاس موجود ہیں وہ ان سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ اسی طرح جو لوگ پہلے گذر چکے ہیں جب وہ مکہ مکرمہ جاتے تھے تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے پھر حلال نہیں ہوتے تھے اور میں نے اپنی والدہ حضرت اسماء اور اپنی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے وہ مکہ جا کر سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتی تھیں اور حلال نہیں ہوتی تھیں اور مجھے میری والدہ نے بتایا کہ وہ اور ان کی بہن اور حضرت زبیر اور فلاں فلاں نے صرف عمرہ کیا جب انہوں نے حجر اسود کو مس کر لیا تو حلال ہو گئے اور جس شخص نے اس مسئلہ میں جو کچھ کہا ہے جھوٹ کہا ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھ کر آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی موجود ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ حلال ہو جائے، میرے پاس ہدی نہیں تھی میں حلال ہو گئی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہدی تھی وہ حلال نہیں ہوئے حضرت اسماء کہتی ہیں

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ.

جب اپنے کپڑے پہن کر گئی اور حضرت زبیر کے پاس بیٹھی حضرت زبیر نے کہا میرے پاس سے اٹھ جاؤ میں نے کہا کیا تم کو یہ خدشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی۔

۲۸۹۹۔ وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر گئے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں ہے کہ حضرت زبیر نے ان سے کہا مجھ سے دور ہو مجھ سے دور ہو تو حضرت اسماء نے کہا کیا تم کو یہ خدشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی۔

۲۹۰۰۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جب بھی حجون سے گزرتیں تو کہتیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمت نازل فرمائے، ہم آپ کے ساتھ یہاں ٹھہرے تھے ان دنوں ہمارے پاس سامان کم تھا اور سواریاں بھی کم تھیں، اور زاد راہ بھی کم تھا، میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ نے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا، جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو ہم حلال ہو گئے پھر ہم نے شام کو حج کا احرام باندھا۔

عَنْهُمَا فَمَا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ إِنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ

۲۹۰۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا

مسلم قری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ حج میں تمتع کرنا جائز ہے؟ انہوں نے اس کی اجازت دی، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے منع کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا یہ حضرت ابن الزبیر کی والدہ ہیں جو حدیث بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی اجازت دی، ان کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ پوچھو، ہم لوگ حضرت ابن الزبیر کی والدہ کے پاس گئے اور ان سے یہ سوال کیا، وہ بھاری جسم کی نابینا عورت تھیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی اجازت دی ہے۔

۲۹۰۲ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةَ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے بعض راویوں نے متعہ کا لفظ استعمال کیا ہے، متعۃ الحج کا لفظ نہیں اور امام مسلم نے کہا پتہ نہیں اس سے متعۃ الحج مراد ہے یا متعۃ النساء۔

۲۹۰۳ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ

مسلم قری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، پھر (عمرہ کے بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوئے نہ وہ صحابہ جو ہدی لائے تھے اور باقی صحابہ حلال ہو گئے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِمَّنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ.

بن عبیداللہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے ساتھ ہدی تھی اور وہ حلال نہیں ہوئے۔

۲۹۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ اور ایک اور شخص کے پاس ہدی نہ تھی اور وہ دونوں حلال ہو گئے۔

بَابُ ۳۶۹ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

۲۹۰۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر سب سے بڑا گناہ ہے اور وہ محرم کے مہینہ کو صفر قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹوں کی پیٹھ کے زخم ٹھیک ہو جائیں اور حاجیوں کے نشانات مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لیے عمرہ حلال ہو جاتا ہے۔ جب چار ذی الحجہ کی صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ اس احرام کو عمرے کا احرام کر لو یہ بات ان لوگوں پر گراں گزری انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کس طرح حلال ہوں فرمایا پورے سے حلال ہو جاؤ۔

۲۹۰۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور چار ذی الحجہ کو تشریف لائے ہوئے، آپ نے صبح کی نماز پڑھی، صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا جو شخص اس احرام کو عمرہ کا احرام بنانا چاہے وہ بنا لے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً.

اس کو عمرے کا احرام قرار دے دے۔

٢٩٠٧ - وَحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ.

ایک اور سند سے یہ حدیث اختلافِ الفاظ کے ساتھ

مروی ہے روح اور یحییٰ بن کثیر نے نصر کی طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ابو شہاب کی روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے درآں حالیکہ ہم سب نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور جہضمی کی روایت کے سوا دوسری سب کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بطحا میں صبح کی نماز پڑھی۔

٢٩٠٨ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چار ذی الحجہ کو مکہ پہنچے حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر لیں۔

٢٩٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طُوًى وَقَدِمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مقام ذی طویٰ میں پڑھی، اور چار ذو الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ اور صحابہ کو حکم دیا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں۔

لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.

٢٩١٠۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، پس جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ پوری طرح حلال ہو جائے کیونکہ اب عمرہ قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔

٢٩١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے تمتع کیا، لوگوں نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر ان سے تمتع کے بارے میں سوال کیا انہوں نے مجھے تمتع کرنے کا حکم دیا، میں بیت اللہ کی طرف چلا گیا اور سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کسی آنے والے نے میرے پاس آ کر کہا عمرہ قبول ہو گیا اور حج بھی ایک زائد (مقبول) ہو گیا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کے پاس جا کر ان کو یہ خواب سنایا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر، یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کفار کے مہینوں کو مؤخر کرنے کی وجہ

حدیث نمبر ٢٩٠٥ میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو زمین پر سب سے بڑا گناہ خیال کرتے تھے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بڑی رسم کو مٹایا اور حج کے مہینوں میں اپنے اصحاب سے عمرہ کرایا [illegible]
محرم کو صفر قرار دیتے تھے وہ محرم کو مؤخر کر دیتے تھے اور اس ماہ کو اپنے لیے حلال کر لیتے تھے اور اس سے ان کی

غرض یہ تھی کہ مسلسل تین حرمت والے مہینوں کی وجہ سے ان کی لوٹ مار اور قتل و غارت کے تسلسل میں فرق پڑتا تھا اس لیے وہ محرم کے مہینہ کو مؤخر کر دیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو کفر قرار دیا اور فرمایا: انما النسیٓء زیادة فی الکفر (مہینوں کو مؤخر کرنا کفر میں زیادتی ہے)۔

بَابُ ۳ اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۲۹۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ.

۲۹۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ.

احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلادہ ڈالنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر دائیں طرف اشعار کیا (چیر دیا) جس سے خون بہا، پھر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا، پھر اونٹنی پر سوار ہوئے، جب مقام بیداء پر اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ آئے تو ظہر کی نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

مسئلہ اشعار میں شوافع کا احناف پر اعتراض

اونٹ کے کوہان کی دائیں جانب کو چھری وغیرہ سے چیر کر اسے زخمی کرنا اور اس کا خون بہا دینا اشعار کہلاتا ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اونٹ میں اشعار کرنا مستحب ہے جمہور متقدمین و متاخرین کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ اشعار بدعت ہے کیونکہ یہ جانور کو مثلہ کرنا ہے، علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا نظریہ اشعار کے بارے میں احادیث صحیحہ مشہورہ کے خلاف ہے، اور یہ مثلہ کرنا نہیں ہے بلکہ یہ ختنہ اور داغ لگانے کی مثل ہے۔ ۱؎

۱؎ علامہ یحیی بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۰۷، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولی ۱۳۷۵ھ

مسئلہ اشعار میں احناف کا جواب

علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اشعار بدعت ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک مستحسن ہے اور ان کے نزدیک اشعار نہ کرنا ترک کرنا بہتر ہے ۔ اور کرنا یا نہ کرنا کوئی حرج نہیں ہے اشعار کا طریقہ یہ ہے کہ کسی نشتر یا دھار دار چیز سے اونٹ کے کوہان میں دائیں طرف یا بائیں طرف سے کسی ایک جانب کی کھال کو کاٹا جائے حتیٰ کہ اس سے خون نکلے پھر اس خون میں اس کے کوہان کو لتھیڑ دیا جائے اس عمل کو اشعار کہتے ہیں کیونکہ اس سے ہدی کی علامت قائم ہو جاتی ہے اور اشعار کا معنی علامت ہے۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے تھے کہ کوہان کی بائیں جانب اشعار کیا جائے۔ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اونٹوں میں اشعار کیا اور صحابہ سے بھی اشعار مروی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا امام ابو حنیفہ نے نفس اشعار کو مکروہ نہیں قرار دیا اور امام ابو حنیفہ اشعار کو کیسے مکروہ کہہ سکتے ہیں جبکہ بکثرت احادیث سے اشعار کا ثبوت ہے۔ امام ابو حنیفہ نے صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کے اشعار کو مکروہ کہا ہے کیونکہ وہ بہت گہرائی میں نشتر کو گھونپ دیتے تھے جس کی وجہ سے اونٹ کی ہلاکت کا خدشہ ہوتا تھا۔ خاص طور پر حجاز کی گرمیوں میں جہاں انہوں نے عام لوگوں کو اس سے روکنے کے لیے یہ کہا کہ اشعار مکروہ ہے کیونکہ وہ اشعار کو صحیح طریقے سے نہیں کرتے تھے لیکن جو لوگ اشعار کرنا جانتے ہوں یعنی صرف اونٹ کی کھال کاٹیں اور اس کا گوشت نہ کاٹیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

بَابُ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ

حضرت ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو پریشان کر دیا

۲۹۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ۔

اعرج کہتے ہیں کہ بنو ہجیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا یہ کیا فتویٰ ہے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے خواہ تم ناخوش ہو۔

۲۹۱۵ - وَحَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ

ابو حسان کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے کہا گیا کہ لوگوں میں اس مسئلہ سے بہت شورش پیدا ہو گئی

---

[1] علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ المبسوط ج ۴ ص ۱۳۸ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، طبعہ ثالثہ ۱۳۹۸ھ۔

يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ۔

نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا [illegible] حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے خواہ تم کو ناگوار ہو۔

۲۹۱۶۔ وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَيْنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهٗ وَكَانَ يَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کر لے وہ حلال ہو جاتا ہے خواہ وہ شخص حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا ہو۔ راوی نے عطا سے پوچھا کہ ابن عباس نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے ثم محلها الى البيت العتيق۔ (قربانی کے ذبح ہونے کی جگہ بیت عتیق ہے) راوی نے کہا قربانی تو عرفات سے آنے کے بعد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ خواہ وہ عرفات سے پہلے ہو یا بعد، اور اس کا استنباط وہ اس حدیث سے کرتے تھے جب حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو احرام کھولنے کا حکم دیا تھا۔

حضرت ابن عباس کی رائے کے تفرد کا بیان

اس باب کی احادیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس فتویٰ کا ذکر کیا گیا ہے کہ حج [illegible] والا طواف قدوم کے بعد حلال ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس اپنے اس فتویٰ میں منفرد تھے، جمہور صحابہ، تابعین اور بعد کے ائمہ میں سے کسی نے حضرت ابن عباس کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا۔ حضرت ابن عباس کے علاوہ باقی تمام فقہاء کا نظریہ یہ ہے کہ حج کرنے والا صرف طواف قدوم سے حلال نہیں ہوتا بلکہ اس کے حلال ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ عرفات میں قیام کرے، مزدلفہ میں رات گزارے، جمرہ عقبہ کی رمی کرے [illegible] اور طواف زیارت کرے۔ حضرت ابن عباس نے قرآن مجید کی آیت ثم محلها الى البيت العتيق سے جو استدلال کیا ہے درحقیقت اس آیت کا یہ معنی نہیں ہے کہ طواف قدوم کے بعد حج کرنے والا حلال ہو جاتا ہے [illegible] چاہیے خواہ طواف قدوم بھی نہ کیا ہو۔ حضرت ابن عباس کا دوسرا استدلال اس حدیث سے ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں [illegible]

مرنی نہیں تھی انھیں حلال ہونے کا حکم دیا تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب اس حدیث سے یہی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام کر لیں اور یہ حکم صرف اس سال کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ ہم دلائل سے بیان کر چکے ہیں، اس لیے یہ حدیث اس چیز کی دلیل نہیں ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا ہو وہ صرف طواف قدوم کر کے حلال ہو سکتا ہے۔

بَابُ ۳۷۲ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

عمرہ کرنے والے کے سر منڈانے و بال کٹانے کا بیان

۲۹۱۷ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میں نے مروہ کے قریب تیر کے پیکان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کاٹے تھے، میں نے ان سے کہا مجھے اس کا علم نہیں اس کے آپ ذمہ دار ہیں۔

۲۹۱۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے مروہ پر تیر کے پیکان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تھے یا کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ مروہ پر تیر کے پیکان سے بال کتروا رہے ہیں۔

حضرت معاویہ کے اسلام کی تاریخ کی تحقیق

حج اور عمرہ کرنے والا حرم میں جس جگہ بھی بال کٹوائے یا منڈائے جائز ہے لیکن عمرہ کرنے والے کے لیے مروہ کے پاس اور حج کرنے والے کے لیے منیٰ میں بال کٹانا یا سر منڈانا افضل اور مستحب ہے۔ اس حدیث میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ عمرہ جعرانہ کا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں قارن تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں حلق کرایا تھا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال بطور تبرک تقسیم کیے تھے۔ اس لیے حضرت معاویہ کے بال کاٹنے کے واقعہ کو حجۃ الوداع پر محمول کرنا صحیح نہیں ہے اور نہ اس واقعہ کو سات ہجری کے عمرۃ القضاء پر محمول کرنا صحیح ہے کیونکہ حضرت معاویہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے حضرت معاویہ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے سال میں اسلام

لائے تھے اور آٹھ ہجری میں عمرۃ الجعرانہ واقع ہوا اس لیے یہ واقعہ بھی عمرۃ الجعرانہ کا ہے۔

بَابُ ۳۰۲ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

تمتع اور قران کا جواز

۲۹۱۹ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے درآں حالیکہ ہم بلند آواز سے حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی روانہ کی ہے ان کے سوا باقی لوگ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں پھر جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو ہم منیٰ گئے اور ہم نے حج کا احرام باندھا۔

۲۹۲۰ - وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے درآں حالیکہ ہم باآواز بلند حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

۲۹۲۱ - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا

ابو نضرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما متعول میں اختلاف کر رہے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ دو متعہ کیے ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو ان سے منع کر دیا پھر ہم نے ان کو نہیں کیا۔

۲۹۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے۔ حضرت علی نے کہا میں نے وہی نیت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

۲۹۲۳۔ وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت منقول ہے۔

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور فرمایا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

۲۹۲۵۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے تھے لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔ ایک اور روایت میں ہے انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ کہتے ہوئے سنا ہے۔

۲۹۲۶۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور حضرت ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ پڑھیں گے۔

۲۹۲۷ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے، اس میں ہے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔

۲۹۲۸ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس کے بعد سابق روایت ہے۔

باآواز بلند تلبیہ کہنے کے احکام

حدیث نمبر ۲۵۱۹ میں بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا ذکر ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے بشرطیکہ اپنے نفس کو زور سے آواز بلند کر کے اس کو تکلیف ہو، عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ کہے بلکہ دل دل میں تلبیہ کہے کیونکہ اس کی آواز سے فتنہ کا خدشہ ہے، ورود کے بجائے آواز بلند کرنا تمام علماء کے نزدیک مستحب ہے البتہ غیر مقلدین نے واجب کہا ہے۔ مسجد منی و مسجد عرفات کے علاوہ باقی مساجد میں بلند آواز سے ذکر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے، اس میں دو قول ہیں، امام مالک کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ عام مساجد میں بھی بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے، ان تین مساجد میں جائز ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی مساجد میں بلند آواز سے ذکر نہ کرے تاکہ لوگوں کی عبادات میں خلل نہ ہو، ان تین مساجد میں چونکہ حج کی عبادت انجام دی جاتی ہیں اس لیے ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذکر بالجہر

خیال رہے کہ جب لوگوں کی عبادات میں خلل کا اندیشہ نہ ہو تو بلند آواز سے ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر متوسط جہر کیا جائے تو لوگوں کی عبادت میں خلل نہیں پڑتا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد [illegible] ذکر کرتے تھے [illegible]

لے امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

مستلزم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر بلند آواز سے ذکر کیا جس کو حضرت ابن الزبیر نے سنا، یہی وجہ ہے شیخ ولی الدین عراقی نے حضرت عبداللہ بن الزبیر کی اس روایت کو اس طرح ذکر کیا ہے: وعن عبد اللہ بن الزبیر
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الاعلی لا الہ
الا اللہ ... الحدیث۔ "حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرنے کے بعد بآواز بلند فرماتے تھے: "لا الہ الا اللہ"[1]

صاحب مشکوٰۃ کا مسلم کے حوالے سے بصوتہ الاعلیٰ کے الفاظ نقل کرنے کا بیان۔

شیخ ولی الدین عراقی نے حضرت ابن الزبیر کی اس روایت کو مسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے، صحیح مسلم میں "بصوتہ الاعلی" کے الفاظ نہیں ہیں لیکن حضرت ابن الزبیر کی روایت میں ان الفاظ کا معنی موجود ہے کیونکہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے حضرت ابن الزبیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے تھے اور حضرت ابن الزبیر کا یہ بیان کرنا اس بات کو مستلزم ہے کہ حضرت ابن الزبیر اس ذکر کو سنتے تھے اور ذکر کو سننا اس بات کو مستلزم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے شیخ ولی الدین عراقی نے اسی معنی پر نظر کرتے ہوئے بصوتہ الاعلی کے الفاظ ذکر کر دیے جو اگرچہ صحیح مسلم میں امام مسلم نے نہیں کہے لیکن ان کی روایت میں یہ معنی موجود ہے اس لیے اس روایت پر نظر کرتے ہوئے صاحب مشکوٰۃ نے ابن الزبیر سے اس طرح روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد بلند آواز سے کہتے تھے ...

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۲۴۲ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد

۲۹۲۹۔ وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں اور یہ سب ذوالقعدہ میں کیے ہیں، سوا اس ایک عمرے کے جو آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا، ایک عمرہ حدیبیہ سے یا (صلح) حدیبیہ کے زمانہ میں ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا اس کے بعد والے سال ذوالقعدہ میں کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ سے جب آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا ذوالقعدہ میں کیا، اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

---

[1] شیخ ولی الدین عراقی متوفی ۷۴۲ھ، مشکوٰۃ ص ۸۸، مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی۔

عُمَرٍ حِينَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ .

۲۹۳۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ .

قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے۔ انھوں نے کہا کہ فرضیت حج کے بعد آپ نے ایک حج کیا ہے اور چار عمرے کیے ہیں۔

۲۹۳۱ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى .

ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے، انھوں نے کہا سترہ میں۔ اور حضرت زید بن ارقم نے مجھے بتلایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات میں شرکت کی ہے، اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک حج کیا ہے جو حجۃ الوداع ہے۔ ابواسحٰق نے کہا کہ مکہ میں رہتے ہوئے آپ نے ایک اور حج بھی کیا۔

۲۹۳۲ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور ہم ان کی مسواک کرنے کی آواز سن رہے تھے، میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے میری ماں! کیا آپ نہیں سن رہیں جو ابوعبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے! حضرت عائشہ نے فرمایا! اللہ تعالےٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ.

... حضرت عائشہ نے ... کہ ... نے رجب میں عمرہ نہیں کیا اور آپ نے جب بھی عمرہ کیا تو ابن عمر آپ کے ساتھ تھے، عروہ کہتے ہیں ... یہ سب سن رہے تھے انہوں نے نہ کہا نہ ہاں کہا وہ خاموش رہے۔

۲۹۳۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں گئے، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے حضرت ابن عمر سے اس نماز کے بارے میں پوچھا، ابن عمر نے فرمایا بدعت ہے، پھر عروہ نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انہوں نے کہا چار عمرے، جن میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا، ہم نے ان کی بات کا رد کرنا یا جھٹلانا ناپسند کیا، پھر ہم نے حضرت عائشہ کی حجرے میں مسواک کرنے کی آواز سنی، تو عروہ نے کہا: اے ام المؤمنین! کیا آپ سن رہی ہیں ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں جن میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی عمرہ کیا ابو عبد الرحمن ان کے ساتھ تھے اور آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد کی تحقیق

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

نے چار عمرے کیے ہیں ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رجب میں عمرہ ہونے کی
پہلا عمرہ چھ ہجری میں حدیبیہ کے سال ذوالقعدہ میں کیا جس میں آپ کو اور صحابہ کو روک دیا گیا اور آپ اور صحابہ حلال ہو گئے
اس کو بھی عمرہ شمار کیا گیا دوسرا اگلے سال ذوالقعدہ میں عمرہ کیا اس کو عمرۃ القضاء کہتے ہیں جو سات ہجری میں کیا تیسرا
عمرہ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے سال کیا اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے سال کیا اس کا احرام ذوالقعدہ میں باندھا اور اس
کے افعال ذوالحجہ میں کیے۔ جب حضرت عائشہ نے حضرت ابن عمر کے قول کا انکار کیا تو حضرت ابن عمر خاموش رہے
اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابن عمر کو یاد نہیں رہا تھا یا شبہ پڑ گیا تھا اسی وجہ سے خود ہی حضرت عائشہ سے سکوت کیا اور
ان کی بات کا انکار کیا۔

قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا تھا اس لیے کل چار عمرے ہوئے علامہ
نووی نے اس کا شدید رد کیا ہے اور کہا کہ روایات کثیرہ صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ آپ نے حج قران کیا تھا اور
قاضی عیاض نے جو کچھ کہا ہے وہ باطل ہے۔[1]

نماز چاشت کے بدعت ہونے کی توضیح

حضرت ابن عمر نے اس حدیث میں چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے حالانکہ چاشت کی نماز سنت سے ثابت ہے علامہ
نووی نے اس کی توضیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر کا مطلب یہ تھا کہ چاشت کی نماز کے لیے مسجد میں جمع ہو کر اس کو ظاہر
کرنا بدعت ہے ورنہ اس کی اصل سنت سے ثابت ہے اور نفل نماز کے لیے مسجد میں جمع ہونا حضرت ابن عمر کے نزدیک
بدعت سیئہ نہیں تھی ورنہ وہ لوگوں کو اس سے منع کرتے۔

جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہم نے اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان مبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت

۲۹۲۴ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک عورت
سے فرمایا، ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے اس
عورت کا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا، تم ہمارے
ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں؟ اس نے کہا ہمارے
پانی لانے کے دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور
بیٹا حج کرنے کے لیے گیا ہوا ہے اور دوسرا اونٹ
ہمارے پانی لانے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا
اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً.

عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

۲۹۳۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت جسے ام سنان کہا جاتا تھا، اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے کہا میرے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور اس کا بیٹا حج کے لیے گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے۔ آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا فرمایا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

مکہ مکرمہ میں بالائی حصے سے داخل ہونے اور نچلے حصے سے نکلنے کا استحباب

۲۹۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت والے راستے سے نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوتے اور جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو بالائی گھاٹی سے داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلتے تو نچلی گھاٹی سے نکلتے۔

۲۹۳۷- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے

وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ.

۲۹۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو بالائی جانب سے داخل ہوتے اور جب لوٹتے تو نیچے کی جانب سے لوٹتے۔

۲۹۳۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو مکہ کا بالائی حصہ ہے، ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد ان دونوں جانبوں سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی جانب سے داخل ہوتے تھے۔

مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے کی حکمت

مکہ میں آنے اور جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ تبدیل کرنا نیک شگون کے لیے تھا تاکہ راستہ کا تغیر حالت کے تغیر پر دلالت کرے [illegible] عبادت کی گواہی دیں اور دونوں طرف کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات سے [illegible] کیا جاتا تھا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب

۲۹۴۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات گزاری پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے [illegible] ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، ابن سعید کی روایت

وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ ۔

میں سے تھی کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی، یا یہ کہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

۲۹۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب بھی مکہ آتے تھے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے تھے حتیٰ کہ صبح کرتے اور غسل کرتے پھر دن میں مکہ میں داخل ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

۲۹۴۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ ۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ ایک بڑے ٹیلے پر ہے، اس مسجد میں نہیں ہے جو بعد میں بنائی گئی، لیکن اس کے نیچے ایک بڑے ٹیلے پر ہے۔

۲۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لمبے پہاڑ کے دونوں کونوں کے درمیان قبلہ کی طرف منہ کرتے اور جو مسجد وہاں بنی ہوئی ہے اس کو ٹیلے کے بائیں جانب کر دیتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے۔ اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا کم و بیش، اور پھر اس لمبے پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے

مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بیت اللہ شریف کے درمیان سے نماز ادا فرماتے تھے [illegible]

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible] ذی طویٰ میں رات [illegible] صبح تک وہیں [illegible] پڑھ کر غسل کر کے مکہ میں دن کے وقت داخل ہو۔

باب ۳۷۸: اِسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ فِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجَّةِ

حج اور عمرے کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب

۲۹۴۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے [illegible] کرتے تھے۔

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِيْ أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] کا پہلا طواف کرتے تو تین مرتبہ دوڑ کر طواف کرتے [illegible] دو رکعت نماز پڑھتے [illegible] سعی کرتے (دوڑ لگاتے)

الصفا والمروة.

٢٩٤٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لاتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور آنے کے بعد پہلے طواف کے سات میں سے تین چکروں میں دوڑتے۔

٢٩٤٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے۔

٢٩٤٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

٢٩٤٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا یہاں تک کہ تین چکر پورے ہو گئے۔

إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ۔

۲۹۵۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

۲۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ قَالَ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے بیت اللہ کے طواف اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور چار مرتبہ معمول کے مطابق چلنے کے بارے میں بتلائیے، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم اس کو سنت سمجھتی ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔ میں نے کہا آپ کے قول کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب دبلے ہونے کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے، اور وہ مشرکین آپ سے حسد کرتے تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور باقی چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلیں۔ ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا مجھے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کے بارے میں بھی بتلائیے۔ کیا سوار ہو کر طواف کرنا سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم سوار ہو کر طواف کو سنت سمجھتی ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، میں نے کہا آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

هٰذَا مُحَمَّدٌ حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوْتِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ۔

... کے پاس بیت تو لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حتیٰ کہ جوان عورتیں بھی گھروں سے نکل آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے لوگوں کو نہیں ہٹاتے تھے، پس جب بھیڑ زیادہ ہو گئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل چلنا اور سعی کرنا افضل ہے۔

۲۹۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا۔

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آپ کی قوم کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا تھا اور صفا و مروہ کے درمیان بھی اور یہ سنت ہے، حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔

۲۹۵۳ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَبْجَرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أُرَانِيْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِيْ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُوْنَ۔

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا میرا خیال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، حضرت ابن عباس نے کہا مجھ سے بیان کرو، میں نے کہا میں نے آپ کو مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور آپ کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا، راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، کیونکہ صحابہ کی عادت تھی کہ وہ آپ کو چھوڑتے تھے نہ دھکے دیتے تھے۔

۲۹۵۴ - وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے درآں حالیکہ انہیں مدینہ کے بخار نے کمزور بنا ہوا تھا، مشرکین نے کہا کل تمہارے پاس ایسے لوگ آ رہے ہیں جنہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے اور انہیں اس سے تکلیف پہنچی ہے، وہ حطیم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

انہوں نے اصحاب کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور دو رکنوں کے درمیان چلتے رہیں تاکہ آپ مشرکین کو صحابہ کی توانائی دکھا سکیں، مشرکین نے دیکھ کر کہا یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم کہتے تھے کہ ان کو بخار نے کمزور کر دیا ہے یہ تو فلاں فلاں سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ نے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم ان کی خیر خواہی کے خیال سے نہیں دیا۔

۲۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا تھا کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔

۲۹۵۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمًا حَسَدَةً وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے، اس میں ہے اہل مکہ حاسد تھے۔

رمل کی تعریف

علامہ نووی رمل کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ رمل کا معنی ہے دوڑنا یعنی چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز چلنا۔[1] علامہ ابو الحسن مرغینانی نے لکھا ہے کہ کندھے ہلا ہلا کر اکڑ کر چلنا جیسے وہ شخص چلتا ہے جس نے کسی کو للکارا ہو۔[2] رمل صرف طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے، طواف زیارت اور طواف وداع میں رمل نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس کے نزدیک رمل اب سنت نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرۃ القضاء کے لیے مکہ تشریف لے گئے تو مشرکین نے کہا ان لوگوں کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار قوت کے لیے خود بھی رمل کیا اور صحابہ کو بھی رمل کا حکم دیا

۱۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ
۲۔ علامہ ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ، ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۳۵۰، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا ہے اور اب مشرکین کو قوت دکھانے کا کوئی معنی نہیں ہے اس لیے اب رمل نہیں ہے، لیکن تمام علماء صحابہ اور تابعین نے حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جو طواف قدوم کیا تھا اس میں بھی رمل کیا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ عطا کر دیا تھا، اس لیے تمام صحابہ، تابعین اور بعد کے فقہاء کے نزدیک طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے۔ [1]

رمل کے احکام

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کے لیے مشروع نہیں ہے، جیسے عورتوں کے لیے صفا اور مروہ میں دوڑنا مشروع نہیں ہے اور اگر رمل والا کرنے کے بعد اس کو چھوڑ دے تو وہ سنت کا تارک ہے اور اس پر کوئی تاوان نہیں ہے، مستحب ... کا اس میں اختلاف ہے بعض مالکیہ کے نزدیک اس پر دم ہے اور بعض کے نزدیک اس پر دم نہیں ہے۔ [2]

علامہ سرخسی لکھتے ہیں اگر کسی شخص نے بغیر عذر کے رمل ترک کیا تو اس نے برا کام کیا اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، کیونکہ صفا اور مروہ میں سعی کے ترک سے کچھ واجب نہیں ہوتا اور طواف میں اس سے زیادہ ... تعظیم ... اور ادب اور سنت کو ترک کر دیا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوتا ہے۔ [3]

تعارض کا جواب

حدیث نمبر ۲۹۴۶ میں ہے کہ ابوالطفیل نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ لوگ رمل کو سنت سمجھتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، سنت نہیں ہے... یعنی رمل کو سنت مقصودہ سمجھنے میں جھوٹے ہیں لیکن حضرت ابن عباس کی اس رائے سے فقہاء صحابہ و تابعین نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم نے شروع باب میں ذکر کیا ہے اسی طرح اس حدیث میں ہے کہ ابوالطفیل نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ لوگ صفا اور مروہ میں سوار ہو کر سعی کرنے کو سنت سمجھتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے کہا وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی ہیں، یعنی یہ عذر کی بنا پر سنت ہے اور جھوٹے اس بات میں ہیں کہ یہ بلا عذر سنت نہیں ہے

بَابُ ۲۹ اِسْتِحْبَابِ اِسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں یمانی رکنوں کی تعظیم کا استحباب

۲۹۵۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے صرف دو یمانی رکنوں کی تعظیم کرتے تھے

---

[1] علامہ اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی متوفی ۷۸۶ھ، عنایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۳۵۰، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

[2] علامہ شمس الائمہ سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، مبسوط ج ۴ ص ۴۲، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، طبعہ ثالثہ ۱۳۹۸ھ

[3] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۲۹۵۸ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف حجر اسود اور اس کے ساتھ والے کونے کا استلام کرتے تھے جو بنو جمح کے مکانوں کی سمت ہے۔

۲۹۵۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے تھے۔

۲۹۶۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کی تعظیم کرتے دیکھا ہے تب سے میں نے ان دو رکنوں کی تعظیم کو کبھی نہیں چھوڑا سختی میں نہ آسانی میں۔

۲۹۶۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو چھو کر، پھر ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

ہوئے دیکھا ہے میں نے کبھی اس کو ترک نہیں کیا۔

۲۹۶۲ - وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهٗ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ارکان بیت اللہ کی تفصیل

بیت اللہ کے چار ارکان ہیں رکن اسود اور رکن یمانی ان دونوں کو یمانیین کہتے ہیں اور دوسرے دو رکنوں کو شامیان کہتے ہیں۔ رکن اسود میں دو فضیلتیں ہیں ایک تو یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیادوں پر ہے دوسری فضیلت یہ ہے کہ اس میں حجر اسود ہے اور دوسرے رکن یمانی میں صرف یہ فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر ہے اور باقی دو رکنوں میں ان میں سے کوئی فضیلت نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کی تعظیم بھی کی جاتی ہے اور اس کو بوسہ بھی دیا جاتا ہے اور رکن یمانی کی صرف تعظیم کی جاتی ہے اس کو بوسہ نہیں دیا جاتا اور دوسرے دو رکنوں میں ان کی تعظیم کی جاتی ہے نہ ان کو بوسہ دیا جاتا ہے۔

حجر اسود کی تعظیم

حدیث نمبر ۲۹۶۱ میں ہے حضرت ابن عمر نے حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بوسہ دیا اس سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو بوسہ دینا مستحب ہے یہ اس وقت ہے جب کسی وجہ سے حجر اسود کو چومنا ممکن نہ ہو ورنہ جو حجر اسود کے چومنے پر قادر ہو وہ ہاتھ لگانے پر اکتفا نہ کرے۔

بَابُ ۳۸۰ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان

۲۹۶۳ - وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرٌو ح وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے

شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۶۵ - وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ.

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے بخدا میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نفع ہے نہ نقصان، اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، حالانکہ

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ.

میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۶۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا.

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بہت چاہتے تھے۔

۲۹۶۸- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بہت چاہتے تھے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ حجر اسود سے چمٹ گئے۔

حجر اسود کے فضائل

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں کہ حجر اسود کعبہ کے اس رکن کو کہتے ہیں جو مشرقی دروازے کے قریب ہے اور اب وہ زمین سے دو ذراع اور ایک تہائی ہاتھ کی بلندی پر ہے۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ستائیس ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت سے حجر اسود کو اتارا گیا تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن بنو آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے صحیح کہا ہے لیکن اس کی سند میں عطاء بن سائب ایک راوی ہے جس میں ضعف ہے لیکن صحیح ابن خزیمہ میں بھی یہ روایت ہے جس سے یہ قوی ہو جاتی ہے۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ انسان کو گناہوں سے ڈرنا چاہیے کیونکہ جب گناہ پتھر پر اثر کر کے اس کو سیاہ کر دیتے ہیں تو انسانوں کے دل کا کیا حال ہوتا ہوگا اور اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ اس پتھر کو انبیاء اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے مبارک ہاتھ مس کرتے رہے پھر بھی اس کا رنگ سیاہ ہی رہا حالانکہ انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں کے مس کرنے کا تقاضا یہ تھا کہ اس پتھر کی سیاہی دور ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے عبرت دلانے کے لیے اس کی سیاہی کو برقرار رکھا تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے گناہوں سے بچیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو سلب کر لیا اور اگر سلب نہ کرتا تو ان کے نور سے مشرق اور مغرب روشن ہو جاتے، یہ حدیث مسند احمد، جامع ترمذی اور صحیح ابن حبان میں ہے اور اس کی سند میں [illegible] ایک ضعیف راوی ہے لیکن تعدد اسانید کی وجہ سے یہ حدیث قوی ہو گئی۔ علامہ قسطلانی نور سلب کرنے کی [illegible] بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نور اس لیے سلب کر لیا کہ اس پر ایمان لانا ایمان بالغیب [illegible] اور غیب رہے اور اگر اس کا نور سلب نہ فرماتا تو اس پر ایمان لانا ایمان بالشہادۃ ہوتا، اور [illegible] تک سے ایمان بالشہادہ [illegible] نہیں ہے۔ ۳۵

آثار صالحین کو بوسہ دینے کے جواز میں فقہاء اسلام کی تصریحات

حجر اسود اور بوسہ دینے کی [illegible] فقہاء [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور صالحین کے آثار کو بوسہ دینے پر استدلال کیا ہے۔ علامہ بدرالدین عینی [illegible] لکھتے ہیں: ابن ابی الصیف فرماتے ہیں کہ مقامات شریفہ اور صالحین کے ہاتھوں اور پیروں کو برکت حاصل کرنے کے لیے بوسہ دینا مستحسن ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ [illegible] وہ جگہ [illegible] جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا تھا، اور وہ حضرت حسن کی ناف تھی۔ حضرت ابوہریرہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کے ارادہ سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس جگہ کو بوسہ دیا۔ حضرت ثابت بنانی [illegible] رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے جب تک اس کو بوسہ نہ دے لیتے اور کہتے تھے [illegible] جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کیا ہے۔ [illegible] شیخ ابن ابی الصیف نے فرمایا مجھ سے [illegible] علائی نے کہا کہ میں نے ایک پرانی کتاب میں [illegible] بعض محدثین کے ہاتھوں سے [illegible] سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] کے منبر [illegible] امام احمد نے فرمایا [illegible] حرج نہیں ہے۔ [illegible] علائی نے کہا مجھے شیخ تقی الدین [illegible] کہ تعجب ہے امام احمد [illegible] کے نزدیک [illegible] کیا بات ہے ہم نے امام احمد [illegible] ہے اور جب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی تعظیم کے لیے امام احمد کی عقیدت کا کیا حال ہوگا!

علامہ عینی لکھتے ہیں کہ محب طبری نے فرمایا حجر اسود اور دیگر ارکان کو بوسہ دینے سے [illegible] کا جواز ثابت ہوتا ہے جس کو بوسہ دینے سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو کیونکہ [illegible] اگرچہ کسی حدیث میں [illegible] کا حکم نہیں آیا ہے تو کسی حدیث میں اس کی ممانعت یا کراہت بھی نہیں آئی ہے [illegible] ابن ابی الصیف سے روایت کرتے ہیں کہ بعض علماء جب مصاحف (قرآن مجید کے نسخے) کو دیکھتے تو [illegible] بوسہ دیتے اور جب احادیث کے اوراق کو دیکھتے تو انہیں بوسہ دیتے اور جب صالحین کی [illegible]

۳۵۔ علامہ احمد بن قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ، ارشاد الساری ج ۳ ص ۱۵۵، مطبوعہ مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۰۶ھ

کہ انھیں بوسہ دیتے اور یہ بات بعید نہیں ہے[1]

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل

شیخ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں کہ حجر اسود پر دونوں ہاتھ رکھنا مصافحہ کے قائم مقام ہے اس سے یہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل ہے نیز لکھتے ہیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا شرعاً ثابت ہے اس لیے یہ صالحین کے تبرکات کو بوسہ دینے کی اصل ہے حضرت عمر بن عبد العزیز نے مصحف کو بوسہ دیا اور امام احمد بن حنبل نے مدینہ منورہ کے بوسہ دینے کی اجازت دی حافظ ابن تیمیہ اس سے حیران ہوئے کیونکہ یہ ان کے نزدیک جائز نہیں ہے[2]

صالحین اور بزرگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے کے بارے میں احادیث۔

عن زارع بن عامر قال قدمنا، فقيل ذاك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذنا بيديه ورجليه نقبلها۔[3]

زارع بن عامر کہتے ہیں کہ ہم آئے تو کہا گیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ہم آپ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دینے لگے۔

عن صهيب قال رأيت عليا يقبل يد العباس ورجليه۔[3]

صہیب کہتے ہیں میں نے حضرت علی کو دیکھا وہ حضرت عباس کے ہاتھ اور پیر چومتے ہوئے دیکھا۔

عن ابن عمر قال قبلنا يد النبي صلى الله عليه وسلم۔[4]

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

عن يحيى بن الحارث الذماري قال لقيت واثلة بن الأسقع فقلت بايعت بيدك هذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم قلت اعطني يدك اقبلها فاعطانيها فقبلتها۔[5]

یحییٰ بن حارث ذماری کہتے ہیں کہ میری واثلہ بن اسقع سے ملاقات ہوئی میں نے کہا آپ نے اسی ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے، انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھائیے میں اس کو بوسہ دوں گا انھوں نے ہاتھ بڑھایا اور میں نے اس کو بوسہ دیا۔

عن صفوان بن عسال ان قوما من اليهود

صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ یہود کی ایک قوم

---

[1] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۴۱ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر، ۱۳۴۸ھ۔

[2] شیخ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ، فیض الباری ج ۲ ص ۹۲ مطبوعہ مطبع حجازی مصر ۱۳۵۷ھ

[3] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، الادب المفرد ص ۲۵۳ مطبوعہ مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل پاکستان

[4] 〃 〃 〃 〃 الادب المفرد، ص ۲۵۴ 〃 〃

[5] حافظ نور الدین الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۴۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۲ھ۔

[6] 〃 〃 〃 ، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۴۲ 〃 〃 〃 〃

فقبلوا یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رجلیہ [1]

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا۔

علامہ علی متقی، مصنف عبد الرزاق، بیہقی، اور ابن عساکر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

عن تمیم بن سلمة قال قدم عمر الشام استقبله ابو عبیدة بن الجراح فصافحه و قبل یده ثم خلوا یبکیان فکان تمیم یقول تقبیل الید سنة [2]

تمیم بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر شام آئے تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان کا استقبال کیا، ان سے مصافحہ کر کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا، پھر وہ دونوں خلوت میں رونے لگے۔ اور تمیم کہتے تھے کہ ہاتھ کو بوسہ دینا سنت ہے۔

حجر اسود کی تعظیم کا طریقہ

حدیث نمبر ۲۹۶۳ میں ہے حضرت عمر بن الخطاب نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اس کی شرح میں علامہ نووی لکھتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف میں حجر اسود کی تعظیم کے بعد اس کو بوسہ دینا مستحب ہے، اسی طرح حجر اسود پر سجدہ کرنا بھی مستحب ہے یعنی حجر اسود پر پیشانی رکھ دے۔ پس مستحب یہ ہے کہ پہلے حجر اسود کو تعظیم دے پھر اس کو بوسہ دے پھر اس پر پیشانی رکھ دے، یہ ہمارا اور جمہور کا مذہب ہے۔ ابن منذر نے حضرت عمر بن الخطاب، حضرت ابن عباس، طاؤس، امام شافعی اور امام احمد سے اسی کو روایت کیا ہے۔ ابن منذر نے کہا ہے میرے اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی حدیث روایت کی ہے۔ امام مالک اس مسئلہ میں منفرد ہیں وہ کہتے ہیں کہ حجر اسود پر سجدہ کرنا بدعت ہے اور قاضی عیاض مالکی نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام مالک کی رائے شاذ اور منفرد ہے۔

رکن یمانی کی تعظیم میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں رکن یمانی کی تعظیم کرے اور اس کو بوسہ نہ دے بلکہ اس کی تعظیم کرنے کے بعد ہاتھ کو چوم لے یہ ہمارا مذہب ہے، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں کہ اس کی تعظیم نہ کرے اور امام مالک اور امام احمد یہ کہتے ہیں کہ اس کی تعظیم کرے اور اس کے بعد ہاتھ کو نہ چومے، امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ اس کو بوسہ دیتے تھے اور امام احمد سے بھی ایک یہی روایت ہے۔

حضرت عمر نے حجر اسود سے کہا "تو نفع دیتا ہے نہ نقصان" اس کی تشریح میں فقہاء اسلام کی عبارات

حدیث نمبر ۲۹۶۵ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بعد فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نفع دیتا ہے نہ نقصان، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ [illegible]

۱۔ حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ، المصنف ج ۸ ص ۷۴۵ مطبوعہ [illegible] کراچی الطبعۃ [illegible] ۱۴۰۶ھ

۲۔ علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ، کنز العمال ج ۱۵ ص ۲۲۰ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ

[illegible]

واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى "اور جب آپ کے رب نے [illegible] ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر گواہ کر دیا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں [illegible] تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا [illegible] [illegible] ان سے اس کا عہد و پیمان لیا اور اس کو ایک کاغذ میں لکھ دیا [illegible] پتھر کی دو آنکھیں اور ایک [illegible] تعالیٰ نے اس سے فرمایا منہ کھول، اس نے منہ کھولا، اللہ تعالیٰ نے وہ کاغذ اس کے منہ میں ڈال دیا [illegible] سے وہ ہر سے قیامت کے دن اس کی گواہی دینا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سنا ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا [illegible] جو شخص اس کا استلام کرے گا یہ قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا، پس اے امیر المومنین [illegible] حضرت عمر نے کہا [illegible] سے اللہ کی پناہ میں [illegible] [illegible] اور دوسرے محدثین نے کہا ہے کہ [illegible] ان تمام لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے اور [illegible] اس کو مجروح قرار دیا ہے، الغرض یہ حدیث ضعیف ہے [illegible] کے [illegible] سے یہ استدلال کیا ہے کہ جو بھی [illegible] مستحق [illegible] خواہ [illegible] سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر [illegible] مستحب قرار دیا ہے [illegible] جائز ہے۔[1]

علامہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] اللہ تعالیٰ کا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ کا [illegible] جس سے [illegible] مصافحہ کرتا ہے [illegible] طبری نے بیان کیا ہے [illegible] [illegible] کوئی شخص کسی بادشاہ کی خدمت [illegible] تو اس کے دست [illegible] حجر اسود اللہ میں جائز ہے تو ان کے لیے اس چیز کے بوسہ دینے کو [illegible] قائم مقام ہے۔

[illegible] علامہ [illegible] [illegible] ج ۲ ص ۲۹۰ مطبوعہ [illegible]

[2] علامہ [illegible] سلیمان بن [illegible] متوفی ۹۹۴ھ [illegible] ج ۲ ص ۲۰ مطبوعہ [illegible] ۱۳۳۳ھ

[3] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۴۰ [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۳۴۸ھ

علامہ عسقلانی نے بھی اس حدیث کی تشریح میں حاکم کی اس روایت کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس میں ابو ہارون عبدی ضعیف راوی ہے اور محب طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے جو یہ فرمایا کہ تو ایک پتھر ہے نفع پہنچاتا ہے نہ ضرر، یہ اس خدشہ سے فرمایا تھا کہ کہیں بعض جاہل لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ اسلام میں بھی پتھروں کی اسی طرح تعظیم کی جاتی ہے جیسے زمانہ جاہلیت میں پتھروں اور بتوں کی تعظیم کی جاتی تھی اور مہلب کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر کے اس قول میں ان لوگوں کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ اعضاء سے پاک ہے، مہلب کی اس بات کا مطلب یہ درست نہیں ہے کیونکہ جن روایات میں حجر اسود کے لیے یمین (دایاں ہاتھ) کا لفظ آیا ہے ان میں یمین سے مراد حقیقت نہیں ہے بلکہ یہ تمثیل اور کنایہ کے قبیل سے ہے۔[1]

علامہ قسطلانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمر کی مراد یہ تھی کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ جو چیز اس میں مشروع ہے اس پر عمل کرنے سے نفع اور ثواب ہوگا اس کے بعد علامہ قسطلانی نے حاکم سے ابو ہارون عبدی کی روایت ذکر کی ہے جس میں حضرت علی کا یہ قول ہے کہ یہ پتھر نفع اور نقصان دیتا ہے پھر لکھا ہے کہ ابو ہارون عبدی ضعیف راوی ہے نیز لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ نے مسند میں صحیح سند کے ساتھ ایک روایت درج کی ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ حجر اسود کے پاس کھڑے ہوئے فرما رہے تھے میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نفع دیتا ہے نہ نقصان پھر آپ نے اس کو بوسہ دیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور حجر اسود کے پاس کھڑے ہو کر کہا میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نفع دیتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس اسناد کی تحقیق کرنی چاہیے اگر یہ حدیث صحیح ہے تو حاکم کی روایت قطعاً باطل قرار پائے گی کیونکہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نفع اور ضرر نہیں دیتا تو پھر یہ ممکن نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے خلاف کہیں کہ نہیں یہ نفع اور ضرر دیتا ہے [illegible][2]

فقہاء اسلام اور علماء دیوبند کی عبارات کی روشنی میں ذاتی اور عطائی قدرت کی بحث

شیخ عثمانی نے بھی حضرت عمر کے اس قول کی تشریح میں لکھا ہے کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کے بعد مختلف شارحین کے اقوال نقل کیے ہیں جن کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں سب سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر کی مراد یہ تھی کہ لوگ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں جیسا کہ بت پرستی [illegible] اعتقاد رکھتے تھے [illegible] کہ جو چیز نفع اور ضرر کی مالک نہ ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہے پس ہمارا حجر اسود کی تعظیم کرنا اور اس کو بوسہ دینا اس پتھر کی ہرگز عبادت نہیں ہے جو مشرکین کا طریقہ ہے بلکہ یہ محض شعائر اللہ کی تعظیم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع اور رب کے حکم کی تعمیل ہے۔[3]

---

1. علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۳ ص ۴۶۳ مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ
2. علامہ احمد قسطلانی متوفی ۹۱۱ھ، ارشاد الساری ج ۳ ص ۱۷۲، مطبوعہ مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۰۶ھ
3. شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ، فتح الملہم ج ۳ ص ۲۲۳-۲۲۲، مطبوعہ مکتبۃ الحجاز کراچی

شیخ انیٹھوی نے بھی [illegible] کیونکہ [illegible] کیا ہے کہ حضرت [illegible] کی مراد یہ تھی کہ حجر اسود بذاتہ نفع اور نقصان نہیں پہنچاتا ہے۔

علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حجر اسود بغیر اذن الٰہی کے نفع اور نقصان نہیں پہنچاتا (عمدۃ القاری ج ۹ ص ۲۴۰)، علامہ [illegible] نے لکھا ہے کہ حجر اسود بالذات نفع اور نقصان نہیں پہنچاتا (ارشاد الساری ج ۲ ص ۲۰۸)، علامہ قسطلانی نے لکھا ہے کہ حجر اسود [illegible] نہیں پہنچاتا (ارشاد الساری ج ۳ ص ۱۹۵)، ملا علی قاری نے بھی لکھا ہے کہ حجر اسود بالذات نفع اور نقصان نہیں [illegible] (مرقات ج ۵ ص ۳۲۵) اور [illegible] سے شیخ [illegible] نے [illegible] ج ۳ ص ۳۲۲ اور شیخ انیٹھوی نے [illegible] ج ۳ ص ۲۰ میں لکھا ہے کہ حجر اسود بالذات نفع و نقصان نہیں پہنچاتا [illegible] نے فرمایا تھا کہ اگر [illegible] اور میں خوب جانتا ہوں کہ تو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا [illegible] کے درمیان [illegible] علامہ [illegible] حجر اسود بالذات نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا جس کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] نے اس میں جو نفع رکھا ہے [illegible] کے تحت ہی [illegible] گا [illegible] نفع نقصان نہیں پہنچا [illegible] [illegible] کہ ہمیں یہ نفس [illegible] [illegible] نہیں [illegible] کی [illegible] بالذات نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے [illegible] نفع [illegible] آپ کی [illegible] اور آپ کی شفاعت سے [illegible] نقصان [illegible] وہ سب آپ کی وجہ سے [illegible] اور [illegible] کی تعبیرات [illegible] سے مطلق نفع رسانی کی نفی کرتی ہے [illegible] تفسیر [illegible] تجاوز [illegible] ہیں کہ آپ ایک پتھر حجر اسود [illegible] نفع رسانی ثابت کرتے ہیں [illegible] بالذات کی قید لگا لیں تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع رسانی ثابت کرتے ہو [illegible]

لا املک لنفسی [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع رسانی سے کوئی انکار [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کوئی شخص [illegible] کے نام پر نفع رسانی کا [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع رسانی کا [illegible]

سلہ شیخ خلیل احمد سہارنپوری [illegible] ۱۳۴۶ھ، بذل المجہود ج ۳ ص ۲۰۴ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ ملتان

بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهٖ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهٖ لِلرَّاكِبِ

اونٹ وغیرہ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا جواز

۲۹۶۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور چھڑی سے حجر اسود کی تعظیم کی۔

۲۹۷۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهٖ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اپنی سواری پر سوار ہو کر کیا اور چھڑی سے حجر اسود کی تعظیم کی، تاکہ بلند ہونے کی وجہ سے لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ سے سوالات کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا۔

۲۹۷۱ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹنی پر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا تاکہ بلند ہونے کی وجہ سے لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ سے سوالات کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ.

۲۹۰۲ - وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنے اونٹ پر طواف کیا، آپ نے حجر اسود کی تقبیل کی، آپ لوگوں سے ہٹائے جانے کو ناپسند کرتے تھے اس لیے سواری پر طواف کیا تھا۔

۲۹۰۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ.

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے اور چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

۲۹۰۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیماری کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو، میں نے طواف کیا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے جس میں آپ سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

اونٹ پر طواف کرنے کی حکمت

حدیث نمبر ۲۹۰۲ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بیت اللہ کا طواف کیا [illegible] اونٹ پر بیٹھنے [illegible] سکتے تھے اور [illegible] سواری پر بیٹھ کر طواف [illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو [illegible] بیٹھ کر طواف کی اجازت دی [illegible] گردن [illegible] کی وجہ سے آپ لوگوں سے [illegible]

کی وجہ سے آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں، اس باب کی حدیث میں یہی وجہ بیان کی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ مدرس کا مسجد میں کسی بلند چیز مثلاً کرسی یا تخت پر بیٹھنا جائز ہے۔ امام مالک تخت پر بیٹھ کر درس حدیث دیتے تھے۔

حلال جانوروں کے بول و براز کی طہارت میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ان احادیث سے امام مالک اور احمد کے اصحاب نے یہ استدلال کیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور گوبر پاک ہے کیونکہ اونٹ کو جب مسجد میں داخل کیا جائے گا تو اس کا پیشاب اور گوبر بھی گرے گا اگر یہ چیزیں ناپاک ہوتیں تو اونٹ کو مسجد میں نہ داخل کیا جاتا۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک پیشاب اور [illegible] حلال یا حرام جانوروں کا ہو ان کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ اونٹ کو مسجد میں داخل کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مسجد میں پیشاب یا گوبر بھی کرے اور اگر وہ پیشاب یا گوبر بھی کرے تو [illegible] حدیث ثابت ہے [illegible] مسجد میں [illegible] خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس قسم کی احادیث کو [illegible] اگر کوئی شخص مسجد میں [illegible] سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مسجد میں پیشاب وغیرہ کریں تاکہ ان کی طہارت [illegible] مسجد میں محض لانے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ اس کا پیشاب اور لید پاک ہو۔

باب ٣١ - بيان أن السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصح الحج إلا به

صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے

٢٩٠٥ - وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قال قلت لها إني لأظن رجلا لو لم يطف بين الصفا والمروة ما ضره قالت لم قلت لأن الله تعالى يقول إن الصفا والمروة من شعائر الله إلى آخر الآية فقالت ما أتم الله حج امرئ ولا عمرته لم يطف بين الصفا والمروة ولو كان كما تقول لكان فلا جناح عليه أن لا يطوف بهما وهل تدري [illegible]

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: تم کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا قرآن مجید میں ہے (ترجمہ:) "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص حج اور عمرہ کرے اور ان کا طواف کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔" (ترجمہ [illegible]) حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج یا عمرہ [illegible] صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اور اس طرح تم نے سمجھا ہے اگر اس طرح ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا [illegible] صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

شَطِّ الْبَحْرِ ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا

او رقم حاشیہ ہو کہ اس آیت کا شان نزول یہ ہے [illegible] کا سبب نزول یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں صفا [illegible] پر دو بت رکھے ہوئے تھے اساف اور نائلہ اور انصار ان کے نام کا احرام باندھتے تھے پھر جا کر صفا اور مروہ میں سعی کرتے (دوڑتے) اور اس کے بعد سر منڈاتے، جب اسلام آیا تو انصار نے زمانہ جاہلیت میں بتوں کے خیال سے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو مکروہ جانا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ میں طواف کرنے میں کوئی حرج [illegible] نفی حرج کا ذکر اباحت بتلانے کے لیے نہیں بلکہ انصار کے دل میں جو کراہت تھی اس کو دور کرنے کے سبب ہے۔)

۲۹۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کروں تو کوئی حرج نہیں ہے [illegible] نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا [illegible] ترجمہ: صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں [illegible] سعی کرے [illegible] طواف کرنے [illegible] حرج [illegible] حضرت عائشہ نے [illegible] ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ [illegible] طواف نہ کریں تو کوئی حرج نہیں [illegible] انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں [illegible] زمانہ جاہلیت میں منات کا احرام [illegible] صفا و مروہ کے درمیان [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج [illegible] اس وقت اللہ [illegible] نے یہ آیت نازل کی [illegible] مجھے اپنی جان کی قسم [illegible] کے درمیان سعی نہیں [illegible]

۲۹۰۷۔ وَحَدَّثَنَا [illegible] النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ [illegible]

حدثنا ... عن ابن عيينة قال ابن أبي عمر
حدثنا سفيان قال سمعت الزهري يحدث
عن عروة بن الزبير قال قلت لعائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم ما أرى
على أحد لم يطف بين الصفا والمروة
شيئا وما أبالي أن لا أطوف بينهما قالت
بئس ما قلت يا ابن أختي طاف رسول
الله صلى الله عليه وسلم وطاف المسلمون
فكانت سنة وإنما كان من أهل لمناة
الطاغية التي بالمشلل لا يطوفون بين
الصفا والمروة فلما كان الإسلام سألنا
النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك
فأنزل الله عز وجل إن الصفا والمروة
من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر
فلا جناح عليه أن يطوف بهما ولو كانت
كما تقول لكانت فلا جناح عليه أن لا
يطوف بهما قال الزهري فذكرت ذلك
لأبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث
بن هشام فأعجبه ذلك وقال إن هذا
العلم ولقد سمعت رجالا من أهل
العلم يقولون إنما كان من لا يطوف
بين الصفا والمروة من العرب يقولون
إن طوافنا بين هذين الحجرين من
أمر الجاهلية وقال آخرون من الأنصار
إنما أمرنا بالطواف بالبيت ولم نؤمر به
بين الصفا والمروة فأنزل الله عز وجل
إن الصفا والمروة من شعائر الله قال
أبو بكر بن عبد الرحمن فأراها قد نزلت
في هؤلاء وهؤلاء۔

تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ میری رائے یہ ہے کہ جو شخص صفا
اور مروہ میں طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور میں
ان میں طواف نہ کروں تو کوئی پروا نہیں کرتا۔ حضرت
عائشہ نے فرمایا اے بھانجے تم نے بُری بات کہی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں نے صفا اور مروہ
میں سعی کی ہے تو یہ سنت ہے (مصنف کا مذہب واجب
ہی کا معلوم ہوتا ہے)۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ مشلل میں مناۃ
کے لیے احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ میں سعی نہیں
کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں
جو شخص حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں
کوئی گناہ نہیں۔ اگر بات ایسی ہوتی جیسا تم کہتے ہو تو [illegible]
[illegible] کوئی حرج نہیں [illegible]
[illegible] حضرت عائشہ کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور
کہا کہ یہی علم ہے [illegible] سے سنا [illegible]
کہ عرب صفا اور مروہ میں طواف نہیں کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ ان دو پتھروں میں [illegible]
[illegible] اور دوسرے [illegible] کہتے تھے
کہ ہمیں بیت اللہ میں طواف کا حکم دیا گیا ہے اور صفا
مروہ میں طواف کا حکم نہیں دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں
میں سے ہیں۔ ابوبکر بن عبدالرحمان نے کہا میرا خیال
ہے کہ ان دونوں گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل
ہوئی ہے۔

۲۹۷۸ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ... اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کے طواف میں حرج محسوس کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے اس پر صفا اور مروہ کے طواف میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کو مسنون فرمایا ہے اب کسی شخص کے لیے ان کے طواف کا چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

۲۹۷۹ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انصار اور غسان اسلام قبول کرنے سے پہلے مناۃ کا احرام باندھتے تھے اس لیے وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے اور یہ ان کے آباء و اجداد کی سنت تھی کہ جو شخص مناۃ کا احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تھا، اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص نیکی کرے گا تو اللہ تعالیٰ شکر کی جزا دینے والا اور علم والا ہے۔

۲۹۸۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے حتیٰ کہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كانت الانصار يكرهون ان يطوفوا بين الصفا والمروة حتى نزلت ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما.

یہ آیت نازل ہوئی کہ صفا اور مروہ اللہ کی [illegible] میں سے ہیں۔ جو شخص بیت اللہ کا حج [illegible] کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں [illegible] حرج نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وسعت علمی

علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے [illegible] عظیم ذکاوت، وسیع معرفت [illegible] پر دلالت کرتی ہے کیونکہ [illegible] صفا و مروہ میں طواف کرنے والوں سے [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے [illegible] اس کا شان نزول بیان کیا [illegible] کے بارے میں نازل ہوئی [illegible] سمجھتے تھے اور [illegible] بیان کرنے کے [illegible] بهما [illegible] نہیں ہے [illegible] سوال [illegible] کہ وہ [illegible] کے بعد [illegible] کے بعد نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے [illegible] کا یہ کہنا [illegible] کے وجوب [illegible] صفا اور مروہ [illegible] کوئی حرج نہیں [illegible]

صفا اور مروہ کی سعی میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جمہور صحابہ اور فقہاء تابعین [illegible] کا مذہب یہ ہے کہ صفا اور مروہ کی سعی حج کے ارکان میں سے ہے [illegible] صحیح نہیں ہوتا اور اس کے ترک کرنے سے جو حج میں کمی ہوتی ہے وہ دم (قربانی) سے [illegible] امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا یہی مسلک ہے۔ بعض متقدمین [illegible] نفل کہا ہے [illegible] دیتے ہیں، ان کے نزدیک [illegible] گنہگار ہوگا اور دم (قربانی) [illegible] اور اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل اس باب کی احادیث ہیں۔[1]

صفا و مروہ کی سعی میں امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلائل

احناف کے نزدیک صفا اور مروہ [illegible] واجب ہے، حج میں فرض اور رکن نہیں ہے [illegible] واجب ہے۔ علامہ سرخسی لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے حج یا عمرہ میں صفا و مروہ میں سعی (دوڑنے) کو بالکل [illegible]

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی [illegible]، شرح صحیح مسلم ج [illegible] ص ۴۱۳، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۷۵ھ

واجب کا ترک کرنا دم کو واجب کرتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سعی رکن ہے اور کسی شخص کا حج اس کے بغیر پورا نہیں ہوتا، انھوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ میں سعی کی اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو لکھ دیا ہے پس تم سعی کیا کرو اور ہماری دلیل یہ ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صفا اور مروہ میں سعی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کا حج پورا نہیں کرے گا، اور ہماری دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما "جس شخص نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا اس کے لیے صفا اور مروہ کی سعی میں کوئی حرج نہیں ہے" اس قسم کے الفاظ واجبات کے لیے نہیں بولے جاتے، پس اس آیت کا ظاہر یہ تقاضا کرتا ہے کہ سعی واجب نہ ہو لیکن چونکہ ہم پر اجماع ہے کہ سعی مباح نہیں ہے اس لیے ہم نے اس ظاہر کو ترک کر دیا اور قرآن مجید میں یہ لفظ اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ بعض صحابہ اور تابعین دو بتوں کی وجہ سے صفا اور مروہ میں سعی سے احتراز کرتے تھے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ صفا اور مروہ میں سعی کرنے کی رخصت ہے اور حج کا حکم اس سے کم درجہ کا ہے اس لیے اس سے ترک سعی واجب ہوگی اور جس حدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے اس سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اگر بعینہ سعی (دوڑنا) مکتوب (لکھے ہوئے) ہونے کی وجہ سے فرض ہوتا تو صفا مروہ میں ہر بار سعی کرنا فرض ہوتا جبکہ حج اور عمرہ میں صفا اور مروہ میں چل کر طواف کرنا بھی جائز ہے یہ ایک اور حدیث بھی اس کے خلاف ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا سعی پر مشتمل عبادت گزاری رکن بالذات ہوتی تو اس پر عمل کے بغیر حج تمام ہونے کی صفت واجب سے حاصل ہوتی، اس سے ثابت ہوا کہ صفا اور مروہ میں سعی کرنا واجب ہے۔

باب ۳۸۳ بَيَانِ اَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ — سعی کی تکرار نہیں ہوتی

۲۹۸۱ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک بار سعی کی تھی۔

۲۹۸۲ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ، وَقَالَ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ۔

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہی پہلا طواف کیا تھا۔

؎ علامہ شمس الدین سرخسی متوفی ۴۸۳ھ، مبسوط ج ۴ ص ۵۰، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت الطبعۃ الثالثہ ۱۳۹۸ھ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

۲۹۸۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

۲۹۸۴ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى

یوم نحر میں جمرہ عقبہ تک تلبیہ کہنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
میں عرفات سے سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے بائیں جانب گھاٹی پر پہنچے تو آپ نے اونٹ بٹھا کر پیشاب کیا پھر آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کو وضو کرایا، آپ نے خفیف وضو کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز کا وقت آگیا ہے، آپ نے فرمایا نماز آگے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر مزدلفہ تشریف لائے آپ نے وہاں نماز پڑھی اور مزدلفہ کی صبح کو پھر حضرت فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۲۹۸۵- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے کہتے تھے کہ آرام سے چلو، آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے حتیٰ کہ آپ وادی محسر میں داخل ہوئے۔ محسر منیٰ میں ہے، وہاں آپ نے فرمایا کنکریاں مارنے کے لیے [illegible] حضرت فضل نے کہا کہ جمرہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

۲۹۸۶- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کرتے جیسے انگلی سے کنکری مارتا ہے۔

۲۹۸۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت مزدلفہ میں تھے جب میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے، وہ اس جگہ فرما رہے تھے: لبیک اللھم لبیک

هٰذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.

عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو تلبیہ کہا، لوگوں نے سمجھا کہ شاید کوئی دیہاتی آدمی ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہو چکے ہیں، میں نے اس جگہ اس ذات سے لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے سنا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو نازل فرمایا ہے۔

٢٩٤٨ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبّٰى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٩٤٩ - وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

عبد الرحمن بن یزید اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں کہتے ہیں کہ ہم نے اسی جگہ اس ذات سے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے سنا ہے پھر حضرت ابن مسعود نے تلبیہ کہا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تلبیہ کہا۔

٢٩٥٠ - وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هٰهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبّٰى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ.

مزدلفہ میں نماز مغرب پڑھنے کا طریقہ

حدیث نمبر ۲۹۸۳ میں ... [illegible] ... علیہ وسلم کو نماز کا وقت یاد دلایا، اس سے معلوم ہوا ... [illegible] ... طلبا ... [illegible] ... ہیں اور بڑوں کو اس پر برا نہیں منانا چاہیے اور یہ خلاف ادب نہیں ... [illegible] ... نماز آگے ہے یعنی اس رات مغرب کی نماز ... [illegible] ... مزدلفہ میں پڑھنا مشروع ہے ... [illegible] ... سکتے ہیں کہ اس رات مغرب کی نماز کو عشاء کے ساتھ جمع کر کے پڑھنا سنت ہے۔ اس پر مسلم ... [illegible] ... مغرب کی نماز ... [illegible] ... اپنے وقت میں پڑھی ... [illegible] ... جائز ہے ... [illegible] ... کہ اگر ... [illegible] ... اپنے وقت میں پڑھی ... [illegible] ... ۲۹۸۳ ... [illegible]

احناف کے نزدیک مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین کا طریقہ

علامہ ... [illegible] ... لکھتے ہیں کہ ... [illegible] ... جب پہنچے تو لوگوں ... [illegible]

ترک روایت کے دلیل یہ ہے کی جانب ترک [illegible] داؤں کو تنگی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی نماز [illegible] ایک قامت کے ساتھ پڑھا [illegible] کہتے ہیں [illegible]
کے ساتھ پڑھا [illegible] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے [illegible]
جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو نمازیں ایک اذان اور ایک قامت کے ساتھ [illegible]
[illegible] روایت میں [illegible] اذان پر اقامت کا اطلاق کیا ہے اور اذان و اقامت میں سے
ایک کا دوسرے پر اطلاق آتا ہے

تلبیہ کہنے کی مدت میں مذاہب ائمہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
جمہور صحابہ و فقہاء تابعین امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے [illegible]
[illegible] زوال شمس تک تلبیہ کہتے [illegible]
[illegible] کہتے [illegible]

باب ٣١٦ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

٢٩٩١- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالاَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

٢٩٩٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا

یوم عرفہ کو منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر اور تلبیہ کہنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] تلبیہ کہتا تھا اور کوئی [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
تکبیر کہہ رہے تھے یعنی لا الہ الا اللہ پڑھ رہے

[illegible]
[illegible]

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

٢٩٩٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

٢٩٩٤ - وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ

بَابُ ٣٢٦ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمْعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

٢٩٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

تھے، البتہ ہم اللہ اکبر کہہ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے کہا تعجب کی بات ہے تم نے حضرت ابن عمر سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھ رہے تھے۔

محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے، تم آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ حضرت انس نے کہا ہم میں سے کوئی لا الہ الا اللہ پڑھتا تھا اور اسے کوئی منع نہیں کرتا تھا اور کوئی اللہ اکبر کہتا تھا اسے بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

محمد بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفہ کی صبح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا آج کے تلبیہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں اس سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے بعض لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے اور کوئی شخص دوسرے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس آئے جب آپ گھاٹی میں اتر کر پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا: نماز؟ آپ نے فرمایا نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے پھر سوار ہوئے، جب مزدلفہ میں آئے تو آپ اترے، آپ نے وضو کیا اور مکمل وضو کیا، پھر نماز کی اقامت کی گئی، پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ بٹھا دیا، پھر عشاء کی اقامت کی گئی، آپ نے عشاء کی نماز پڑھی، آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۲۹۹۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپسی کے موقع پر (قضاء) حاجت کے لیے کسی گھاٹی میں گئے، میں نے آپ کو وضو کرایا، پھر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا نماز (کی جگہ) آگے ہے۔

۲۹۹۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات سے واپسی پر ایک گھاٹی میں پیشاب کیا (اس روایت میں حضرت اسامہ نے استنجا کرنے کا ذکر نہیں کیا) پھر آپ نے پانی منگا کر خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے، پھر آپ گئے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

ولم يقل أسامة أراق الماء قال فدعا بوضوء فتوضأ وضوءا ليس بالبالغ قال فقلت يا رسول الله الصلاة قال الصلاة أمامك قال ثم سار حتى بلغ جمعا فصلى المغرب والعشاء.

٢٩٩٨ - وحدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا يحيى بن آدم حدثنا زهير أبو خيثمة حدثنا إبراهيم بن عقبة أخبرني كريب أنه سأل أسامة بن زيد رضي الله عنهما كيف صنعتم حين ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقال جئنا الشعب الذي ينيخ الناس فيه للمغرب فأناخ رسول الله صلى الله عليه وسلم ناقته وبال وما قال أهراق الماء ثم دعا بالوضوء فتوضأ وضوءا ليس بالبالغ فقلت يا رسول الله الصلاة فقال الصلاة أمامك فركب حتى جئنا المزدلفة فأقام المغرب ثم أناخ الناس في منازلهم ولم يحلوا حتى أقام العشاء الآخرة فصلى ثم حلوا قلت فكيف فعلتم حين أصبحتم قال ردفه الفضل بن عباس وانطلقت أنا في سباق قريش على رجلي.

٢٩٩٩ - وحدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا وكيع حدثنا سفيان عن محمد بن عقبة عن كريب عن أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أتى النقب الذي ينزله الأمراء نزل

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ عرفہ کی شام کو جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے کہا ہم اس گھاٹی تک پہنچے جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لیے اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور پیشاب کیا، حضرت اسامہ نے اپنے الفاظ میں پانی بہانا نہیں کہا، پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا نماز آگے ہے، پھر آپ سوار ہوئے حتیٰ کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے، پھر مغرب کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنے اونٹ اپنی جگہ پر بٹھا دیے اور ان کے کجاوے نہیں کھولے حتیٰ کہ عشاء کی اقامت کہی گئی، آپ نے نماز پڑھی پھر لوگوں نے کجاوے کھولے، کریب نے کہا میں نے پوچھا جب تم نے صبح کی تو کیا کیا تھا؟ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت فضل بن عباس سوار ہو گئے اور میں قریش کے آگے جانے والوں کے ساتھ پیدل تھا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھاٹی پر پہنچے جہاں امراء اترتے ہیں تو آپ نے اتر کر پیشاب کیا، ابن نمیر نے پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا، پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز

فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ.

نماز؟ فرمایا نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔

٣٠٠٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى سِبَاعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے تو میں سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا تھا، جب آپ گھاٹی پر آئے تو آپ نے سواری بٹھائی اور قضائے حاجت کے لیے نیچے اتر گئے، جب آپ واپس لوٹے تو میں نے برتن سے پانی ڈال کر آپ کو وضو کرایا پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا۔

٣٠٠١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے لوٹے حضرت اسامہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے حضرت اسامہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

٣٠٠٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا یا میں نے حضرت اسامہ سے پوچھا جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے لوٹ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے وقت کیسے چل رہے تھے؟ حضرت اسامہ نے کہا آپ آہستہ آہستہ چل رہے تھے جب فراخ جگہ آتی تو سواری کو تیز کرتے۔

حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

۳۰۰۳ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۰۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی

۳۰۰۵ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے ابن رمح نے عبد اللہ بن یزید خطمی کی روایت میں یہ بیان کیا کہ وہ حضرت ابن زبیر کے دور میں کوفہ کے امیر تھے

۳۰۰۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ملا کر پڑھی۔

۳۰۰۷ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللهَ ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک ساتھ پڑھا اور ان کے درمیان نوافل بالکل نہیں پڑھے۔ مغرب تین رکعات پڑھیں اور عشاء دو رکعت پڑھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر مزدلفہ میں ایسے ہی نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۳۰۰۸ ۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے بھی ایسے ہی کیا تھا اور حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

۳۰۰۹ ۔ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۱۰ ۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعات ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

---

۳۰۱ ۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَتَيْنَا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر کے ساتھ گئے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت سے پڑھائی، پھر واپس لوٹے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جَمَعَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

جگہ اسی طرح ہمیں نماز پڑھائی تھی۔

مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین کے حکم میں مذاہب ائمہ

امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں پڑھنا واجب ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک مستحب ہے ان مذاہب کی تفصیل یہ ہے:

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں: مزدلفہ میں مغرب کو عشاء کے وقت میں جمع کر کے پڑھنا مستحب ہے [illegible] دونوں نمازوں کو مغرب کے وقت میں پڑھ لیا؟ ——— مثلاً کو مغرب کے وقت میں قبل از وقت [illegible] کے جائز ہوگا؟ ——— [illegible] پڑھ لیں [illegible] اپنے وقت میں پڑھنا [illegible] فضیلت نہیں ہے۔[1]

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں اگر کسی شخص نے مزدلفہ پہنچنے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لی [illegible] سنت کی مخالفت کی لیکن اس کی نماز صحیح ہے [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] جائز نہیں ہوگا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازوں کو جمع کیا [illegible] اور آپ نے فرمایا: مجھ سے حج کے افعال سیکھو۔[2]

علامہ وشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ مازری مالکی نے کہا ہے کہ جس شخص نے یہ دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھ [illegible] وقت [illegible] مزدلفہ پہنچنے کے بعد مغرب کی نماز [illegible] حضرت اسامہ کی روایت [illegible] ترک سنت اعادہ کو واجب نہیں کرتا [illegible] خلاف [illegible] جمع کرنے میں [illegible] مغرب [illegible] شفق غائب ہونے سے پہلے [illegible] وقت [illegible] لوٹائے گی [illegible] وقت [illegible] قضا ہوگئی [illegible] لوٹانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔[3]

علامہ ابوالحسن مرغینانی حنفی لکھتے ہیں: جس شخص نے مزدلفہ کے راستہ میں مغرب پڑھ لی [illegible] امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے اور طلوع فجر سے پہلے [illegible] اعادہ لازم ہے۔ امام ابویوسف کہتے ہیں [illegible] اور اگر اس نے مغرب کی نماز عرفات میں پڑھ لی تب بھی یہی اختلاف ہے [illegible]

۱۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۶، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible] ۱۳۷۵ھ

۲۔ علامہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۲۱۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت [illegible]

۳۔ علامہ ابو عبداللہ وشتانی ابی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص [illegible] مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible] نے مغرب کی نماز اپنے معروف وقت میں پڑھی تو اس پر اعادہ [illegible] سے [illegible] کے بعد [illegible] اعادہ [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] محمد یہ کہتے ہیں کہ مغرب مزدلفہ کے راستہ میں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھنا [illegible] حضرت [illegible] عبداللہ بن مسعود [illegible] یعنی نماز کا وقت [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] واجب ہے اور [illegible] کے لیے واجب ہے [illegible] مزدلفہ میں [illegible] لیے جب طلوع فجر [illegible] اعادہ واجب ہے [illegible] دونوں نمازیں جمع [illegible] کے بعد [illegible] ساقط ہو جاتا ہے

مزدلفہ میں سنتیں پڑھنے میں مذاہب

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے درمیان [illegible] نفل نہیں پڑھے۔

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں کہ [illegible] مستحب ہے [illegible] نماز پڑھے [illegible] [1]

[illegible] کے نزدیک مزدلفہ میں [illegible] سنتیں [illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] [2]

باب استحباب زيادة التغليس بصلوة الصبح يوم النحر بالمزدلفة

٣٠١٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

٣٠١٣ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

یوم نحر کو مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] اپنے وقت میں پڑھتے دیکھا [illegible] مغرب [illegible] آپ نے ان دونوں کو جمع کر کے پڑھا [illegible] مزدلفہ میں [illegible] فجر کی نماز [illegible] کے معروف وقت سے پہلے پڑھی۔

[illegible]

---

[1] علامہ ابو الحسن [illegible] متوفی ۵۹۳ھ [illegible] ج ۲ ص ۳۰۹ [illegible]
[2] علامہ یحیی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۶ [illegible]
[3] علامہ ابو الحسن [illegible] متوفی ۵۹۳ھ [illegible] ص ۳۰۹ [illegible]

وَحَدَّثَنَا ... حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ	...کی نماز اس کے (معروف) وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

مزدلفہ میں صبح کی نماز کے وقت کی تحقیق

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھی، اور اس دن صبح کی نماز معروف وقت سے پہلے پڑھی لیکن طلوع فجر کے تحقق کے بعد اور حضرت ابن مسعود کے قول "وقت سے پہلے" کا مطلب یہ ہے کہ اس کے معروف وقت سے پہلے، یعنی طلوع فجر کے بعد جلد پڑھی کیونکہ اس وقت نماز کے پڑھنے کا معمول نہ تھا، اور اس قول کا یہی معنی ہے۔ اور صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر کے وقت صبح کی نماز پڑھی اور یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت میں پڑھی ہے ... جب نماز سے فارغ ہوئے تو فجر طلوع ہو گئی۔ حضرت ابن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس جگہ پر اس وقت میں یہ نماز پڑھتے تھے۔

احناف کی تائید علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ان تمام احادیث سے امام ابوحنیفہ کی تائید ہوتی ہے کہ صبح کی نماز کو مزدلفہ کے علاوہ مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے اور امام مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صبح کی نماز کو اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ علامہ نووی کی تقریر کے مطابق اس حدیث کا ظاہر اس حدیث اور ... سے اول وقت کی احادیث کے خلاف ہے، اور صرف احناف کا مذہب ان احادیث کے مطابق ہے۔

دوسری بحث جو اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ دو نمازوں کو حقیقتاً جمع کر کے ایک وقت میں پڑھنا سوائے مزدلفہ اور عرفات کے اور کہیں جائز نہیں ہے کیونکہ سنن نسائی میں ہے حضرت ابن مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات اور مزدلفہ کے سوا کہیں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اس حدیث کا منطوق صریح یہ ہے کہ عرفات اور مزدلفہ کے سوا کہیں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے۔

علامہ نووی کا تسامح ... ہے کہ علامہ نووی نے کہا ہے کہ یہ مفہوم مخالف سے استدلال ہے جو امام ابوحنیفہ کے نزدیک معتبر نہیں ہے ... چند کہ مفہوم مخالف ہمارے ہاں معتبر ہوتا ہے لیکن اس کا منطوق ... سے ... جائے تو معتبر نہیں ہوتا اور چونکہ احادیث صحیحہ صریحہ کا منطوق صریح جمع بین الصلوٰتین سے ... لیے یہ حدیث معتبر نہیں ہے۔ علامہ نووی نے یہ بہت حیرت انگیز بات لکھی ہے عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوٰتین ... اس حدیث کا منطوق صریح ہے اس کا مفہوم مخالف نہیں جیسا کہ علامہ نووی نے بیان کیا ہے۔ اور ... علامہ نووی نے جس حدیث کا تعارض بیان کیا ہے اس میں جمع صوری کا ذکر ہے اس لیے یہاں تعارض سے ... تعارض کی ضرورت ہے۔

۱۔ علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۷، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ ۳۱۸

۳۰۱۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ابْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

۳۰۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ

ضعیفوں اور عورتوں کو رات کے آخری حصہ میں منیٰ روانہ کرنے کا استحباب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مزدلفہ کی شب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ سے پہلے ہی چلی جائیں [illegible] ہجوم سے پہلے نکل جائیں، وہ بھاری جسم کی عورت تھیں، آپ نے انھیں اجازت دیدی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی سے قبل روانہ ہوگئیں۔ [illegible] ہیں اگر میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی اور آپ کی اجازت سے چلی جاتی تو یہ میرے لیے اس سے [illegible] میں خوش ہو رہی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ بھاری بدن کی عورت تھیں، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات ہی کو مزدلفہ سے واپس چلے جانے کی اجازت طلب کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دیدی، حضرت عائشہ [illegible] کہتی تھیں کہ کاش میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مزدلفہ سے امام کے ساتھ ہی واپس جایا کرتی تھیں۔

سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

۳۰۰۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری یہ خواہش تھی کہ میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کر لیتی اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے جمرہ پر کنکریاں مارتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت سودہ نے اجازت لے لی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں، وہ بھاری بدن کی عورت تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، اور آپ نے اجازت دے دی۔

۳۰۰۷ - حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی ایسی روایت بیان کی ہے۔

۳۰۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِي فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

حضرت اسماء کے غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اس وقت وہ مزدلفہ کے مکان میں تھیں، کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی، پھر کہا: اے بیٹے! چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے کہا: میرے ساتھ چلو، پھر ہم ان کے ساتھ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے جمرہ پر کنکریاں ماریں، پھر انہوں نے اپنی جائے قیام پر نماز پڑھی، میں نے ان سے کہا: اے خاتون! ہم بہت جلد روانہ ہو گئے ہیں، انہوں نے کہا: اے بیٹے! ہرگز نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جلد روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

٣٠١٩ - حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ لاَ أَىْ بُنَىَّ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِظُعُنِهِ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت اسماء نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو سفر کی اجازت دی تھی۔

٣٠٢٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

ابن شوال کہتے ہیں کہ وہ حضرت ام حبیبہ کے پاس گئے تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔

٣٠٢١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم بھی منہ اندھیرے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جاتے تھے۔

٣٠٢٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سامان کے ساتھ رات ہی میں مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دیا تھا۔

٣٠٢٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کے جن لوگوں کو پہلے روانہ کر دیا تھا میں بھی ان میں تھا۔

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

۳۰۲۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے جن ضعیف لوگوں کو پہلے بھیجا تھا میں بھی ان میں تھا۔

۳۰۲۵ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِيْ ثَقَلِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ بِلَيْلٍ طَوِيْلٍ قَالَ لَا إِلَّا كَذٰلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذٰلِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت مزدلفہ سے مجھے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔ ابن جریج نے عطاء سے کہا کیا حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا کہ مجھے رات کو بہت پہلے روانہ کر دیا تھا۔ عطاء نے کہا نہیں بلکہ یہ کہا تھا کہ صبح کے وقت بھیجا تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا کیا حضرت ابن عباس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم نے فجر سے پہلے جمرہ کو رمی کی تھی تو فجر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں انہوں نے صرف اتنا کہا اور کچھ نہیں کہا۔

۳۰۲۶ - وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے ضعیف لوگوں کو پہلے روانہ کر دیا کرتے تھے وہ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس وقوف کرتے تھے اور جتنا چاہتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے پھر امام کے وقوف اور امام کی واپسی سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے، ان میں سے بعض لوگ صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس کے بعد جب وہ پہنچ جاتے تو اس وقت جمرہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ ان ضعیفوں کو

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِيْ اُوْلٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے

مزدلفہ کے قیام میں امام شافعی اور دوسرے فقہاء کے نظریات

علامہ نووی لکھتے ہیں: [illegible] والے کے سبب [illegible] مزدلفہ میں رات گزارنے کے حکم میں اختلاف ہے امام شافعی کا مذہب صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے [illegible] سے دم (قربانی) لازم ہے لیکن اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ فقہاء کوفہ اور محدثین کا بھی یہی نظریہ ہے اور ایک جماعت کا یہ نظریہ ہے کہ یہ سنت ہے اس کے ترک کرنے سے فضیلت جاتی رہے گی لیکن اس کو گناہ ہوگا نہ اس پر دم لازم ہوگا [illegible] شافعی کا ایک قول ہے اور ایک جماعت کا نظریہ ہے [illegible] ابراہیم نخعی ابو عبد الرحمٰن اور امام ابوبکر بن خزیمہ [illegible] یہ فرض ہے اس کے ترک سے حج نہیں ہوتا اور عطاء اور اوزاعی کا نظریہ یہ ہے کہ رات مزدلفہ میں [illegible] واجب ہے نہ سنت ہے نہ فضیلت بلکہ وہ ایک منزل ہے [illegible] اس میں چاہے ٹھہرے [illegible] یہ قول بالکل باطل ہے۔

اس میں بھی ائمہ کا اختلاف ہے کہ [illegible] امام شافعی کا صحیح [illegible] نصف اخیر حصہ میں ایک ساعت [illegible] امام شافعی کا دوسرا قول [illegible] ایک ساعت تک واجب ہے [illegible] قول [illegible] رات کا [illegible] حصہ [illegible] میں گزارنا واجب ہے [illegible] مالک میں تین روایات ہیں [illegible] تیسرا قول یہ ہے معمولی سا وقت گزارنا واجب ہے۔[1]

مزدلفہ کے قیام میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ مزدلفہ میں [illegible] جس نے اس کو ترک کیا اس پر دم لازم ہے [illegible] انتقال [illegible] کا بھی [illegible] ہو سکے [illegible] جس سے [illegible] کیونکہ قرآن مجید میں ہے: فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام [illegible] سے روانہ ہو جاؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جس نے ہماری اس نماز کو پا لیا اور ہمارے ساتھ [illegible] مزدلفہ میں [illegible] وقوف کر چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی مشقت ختم ہو گئی۔[2]

علامہ ابن قدامہ مزدلفہ میں رات گزارنے کے وجوب پر دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible]

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۸ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

[2] علامہ ابو محمد عبد اللہ بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ

[illegible]

قیام مزدلفہ کی مدت میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ

[illegible]

قیام مزدلفہ میں امام مالک کا نظریہ

[illegible]

قیام مزدلفہ میں احناف کا نظریہ

[illegible]

لہ [illegible]

لہ [illegible]

فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام "مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو" اور اس سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی ... دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے ضعیف افراد کو رات میں روانہ کر دیا تھا [illegible] ذکر ہے اور اس آیت میں جن چیزوں کا ذکر ہے وہ بالاجماع فرض نہیں ہیں اور ہماری وجوب پر دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ہمارے ساتھ اس موقف میں ٹھہرا اور وہ اس سے پہلے عرفات میں قیام کر چکا ہو اس کا حج مکمل ہو گیا" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی تکمیل کو مزدلفہ میں ٹھہرنے پر موقوف کیا ہے اور یہ وجوب کی علامت ہے اور اگر کسی شخص نے اس کو کسی عذر کی وجہ سے ترک کیا مثلاً وہ کمزور یا بیمار تھا یا اس کے ساتھ کوئی عورت تھی جو بھیڑ سے گھبراتی تھی تو اس کو پہلے بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام شافعی کا مذہب بیان کرنے میں بعض مصنفین کا تسامح

علامہ ابوالحسن [illegible] نے امام شافعی کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ان کے مذہب میں مزدلفہ میں ٹھہرنا رکن (فرض) ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ہم نے علامہ نووی شافعی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے۔

فرضیت کا قول علقمہ، نخعی اور شعبی سے کیا ہے [illegible] علامہ ابن قدامہ، علامہ نووی، قاضی عیاض، علامہ وشتانی ابی [illegible] سب نے یہ کہا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک مزدلفہ کا وقوف واجب ہے رکن نہیں ہے اور کتب شافعیہ [illegible] اور مغنی منہاج وغیرہ میں بھی لکھا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک وقوف مزدلفہ واجب ہے رکن نہیں ہے۔

اور امام شافعی کی اپنی تحریر سب سے واضح ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا ان کے نزدیک واجب ہے اور اس کے ترک سے دم لازم آتا ہے، لکھتے ہیں:

ولو ترك المزدلفة فلم يبت بها ولم يدخلها فيما بين نصف الليل الاول الى الصبح افتدى وان دخلها في ساعة من هذا الوقت فلا فدية عليه۔[2]

اگر اس نے مزدلفہ میں شب نہیں گزاری اور رات کے نصف اول سے لے کر صبح تک اس میں داخل نہیں ہوا تو اس پر فدیہ ہے اور اگر وہ اس وقت کی ایک ساعت میں بھی مزدلفہ میں داخل ہو گیا تو اس پر فدیہ نہیں ہے۔

علامہ محمود بابرتی نے بھی اس تسامح کی نشاندہی کی ہے، لکھتے ہیں:

قال في النهاية ونسبة هذا القول [illegible] سهو وقع من الكاتب [illegible] ان الوقوف بها سنة۔[3]

صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ [illegible] کی طرف نسبت سہو ہے جو کاتب کی غلطی ہے [illegible] کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت ہے۔

---

1. علامہ ابوالحسن [illegible] مرغینانی [illegible] ہدایہ [illegible]
2. امام محمد بن ادریس شافعی [illegible] کتاب الام [illegible]
3. علامہ محمد بن محمود بابرتی حنفی [illegible] عنایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص [illegible] مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

میں کہتا ہوں [illegible] سنت [illegible] ہے۔

علامہ ابن ہمام کہتے ہیں:

هذا [illegible]

[illegible]

صاحب ہدایہ کا وقوف [illegible] سنت ہے۔

[illegible]

باب ۳۸۹ رمي جمرة العقبة من بطن الوادي وتكون مكة عن يساره ويكبر مع كل حصاة

بطن وادی سے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا

۳۰۲۷۔ وحدثنا [illegible] كريب قالا حدثنا أبو معاوية [illegible] عن الأعمش عن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد قال رمى عبد الله بن مسعود جمرة العقبة من بطن الوادي بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة [illegible] فقال هذا والذي لا إله غيره مقام الذي أنزلت عليه سورة البقرة

عبد الرحمن بن یزید [illegible] کہ لوگ تو جمرۂ عقبہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات [illegible] سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۲۸۔ وحدثنا منجاب بن الحارث التميمي

اعمش کہتے ہیں [illegible]

[illegible]

أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ [illegible] كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

ہوئے کہہ رہا تھا کہ قرآن کو اس طرح جمع کرو جس طرح جبرائیل نے جمع کیا ہے وہ سورۃ جس میں بقرہ کا ذکر ہے وہ سورت [illegible] وہ جمرہ عقبہ پر گئے اور جمرہ عقبہ کے سامنے جمرہ عقبہ پر [illegible]

۳۰۲۹ - وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

اعمش کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا کہ سورہ بقرہ نہ کہو [illegible]

۳۰۳۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي

عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے [illegible] انہوں نے سات کنکریوں کے ساتھ جمرہ کی رمی کی بیت اللہ کے دائیں جانب اور منیٰ کی بائیں جانب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن [illegible]

نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

۳۰۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا أَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت منقول ہے۔

۳۰۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ جمرہ عقبہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، حضرت ابن مسعود نے بطن وادی سے کنکریاں ماریں اور کہا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے یہاں سے انہوں نے کنکریاں ماری ہیں جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

کنکریاں مارنے میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ میں یوم نحر کو سات کنکریاں مارنی مشروع ہیں اور یہ بالاتفاق ہے اور یہ واجب ہے اگر کسی شخص سے جمرہ عقبہ کی رمی رہ گئی حتیٰ کہ ایام تشریق گزر گئے تو اس کا حج صحیح ہے اور اس پر دم لازم ہوگا [illegible] کا قول ہے، امام مالک کا ایک قول یہ ہے [illegible] ہے کہ [illegible] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سات کنکریاں [illegible] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وادی کے بطن (درمیان) سے کنکریاں مارنی چاہئیں، مستحب یہ ہے کہ کنکریاں [illegible] وادی کے درمیان کھڑے ہو کر [illegible] کنکریاں مارے، ہمارے مذہب میں یہی صحیح ہے اور یہی جمہور کا مسلک ہے [illegible] کہ جس جگہ سے بھی کنکریاں مارے [illegible] صحیح یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کی طرف منہ ہو [illegible] بائیں جانب اور منیٰ وادی کے [illegible] سے کنکریاں مارے [illegible] وادی کے درمیان سے کنکریاں مارنا مستحب ہے۔[1]

قرآن مجید میں سورتوں اور آیات کی ترتیب توقیفی ہے

حدیث نمبر ۳۰۲۹ میں ہے [illegible] کہ قرآن مجید کی اس طرح ترتیب [illegible]

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۱۸، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول [illegible]

حضرت جبرئیل نے تعیین کی ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں: قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اگر حجاج نے اس بات کی تالیف کا ارادہ کیا ہے تو مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ان آیات کی وہی تالیف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی ہے اور اسی ترتیب کے ساتھ آیات جمع کی گئی ہیں اور اس وقت جو مصحف ہیں جو قرآن مجید کے نسخے ہیں ان میں اسی ترتیب پر تالیف ہے اور اگر حجاج کی مراد سورتوں کی تالیف ہے کہ فلاں سورت مقدم ہے اور فلاں مؤخر ہے تو یہ ... فقہاء کے اقوال سے ثابت ہے اور محققین نے اس کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ یہ ترتیب صحابہ کے اجتہاد سے ہے اس میں توقیف نہیں ہے[1]

اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح آیات کی ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہے اور آپ کی ہدایات کے مطابق آیات کو مرتب اور جمع کیا گیا ہے، اسی طرح سورتوں کی ترتیب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے ہے۔ اور دونوں کی ترتیب توقیفی ہے۔

علامہ سیوطی لکھتے ہیں، علامہ مکی وغیرہ نے کہا ہے کہ سورتوں میں آیات وغیرہ کی ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہے چونکہ آپ نے سورہ توبہ کے اول میں بسم اللہ کو لکھنے کا حکم نہیں دیا اس لیے اس سے پہلے بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔ قاضی ابوبکر نے انتصار میں کہا ہے کہ آیات کی ترتیب واجب اور لازم ہے۔ حضرت جبرئیل بتاتے تھے کہ فلاں آیت کو فلاں جگہ رکھو۔ نیز علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ علامہ کرمانی نے برہان میں کہا ہے کہ سورتوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوح محفوظ میں بھی اسی ترتیب پر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال جبرئیل کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور جس سال آپ کا وصال ہوا آپ نے دو مرتبہ دور کیا تھا۔ امام بیہقی نے مدخل میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی یہی ترتیب تھی سوائے سورہ انفال اور سورہ توبہ کے۔ اور علامہ ابن الحصار کہتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب اور ان میں آیات کو رکھنا وحی سے ہوا ہے[2]

علامہ زرکشی کے نزدیک سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے۔[3]

بَابُ ٣٩٠ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَأْخُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ

یوم نحر کو سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔

٣٠٢٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر جمرہ عقبہ کی

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ، شرح مسلم ج ١ ص ٢٩١ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول ١٣٧٥ھ

[2] علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ٩١١ھ، الاتقان ج ١ ص ٦٢-٦٣ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ١٤٠٠ھ۔

[3] علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ زرکشی متوفی ٧٩٤ھ، البرہان فی علوم القرآن ج ١ ص ٢٦٢ مطبوعہ دار الفکر بیروت، طبع ... ھ

وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا [illegible] يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي [illegible] يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ.

کنکریاں پھینک رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو کیونکہ میں از خود نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میرا حج نہیں ہوگا۔

٣٠٣٤ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ [illegible] عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ [illegible] سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ [illegible] حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ [illegible] رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ [illegible] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ [illegible] حَسِبْتُهَا قَالَتْ [illegible] يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ [illegible] فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا.

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ [illegible] اپنی سواری پر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے تمہاری راہنمائی کرے تو اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

٣٠٣٥ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع [illegible] اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا [illegible] ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تھی اور دوسرا [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیے ہوئے تھا [illegible]

[illegible] بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] الْجَمْرَةَ [illegible] جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِمٌ [illegible]

[illegible]

سوار ہو کر رمی کرنے میں مذاہب

[illegible]

سے بشرطیکہ کنکریاں اپنی جگہ پر ماری ہوں[1]

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی نفی کی وجہ

[illegible]

[illegible]

توضیح البیان میں لکھ دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل کا سایہ کرنا اکثری حکم ہے

حدیث نمبر ۳۰۳۴ اور ۳۰۳۵ میں ہے کہ ذی ... میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت اسامہ یا حضرت بلال میں سے کسی نے ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا تاکہ آپ کو دھوپ اور گرمی نہ لگے۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے سر پر چادر تان کر دھوپ کی وجہ سے آپ پر سایہ کیا۔ ان احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کے خصائص میں جو یہ مذکور ہے کہ بادل آپ پر سایہ کرتا تھا یہ اکثری حکم ہے دائمی اور کلی حکم نہیں ہے۔

آپ کے اوپر کپڑے سے سایہ کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ محرم کے اوپر کپڑے وغیرہ سے سایہ کرنا جائز ہے خواہ وہ سوار ہو یا پیدل۔ احناف اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے، جبکہ امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے اور اگر کسی محرم نے اپنے سر پر دھوپ کی وجہ سے کپڑے سے سایہ کیا تو اس پر فدیہ لازم آئے گا اور ... یہ احادیث ان کے خلاف حجت ہیں۔ نیز تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ چھت یا خیمہ کے سائے میں محرم کا بیٹھنا جائز ہے۔

سیاہ فام نکٹے غلام کی اطاعت کی بحث

حدیث نمبر ۳۰۳۶ میں ہے کہ اگر ناک کٹا سیاہ فام غلام بھی تم پر امیر ہو اور تمہاری رہنمائی کرے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ علامہ نووی کہتے ہیں کہ ناک کٹے سیاہ فام غلام کا ذکر کرنے سے اس کی خساست پر تنبیہ کرنا مقصود ہے کیونکہ عرف میں غلام کو خسیس سمجھا جاتا ہے اور سیاہی اور ناک کٹے ہونے کی وجہ سے اس کی خساست اور بڑھ جاتی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ خواہ اس کا سر انگور جتنا ہو اور یہ بھی تمثیل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی خسیس ہو جب تک وہ کتاب اللہ کے احکام کی دعوت دے اس کی اطاعت لازم ہے، اور جماعت سے خروج جائز نہیں ہے، لہٰذا اگر اس میں کوئی شرعی برائی پائی جائے تو اس کی ملامت کے بجائے نصیحت کرنی چاہیے۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ خلیفہ کے لیے قریشی ہونا شرط ہے تو پھر غلام حبشی کیسے خلیفہ ہو سکتا ہے اس کے تین جواب ہیں ایک یہ ہے کہ اس سے مراد سلطان ہے خلیفہ نہیں ہے، خلیفہ اور سلطان میں فرق یہ ہے کہ خلیفہ تمام عالم کا حکمران ہوتا ہے اور سلطان کسی ملک کا حکمران ہوتا ہے اور قریشی ہونے کی شرط خلیفہ کے لیے ہے سلطان کے لیے نہیں ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد خلیفہ نہیں ہے بلکہ خلیفہ یا سلطان کے مقرر کیے ہوئے عامل یا گورنر ہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان غلبہ سے حکومت پر قبضہ کرے تو اس کے متمکن ہونے کے بعد اس کی اطاعت واجب ہو گی ورنہ مسلمانوں کی جماعت و وحدت کا شیرازہ ٹوٹ جائے گا۔

۱۔ امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۵۵ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی طبع اول ۱۳۸۱ھ

بَابُ ٣٩ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب

٣٠٣٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیکریوں کے برابر جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

بَابُ ٣٢ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

کنکریاں مارنے کا مستحب وقت

٣٠٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں اور بعد کے دنوں میں زوال آفتاب کے بعد۔

٣٠٣٨ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح (رمی کرتے) تھے۔

ف: کنکریاں مارنے کے بارے میں جمہور کا نظریہ ہے کہ [illegible] دن جمرے کنکریاں ماری جائیں [illegible] زوال کے بعد اور اگر تیسرے دن زوال سے پہلے کنکریاں ماریں تب بھی تمام ائمہ کے نزدیک درست ہے۔ [illegible] ایام تشریق گزر گئے اور غروب آفتاب تک کنکریاں نہیں ماریں تو اس کے بعد کنکریاں نہیں مار سکتا۔ [illegible] دم (قربانی) کے ذریعہ کی جائے گی۔

بَابُ ٣٥ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

سات کنکریاں مارنے کا بیان

٣٠٣٩ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں [illegible]

حدثنا سلمة بن شبيب حدثنا الحسن بن أعين حدثنا معقل وهو ابن عبيد الله الجزري عن أبي الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاستجمار تو ورمي الجمار تو والسعي بين الصفا والمروة تو والطواف تو وإذا استجمر أحدكم فليستجمر بتو.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھیلے سے استنجا طاق مرتبہ کرنا چاہیے اور جمرات کی کنکریاں بھی طاق مرتبہ ہیں اور صفا اور مروہ میں سعی بھی طاق مرتبہ ہے اور طواف بھی طاق مرتبہ ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص استنجا کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

باب ٣٩٤ تفضيل الحلق على التقصير وجواز التقصير

سر منڈانا، بال کٹانے سے افضل ہے

٣٠٧٢ - وحدثنا يحيى بن يحيى ومحمد بن رمح قالا أخبرنا الليث ح وحدثنا قتيبة حدثنا ليث عن نافع أن عبد الله قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من أصحابه وقصر بعضهم قال عبد الله إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة أو مرتين ثم قال والمقصرين.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی سر منڈوایا اور آپ کے بعض اصحاب نے بال کٹوائے، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے، پھر فرمایا اور بال کٹوانے والوں پر۔

٣٠٧٣ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال اللهم ارحم المحلقين قالوا والمقصرين يا رسول الله قال والمقصرين.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا اور بال کٹوانے والوں پر۔

٣٠٧٤ - أخبرنا أبو إسحاق إبراهيم بن محمد بن سفيان عن مسلم بن الحجاج حدثنا ابن نمير حدثنا أبي حدثنا عبيد الله

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا

بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ
اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ
قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا
رَسُولَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

اور بال کتروانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما! صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ اور بال کتروانے والوں پر آپ نے فرمایا: اے اللہ سر منڈوانے والوں پر [illegible] صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور بال کتروانے — والوں پر، آپ نے فرمایا: اور بال کتروانے والوں پر۔

٣٠٧٣ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث ہے اس میں آپ نے چوتھی بار فرمایا اور بال کتروانے والوں پر بھی۔

٣٠٧٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ
جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ
وَلِلْمُقَصِّرِينَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا، اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا، اے اللہ سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا اور بال کٹانے والوں کے لیے۔

٣٠٧٥ - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٠٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ
يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ

یحییٰ بن حصین کی دادی بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی، اور ایک بار بال کٹانے والوں کے لیے دعا کی۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

٣٠٤٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا۔

حج میں سر منڈانے کے حکم میں مذاہب ائمہ

علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حج میں سر منڈانا بال کٹوانے سے افضل ہے [illegible]

امام شافعی کا مشہور مذہب یہ ہے کہ سر منڈانا یا بال کٹانا حج و عمرہ کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور اس کے بغیر حج ادا نہیں ہوتا، امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ سر منڈانا خوشبو اور لباس کی طرح حلال ہونے کا ایک طریقہ ہے [illegible] یہ قول ضعیف ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ حج کی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔[1]

قاضی ابن رشد مالکی لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا سر منڈانا یا بال کٹوانا حج کی ایک عبادت ہے اور واجب ہے یا نہیں، امام مالک کہتے ہیں کہ سر منڈانا حج و عمرہ کی عبادات سے ہے [illegible] اور جس شخص سے حج فوت ہو جائے یا وہ دشمن یا کسی اور وجہ سے حج نہ کر سکے تو اس پر سر منڈانا واجب ہے۔ بعض فقہاء کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ [illegible] کی وجہ سے حج نہ کر سکے اس پر سر منڈانا واجب نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں اس پر سر منڈانا واجب ہے [illegible] خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] جو سر منڈانے کو واجب قرار دیتا ہے وہ اس کے ترک کی وجہ سے دم قربانی لازم کرتا ہے اور جو اس کو حج میں واجب نہیں کہتا وہ دم بھی لازم نہیں کرتا۔[2]

علامہ ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ سر منڈانا اور بال کٹانا امام احمد بن حنبل کے نزدیک حج اور عمرہ کی عبادت ہے، امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ حج کی عبادت نہیں ہے بلکہ ان چیزوں سے حلال ہونے کا ایک طریقہ ہے جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں۔ جیسے لباس اور خوشبو کی ممانعت [illegible] اس روایت کی بنا پر جو شخص سر منڈانے یا بال کٹانے کا تارک ہو اس پر کوئی دم [illegible] نہیں [illegible] اس روایت کی [illegible] کر

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۰، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

[2] قاضی ابو الولید احمد بن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ، بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۶۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ تو جس شخص نے بیت اللہ کا طواف کر لیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر لی وہ حلال ہو گیا ماسوا اس شخص کے جس کے پاس ہدی ہو" امام احمد بن حنبل کا یہ قول زیادہ صحیح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے کا حکم دیا ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، اور بال کٹائے وہ حلال ہو جائے" اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے احرام کو بیت اللہ کے طواف سے حلال کرو اور بال کٹاؤ۔ ان حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال کٹانے کا حکم دیا ہے اور حکم وجوب کا مقتضی ہے اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کے وصف میں سر منڈانا اور بال کٹوانا بیان کیا ہے۔ محلقین رءوسکم ومقصرین (الفتح: ۲۷) در آں حالیکہ وہ سر منڈانے والے ہیں اور بال کٹانے والے ہیں، اور اگر یہ حج کرنے والوں کا وصف نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ حج کرنے والوں کی یہ صفت بیان نہ کرتا جیسے سلے ہوئے کپڑے پہننے اور شکار کرنے کے ساتھ حج کرنے والوں کی صفت بیان نہیں کی اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار رحمت کی دعا کی اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار رحمت کی دعا کی اور اگر یہ حج کی عبادت میں شامل نہ ہوتا تو دوسرے مباح کاموں مثلاً سلے کپڑے پہننا خوشبو لگانا شکار کرنا وغیرہ کی طرح اس کی بھی کوئی فضیلت نہ ہوتی اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام اصحاب نے اپنے سارے حج اور عمروں میں سر منڈایا یا بال کٹائے ہیں اور ان کا کوئی حج اور عمرہ اس سے خالی نہیں ہے اگر یہ حج کی عبادت نہ ہوتا تو وہ اس پر ہمیشہ دوام نہ کرتے بلکہ کرتے ہی نہیں کیونکہ یہ ان کی عادت و رسم میں نہ تھا اس میں ان کی کوئی فضیلت تھی کہ یہ کہا جاتا کہ انہوں نے اپنی عادت اور معمول کے مطابق کیا تھا یا کسی فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے کیا تھا اور آپ نے اس کی وضاحت کے لیے بیان کیا کہ اہل عرب میں مشہور تھا کہ سر منڈانے یا بال کٹانے سے محرم حلال ہوتا ہے۔[1]

علامہ کاسانی حنفی لکھتے ہیں کہ حج میں سر منڈانا یا بال کٹانا ہمارے نزدیک واجب ہے حتیٰ کہ اگر سر منڈائے یا بال کٹائے بغیر حلال نہیں ہو سکتا اور امام شافعی کے نزدیک یہ واجب نہیں ہے اور ان کے نزدیک جب رمی کرنے والا کنکریاں مارنے سے اور عمرہ کرنے والا صفا اور مروہ کی سعی سے حلال ہو جاتا ہے۔ ہمارے قول کی دلیل اس روایت سے ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں خطبہ دیا اور افعال حج کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: جب تم منیٰ میں آؤ تو جس شخص نے جمرہ کی رمی کر لی تو عورتوں اور خوشبو کے سوا اس پر ہر وہ چیز حلال ہو گئی جو اس پر حرام ہوئی تھی اور بیت اللہ کے طواف زیارت کے بعد وہ بھی حلال ہو جائے گی، اور ہماری دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے ثم لیقضوا تفثھم (الحج: ۲۹) "پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں۔" اور حضرت ابن عمر اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ سر منڈانا ناخن کٹانا اور مونچھیں ترشنا میل کو دور کرنا ہے، کیونکہ لغت میں تفث میل کو کہتے ہیں۔ جیسے میلے آدمی کو اغبر اشعث تفث کہتے ہیں نیز قرآن مجید میں ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین محلقین رءوسکم ومقصرین (الفتح: ۲۷) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دیا تم ان شاء اللہ ضرور امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے در آں حالیکہ تم سر منڈائے ہوئے ہو گے

---

[1] علامہ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۲۲۴، ۲۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ۱۴۰۵ھ

[illegible] اس آیت میں [illegible] اور ام کے معنی [illegible] سر منڈاتے ہوئے اور بال کترتے ہوئے داخل ہو، پس اس آیت میں [illegible] کے ساتھ داخل ہونے کا حکم ہے [illegible] واجب قربانی، ہر چند کہ یہ آیت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] سر منڈانے والوں کے لیے تین بار رحمت کی دعا کی [illegible] افضل ہے [illegible]

یہ تمام بحث اس صورت میں ہے [illegible]

عورتوں کے سر منڈانے کا حکم

عورت کے لیے سر منڈانے کا حکم نہیں ہے کیونکہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک شاذ روایت ہے۔

سر منڈانے کی مقدار میں مذاہب ائمہ

سر منڈانے [illegible] امام شافعی [illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ سائی حنفی لکھتے ہیں کہ تمام سر کے بال منڈوانا افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے محلقین [illegible]

[illegible]

باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق والابتداء في الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق

دائیں طرف سے سر منڈانے کو شروع کرنے کا بیان

۳۰۷۸ - وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا حفص بن غياث عن هشام عن محمد بن سيرين عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى منى فأتى الجمرة فرماها ثم أتى منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق خذ وأشار إلى جانبه [illegible]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

[illegible]

[illegible]

جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.

٣٠٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے کہا یہاں سے، پھر جو لوگ آپ کے قریب تھے آپ نے ان میں بال مبارک تقسیم کر دیے، پھر حجام کو بائیں جانب کا اشارہ کیا، اس نے مونڈا، وہ بال حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیے۔ ایک اور روایت میں یوں ہے کہ آپ نے دائیں جانب سے شروع کیا، لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم کیے، پھر بائیں جانب کا اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا ہی کیا (یعنی سر منڈایا) پھر فرمایا ابو طلحہ یہاں ہیں؟ اور وہ بال ابو طلحہ کو دے دیے۔

٣٠٥٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور ان کو نحر کیا، حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ کیا، اس نے دائیں جانب مونڈ دی، سو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ نے ان میں وہ بال تقسیم کر دیے، پھر آپ نے فرمایا دوسری جانب مونڈ دو، اور کہا ابو طلحہ کہاں ہیں؟ اور وہ بال ان کو دے دیے۔

٣٠٥١ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کی اور اونٹوں کو نحر کیا پھر حجام کے سامنے دائیں جانب کی اور اس نے وہ جانب مونڈ دی، پھر آپ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ بال دیے

ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

پھر آپ نے (اس کے سامنے) بائیں جانب کی، اس نے (وہ جانب) مونڈ دی، پھر آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ کو دے دیے اور فرمایا ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

یوم نحر کو افعال حج کی ترتیب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں، ایک یہ ہے کہ مزدلفہ سے واپسی پر یوم نحر کو سنت یہ ہے کہ پہلے جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماری جائیں پھر قربانی کو ذبح کیا جائے پھر سر منڈایا جائے یا بال کٹوائے جائیں، پھر طواف افاضہ کیا جائے اور اگر طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی تھی تو پھر سعی کی جائے اور اگر پہلے سعی کر لی تھی تو دوبارہ سعی نہ کرے، ان چاروں کاموں کو ترتیب سے کرنا سنت ہے، اگر یہ کام ترتیب کے خلاف کرے تو مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کر دیا تب بھی جائز ہے کیونکہ اس کے بعد احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افعل ولا حرج، اور کوئی حرج نہیں ہے، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ رمی کرنے کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے کوئی کام نہ کرے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہدی کو نحر کرنا مستحب ہے اور نحر منیٰ میں ہونا چاہیے لیکن تمام ارض حرم میں ذبح کرنا جائز ہے، یہ بھی ثابت ہوا کہ سر منڈانا بال کٹانے سے افضل ہے اور یہ کہ سر منڈانے والے کے سر کی دائیں جانب سے ابتداء کرنا مستحب ہے، جمہور کا یہی مسلک ہے، بعض کہتے ہیں کہ سر مونڈنے والے کی دائیں جانب سے ابتداء کی جائے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کی متبرک اشیاء اور ان کے آثار کو محفوظ کرنا مستحب ہے۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال مونڈے تھے اس کے نام میں اختلاف ہے، مشہور یہ ہے کہ اس کا نام معمر بن عبد اللہ العدوی ہے، اور صحیح بخاری میں ہے کہ اس کا نام ... ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام خراش بن امیہ بن ربیعہ کلبی ہے۔[1]

علماء احناف کی موافقت حدیث

علامہ نووی کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ترتیب سنت ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ ترتیب واجب ہے، اور اگر کسی شخص نے سہواً یا خطأً ترتیب بدل دی تو آخرت میں اسے عذاب نہیں ہوگا لیکن دنیا میں دم دینا لازم ہے اور افعل ولا حرج کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے، اس کی تفصیل ان شاء اللہ اس سے متعلق باب میں آئے گی۔

علامہ نووی نے یہ کہا ہے کہ سنت یہ ہے کہ مونڈنے والے کے سر کی دائیں جانب سے ابتداء کی جائے

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۱، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول ۱۳۷۵ھ

کی جائے اور امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ بائیں جانب سے ابتداء کی جائے، اس مسئلہ میں بھی صحیح بات یہ ہے کہ صاحبین کا نظریہ بھی حدیث کے مطابق ہے اور امام اعظم نے حدیث کی طرف رجوع کر لیا ہے اس لیے امام صاحب کے مرجوع عنہ قول کو امام اعظم کا مذہب قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

اس بحث میں علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں کہ فتاویٰ میں لکھا ہے کہ سر مونڈنے والے کی دائیں جانب کا لحاظ کیا جائے نہ کہ سر منڈوانے والے کی جانب کا، مگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث میں اس کے برعکس ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مونڈنے والے سے دائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا "مونڈو" پھر بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا، پھر لوگوں کو بال تقسیم کیے، علامہ ابن ہمام نے کہا ہے کہ یہی صحیح بات ہے اگرچہ صاحب مذہب سے منقول نہیں ہے، علامہ شامی فرماتے ہیں کہ علامہ ابن ہمام کی موافقت میں ملتقط میں امام ابوحنیفہ سے یہ روایت ہے: میں نے سر منڈایا تو سر مونڈنے والے نے میری تین غلطیاں نکالیں، جب میں بیٹھا تو اس نے کہا قبلہ کی طرف منہ کرو، میں نے اس کی طرف بائیں جانب بڑھائی تو اس نے کہا: دائیں جانب سے شروع کرو، اور جب میں جانے لگا تو اس نے کہا بالوں کو دفن کر دو، پس میں نے لوٹ کر بال دفن کر دیے، علامہ شامی لکھتے ہیں کہ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم نے حجام کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور یہ امام اعظم کی انتہائی بے نفسی اور خدا خوفی ہے۔ علامہ [illegible] نے اس لیے مذہب [illegible] ہے کہ یہی مختار ہے [illegible] سے ثابت ہے کہ مصنف ابن کلبی اور [illegible] اور صاحب بحر نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے [illegible] صاحب مذہب سے امام ابوحنیفہ کا رجوع منقول ہے۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تقسیم اور تبرک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی تکریم کا [illegible]

[illegible] ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مبارک بال ہے جو ہمیں حضرت انس یا انس کے گھر والوں کی طرف سے ملا ہے۔ عبیدہ نے کہا کہ اگر میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہوتا تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتا۔[2] علامہ عینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک تھا، وہ جب جنگ میں جاتے تو وہ ٹوپی پہن لیتے، اس کی برکت سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی تھی۔ جنگ یمامہ میں وہ ٹوپی گر گئی تو وہ اس ٹوپی کی طرف جھپٹے، ان کے ساتھیوں نے تعجب کیا کہ ایک ٹوپی کے لیے اتنی جدوجہد! حضرت خالد نے کہا میں نے اس ٹوپی کی قیمت کی وجہ سے ایسا نہیں کیا لیکن مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ یہ ٹوپی مشرکین کے ہاتھ لگ جائے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہو۔[3]

۱۔ علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، ردالمحتار ج ۲ ص ۲۵۰-۲۴۹، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول ۱۳۲۸ھ

۲۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول ۱۳۸۱ھ

۳۔ علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۳ ص ۳۷، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے تبرک کے ثبوت میں فقہاء اسلام کی عبارات

باب مذکور کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ وشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔[1]

علامہ سنوسی مالکی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک بال اپنے اصحاب میں اس لیے تقسیم کیے تاکہ آپ کے بعد صحابہ میں آپ کی برکت باقی رہے اور انہیں آپ کی یاد تازہ رہے اور اس سے آپ نے اپنی وفات کے قرب اور اپنی رفاقت کے زمانہ کے اختتام کی طرف اشارہ کیا اور ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری کو آپ نے تمام بال تقسیم کرنے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ آپ کی قبر مبارک انہوں نے ہی کھود کر لحد بنائی تھی۔[2]

شیخ عثمانی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت حاصل کرنے اور انہیں اپنی خدمت میں رکھنے کا ثبوت ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ اپنے اصحاب اور متعلقین کو ہدیہ دینا اور عطیات دیتے رہنا اور حسن سلوک کرنا چاہیے اور یہ کہ اس میں مساوات ضروری نہیں ہے۔ علامہ قرطبی نے کہا کہ آپ کے ان بالوں کی تقسیم فرمانے میں آپ کی برکت باقی رہنے اور اس میں آپ کی وفات کے قرب کی طرف اشارہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ آپ نے حضرت ابوطلحہ کو ان کو تقسیم کرنے کے لیے فرمایا ہو کیونکہ آپ کی لحد انہوں نے ہی تیار کی تھی۔[3]

نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے بھی اس حدیث کی شرح میں علامہ نووی اور شارح المنتقی کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سے برکت حاصل کرنے کے مسئلہ کو بیان کیا ہے۔[4]

موئے مبارک اور فضلات شریفہ کی طہارت اور بعض علماء کے تسامحات اور علمی غلطیوں کا بیان

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ انسان کا بال جب اس کے جسم سے الگ کر لیا جائے تو وہ نجس ہے اور اگر وہ بال پانی میں گر جائے تو پانی بھی نجس ہو جاتا ہے اور علامہ مزنی نے لکھا ہے کہ امام شافعی نے انسان کے بال کی نجاست کے قول سے رجوع کر لیا تھا [illegible] لکھا ہے کہ امام شافعی [illegible] کہا ہے کہ اگر انسان کا بال پاک ہے تو [illegible] اور اگر انسان کا بال ناپاک ہے تو بال ناپاک ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال [illegible] مذہب صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہے [illegible] بال کی طہارت پر کلام ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک [illegible] اور اس بحث سے [illegible] عینی فرماتے ہیں کہ [illegible] کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہے [illegible]

۱۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد وشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۴۰۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۔ علامہ ابو عبد اللہ محمد سنوسی مالکی متوفی ۸۹۵ھ، مکمل اکمال الاکمال ج ۳ ص ۴۰۳،

۳۔ شیخ شبیر احمد عثمانی متوفی ۱۳۶۹ھ، فتح الملہم ج ۳ ص ۳۴۰، مطبوعہ مکتبۃ الحجاز کراچی

۴۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ، السراج الوہاج ج ۱ ص ۴۸۰، مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال ۱۳۰۲ھ

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے بارے میں [illegible]
[illegible] علماء نے یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک [illegible]
[illegible] ان کے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible] بات [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] بال جسم سے الگ ہونے کے بعد [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] تاویلات کیں [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے [illegible] اور خون [illegible] بعض علماء نے [illegible]
[illegible] آپ کے فضلات کے [illegible]
کے فضلات کی طہارت [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] روایات [illegible]
ابو نعیم نے حلیہ میں [illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پی لیا [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] حافظ ابن حجر عسقلانی [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور اگر [illegible]

بات کہیں تو میرے کان اس سے بہرے ہیں [1]

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے [illegible]
[illegible]

[1] علامہ بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۳ ص ۳۵ [illegible]

جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات (پیشاب، خون، منی وغیرہ) کو عام لوگوں کے فضلات پر قیاس کر کے نجس قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اگرچہ یہ کہا ہے کہ احکام تکلیفیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی مکلفین کی مثل ہے ماسوا ان امور کے جن کی خصوصیت نقل سے ثابت ہے تاہم حافظ ابن حجر عسقلانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات مبارکہ اور آپ کے تمام فضلات کو طاہر قرار دیتے ہیں اور ان کی خصوصیت کو نقل سے ثابت مانتے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

مصنف امام بخاری نے منی کی طہارت پر اس حدیث [illegible] صحابہ ہیں آپ کا [illegible] سے استدلال کیا ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] ہے، پس دوسرے لوگوں کو اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ علامہ ابن منذر اور علامہ خطابی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ خصوصیت بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتی اور اصل عدم خصوصیت ہے۔ فقہاء شافعیہ نے [illegible] اس سے یہ رد کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منی کو کپڑے سے کھرچ دیتی تھیں، اس سے منی کی طہارت پر استدلال نہ کیا جائے کیونکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کی منی پاک ہے اور دوسروں کی منی کو اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا [illegible] کہ احکام تکلیفیہ میں آپ کا حکم مکلفین کی مانند ہے ماسوا ان امور کے جن کی خصوصیت دلیل سے ثابت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت پر بہت زیادہ دلائل موجود ہیں اور ائمہ نے اس کو آپ کے خصائص میں سے شمار کیا ہے اس لیے [illegible] کی طرف التفات نہ کیا جائے جو بہت سے شافعیہ کی کتابوں میں اس کے خلاف لکھی ہوئی ہے کیونکہ تمام ائمہ کے نزدیک آپ کے فضلات

کی طہارت کا قول ثابت اور مقرر ہے[1]

علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ بدر الدین عینی کی ان عبارات پر [illegible] نے [illegible] ہے:

میرے نزدیک [illegible]

زیادہ تھی۔ فضلات شریفہ کی طہارت کی بحث ان دونوں صاحبوں نے کی ہے۔ علامہ ابن حجر نے [illegible] لکھی ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے [illegible] اس پر یہ اعتراض ہے [illegible] فضلات شریفہ کی طہارت [illegible] کے نزدیک ثابت نہیں۔ علامہ عینی نے بھی شرح بخاری میں [illegible] بحث کو بہت [illegible] لکھا ہے [illegible] یہ سب کچھ ابحاث ہیں جو شخص طہارت کا قائل ہو اس کو [illegible] کے خلاف [illegible] گویا کہ ان کی دقت [illegible][2] [illegible]

شیخ انور شاہ کشمیری اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام کے فضلات کی طہارت کا مسئلہ مذاہب اربعہ کی کتابوں میں موجود ہے لیکن میرے [illegible] کوئی نقل نہیں ہے، [illegible] کے [illegible] سے یہ نکلتا ہے کہ امام ابوحنیفہ [illegible]

---

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۱ ص ۳۰۲، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور، ۱۴۰۱ھ

[2] [illegible] متوفی ۱۳۵۳ھ، [illegible] ج ۲ ص ۱۳، مطبوعہ [illegible] کتب خانہ لاہور [illegible]

کے فضلات طاہر ہیں لیکن مجھے یہ بات تحقیق میں نہیں ملی۔[ا]

شیخ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں: اگر عمدۃ القاری کا مطالعہ کرتے تو انہیں [illegible] میں علامہ عینی کا یہ قول مل جاتا کہ [illegible] آپ کے فضلات طاہر ہیں۔ علامہ عینی لکھتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے لگ کر جو وضوء کا پانی گرتا ہے اس کو امام ابوحنیفہ نجس نہیں کہتے وہ اس کو نجس کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور تمام فضلات کو طاہر کہتے ہیں۔[۲]

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ بعض شافعیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب اور تمام فضلات کو [illegible] اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہ المواہب اللدنیہ میں بھی عینی کے حوالہ سے ہے اور علامہ بیری نے بھی اس [illegible] سے نقل کیا ہے۔[۳] غالباً شیخ کاشمیری نے المواہب کا حوالہ نہیں دیکھا (سعیدی)۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں: ہمارے بہت سارے اصحاب حنفیہ کا یہ نظریہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضلات طاہر ہیں۔[۴]

شیخ اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت پر روایات ذکر کی ہیں لیکن اپنی تصنیف [illegible] میں آپ کے فضلات کی طہارت کا انکار کر دیا ہے:

شرح شفاء ملا علی قاری میں یہ بحث [illegible] مفصل مذکور ہے [illegible] اس کی طہارت [illegible] کا خلاصہ اس کا یہ ہے کہ بعض روایات کا ثبوت متعدد ہے اور بعض کی دلالت اور بعض روایات میں [illegible] قول [illegible] [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] طہارت [illegible] صحابہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] پس مسئلہ بالکل منقح ہو گیا کہ طہارت کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔[۵] [illegible] ۱۳۵

شیخ اشرف علی تھانوی کی دلیل کا حاصل یہ ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ تمام خون حرام ہیں اور ایک روایت میں ہے [illegible] کیونکہ تمام خون حرام ہیں [illegible] ہو گیا آپ کے فضلات کی طہارت پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

شیخ اشرف علی تھانوی کی یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حرمت طہارت کے منافی نہیں ہے [illegible] کوکین حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے [illegible] نے تصریح کی ہے کہ [illegible] کی حرمت کرامت کی بنا پر ہے [illegible]

[ا] شیخ انور شاہ کشمیری متوفی ۱۳۵۲ھ، فیض الباری ج ۱ ص ۲۵، مطبوعہ مطبع حجازی قاہرہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۵۷ھ

[۲] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۳ ص ۱۰، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

[۳] علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ، ردالمحتار ج ۱ ص ۲۰۳، مطبوعہ عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

[۴] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، مرقات ج ۲ ص ۵۳، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ۱۳۹۰ھ

[۵] شیخ اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ، [illegible] ص ۲۴۹، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

نہیں ہے اسی طرح بلا اجازت دوسرے کا مال کھانا حرام ہے نجس نہیں ہے اس لیے صحیح یہ ہے کہ آپ کا خون کو حرام کہنا کرامت کی بناء پر ہے نجاست کی بناء پر نہیں ہے۔

فضلات شریفہ کی طہارت پر دلائل

قاضی عیاض مالکی لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپ کے فضلات نگل لیتی اور اس جگہ خوشبو پھیل جاتی، امام محمد بن سعد نے اس باب میں سند متصل کے ساتھ ایک حدیث بیان کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ بیت الخلاء جاتے ہیں اور میں وہاں کوئی نجاست نہیں دیکھتی۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تم نہیں جانتیں کہ انبیاء (علیہم السلام) سے جو چیز نکلتی ہے اس کو زمین نگل لیتی ہے اور اس کی کوئی چیز نہیں دکھائی دیتی۔ یہ حدیث ہر چند کہ مشہور نہیں ہے لیکن اس حدیث کی بناء پر اہل علم نے آپ کے فضلات کی طہارت کا قول کیا ہے (علامہ خفاجی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض نے شہرت کی نفی کی ہے صحت کی نفی نہیں کی اور ابن دحیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ثابت ہے، اور یہ اس باب میں قوی حدیث ہے)۔ قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ امام ابونصر بن صباغ نے شامل میں کہا ہے کہ بعض علماء شافعیہ کا یہی قول ہے اور ابوبکر بن سابق مالکی نے کتاب البدیع میں اس مسئلہ میں علماء مالکیہ کے دو قول لکھے ہیں، اور اس کی تائید یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ناپسندیدہ چیز یا بدبودار چیز نہیں نکلتی تھی، اس کی تائید میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم سے کیا چیز نکلتا ہے تو میں نے اس میں کوئی چیز نہیں پائی میں نے کہا آپ کی زندگی اور وفات پاکیزگی کے ساتھ ہے، اور آپ سے بہت عمدہ خوشبو نکلی اس کی مثل ہم نے کبھی محسوس نہیں کی (ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ یہ حدیث سنن ابن ماجہ اور مراسیل ابوداؤد میں ہے، اسی کی مثل حضرت ابوبکر کا قول ہے جب انہوں نے وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ روایت مسند بزار میں ہے) اور اسی سلسلہ میں جنگ احد کے دن حضرت مالک بن سنان کا آپ کا خون چوسنا اور آپ کا انہیں منع نہ کرنا ہے اور آپ کا انہیں یہ فرمانا کہ تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔ (ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے) اسی طرح حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فصد کے بعد آپ کا خون پی لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں لوگوں سے اور لوگوں کو تم سے افسوس ہوگا (اس میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے واقعات کی طرف اشارہ ہے) اور ان کے پینے پر انکار نہیں فرمایا، اسی طرح روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پی لیا تو آپ نے فرمایا تمہارے پیٹ میں کبھی بیماری نہیں ہوگی، (یہ حدیث حاکم نے روایت کی ہے اور دارقطنی اور ذہبی نے اس کو ثابت مانا ہے) جن لوگوں نے خون یا پیشاب پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو منہ دھونے کا حکم دیا نہ دوبارہ پینے سے منع کیا، رہا منع کرنے کی روایت قاضی عیاض کی نظر سے نہیں گزری یا ان کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ (سعیدی) اور یہ حدیث جس میں ایک عورت کے پیشاب پینے کا ذکر ہے حدیث صحیح ہے اور امام دارقطنی نے کہا ہے کہ اس کے راوی بخاری اور مسلم کے راوی ہیں اور اس عورت کا نام برکہ ہے۔ اس کے نسب میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام ام ایمن ہے، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں، وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا، آپ رات کو اٹھ کر اس میں پیشاب کرتے تھے، ایک رات آپ نے اس میں پیشاب کیا پھر آپ نے دیکھا کہ وہ خالی تھا، آپ نے برکہ سے پوچھا، انہوں نے کہا میں

رات کو ... میں پڑی تھی میں نے اس کو ... ابن جریج ... حدیث ... کہا ... سے روایت کیا ہے ... نے ام ... سے روایت کیا ہے۔ (ملا علی قاری)

بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا

کنکریاں مارنے، ذبح کرنے، سر منڈانے اور طواف کرنے کی ترتیب کا بیان

۳۰۵۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں وقوف کیا تاکہ لوگ آپ سے سوال کریں، ایک شخص نے آ کر کہا یا رسول اللہ! میں نے لاعلمی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا اب ذبح کر لو اور کوئی حرج نہیں ہے، پھر ایک اور شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں نے لاعلمی میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو اور کوئی حرج نہیں ہے۔ اس دن جس چیز کے متعلق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اس کو پہلے یا بعد میں کر لیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا کر لو اور کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۰۵۳ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے تھے اور لوگوں نے آپ سے سوالات کرنے شروع کیے ... ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! مجھے پتا نہ ...

[illegible] ... متوفی ۵۵۵ھ ... ج ... ص ۴۲ ... مطبوعہ ... مکتبہ ... ملتان
[illegible] ... متوفی ۱۰۶۹ھ ... ج ... ص ۲۶۳، ۳۵۳ ... مطبوعہ ...
[illegible] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ ... ج ... ص ۲۶۳، ۳۵۳

الله عليه وسلم على راحلته فطفق ناس
يسألونه فيقول القائل منهم يا رسول
الله إني لم أكن أشعر أن الرمي قبل النحر
فنحرت قبل الرمي فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فارم ولا حرج قال و
طفق آخر يقول إني لم أشعر أن النحر
قبل الحلق فحلقت قبل أن أنحر فيقول
انحر ولا حرج فما سمعته سئل يومئذ
عن أمر مما ينسى المرء ويجهل من تقديم
بعض الأمور قبل بعض وأشباهها إلا قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم افعلوا
ذلك ولا حرج

تھا کہ کنکریاں قربانی سے پہلے ماری جاتی ہیں میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار [illegible] ایک اور شخص [illegible] نے کہا کہ مجھے پتا نہ تھا کہ قربانی سر منڈانے سے پہلے کی جاتی ہے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے اب [illegible] کے بارے میں بھی آپ سے سوال کیا گیا ان سب کے بارے میں آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کر لو۔

٣٠٥٤ - وحدثنا حسن الحلواني حدثنا
يعقوب حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب
بمثل حديث يونس عن الزهري إلى
آخره.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٠٥٥ - وحدثنا علي بن خشرم أخبرنا
عيسى عن ابن جريج قال سمعت ابن شهاب
يقول حدثني عيسى بن طلحة حدثني
عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله
عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم
بينا هو يخطب يوم النحر فقام إليه رجل
فقال ما كنت أحسب يا رسول الله أن كذا
وكذا قبل كذا وكذا ثم جاء آخر فقال يا
رسول الله كنت أحسب أن كذا قبل كذا
لهؤلاء الثلاث قال افعل ولا حرج.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قربانی کے دن [illegible] ایک شخص [illegible] فلاں کام سے پہلے ہے، ایک اور شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ [illegible] آپ نے ان تینوں کے بارے میں فرمایا کر لو اور کوئی حرج نہیں ہے۔

٣٠٥٦ - وحدثناه عبد بن حميد حدثنا
محمد بن بكر ح وحدثني سعيد بن يحيى

ایک اور سند سے یہ روایت ہے مگر اس میں تین [illegible]

الأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسَى إِلَّا قَوْلَهُ لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ۔

کر میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

۳۰۵۷ ۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب ذبح کر لو، ایک اور شخص نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کر لیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو۔

۳۰۵۸ ۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

ایک اور سند سے یہ روایت ہے، راوی بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہیں، آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۰۵۹ ۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم نحر جمرہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے، آپ نے فرمایا کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں، دوسرے شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں کنکریاں مار لو، تیسرے شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے

[illegible] فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ [illegible] فَمَا سُئِلَ [illegible] يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ [illegible] إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ۔

نے فرمایا اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا آپ نے فرمایا اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۰۶۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کنکریاں مارنے [illegible] میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی [illegible] ہے۔

کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سر منڈانے کی ترتیب کے حکم میں مذاہب

امام احمد بن حنبل کے نزدیک یوم نحر کے افعال میں کنکریاں مارنے، قربانی کرنے، سر منڈانے اور طواف [illegible] کی ترتیب سنت ہے، اگر اس نے ترتیب کے خلاف کرنے [illegible] کو بعض پر مقدم کر دیا تو اس باب کی احادیث [illegible] امام شافعی کا ایک ضعیف قول یہ بھی ہے کہ اگر سر منڈانے کو کنکریاں مارنے اور طواف پر مقدم [illegible] دم قربانی لازم آئے گا، امام ابو حنیفہ، امام مالک، سعید بن جبیر، حسن بصری، نخعی اور قتادہ کا بھی یہی [illegible] مذاہب شریف میں جو [illegible] افعل ولا حرج [illegible] اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے [illegible] کا مطلب یہ ہے [illegible] نہیں ہو گا [illegible] لزوم دم کی نفی نہیں ہے، ہم اس تاویل کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا حرج کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ [illegible] مقدم [illegible] کر دینے میں مطلقاً کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

علامہ وشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ پہلے [illegible] کنکریاں ماری جائیں پھر قربانی کی جائے پھر سر منڈایا جائے پھر طواف افاضہ کیا جائے، اگر اس نے ان چاروں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر مقدم کر دیا تو پہلے تینوں کی تقدیم اور تاخیر میں امام مالک کے نزدیک کوئی فدیہ واجب نہیں ہے [illegible] نے سر منڈانے کو کنکریاں مارنے پر مقدم کر دیا تو اس پر فدیہ واجب ہے اور ابن الماجشون نے کہا ہے کہ [illegible] کو قربانی پر مقدم کر دیا تب بھی فدیہ واجب ہے اور ہمارے نزدیک لا حرج کا معنی یہ ہے کہ تقدیم و تاخیر [illegible] نہیں ہے۔[2]

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۱ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]

[2] علامہ ابو عبد اللہ وشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۴۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] امام مالک نے یہ کہا ہے [illegible] کیونکہ اس نے اپنے اختیار سے حلال ہونے [illegible] ترائش کے لیے سر منڈانا جائز نہیں ہے۔[1]

احناف کا نظریہ اور ان کے دلائل

علامہ [illegible] حنفی لکھتے ہیں [illegible] [illegible] اس کی کوئی مخالفت [illegible] ترتیب کے خلاف کرنے [illegible] [illegible] پر مقدم کر دیا [illegible]

[illegible] صحیح مسلم [illegible] قربانی سے پہلے [illegible] [illegible] کنکریاں مارنے سے پہلے [illegible] [illegible] حدیث کا جواب [illegible] [illegible] کیونکہ کہنے [illegible] [illegible] مخالف [illegible] [illegible] سوال کرنے سے پہلے [illegible] مقدم [illegible] [illegible] ترتیب کے خلاف [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] [illegible] اسی طرح [illegible] [illegible] نے اس [illegible] کی وجہ سے معذور قرار دیا [illegible] [illegible] معذور قرار دیا، کیونکہ [illegible]

---

[1] [illegible] م ۴۹۴ ھ [illegible] ج ۳ ص [illegible]

[2] [illegible] م ۸۵۵ ھ [illegible] ج ۲ ص ۲۶۹ [illegible]

احتیاطاً ترتیب کے وجوب کے قول پر عمل کرنا چاہیے اور اس سے امام ابوحنیفہ کی دلیل مقصود نہیں ہوتی بلکہ
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے: من قدم نسکا علی نسک فعلیه دم
"جس نے حج کی ایک عبادت کو دوسری عبادت پر مقدم کر دیا اس پر دم ہے"؛ بلکہ یہ ایک مستقل دلیل ہے۔
بعض نسخوں میں حضرت ابن مسعود کی جگہ حضرت ابن عباس کا ذکر ہے اور امام ابن ابی شیبہ نے
یہ روایت ذکر کی ہے ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: من قدم شیئا من حجه او اخره فلیهرق لذلک دما
"جو شخص اپنے حج میں کسی عبادت کو مقدم یا مؤخر کر دے وہ ایک قربانی دے"، اس کی سند میں ابراہیم
بن مہاجر ہے جس کو ضعیف کہا گیا ہے۔ امام طحاوی نے یہ روایت ایک اور سند سے بیان کی ہے جس میں ضعیف
راوی نہیں ہے وہ سند یہ ہے: حدثنا ابن مرزوق حدثنا الخصیب حدثنا وهیب عن ایوب عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس مثله۔ امام طحاوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہی ہیں
جنہوں نے یہ روایت بیان کی ہے کہ کوئی حرج نہیں ہے کرو، اور یہ حدیث ان کے نزدیک
اباحت پر محمول نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک اس پر محمول ہے کہ انہوں نے جہل اور لاعلمی کی وجہ سے عبادات
کو مقدم یا مؤخر کر دیا تھا اس لیے آپ نے ان کو معذور قرار دیا اور حج کی عبادات سکھائیں۔ علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:
امام ابوحنیفہ کے مذہب پر اس آیت سے بھی استدلال ہے: ولا تحلقوا رؤوسکم حتی یبلغ الهدی محله۔
"اور تم سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ پہنچ جائے پس جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے"، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے
کہ جو شخص بیماری کی وجہ سے قربانی سے پہلے سر منڈا دے تو وہ فدیہ دے، تو جب عذر کی وجہ سے قربانی
کے وقت سے پہلے سر منڈانے پر فدیہ لازم ہے تو بغیر عذر کے ذبح سے پہلے سر منڈانے سے بطریق اولیٰ
فدیہ لازم آئے گا۔[1]

بَابُ ۳۹۷ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن طواف زیارت کرنا

۳۰۶۱ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا پھر واپس آ کر منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی، نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن طواف زیارت کرتے تھے پھر واپس آ کر منیٰ میں ظہر پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا۔

[1] علامہ ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ، فتح القدیر ج ۲ ص ۴۰۰، ۴۷۹، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

طواف زیارت کے احکام

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ طواف افاضہ، طواف زیارت، حج کے فرائض میں سے ہے اور اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ قربانی کے دن کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سر منڈانے کے بعد طواف زیارت کرنا مستحب ہے، اور اگر قربانی کے دن سے مؤخر کر کے اس کو ایام تشریق میں کیا جائے پھر بھی جائز ہے اور اس پر بالاجماع دم نہیں ہے، اور اگر ایام تشریق کے بعد طواف زیارت کیا تو امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک پھر بھی کوئی حرج نہیں ہے، البتہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک زیادہ مؤخر کرنے سے دم لازم آتا ہے۔[1]

علامہ وشتانی مالکی نے لکھا ہے کہ مدونہ میں ہے ایام تشریق کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم لازم آتا ہے۔[2]

علامہ ابوالحسن مرغینانی حنفی نے بھی لکھا ہے کہ ایام تشریق کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم لازم آتا ہے۔[3]

باب ۳۹۸ استحباب نزول المحصب يوم النفر

وادی محصب میں اترنے کا استحباب

۳۰۶۲ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا منیٰ میں، میں نے پوچھا کہ آپ نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ حضرت انس نے کہا وادی ابطح میں، پھر کہا تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امراء کرتے ہیں۔

۳۰۶۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وادی ابطح میں اترا کرتے تھے۔

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ ابو عبداللہ وشتانی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۴۰۴-۴۰۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[3] علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ، ہدایہ مع فتح القدیر ج ۲ ص ۲۶۹، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

٣٠٦٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وادی محصب میں جانے کو سنت خیال کرتے تھے اور نفر کے دن ظہر کی نماز وادی محصب میں پڑھتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد کے خلفاء وادی محصب میں جاتے تھے۔

٣٠٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وادی محصب میں جانا سنت (مؤکدہ) نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں صرف اس لیے ٹھہرے تھے کہ روانگی کے وقت آپ کے لیے وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

٣٠٦٦ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٣٠٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم وادی محصب میں اترتے تھے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ محصب میں نہیں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لیے ٹھہرے تھے کہ یہ مقام آپ کے واپسی کے وقت روانہ ہونے کے لیے زیادہ مناسب تھا۔

٣٠٦٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وادی محصب میں جانا کوئی حج کی عبادت نہیں ہے، یہ ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شَيْبَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ٹھہرے تھے۔

۳۰۶۹ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلٰكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے گئے تو آپ نے مجھے وادی محصب میں اترنے کا حکم نہیں دیا لیکن میں آیا اور میں نے وہاں خیمہ لگا دیا، آپ وہاں آکر ٹھہر گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

۳۰۷۰ - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل ان شاء اللہ ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں کفار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

ف: محصب، ابطح، بطحاء اور خیف بنی کنانہ سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں۔

۳۰۷۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اس وقت ہم منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں، اور یہ اس طرح تھا کہ قریش اور بنو کنانہ نے قسم کھائی کہ بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب سے

بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ، وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ

اس وقت تک نکاح نہیں کریں گے نہ خرید و فروخت کریں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کر دیں، اس جگہ سے آپ کی مراد وادی محصب تھی۔

٣٠٠٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فتح دی تو ان شاء اللہ ہم خیف میں ٹھہریں گے جہاں کفار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں

بَابُ وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ

ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گزارنے کا حکم

٣٠٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں آب زمزم پلانے کے لیے مکہ میں رہنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی۔

٣٠٠٤ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِيهِ

ایک اور سند سے حضرت ابن عمر سے یہ حدیث منقول ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گزارنے میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ ایام تشریق کے دوران منیٰ میں رات گزارنے کا حکم ہے اور یہ چیز فقہاء کے درمیان متفق علیہ ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ حکم واجب ہے یا سنت، امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے۔ امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سنت ہے حضرت ابن عباس، امام ابوحنیفہ اور حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے جو فقہاء اس کو واجب قرار دیتے ہیں وہ اس کے ترک سے دم لازم کرتے ہیں اور جو فقہاء اس کو سنت کہتے ہیں ان کے نزدیک اس کے ترک سے دم لازم نہیں ہے۔ البتہ منیٰ میں رات گزارنا مستحب ہے اور اگر یہ واجب ہو تو کتنی دیر قیام کرنا چاہیے، اس میں امام شافعی کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ رات کا بڑا حصہ گزارنا چاہیے دوسرا قول یہ ہے کہ ایک ساعت گزارنا بھی کافی ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آب زمزم پلانے والوں کے لیے اجازت ہے کہ وہ رات منیٰ میں نہ رہیں اور مکہ میں رہیں تاکہ رات میں لوگوں کو پانی پلائیں امام شافعی کے نزدیک یہ اجازت آل عباس کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جن لوگوں کے پاس بھی آب زمزم پلانے کا منصب ہو ان کو یہ اجازت حاصل ہے۔[1]

علامہ وشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض نے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آب زمزم پلانا حضرت عباس کا منصب تھا ان کے پاس یہ منصب زمانہ جاہلیت سے تھا اور اسلام نے اس کو برقرار رکھا۔[2]

بَابُ فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب

٣٠٧٥ ۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِي

عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر حضرت ابن عباس سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ کے چچا زاد تو دودھ اور شہد پلاتے ہیں اور آپ منقٰی کھجوروں کا پانی پلاتے ہیں، کیا یہ ...

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ٦٧٦ھ شرح مسلم ج ١ ص ٤٢٣، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ١٣٧٥ھ

[2] علامہ ابو عبد اللہ وشتانی مالکی متوفی ٨٢٨ھ، اکمال اکمال المعلم ج ٤ ص ٤٠٧، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے یا بخل؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: الحمد للہ ہم غریب ہیں نہ بخیل، اصل وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر آئے درآں حالیکہ حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ہم نے آپ کو ایک برتن میں نبیذ پیش کیا آپ نے نبیذ پیا اور جو بچا وہ حضرت اسامہ کو دے دیا حضرت اسامہ نے آپ کا تبرک پیا۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا ہے، ایسا ہی کیا کرو، حضرت ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کا حکم دیا تھا اس میں ہم کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے۔

نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم

کھجوروں یا منقی کو پانی میں ڈال کر پکا کر جوش دیا جائے جس سے پانی میں کھجوروں یا منقی کا ذائقہ پیدا ہو جائے اور شدت نہ آئے تو اس کو نبیذ کہتے ہیں اس کا پینا جائز ہے اور کھجوریں یا منقی چند دن پانی میں پڑی رہیں اور پانی میں جھاگ پیدا ہو جائے اور وہ پانی نشہ آور ہو جائے تو اس کا پینا حرام اور ناجائز ہے، اس کی پوری تفصیل تحقیق مع بیان مذاہب کو ان شاء اللہ کتاب الاشربہ میں ذکر کیا جائے گا

بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَأَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الِاسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

قربانی کے گوشت، کھال اور جھول کو صدقہ کرنے کا حکم

۳۰۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کے گوشت، اور کھالوں اور جھولوں کو صدقہ کر دوں اور قصاب کی اجرت ان میں سے نہ دوں، حضرت علی نے فرمایا قصاب کی اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

۳۰۷۷ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے لیکن اس میں قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں ہے۔

۳۰۷۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَقُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَزَّارِ.

۳۰۷۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں پر کھڑے رہیں، اور انھیں یہ حکم دیا کہ وہ ان تمام اونٹوں کے گوشت، کھالوں اور جھولوں کو مساکین میں تقسیم کر دیں اور اس میں سے قصائی کی اجرت نہ دیں۔

۳۰۸۰ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ.

ایک اور سند سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا۔

قربانی کرنے کے بعد ہدی کی کھال اور جھول وغیرہ کے حکم میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ہدی اور قربانی کی کھال اور اس کی کسی چیز کو بیچنا جائز نہیں ہے، نہ اس سے گھر میں کوئی نفع حاصل کیا جا سکتا ہے، خواہ وہ قربانی نفلی ہو یا واجب۔ البتہ اگر قربانی نفلی ہو تو اس کی کھال کو بچھونے وغیرہ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، اور قصاب کو اس کی اجرت میں کھال دینا جائز نہیں ہے، امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی مسلک ہے، امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ ہدی کی کھال کو بیچنا جائز ہے اور اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے گا۔[1]

احناف کا نظریہ

فقہاء احناف نے کہا ہے کہ جس قربانی کا قربانی کرنے والے کے لیے کھانا جائز ہے اس کا ذبح کے بعد صدقہ کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ ایک تہائی کا صدقہ کر دے اور جس قربانی کا اس کے لیے کھانا جائز نہیں ہے اس پر اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ قربانی کرنے والے کے لیے نفلی قربانی، تمتع اور قران کی قربانی سے کچھ کھانا مستحب ہے اور وہ اس کو غنی کو بھی کھلا سکتا ہے، اور جو قربانی اس پر کفارہ یا نذر کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اس کا کھانا اس کے لیے جائز نہیں ہے ـــــ قربانی کی جھول اور رسی کو صدقہ کر دے اور اس میں سے قصاب کو اجرت نہ دے۔[2]

نیز فقہاء احناف نے لکھا ہے کہ قربانی کی کھال کو صدقہ کر دے یا اس سے ڈول یا جراب بنا لے، قربانی کی کھال کے عوض ایسی چیز کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو بعینہٖ استعمال ہو سکے جیسے ڈول یا جراب وغیرہ اور اس سے کوئی ایسی چیز نہ خریدے جس سے بعینہٖ نفع حاصل نہیں ہوتا بلکہ اسے ہلاک کر کے نفع حاصل ہوتا ہے جیسے سرکہ، گوشت اور غلہ وغیرہ، اگر کھال کو دراہم کے عوض بیچ دیا تو دراہم کو اپنے اور اپنے عیال پر خرچ نہ کرے، تو یہ صدقہ کرے اور گوشت بھی کھال کے حکم میں ہے۔[3]

قربانی کی کھال یا گوشت کو بیچنے کے بعد اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا جواز

۳۰۸۱ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے دی۔

---

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۳ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، طبع اول ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ عالمگیری ج ۱ ص ۲۶۲ مطبوعہ مطبعہ کبری امیریہ بولاق مصر، الطبعۃ الثانیہ ۱۳۱۰ھ

[3] 〃 〃 〃 عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۱ 〃 〃 〃 〃

عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

٣٠٩٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

٣٠٩٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ ذبح کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے بھی گائے کی قربانی کی۔

٣٠٩٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حج اور عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوتے تھے، ایک شخص نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ جس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں کیا اسی طرح بعد کے خریدے ہوئے اونٹ میں بھی شرکت جائز ہے؟ انہوں نے کہا کہ پہلے سے اور بعد میں خریدے ہوئے دونوں اونٹوں کا حکم ایک ہے، حضرت جابر حدیبیہ میں موجود تھے، حضرت جابر نے کہا کہ ہم نے ستر اونٹ ذبح کیے اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک ہوئے۔

٣٠٩٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا

أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

کے وقت قربانی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ ہم میں سے ایک جماعت ایک اونٹ یا ایک گائے میں شریک ہو جائے، آپ نے یہ حکم اس وقت دیا تھا جب آپ نے صحابہ کو حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا تھا۔

۳۰۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا کرتے تھے اور ایک گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوتے تھے۔

۳۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۰۸۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے ذبح کی۔

قربانی کے جانوروں کے اشتراک میں مذاہب

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ قربانی کے جانوروں کے اشتراک کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے، امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ قربانی کے جانوروں میں اشتراک جائز ہے خواہ قربانی نفل ہو یا واجب، خواہ سب نے عبادت کی نیت کی ہو

یا بعض کی نیت عبادت ہو اور بعض کی نیت گوشت کھانا ہو۔ امام احمد اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے اور بعض مالکیہ کا یہ نظریہ ہے کہ نفلی قربانی میں اشتراک جائز ہے اور واجب میں اشتراک ناجائز ہے۔ امام مالک نے کہا ہے کہ اشتراک مطلقاً جائز نہیں ہے۔ اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر سب عبادت کی نیت کریں تو اشتراک جائز ہے ورنہ نہیں۔[1]

علامہ ابو الولید باجی مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جو قربانی کسی فدیہ کی وجہ سے واجب ہو یا عام قربانی ہو، امام مالک کے نزدیک اس میں اشتراک جائز نہیں ہے، اور نفلی قربانی کے بارے میں بھی امام مالک کا مشہور قول یہی ہے کہ یہ جائز نہیں ہے البتہ قاضی ابو الحسن سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ جائز ہے۔ امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے کہ جب کوئی شخص ایک قربانی کرے تو وہ اس کو اپنی طرف سے ذبح کرے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی ذبح کرے خواہ ان کی تعداد سات سے زیادہ ہو لیکن ان کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے کہ سات آدمی مل کر ایک قربانی خریدیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سات آدمی مل کر قربانی کر سکتے ہیں خواہ وہ قربانی فدیہ یا تمتع وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو یا نفلی قربانی ہو، سب شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ان میں سے ہر ایک کی نیت عبادت کی ہو خواہ ہر ایک کی نیت مختلف ہو مثلاً کسی ایک کی نیت کسی کفارہ کی ادا ہو، دوسرے کی نیت کسی مرض کی وجہ سے کسی نسک کا فدیہ ہو، تیسرے کی نیت نفل ہو، اور اگر ان میں سے کسی ایک کی نیت عبادت نہ ہو مثلاً گوشت کی نیت ہو تو پھر اشتراک جائز نہیں ہے۔ امام زفر یہ کہتے ہیں کہ اس وقت تک اشتراک جائز نہیں ہے جب تک کہ جہت عبادت ایک نہ ہو، امام شافعی کہتے ہیں کہ مطلقاً اشتراک جائز ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ سات سے زیادہ میں اشتراک جائز نہیں ہے۔

اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت کے عدم جواز پر مالکیہ کے دلائل اور ان کے جوابات

علامہ باجی مالکی لکھتے ہیں کہ ہمارا ان ائمہ کے ساتھ دو چیزوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ ان کے نزدیک ایک بدنہ میں سات آدمیوں کا اشتراک جائز ہے اور ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے دوسرے یہ کہ ان کے نزدیک ایک جانور سات آدمیوں سے زیادہ کی طرف سے نہیں ذبح کیا جا سکتا اور ہمارے نزدیک کیا جا سکتا ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے: فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم به ذوا عدل منکم هدیا بالغ الکعبة

جو جانور قتل کیا گیا اس کی مثل جزاء ہے دو متقی آدمی اس مثل کا فیصلہ کریں درآں حالیکہ وہ ہدی کعبہ میں پہنچنے والی ہو۔ سو اگر ہدی میں سات آدمی شریک ہوں تو اس ہدی کا ساتواں حصہ (1/7) اس جانور کی مثل کیسے ہو سکتا ہے جس جانور کو قتل کیا تھا جس کی جزاء میں یہ اس ہدی کی قربانی کر رہا ہے کیونکہ وہ ایک مکمل جانور تھا اور یہ جانور مکمل جانور کی مثل نہیں ہے اور قرآن مجید نے قتل کیے ہوئے جانور کی مثل کو واجب کیا ہے سو ساتویں حصہ کو واجب نہیں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قتل سے مثل صوری مراد نہیں ہے بلکہ مثل معنوی مراد ہے ورنہ اونٹ اور گائے کی قیمت کا ساتواں حصہ بکری کی

[1] علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۴، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعة الاولی ۱۳۷۵ھ

[2] علامہ ابو الولید سلیمان بن خلف باجی مالکی اندلسی متوفی ۴۹۴ھ، المنتقی ج ۳ ص ۹۲، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت

قیمت کے بارے ہے اور بکری پر یہ حکم صادر ہے شریعت نے آسانی اور سہولت کے لیے [illegible] کر دیئے کہ بکری کتنی بڑی ہو سکتی ہے اور اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ ہی [illegible] مشہورہ سے ثابت ہے وہ امام کا مسلک ان تمام احادیث کے خلاف ہے۔ اور تم نے جو کہا [illegible] مثل صورت مراد نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے گوشت [illegible] گدھے یا [illegible] پر تعلق ہے کہ اس کی جزء میں وہ گوشت یا [illegible] کو ذبح نہیں کرے گا، بلکہ بکری گائے یا اونٹ [illegible] اور ان میں سے کسی ایک کی قربانی دے گا بس واضح ہو گیا کہ مثل صوری مراد نہیں ہے۔

باب۳۰۳: اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً

اونٹ کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنے کا ثبوت

۳۰۶۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ [illegible] ایک شخص کے پاس آئے جو اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، آپ نے فرمایا! اس کو کھڑا کر کے پیر باندھ کر نحر کرو، یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

باب۳۰۴: اِسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذَلِكَ

خود حرم میں نہ جانے والے کے لیے قربانی بھیجنے اور اس کو پٹہ ڈالنے کا استحباب

۳۰۷۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ [illegible]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور روانہ کر دیا کرتے تھے، اور میں ان جانوروں کے ہار خود بنائی تھی، (جانور بھیجنے کے بعد) آپ ان چیزوں سے نہیں پرہیز کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے — [illegible]

وَيُقَلِّدُهُ بِيَدِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

٣٠٩١ - وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٠٩٢ - وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گویا اب بھی دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بناتی تھی۔

٣٠٩٣ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے ہار بناتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز کرتے تھے نہ کسی چیز کو چھوڑتے تھے۔

٣٠٩٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے ہار بنائے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کوہان کو چیر کر اور ان میں ہار ڈال کر بیت اللہ روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں رہے اور آپ پر ان چیزوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو پہلے حلال تھی۔

٣٠٩٥ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے اونٹ روانہ کیا کرتے

خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.

تھے اور میں ان کے ہار خود اپنے ہاتھوں سے بناتی تھی، پھر آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جس کو حلال نہیں چھوڑتا۔

۳۰۹۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے یہ ہار اس اون سے بنائے تھے جو ہمارے پاس تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو حلال ہی تھے جس طرح حلال شخص اپنی بیوی سے متمتع ہوتا ہے آپ بھی متمتع ہوتے تھے۔

۳۰۹۷ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے ہار بکریوں کی اون سے بناتی تھی اور آپ انہیں روانہ کرنے کے بعد بھی حلال ہی رہتے تھے۔

۳۰۹۸ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بنایا کرتی تھی پھر آپ انہیں قربانیوں کے گلے میں ڈال کر روانہ کر دیا کرتے تھے پھر آپ ٹھہرے رہتے اور ان چیزوں سے نہیں بچتے تھے جن سے محرم بچتا ہے۔

۳۰۹۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔

بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف قربانی کے لیے بکریاں بھیجیں اور آپ نے ان کی گردنوں میں ہار ڈال دیے تھے۔

٣١٠٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈال کر ان کو (مکہ مکرمہ) روانہ کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہی رہتے تھے۔ اور کسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے تھے

٣١٠١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

عمرۃ بنت عبدالرحمن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قربانی کا جانور (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے اس پر وہ تمام چیزیں حرام رہتی ہیں جو حج کرنے والے پر حرام ہوتی ہیں۔ میں نے بھی قربانی کا جانور بھیجا ہوا ہے، آپ اس مسئلہ میں مجھے اپنی رائے لکھ کر بھیجیں، عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ نے جواب میں لکھا کہ ابن عباس کا قول صحیح نہیں ہے میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہار بنائے تھے، اور آپ نے ان کو میرے والد کے ساتھ روانہ کر دیا تھا، اور جانور ذبح ہونے کے وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر ان چیزوں میں سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی تھیں۔

ف: اس حدیث کی سند میں ابن زیاد [illegible] زیاد بن ابی سفیان ہے، صحیح بخاری [illegible]

سنن ابو داود وغیرہ میں اسی طرح ہے۔ [illegible] حضرت عائشہ کا [illegible]

۳۱۰۲ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ.

مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے خود سنا ہے وہ پردہ کی اوٹ سے دستک دیتے [illegible] رسول اللہ [illegible] کے ہار میں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا کرتی تھی اور پھر آپ انہیں روانہ کر دیا کرتے تھے اور قربانی کے ذبح ہونے تک کسی ایسے [illegible] نہیں [illegible] محرم [illegible] دیتا ہے۔

۳۱۰۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایک اور سند سے بھی [illegible] عنہا سے اسی طرح روایت ہے

مسئلہ اشعار میں مخالفین کے امام ابو حنیفہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات

[illegible] روایت ہے کہ انہوں نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علیہ وسلم نے ان کے کوہان کو چیرا [illegible] ذکر [illegible] اشعار پر بحث کرتے [illegible] ہیں:

اشعار میں [illegible] کا اختلاف [illegible] کو کاٹ کر ان کی حیثیت [illegible] بسبب سے بڑی قیامت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کو مسلہ کہا جائے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور تفسیر میں [illegible] مثلہ [illegible] پہلے سب نے مثلہ سے منع فرمایا [illegible] پہلے سلف میں سے کسی نے نہیں کہا۔ اور [illegible] کسی نے یہ بات کہی [illegible]

ان کو ابن حزم نے ابوحنیفہ کی تقلید میں چھوڑ دیا، حماد بن ابی سلیمان سے ابراہیم کی بنا پر آئے ہیں اور ابو یوسف، محمد بن حسن اور مالک نے کہا ہے کہ بائیں جانب سے اشعار کیا جائے۔[1]

علامہ بدرالدین عینی حنفی ابن حزم کے جواب میں لکھتے ہیں: ابن حزم کا یہ قول جہالت اور قلت حیاء کی بنا پر ہے کیونکہ امام طحاوی مذاہب فقہاء کو عموماً اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کے مذہب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور انھوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ اصل اشعار کو مکروہ نہیں کہتے اور نہ اس کے سنت ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ البتہ اگر اونٹ کے کوہان میں اس طرح چھید کر شگاف لگایا جائے جس سے اس کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہو تو وہ اس فعل کو مکروہ قرار دیتے ہیں، کیونکہ اگر اناڑی لوگ کوہان کو نیزے سے چھیدیں تو اس کا خدشہ ہو جائے گا، اس لیے انھوں نے عام لوگوں کو روکنے کے لیے یہ کہا۔ البتہ جو لوگ شگاف ڈالنے کے طریقہ اور اس کی حد سے واقف ہوں اور صرف کھال کو کاٹتے ہوں تو ان کے اشعار کو امام ابوحنیفہ مکروہ نہیں کہتے اور کرمانی نے امام ابوحنیفہ سے اشعار کے مستحسن ہونے کی روایت کی ہے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ باقی رہا ابن حزم کا یہ کہنا کہ ابوحنیفہ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اشعار کو مثلہ کہا اور مکروہ قرار دیا، تو ان کا یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم نخعی بھی اشعار کو ناجائز کہتے تھے۔[2]

امام ترمذی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے گلے میں دو جوتوں کا ہار ڈالا اور ذوالحلیفہ میں اس کی دائیں جانب اشعار کیا اور اس سے خون صاف کیا۔ امام ترمذی نے کہا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ وکیع نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا اس مسئلہ میں اہل رائے کا قول معتبر نہ ہو کیونکہ اشعار سنت ہے اور ان کا قول بدعت ہے۔ امام ترمذی نے کہا ابوالسائب بیان کرتے ہیں کہ ہم وکیع کے پاس بیٹھے تھے، انھوں نے ایک اہل رائے شخص سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا ہے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ یہ مثلہ ہے، اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے، ابوالسائب کہتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا وکیع سخت ناراض ہوئے اور کہا میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نخعی نے کہا ہے، تم اس کے مستحق ہو کہ تم کو قید کر دیا جائے اور تم کو اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک کہ تم اپنے قول سے رجوع نہ کر لو۔[3]

علامہ بدرالدین عینی حنفی امام ترمذی کی اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: خطابی نے کہا ہے کہ میں ابوحنیفہ کے سوا اور کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے اشعار کو مکروہ کہا ہو اور ان کے صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد) نے ان کی مخالفت کی ہے اور وہ باقی علماء کی طرح اشعار کو سنت کہتے ہیں۔

۱۔ ابو محمد علی بن حزم ظاہری متوفی ۴۵۶ھ، محلی ج ۷ ص ۱۱۱، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر، طبع اول ۱۳۴۹ھ

۲۔ علامہ بدرالدین عینی حنفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۱۰ ص ۳۵، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر ۱۳۴۸ھ

۳۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۱۵۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی۔

علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام ترمذی نے جو روایت وکیع سے نقل کی ہے [illegible]
اشعار کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہ پر تعاقب کرتا ہے اس کے جواب کے لیے وہ بات کافی ہے جو [illegible]
ہے علامہ عینی لکھتے ہیں کہ جس شخص نے بھی مسئلہ اشعار کا ذکر کیا ہے میں نے اس کی تحریر میں [illegible]
اور ان معترضین نے اس شخص کا مرتبہ کم کرنے کی کوشش کی ہے جس کا مرتبہ کم کرنا جائز نہیں ہے [illegible]
بہت بعید ہے کہ امام اعظم کے بارے میں ایسی باتیں کریں جو ان کی شان کے لائق نہیں ہیں [illegible]
فرماتے ہیں کہ میں صرف اس وقت رائے و قیاس سے کام لیتا ہوں جب مجھے کتاب، سنت [illegible]
میں کوئی حکم نہیں ملتا اور حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہدی والے کو اختیار دیتے [illegible]
کرے یا نہ کرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس کے نزدیک اشعار [illegible]
مستحب ہے

علامہ بدرالدین عینی حنفی نے جن روایات کا ذکر کیا وہ یہ ہیں:

عن الاسود عن عائشة [illegible] [illegible]
فيها تشعر يعني [illegible] [illegible]
ان شئت [illegible] [illegible]
[illegible] اس لیے کہا جاتا ہے کہ [illegible]
ہے۔

عن عطاء [illegible] عن ابن عباس قال [illegible] عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس [illegible]
شئت فاشعر [illegible] ان شئت [illegible]
فلا تشعر[3]

عن عطاء [illegible] [illegible]
[illegible] شئت فلا تشعر[4] [illegible]

امام ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ کی ان روایات سے [illegible]
[illegible] سب کے نزدیک [illegible]
کریں اور چاہیں تو نہ کریں سنت یا مستحب نہیں ہے
غور کیجئے کہ جو چیز کہ صحابہ اور تابعین کے نزدیک سنت نہیں ہے [illegible]

۱۔ علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدة القاری ج ۱۰ ص [illegible]
۲۔ حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ، مصنف ج ۴ ص [illegible] مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی [illegible]
۳۔ " " " المصنف ج ۴/۱ ص ۲۲ " "
۴۔ مصنف ج ۴ ص ۱۲ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی [illegible]

کے حق میں سنت ہونے کا ہی انکار نہیں کیا بلکہ اونٹوں کے اشعار کرنے کو مکروہ کہا ہے کہ مبادا [illegible] اشعار کرنے سے وہ ہلاک ہو جائے، اس وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ پر [illegible] سنت اور سنت کو مکروہ [illegible] مسئلہ کے [illegible] الزامات قائم کرنا [illegible] سے دور [illegible] بھی جید سے ہم نے اس مسئلہ پر [illegible] میں بحث کی ہے

صرف ہدی روانہ کرنے والے پر احکام احرام میں مذاہب

علامہ بدرالدین عینی حنفی [illegible] کرتے ہوئے لکھتے ہیں [illegible]

[illegible] سے پہلے ہدی [illegible] تو وہ [illegible] اس میں اشعار کرنا جائز ہے اور قلادہ [illegible] کی مشروعیت پر یہ حدیث دلیل ہے [illegible] فرماتے ہیں جس شخص سے حج اور عمرہ [illegible] اور اپنے ساتھ ہدی لے گیا وہ صرف میقات سے اس کے گلے میں قلادہ ڈالے، اسی طرح اس کے [illegible] مستحب ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھے۔ اس طرح جس شخص نے بیت اللہ میں ہدی بھیجنے کا ارادہ کیا [illegible] نہیں کیا اور وہ اپنے شہر میں ٹھہرا اس کے لیے جائز ہے کہ ہدی میں قلادہ ڈالے اور اپنے شہر میں [illegible] کو اس کا [illegible] کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ [illegible] روانہ کیا تھا، اور اس کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نہیں ہوئی [illegible] امام احمد، امام ابوحنیفہ [illegible] امام شافعی [illegible] دیگر [illegible] اور ان سب نے حضرت [illegible] کی [illegible] جو شخص [illegible] ہدی روانہ کرے [illegible] وہ ہدی کے گلے میں قلادہ ڈالے گا اسی وقت سے [illegible] اور جب تک بیت اللہ [illegible] نہ ہو جائے [illegible] تمام چیزوں سے اجتناب [illegible] ہیں شعبی، نخعی، [illegible] مجاہد [illegible] اور ابن سیرین [illegible] حضرت ابن عباس [illegible]

بکری کے گلے میں ہار ڈالنے میں مذاہب

حدیث نمبر ۳۰۰۰ [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] بکریوں کے گلے میں قلادہ [illegible]

روانہ کرتی تھیں، حدیث [illegible] اور جمہور کا مذہب [illegible] کے گلے میں بھی قلادہ ڈالنا جائز ہے جیسا کہ اس حدیث میں [illegible] ہے، اس کے برخلاف [illegible] کا مسلک یہ ہے کہ بکری کے گلے میں قلادہ [illegible] غیر مستحب ہے، ان کے نزدیک قلادہ [illegible] کے ساتھ خاص ہے اور جمہور کے نظریہ پر یہ حدیث [illegible] دلیل ہے [illegible] ابن حجر [illegible] اصل میں بکری [illegible] نہیں [illegible] حدیث ان کے خلاف حجت ہے [illegible]

[illegible] علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۳۴۸ھ

[illegible] شرح صحیح مسلم [illegible] مطبوعہ [illegible] کراچی [illegible]

[illegible] علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، فتح الباری ج ۳ ص [illegible] مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۱ھ

علامہ بدرالدین عینی [illegible] اختلاف [illegible] جگہ یہ لکھا ہے [illegible] بکریوں [illegible] کی تقلید [illegible] [illegible] تقلید [illegible] احناف نے [illegible] اونٹ گائے اور بکری [illegible] حنفیہ نے [illegible] اگر بکری [illegible] حدیث [illegible] یہ روایت شاذ ہے [illegible] بکریوں کے گلے میں [illegible] قلادہ [illegible]
نفی کی ہے جواز کی نفی نہیں کی ہے[1]

بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا

مجبوری کے وقت قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کا جواز

۳۰۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى [illegible]
[illegible]

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا [illegible] یا رسول اللہ [illegible]

۳۰۵ - وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى [illegible] أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت [illegible] میں [illegible] اونٹ [illegible]

[1] [illegible]

يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً

٣١٠٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے اونٹ کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا جس کی گردن میں قلادہ پڑا ہوا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ، تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ۔

ویلک: ... عرب اپنے موقع پر ...

٣١٠٧ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے اونٹ کو ہنکا رہا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے پھر فرمایا سوار ہو جاؤ، اس نے پھر کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دو یا تین بار فرمایا سوار ہو جاؤ۔

٣١٠٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص قربانی کا اونٹ لے کر گزرا، آپ نے اس سے فرمایا سوار ہو جاؤ، اس نے کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے، فرمایا پھر بھی کوئی حرج نہیں۔

٣١٠٩ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے ... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

فرکبها النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

۳۱۱۰۔ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَیْھَا حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہو تو اس پر [illegible]

۳۱۱۱۔ وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رُکُوْبِ الْھَدْیِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ارْکَبْھَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰی تَجِدَ ظَھْرًا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ [illegible] اونٹ پر [illegible] ہونے کے بارے میں پوچھا گیا [illegible] کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اونٹ اس پر [illegible]

قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے حکم میں مذاہب ائمہ

علامہ بدر الدین عینی حنفی [illegible] کے اونٹ پر سوار [illegible] ذیل [illegible] ہیں:

(۱) امام احمد بن حنبل [illegible] قربانی کے اونٹ پر [illegible]

(۲) امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے قربانی کے اونٹ پر [illegible] امام احمد بن حنبل کا [illegible]

(۳) امام مالک اور امام شافعی [illegible] قربانی کے اونٹ پر [illegible]

(۴) علامہ ابن عربی نے کہا ہے کہ اونٹ پر [illegible]

(۵) [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] قربانی کے اونٹ پر [illegible] صحیح [illegible] اور صاحب ہدایہ [illegible]

(۶) [illegible] قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا واجب ہے [illegible]
میں مبتلا ہر شخص کو دیکھ کر یہ قول کیا ہے۔

[illegible] ۳۰۔ ۲۹ [illegible]

قربانی کی اونٹنی کا دودھ پینے میں مذاہب

[illegible] کا بچہ پیدا ہو [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] شافعی کے نزدیک [illegible] کا دودھ پینا مکروہ ہے۔ امام مالک کہتے ہیں [illegible] اونٹنی کی قیمت [illegible] وقت قربانی کرنے [illegible] اور ضرورت کی بنا پر سوار ہوا ہے تو [illegible]

[illegible] اونٹ پر سواری [illegible] اونٹ پر سوار ہونے میں [illegible] امام مالک [illegible] اور جمہور [illegible] نے جائز [illegible] اونٹ پر دوسرے شخص کو سوار کرنے [illegible]

مذاہب کی یہی تفصیل ہے۔

قربانی کے لیے اونٹ [illegible] اونٹنی دونوں [illegible] امام شافعی سے ایک روایت [illegible] بھی جائز ہیں۔[1]

باب مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ

راستہ میں تھک جانے والے جانور کا حکم

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

[illegible] بیان کرتے ہیں کہ میں [illegible] گئے اور [illegible] اپنے ساتھ قربانی کا اونٹ بھی لے گئے تھے [illegible] اونٹ [illegible] تھک کر [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] سے سوال کیا ہے جو اس مسئلہ کو جاننے والا ہے۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] سولہ اونٹ روانہ کیے تھے [illegible] تھک جائے تو [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان پر لگا دو اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

۳۲۱۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ اٹھارہ اونٹ روانہ فرمائے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۲۱۴ - حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذؤیب ابو قبیصہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھیجتے تھے، پھر آپ یہ حکم دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کے مرنے کا خدشہ ہو تو اس کو ذبح کر دینا اور اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان پر لگا دینا اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

جو ہدی چلنے سے معذور ہو اس کے حکم میں مذاہب ائمہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب قربانی کا جانور چل نہ سکے تو اس کو ذبح کرنا اور مساکین کے لیے چھوڑنا واجب ہے، اور قربانی کرنے والے اور اس کے ساتھیوں کے لیے اس میں سے کچھ کھانا حرام ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ جب قربانی کا جانور چلنے سے معذور ہو جائے تو اس کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر نفلی قربانی ہے تو اس جانور کے مالک کو اختیار ہے، چاہے اس کو ذبح کر دیں اور ذبح کر کے خود کھائیں یا کسی کو کھلا دیں، اور اگر اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ ان کی ملک ہے، اور اگر وہ قربانی نذر کی ہے تو جانور کے مالک پر اس کو ذبح کرنا لازم ہے، اور اگر اس نے جانور کو یونہی چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ

جانور مر گیا تو اس شخص پر اس جانور کی ضمانت لازم ہے جیسے کوئی شخص امانت کی حفاظت میں کوتاہی کرے تو اس پر ضمان لازم ہوتی ہے۔ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کے قلادہ کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان کی ایک جانب مارے اور پھر اس کو اسی جگہ چھوڑ دے، تاکہ وہاں سے گزرنے والے جان لیں کہ یہ ہدی کا جانور ہے وہ اس کو کھا سکیں۔ قربانی بھیجنے والے اور اس کو لے جانے والے کے لیے اس کو کھانا جائز نہیں ہے۔ [illegible] کے لیے بھی اس کو کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ ہدی مساکین کے لیے ہوتی ہے اور غیر مساکین کے لیے [illegible] مطلقاً جائز نہیں ہے۔ قربانی لے جانے والے کے ساتھیوں کے علاوہ جو فقراء اور مساکین ہوں وہ اس کو کھا سکتے ہیں۔ ساتھیوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ سفر کے دوران کھانے پینے میں شریک رہتے ہوں [illegible] سے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ساتھیوں سے مراد تمام قافلہ کے [illegible] ہیں اگر یہ شبہ ہو کہ قربانی [illegible] کہ ساتھی نہ کھائیں اور چھوڑ کر چلے جائیں تو پھر اس کو جنگلی جانور کھا جائیں گے اور اس سے مال ضائع ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ مال ضائع نہیں ہوگا کیونکہ عام طور پر جنگلوں میں رہنے والے خانہ بدوش [illegible] منازل کے پیچھے رہتے ہیں اور اس قسم کی چیزیں کھا لیتے ہیں۔[1]

علامہ ابوالحسن مرغینانی حنفی لکھتے ہیں کہ جب قربانی کا جانور راستہ میں چلنے سے عاجز ہو جائے [illegible] نفلی ہو تو اس کو ذبح کر دے اور اس کے قلادہ کو اس کے خون سے رنگ کر اس کے کوہان کی ایک جانب مارے اور خود اس میں سے کچھ نہ کھائے نہ اس کے علاوہ کوئی اور غنی، جیسا کہ حدیث ناجیہ اسلمی [illegible] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس علامت سے لوگوں کو پتا چل جائے گا کہ یہ ہدی ہے اور فقراء اس میں سے گوشت لے کر کھا سکیں گے اور اغنیاء نہ کھائیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کھانے کی اجازت اس بات پر موقوف ہے کہ ہدی [illegible] پہنچنے سے پہلے [illegible] صدقہ کرنا اس کو جنگلی درندوں کے لیے چھوڑ جانے سے افضل ہے [illegible] اور اگر قربانی [illegible] تو دوسرے جانور [illegible] اس کے ساتھ جو چاہے کرے کیونکہ اب یہ اس کی مملوک ہے۔[2]

علامہ وشتانی مالکی لکھتے ہیں کہ علامہ مازری نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی لے جانے والے اور اس کے ساتھیوں کو اس لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں وہ کھانے کے شوق میں بلاعذر قربانی کے جانور کو ذبح نہ کر دیں [illegible] اس دروازے کو بند کرنے کے لیے قربانی لے جانے والے اور اس کے ساتھیوں کو اس کے کھانے سے **مطلقاً منع فرما دیا۔**

علامہ وشتانی قاضی عیاض کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اگر [illegible] قربانی راستہ میں [illegible] امام مالک [illegible] کا مسلک یہ ہے کہ [illegible] اس کو کھا سکتے ہیں [illegible] قربانی

---

1. علامہ یحییٰ بن شرف نواوی شافعی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۰ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی [illegible]
2. علامہ ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی حنفی متوفی ۵۹۳ھ، ہدایہ مع فتح القدیر ج ۳ ص ۸۲ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

کرنے والا اس کی جگہ دوسری قربانی کرے گا، ائمہ میں یہ اختلاف ہے کہ وہ اس کو بیچ سکتا ہے یا نہیں، امام مالک منع کرتے ہیں اور جمہور اجازت دیتے ہیں۔[1]

علامہ ابن قدامہ حنبلی نے اس مسئلہ میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قربانی کا جانور اگر حرم میں ہلاک ہو گیا ہے اگر واجب ہے تو اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے گا اور اگر وہ جانور اس کی ملکیت ہے تو جو چاہے کرے اور اگر نفل ہے تو اس کو ذبح کر دے اور وہ اور اغنیاء اس جانور کو نہیں کھا سکتے ہیں۔[2]

امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل اس مسئلہ میں تینوں کا نظریہ یہ ہے لیکن امام شافعی کا نظریہ ان ائمہ کے برعکس ہے۔

بَابُ وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَ سُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ

طواف وداع کا وجوب اور حائضہ عورت سے اس کی رخصت

۳۲۱۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کے بعد لوگ ہر طرف واپس جاتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کیے بغیر نہ جائے۔

۳۲۱۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں البتہ حائضہ عورت کو اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔

۳۲۱۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

طاؤس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تب حضرت زید بن ثابت نے

---

[1] علامہ ابو عبد اللہ وشتانی ابی مالکی متوفی ۸۲۸ھ، اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۴۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[2] علامہ موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، المغنی ج ۳ ص ۲۸۴، ۲۸۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ

الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ
مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تُفْتِي
أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ
عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ
هَلْ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ
مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ

عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ
حائضہ عورت طواف وداع سے پہلے مکہ سے جا سکتی
ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا اگر آپ کو اس سے میں
یقین نہیں ہے تو فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیجئے
کہ کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا یا
نہیں! حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس کے پاس
سے ہنستے ہوئے لوٹے اور فرمایا مجھے یقین ہے کہ آپ
سچ فرماتے ہیں۔

۳۱۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا
اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ
حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَذَكَرْتُ
حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ
ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت
صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (ام المومنین) کو طواف افاضہ
کے بعد حیض آگیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ان
کے حیض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں
گی؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!
وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، اس کے بعد ان کو حیض آیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو پھر چلیں۔

۳۱۱۹ - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ
بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا
وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي
يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حجۃ الوداع
میں طواف افاضہ کے بعد حیض آگیا، اس کے بعد روایت حسب
سابق ہے۔

طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

٣١٢٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا ہے۔

٣١٢١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَنْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں خدشہ تھا کہ حضرت صفیہ طواف سے پہلے حائضہ ہو جائیں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا صفیہ ہم کو روکے گی؟ ہم نے عرض کیا: وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کوئی بات نہیں۔

٣١٢٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! صفیہ بنت حیی حائضہ ہو گئی ہیں، آپ نے فرمایا: شاید وہ ہم کو روک لیں گی! کیا انہوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا پھر چلو۔

٣٢٢٣ - وَحَدَّثَنِي [illegible]

[illegible]

أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ [illegible]

[illegible]

زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ.

حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے فرمایا [illegible] قربانی کے دن [illegible] آپ سے فرمایا [illegible] ساتھ چلیں۔

٣٢٢٤ - حَدَّثَنَا [illegible] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ [illegible] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ

[illegible]

[illegible] جب مکہ سے روانہ ہونا چاہا تو حضرت صفیہ [illegible] نے قربانی کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا۔ [illegible]

٣٢٢٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى [illegible] بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ [illegible] عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عائشہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

طواف وداع کے حکم میں مذاہب ائمہ

حدیث نمبر ۳۱۲۳ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کیے بغیر نہ جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اس کے ترک سے دم واجب ہوتا ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا یہی مسلک ہے اور امام مالک، داؤد اور ابن المنذر یہ کہتے ہیں کہ طواف وداع سنت ہے، اس کے ترک پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۳۱۲۴ میں ہے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری وقت طواف وداع ہو ... حائضہ عورت کو طواف وداع کیے بغیر جانے کی رخصت دی گئی ہے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے ... طواف وداع کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور اگر وہ ... اس پر دم لازم نہیں ہے ...

۵. امام مالک متوفی ۱۷۹ھ، امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا

حجاج وغیرہم کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا استحباب

٣١٢٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم کعبہ میں داخل ہوئے، پھر کعبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا اور آپ کچھ دیر اس میں ٹھہرے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ جب آپ باہر نکلے تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا تھا؟ حضرت بلال نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کو بائیں جانب، ایک ستون کو دائیں جانب اور تین ستونوں کو پیچھے چھوڑ کر نماز پڑھی، بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے۔

٣١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

سلہ۔ علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۸، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ

وقتيبة بن سعيد وأبو كامل الجحدري كلهم عن حماد بن زيد قال أبو كامل حدثنا حماد حدثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح فنزل بفناء الكعبة وأرسل إلى عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنه فجاء بالمفتح ففتح الباب قال ثم دخل النبي صلى الله عليه وسلم وبلال وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة وأمر بالباب فأغلق فلبثوا فيه مليا ثم فتح الباب فقال عبد الله فبادرت الناس فتلقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خارجا وبلال على إثره فقلت لبلال هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قلت أين قال بين العمودين تلقاء وجهه قال ونسيت أن أسأله كم صلى.

فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور صحن کعبہ میں اترے، آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، وہ چابی لے کر آئے اور دروازہ کھول دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے، آپ کے ساتھ حضرت بلال، حضرت اسامہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم بھی گئے، آپ کے حکم سے دروازہ بند کر دیا گیا، آپ کافی دیر تک اندر رہے، اس کے بعد دروازہ کھولا گیا۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں جلدی کر کے سب لوگوں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا، حضرت بلال آپ کے پیچھے تھے، میں نے حضرت بلال سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے پوچھا کس جگہ؟ انہوں نے کہا اپنے سامنے کے دو ستونوں کے درمیان، حضرت ابن عمر نے کہا میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی۔

۳۱۲۹ - حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان عن أيوب السختياني عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال أقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح على ناقة لأسامة بن زيد حتى أناخ بفناء الكعبة ثم دعا عثمان بن طلحة فقال ائتني بالمفتاح فذهب إلى أمه فأبت أن تعطيه فقال والله لتعطينه أو ليخرجن هذا السيف من صلبي قال فأعطته إياه فجاء به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فدفعه إليه ففتح الباب ثم ذكر بمثل حديث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے، آپ نے اونٹنی کو صحن کعبہ میں بٹھایا، پھر حضرت عثمان بن طلحہ کو طلب کیا اور فرمایا چابی لے کر آؤ، حضرت عثمان نے اپنی ماں سے چابی مانگی، اس نے چابی دینے سے انکار کیا تو حضرت عثمان نے کہا چابی دے دو ورنہ یہ تلوار میری پشت سے نکل جائے گی، تب ان کی ماں نے چابی دی، اور حضرت عثمان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کنجی دی، آپ نے دروازہ کھولا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حَمَّادٍ [illegible]

٣١٢٩ - وَحَدَّثَنِي [illegible]
[illegible]
فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا [illegible]
[illegible]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول [illegible]
[illegible] تو حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی [illegible]
سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا، میری بلال سے ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ حضرت بلال نے کہا دو پہلے ستونوں کے درمیان! اور میں بلال سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی؟۔

٣١٣٠ - وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ [illegible] خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ [illegible] انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللهُ [illegible]
[illegible] الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ [illegible]
[illegible] نَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى.

[illegible]
کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کر دیا تھا، کافی دیر تک یہ حضرات اندر رہے پھر دروازہ [illegible]

٣١٣١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ [illegible] لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت هو وأسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهم فأغلقوا عليهم الباب فلما فتحوا كنت في أول من ولج فلقيت بلالا فسألته هل صلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم صلى بين العمودين اليمانيين.

اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی گئے، اور دروازہ بند کر دیا جب انہوں نے دروازہ کھولا تو میں سب سے پہلے اندر داخل ہوا۔ میری حضرت بلال سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۲۳۳ - وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني سالم بن عبد الله عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة هو وأسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهم ولم يدخلها معهم أحد ثم أغلقت عليهم قال عبد الله بن عمر فأخبرني بلال أو عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في جوف الكعبة بين العمودين اليمانيين.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی گئے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی نے بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۲۳۴ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم وعبد بن حميد جميعا عن ابن بكر قال عبد أخبرنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج قال قلت لعطاء أسمعت ابن عباس يقول إنما أمرتم بالطواف ولم تؤمروا بدخوله قال لم يكن ينهى عن دخوله ولكني سمعته يقول أخبرني أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم لما دخل البيت دعا في

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عباس سے یہ سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے کعبہ میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا؟ عطاء نے کہا حضرت ابن عباس کعبہ میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لے آئے

[illegible] حتى خرج فلما خرج ركع في قبل البيت ركعتين وقال هذه القبلة قلت له ما نواحيها أفي زواياها قال بل في كل قبلة من البيت

دو رکعت نماز پڑھی، اور فرمایا یہ قبلہ ہے! میں نے پوچھا: بیت اللہ کے کونے [illegible] انھوں نے کہا کہ بیت اللہ کی ہر جانب قبلہ ہے۔

٣٢٣٤ - حدثنا شيبان بن فروخ حدثنا همام حدثنا عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة وفيها ست سوار فقام عند كل سارية فدعا ولم يصل.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں [illegible] چھ ستون تھے، آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

٣٢٣٥ - حدثني سريج بن يونس حدثنا هشيم أخبرنا إسماعيل بن أبي خالد قال قلت لعبد الله بن أبي أوفى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أدخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت في عمرته قال لا.

اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ صحابی رسول سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمرہ کے موقع پر بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں!

کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق حضرت اسامہ اور حضرت ابن عباس کی روایات میں تطبیق

ان احادیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں حضرت اسامہ [illegible] یہ قول مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی [illegible] عنہ کی روایت کو اختیار کیا ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب [illegible] دوسرا نفی کرے تو اثبات کی روایت کو ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ [illegible] ہیں اور یہ ہو سکتا ہے کہ ایک چیز ایک کے علم میں آ گئی ہو اور دوسرے کے علم میں وہ چیز نہ آئی ہو [illegible] حضرت اسامہ کے نفی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کعبہ میں [illegible] کر دیا اور سب دعا میں مشغول ہو گئے حضرت اسامہ نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بھی کسی کونے میں دعا کرنے لگے حضرت اسامہ دور سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی [illegible] حضرت بلال نے قریب ہونے کی وجہ سے دیکھ لیا [illegible] نہ دیکھ سکے، علاوہ ازیں وہ دعا میں مشغول تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز پڑھی تھی [illegible]

[illegible]

واقفات یہاں۔

کعبہ میں نماز پڑھنے کے حکم میں مذاہب ائمہ

[illegible]

عدم جواز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[illegible]

باب نقض الکعبۃ وبنائہا

[illegible] هشام بن عروة [illegible]

کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو بنانا

[illegible] کفر کو نیا نیا چھوڑا ہوتا تو میں بیت اللہ کی [illegible] اس کو بنایا تو اس کو چھوٹا کر دیا اور میں اس کے پیچھے بھی دروازہ بناتا۔

[illegible]

قُرَيْشٍ حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا

٣١٣٦ ـ وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

٣١٣٨ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت اس کو قواعد ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹا بنا دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اس کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں ایسا کر دیتا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا گمان ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو دو رکن حجر سے متصل ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تقبیل اسی وجہ سے ترک کی تھی کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر پورا نہیں بنا ہوا ہے۔

٣١٣٩ ـ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا اور میں اس کا دروازہ زمین کے ساتھ بناتا اور حطیم کو کعبہ سے ملا دیتا۔

بن عمر عن عائشة رضي الله تعالى عنها [illegible]
النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
[illegible] قومك حديثو عهد بجاهلية
[illegible] لأنفقت كنز الكعبة في سبيل
اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ
فيها من الحجر۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر [illegible] بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ حضرت عائشہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا [illegible] [illegible] شرک [illegible] کے اسے زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بنا [illegible] دروازہ مشرق کی جانب [illegible] جانب [illegible] سے چھ ہاتھ [illegible] کر دیتا [illegible] جب [illegible] دیا تھا۔

۳۰۴۰ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ [illegible] حَدَّثَنِيْ [illegible] سَعِيْد [illegible]

[illegible]

۳۰۴۱ - وَحَدَّثَنَا [illegible]

[illegible]

أَصْنَعُ مَا وَهَى مِنْهَا وَأَدَعُ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ
عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ
عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ
بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ
رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى
أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى
أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ
النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى
صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا
لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ
حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ
بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ
حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ
النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ
أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ
وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَ
بَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ
مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ
فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى
أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ
وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا
فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ
عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا
يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَتَبَ الْحَجَّاجُ

اس کی مرمت کر دوں اور اس کو اسی طرح [illegible]
یہ تمہارا [illegible]
لوگ مشرف باسلام ہوئے [illegible]
علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت ابن زبیر [illegible]
اگر تم میں سے کسی شخص کا گھر جل جائے تو وہ [illegible]
[illegible] بنائے بغیر چین سے نہیں بیٹھتا، تو اللہ تعالیٰ
[illegible] نہیں بنایا جائے [illegible]
استخارہ کرنے کے بعد اس کو دوبارہ بنانے کا عزم کروں گا
جب حضرت ابن زبیر نے تین بار استخارہ کر لیا [illegible]
نے اس کو توڑنے کا ارادہ کر لیا، لوگ [illegible]
سب سے پہلے جو کعبہ کو توڑنے [illegible]
کہیں اس پر کوئی آسمانی بلا نازل نہ ہو جائے [illegible]
[illegible]
جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی [illegible]
سب نے مل کر اس کو توڑ ڈالا اور زمین کے برابر کر دیا
حضرت ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت ابن زبیر نے [illegible]
[illegible] سے یہ روایت [illegible]
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں [illegible]
[illegible] میرے پاس اتنا [illegible]
[illegible] حطیم میں سے [illegible]
[illegible]
لوگ [illegible]
[illegible] حضرت ابن زبیر [illegible]
[illegible] لوگوں کا [illegible]
[illegible] کہ حضرت ابن زبیر [illegible]
[illegible] کعبہ میں شامل کر دی [illegible]
کی بنیاد [illegible] لوگوں نے [illegible]

إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ [illegible] عَنْهُمَا [illegible]
[illegible] مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ [illegible] وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ۔

حضرت ابن الزبیر [illegible] کی طرح بیت اللہ کا طول [illegible] میں زیادتی کی تو [illegible] کے طول میں دس ہاتھ کی زیادتی کی [illegible] [illegible] عبدالملک بن مروان کو اس کی اطلاع دی [illegible] ابن الزبیر نے بیت اللہ کی جو تعمیر کی [illegible] [illegible] نے طول میں جو زیادتی کی [illegible] کعبہ میں شامل کر دیا ہے اس کو نکال دو اور اس کو پہلی طرح بنا دو اور جو دروازہ انھوں نے کھولا ہے اس کو بند کر دو [illegible] نے کعبہ کو [illegible] بنا دیا۔

۳۴۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ [illegible] مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ [illegible] عُبَيْدِ [illegible] عَبْدِ اللهِ [illegible] عُبَيْدٍ وَفَدَ [illegible] ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا [illegible] رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا [illegible]

عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبدالملک بن مروان کے پاس اس کے [illegible] وفد لے کر گئے [illegible] حضرت ابن الزبیر [illegible] روایت کرتے ہیں [illegible] حضرت عائشہ [illegible] عبدالملک نے کہا تم نے جو سنا ہے بیان کرو، حارث نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اگر تمہاری قوم [illegible] ہوتا، تو جتنا انھوں نے اس میں سے چھوڑ دیا ہے میں اس کو [illegible] اسے دوبارہ بنانے کا ارادہ کرے تو آؤ میں تمہیں

بِالشِّرْكِ اَعَدْتُ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِيْ اَنْ يَّبْنُوْهُ فَهَلُمِّيْ لِاُرِيَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاَرَاهَا قَرِيْبًا مِّنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَّزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ فِي الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَّغَرْبِيًّا وَّهَلْ تَدْرِيْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَهَا يَدَعُوْنَهُ يَرْتَقِيْ حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَّدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ تَرَكْتُهُ وَتَحَمَّلَ۔

دکھاؤں کہ انھوں نے اس تعمیر میں سے کیا چھوڑ دیا ہے، پھر آپ نے حضرت عائشہ کو وہ جگہ دکھائی جو تقریباً سات ہاتھ تھی، یہ عبداللہ بن عبید کی روایت ہے اور ولید بن عطاء نے یہ زائد بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں دو دروازے زمین کے ساتھ بنا دیتا ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتا ہے کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کر دیا تھا؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: جو وجاہت کے لیے رتا کہ جن لوگوں کو چاہیں وہی کعبہ میں داخل ہو سکیں، جب کوئی شخص کعبہ میں داخل ہونا چاہتا تو وہ اسے بلاتے اور جب وہ داخل ہونے کے قریب پہنچتا تو اس کو دھکا دے دیتے جس سے وہ گر پڑتا، عبدالملک نے حارث سے کہا کیا تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث خود سنی ہے انھوں نے کہا ہاں، عبدالملک تھوڑی دیر اپنی لکڑی سے زمین کو کریدتا رہا اور بولا کاش میں نے اس تعمیر کو اسی حال پر چھوڑ دیا ہوتا۔

٣١٤٣ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ۔

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت ہے۔

٣١٤٤ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو قزعہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہنے لگا اللہ تعالیٰ (حضرت) ابن الزبیر (رضی اللہ عنہما) کو ہلاک کرے وہ ام المومنین پر جھوٹ باندھتا تھا (العیاذ باللہ) اور کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا ہے وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں حطیم کو شامل کر دیتا کیونکہ

يا عائشة لولا حدثان قومك بالكفر لنقضت البيت حتى أزيد فيه من الحجر فإن قومك قصروا في البناء فقال الحارث ابن عبد الله بن أبي ربيعة رضي الله تعالى عنه لا تقل هذا يا أمير المؤمنين فأنا سمعت أم المؤمنين رضي الله تعالى عنها تحدث هذا قال لو كنت سمعته قبل أن أهدمه لتركته على ما بنى ابن الزبير.

تمہاری قوم نے بیت اللہ کی تعمیر کو چھوٹا کر دیا ہے، حارث بن عبداللہ بن ربیعہ نے کہا اے امیر المومنین ایسا مت کہو کیونکہ میں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث خود سنی ہے۔ عبدالملک نے کہا اگر یہ بات میں کعبہ کو شہید کرنے سے پہلے سن لیتا تو ابن الزبیر ہی کی تعمیر کو قائم رکھتا۔

۳۱۴۵۔ وحدثنا سعيد بن منصور حدثنا أبو الأحوص حدثنا أشعث بن أبي الشعثاء عن الأسود بن يزيد عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجدار أمن البيت هو قال نعم قلت فلم لم يدخلوه البيت قال إن قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شأن بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاءوا ويمنعوا من شاءوا ولولا أن قومك حديث عهدهم في الجاهلية فأخاف أن تنكر قلوبهم لنظرت أن أدخل الجدر في البيت وأن ألزق بابه بالأرض.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم کی دیوار بیت اللہ میں شامل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے دریافت کیا اس کو انھوں نے بیت اللہ میں کیوں نہیں داخل کیا؟ آپ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا! میں نے پوچھا پھر اس کا دروازہ اونچا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا انھوں نے یہ اس لیے کیا تھا تاکہ جس کو چاہیں (کعبہ میں) داخل کریں اور جس کو چاہیں (کعبہ میں) داخل ہونے سے روک دیں۔ اور اگر تمہاری قوم نے تازہ تازہ کفر نہ چھوڑا ہوتا، اور مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ ان کو یہ ناگوار لگے گا تو میں حطیم کی دیواروں کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

۳۱۴۶۔ حدثناه أبو بكر بن أبي شيبة قال حدثنا عبيد الله يعني ابن موسى حدثنا شيبان عن أشعث بن أبي الشعثاء عن الأسود بن يزيد عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحجر وساق الحديث بمعنى حديث أبي الأحوص وقال فيه ما شأن بابه مرتفعا لا يصعد إليه إلا بسلم وقال مخافة أن تنفر قلوبهم.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے باقی اس میں یہ ہے کہ بیت اللہ کا دروازہ اس قدر اونچا کیوں ہے کہ اس پر بغیر سیڑھی کے نہیں چڑھ سکتے اور حضرت عائشہ کے جواب میں ہے میں ان کے دلوں کے متنفر ہونے سے ڈرتا ہوں۔

فائدہ کے مقابلہ میں نقصان سے بچنا زیادہ اہم ہے

حدیث نمبر ۳۱۲۶ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری قوم نے تازہ تازہ کفر کو چھوڑا ہوا نہ ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کو قواعد ابراہیم پر تیار کرتا، کیونکہ قریش نے جب اس کو بنایا تھا تو اس کو چھوٹا کر دیا تھا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جب فائدہ کے حصول اور نقصان سے بچنے میں تعارض ہو اور دونوں کو جمع کرنا مشکل ہو تو اہم چیز نقصان سے بچنا ہے اور اس کے مقابلہ میں متوقع فائدہ کو چھوڑ دیا جائے گا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ کعبہ کے توڑنے میں اور اس کو بناء ابراہیمی کے مطابق بنانے میں فائدہ اور مصلحت ہے لیکن اس متوقع فائدہ کے مقابلہ میں نقصان اور خرابی کا خطرہ زیادہ تھا اور وہ یہ تھا کہ جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ وہ لوگ کعبہ کی تعظیم کا اعتقاد رکھتے تھے اور اس میں تغیر و تبدل کرنا ان کے نزدیک بہت سنگین جرم تھا، اس لیے آپ نے ان کے ایمان کو خطرہ میں ڈالنا پسند نہیں کیا اور بنائے ابراہیمی کے مطابق کعبہ تعمیر کرنے کے خیال کو ترک کر دیا نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکام کو عوام کے مصالح اور فوائد کا خیال کرنا چاہیے اور جس چیز سے ان کے دین اور دنیا میں ضرر کا خوف ہو اس کو ترک کر دینا چاہیے البتہ زکوٰۃ کے حصول، حدود جاری کرنے اور دیگر احکام شرعیہ نافذ کرنے میں کوئی رو رعایت نہیں کرنی چاہیے اور حکام کو کسی ایسے اقدام سے باز رہنا چاہیے جس سے عوام میں تنفر، توحش اور جذباتی اُبال پیدا ہو اور شعائر دینیہ کی تعظیم و تکریم کے منافی کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ نجدی حکام نے حرمین شریفین میں اہل بیت اور صحابہ کرام کے مآثر اور مقابر کی جس طرح بے حرمتی کی اور مزار گرائے اس کی وجہ سے آج تک امت مسلمہ نجدیوں پر ملامت کرتی ہے۔ ہم نے ان تمام مظالم کو تفصیل اور تحقیق کے ساتھ "تاریخ نجد و حجاز" میں بیان کیا ہے۔ پاکستان اور بھارت میں اس کتاب کے متعدد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

تعمیر کعبہ کی تفصیل وار تاریخ

علامہ قسطلانی کے حوالے سے شیخ سلیمان جمل لکھتے ہیں کعبہ کی دس بار تعمیر کی گئی ہے: پہلی بار کعبہ کو ملائکہ نے بنایا، روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمان میں ایک بیت بنائیں اور ہر زمین میں ایک بیت بنائیں مجاہد نے کہا ہے کہ یہ چودہ بیت ہیں، اور یہ بھی روایت ہے کہ جب ملائکہ نے کعبہ کی بنیاد رکھی تو زمین کو اس کی منتہاء تک پھاڑا اور اس کی بنیاد میں اونٹ جتنے بڑے بڑے پتھر ڈالے اور انہی بنیادوں پر حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل نے بناء کی تھی۔ دوسری بار حضرت آدم نے کعبہ کی تعمیر کی، روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ پہلے انسان ہیں اور یہ انسانوں کے لیے پہلا خدا کا گھر بنایا گیا ہے۔ تیسری بار حضرت آدم کے بیٹے شیث نے مٹی اور پتھروں سے کعبہ بنایا پھر حضرت نوح علیہ السلام تک یہ تعمیر قائم رہی اور پھر طوفان نوح میں یہ غرق ہو گیا۔ چوتھی بار اس کو حضرت ابراہیم نے بنایا جن کو حضرت جبرائیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعمیر کعبہ کا حکم پہنچایا تھا، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ دنیا میں اس سے افضل اور کوئی عمارت نہیں ہے کیونکہ بنانے کا حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے حکم لانے والے اور انجنیئر حضرت جبرائیل ہیں، تعمیر کرنے والے حضرت ابراہیم ہیں اور مددگار حضرت اسماعیل ہیں، پانچویں بار کعبہ کو عمالقہ نے بنایا، چھٹی بار جرہم نے اور ان میں سے بنانے والا حارث بن مضاض اصغر تھا۔ ساتویں بار اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے "جد" قصی نے بنایا، آٹھویں بار اس کو قریش نے بنایا۔ اس تعمیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک تھے اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال تھی، نویں بار اس کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے چونسٹھ ہجری کے اوائل میں بنایا جب یزید بن معاویہ کی فوجوں نے حضرت ابن زبیر سے جنگ کے لیے مکہ پر حملہ کیا اور

منجنیق کے پتھر کعبہ پر لگے، حضرت ابن الزبیر نے استخارہ اور صحابہ سے مشورے کے بعد کعبہ کو منہدم کر دیا اور از سر نو قواعد ابراہیم پر اس کی تعمیر کی، قریش نے تعمیر کے وقت حطیم کا جو حصہ کعبہ سے خارج کر دیا تھا حضرت ابن الزبیر نے اس کو پھر داخل کر دیا، اس کے دو دروازے بنائے جو زمین سے ملے ہوئے تھے، حضرت ابن الزبیر نے نصف جمادی الاخریٰ میں پہلی تعمیر کو منہدم کیا، اور رجب پینسٹھ ہجری میں اس کو دوبارہ تعمیر کیا، تعمیر مکمل ہونے کے بعد ایک سو اونٹ ذبح کیے اور کعبہ پر غلاف چڑھائے، دوسری بار (عبدالملک بن مروان کے حکم سے) اس کو حجاج بن یوسف نے بنایا۔ حجاج نے حضرت ابن الزبیر کی بناء کو توڑ دیا اور دوبارہ قریش کی بناء پر تعمیر کی اور آج تک کعبہ اسی بناء پر قائم ہے[۵]۔ ۷۴ ہجری میں یہ تعمیر کی گئی۔

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اب اس بناء کو متغیر نہیں کرنا چاہیے، ہارون رشید نے امام مالک بن انس سے پوچھا کہ اس بناء کو منہدم کر کے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کی بناء پر بنا دیا جائے کیونکہ اس سلسلہ میں بہت سی احادیث ہیں، امام مالک نے فرمایا اے امیر المومنین میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ایسا نہ کریں، پھر لوگ بیت اللہ کو کھلونا بنا لیں گے اور ہر شخص اس کو توڑ کر اپنی مرضی کی تعمیر کرے گا اور لوگوں کے دلوں سے بیت اللہ کی عظمت کم ہو جائے گی اور اس کی ہیبت نہیں رہے گی[۶]۔

یزید کے دورِ حکومت میں خانہ کعبہ کو جلانے کا پس منظر و پیش منظر

حدیث نمبر ۳۱۴۱ میں ہے عطاء کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں شامی فوجوں نے مکہ پر حملہ کیا جس سے بیت اللہ جل گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) پھر حضرت ابن الزبیر نے اس کو منہدم کر کے بناء ابراہیم پر اس کی تعمیر کی، علامہ وشتانی مالکی اس واقعہ کا تاریخی پس منظر اور پیش منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بیاسی اور دیگر مورخین بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا تھا، اور لوگوں سے اس کی بیعت لے لی تھی، حضرت حسین بن علی، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہم نے اس وقت بیعت نہیں کی، حضرت معاویہ کی وفات کے بعد جب یزید کی بیعت لی گئی تو ان تینوں حضرات سے بیعت لینا بہت اہم تھا، یزید نے مدینہ کے گورنر کو لکھا کہ حسین، ابن عمر اور ابن الزبیر کو گرفتار کر لو اور ان سے فوراً بیعت لو اور اس حکم میں کوئی رخصت نہیں ہے۔ مدینہ کے حاکم نے حضرت حسین اور حضرت ابن الزبیر کو بلوایا، انھوں نے اگلے دن آنے کا وعدہ کیا، پھر حضرت ابن الزبیر اسی رات مکہ چلے گئے، گورنر نے ان کی تلاش کرائی لیکن ان کا پتا نہ چلا، کیونکہ حضرت ابن الزبیر نے سفر میں عام اور معروف راستہ نہیں اختیار کیا تھا، اس نے حضرت حسین کو بلوایا لیکن حضرت حسین بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ رات کو مکہ روانہ ہو گئے تھے، حضرت حسین جب مکہ میں اطمینان سے رہنے لگے تو اہل کوفہ نے انھیں بیعت کے سلسلہ میں پیغامات بھجوانا شروع کر دیے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان کی دعوت پر کوفہ کے لیے روانہ ہو گئے، ان لوگوں نے بے وفائی کی اور یزید کی طرف سے مقرر شدہ حاکم عبیداللہ بن زیاد نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ پہنچنے سے پہلے شہید کر دیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) عبیداللہ بن زیاد نے حضرت حسین کے سر مبارک اور آپ کے اہل بیت کو

۵۔ شیخ سلیمان بن عمر المعروف بالجمل متوفی ۱۲۰۴ھ، الفتوحات الالٰہیہ ج ۱ ص ۱۱۲-۱۱۵، مطبوعہ المطبعۃ البہیہ مصر، ۱۳۰۳ھ

۶۔ علامہ یحییٰ بن شرف نواوی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم ج ۱ ص ۴۲۹، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۷۵ھ